الله اکبر

بسم الله الرحمن الرحیم

کرون پہلے ثنا جان آفرین کی ۔ دکھائی جس نے سب کو راہ دین کی

ثنا اسکی نگار ہر سخن ہے ۔ بہار گلشن [illegible] نو و کہن ہے

ہے اُس سے مہر دل کو تابداری ۔ زبان کی تیغ [illegible] ہے آبداری

نہ جمین جلوہ گر حق کی صفت ہے ۔ سخن گر در ہے وہ بے کیفیت ہے

ہے نام اسکا چراغ خانۂ دل ۔ منور اُس سے ہے دُر دانۂ دل

تعالی اللہ عجب ہے ذات معبود ۔ کیا ہے جس نے سب عالم کو موجود

فلک کو بے ستون قدیم کیا ہے ۔ زمین کو آب دایم رکھا ہے

عطا اُس کو کیا گردش ہمیشہ ۔ رکھا ہے اسکو بے جنبش ہمیشہ

کیا ہے مہر و مہ سے اسکو پر نور ۔ کیا ہے انس جان سے اسکو معمور

وہ الحق ہے یقین معبود سب کا ۔ نہیں ہے مثل و ثانی کوئی رب کا

منزہ ذات اسکی ریب سے ہے
ہے نافذ حکم اسکا سب جہان مین
کہین رحمت کے کھولا اسنے سب باب
کسی کا دل کیا ایمان سے پر نور
کہین صبح ہدایت جلوہ گر ہے
کہین گل کے نزاکت کی ہے ہستی
کہین نرگس کی مخموری کا ہے دور
سبھی اس بے نشان کا یہہ نشان ہے
دکھا صنعت یہہ گوناگون اسی نے
جہان تک ہے سفیدی اور سیاہی
جہان گر متفق ہو جاوے یکسر
کہو پھر سب یہہ قدرت کا تماشا
عجب قدرت کا دکھلا اسنے یہہ رنگ
در حکمت دکھایا کرکے مفتوح
گرا کر ابر سے یک قطرۂ آب
گرا کر صلب سے یک قطرۂ خون
اسی دریاے حکمت مین جہانتاب
تعالی اللہ عجب ہے وہ توانا
دیا سب کو توانائی اسی نے

منزہ تر تمامی عیب سے ہے
زمین و آسمان روح و روان مین
ضلالت کا کہین بھیجا ہے اسباب
کسی کا شرک سے دل مثل دیجور
کہین شام ضلالت کا اثر ہے
کہین بلبل ہے محو مے پرستی
کہین لالا کی خون خواری کا ہے طور
گواہی ذات کی اسکے عیان ہے
کیا بیچون سے ظاہر چون اسی نے
یہہ بس ہے اسکے قدرت کی گواہی
نہ طاقت پاوے بازوئے مگس پر
کہان کوئی کر سکے کلا و حاشا
کیا ہے لعل کو ایجاد از سنگ
دیا صنعت سے مشت خاک کو روح
صدف مین کر دکھایا گوہر ناب
رحم مین کر دکھایا ماہ گلگون
ہے نیلوفر فلک نیلوفر آب
نہ ہے حکمت سے اسکے کوئی دانا
یہہ بینائی و دانائی اسی نے

سوا اُسکے کہان کس مین رسائی
کہ معرفت سے آشنائی

خرد دور ہووے دانائی سے اُس کے
لگا دل شناسائی سے اُس کے

سبھی یہہ اسکی خواہش پر ہے موقوف
لقا کا ہی اور سب ہین مصروف

جسے چاہے پلاوے جام مستی
جسے چاہے دکھاوے دام ہستی

یہہ سب ہے کھیل قدرت کا اسی کے
یہی راز حکمت کا اسی کے

عیان گرچہ الوہیت ہے اسکی
ولے ماہیت ہے اسکی

نہ واقف ہے کوئی اسکی صفت سے
نہ آگہہ ہے کنہِ معرفت سے

خیال و وہم بیشک خام ہین سب
یہان خرد گم نام ہین سب

تفکر کا یہان میدان ہے تنگ
ہے تجردی اس راہ مین لنگ

کہان ادراک کی پروانگی ہے
رسائی کی دیوانگی ہے

خموشی عین یہہ اسکی ثنا ہے
عدم ہو مین حاصل مدعا ہے

نبی نے رکھہ یہان چہرے کو بر خاک
کہے ہین بزی سے ماعرفناک

## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات جل جلالہ و عز کمالہ

الٰہی کھول غنچہ میرے دل کا
مصفا کر یہہ شن آب و گل کا

بھرے ہین اسمین خارِ معصیت سب
خس ظلمت سے ہے بے کیفیت سب

نہالِ بندگی افسردہ تر ہین
سبھی نخلِ عبادت بے ثمر ہین

ہوا ویران یہہ گلشن سراسر اب
طراوت کا نہ باقی ہے اثر اب

کرا سمین بحر رحمت سے روان آب
کہ تا یہہ باغ پر ہو جاوے سیراب

خس و خارِ معاصی ہوویں سب دور
گلِ امید سے ہو جاوے معمور

نہ دے شیطان کو مس آنیکے در پر
مسلّط نفس کو مت کر تو سر پر

کھلا غنچہ تو اُس میں معرفت کا
شگفتہ کر شگوفہ مغفرت کا

کہ تا ہر دم نسیمِ حق پرستی
مشامِ جان کو بخشے تو مستی

محبت کا تیرے کر جُرعہ نوش
غمِ دنیا کرون دل سے فراموش

غمِ دنیا بلائے جان و دل ہے
بلا مین پڑ دل و جان منفعل ہے

کرون تیرے سوا فریاد کس سے
کہون جا حالتِ بیداد کس سے

مگر مقہور مجھکو یا الٰہی
نہ دے خجلت سے مجھکو روسیاہی

جفا کارون کے رکھ شر سے دور
ستمگارون کو کر ہر بار مقہور

میرے پر اہلِ دل کو مہربان کر
بدون کی ہر گھڑی کوتہ زبان کر

نگہ رکھ حاسدون کی چشمِ بد سے
سدا محفوظ رکھ انکے حسد سے

کرے جو مجھسے دنیا مین بھلائی
بھلائی اُس سے کر تو یا الٰہی

اُسے دے سرخ روئی دو جہان مین
سدا آفت سے رکھ اسکو امان مین

مجھے دشمن پہ فیروزی عطا کر
دما دم غیب سے روزی عطا کر

دے اپنے خوانِ نعمت سے نوالہ
نہ دے غیرون کے مطبخ کا حوالہ

برکت دے میرے اہل و غذا مین
رکھ اپنے ہر گھڑی قائم رضا مین

نہ دے منت کشی شرمساری
گرا ہون خاک پر دے مجھکو یاری

انکا مجھے دو نہ جہان مین
فضیحت سے رکھ اپنے تو [illegible] مین

قیامت جس گھڑی ہووے گی قائم
نکر سب مین مجھے رسوا و نادم

میرے ناموس کو ہر دم نگاہ رکھ
تواضع سے مجھے دے سربلندی
عنایت کر توکل سے حضوری
میرے دلکو ہمیشہ سادگی دے
میرا کینے سے رکھ تو صاف سینہ
نہ حاسد کر مجھے تو کس بشر کا
میرا دل ہو ہوا از پائے تا فرق
سبھی یہ عیب کے دریا ہیں خونخوار
میرے تو عیب کی کر پردہ داری
میرے پر یک کرم کی تو نظر کر
میں یارب غرق دریائے گنہ ہوں
دکھا مت مجھ کو شامت اس گنہ کی
تیری رحمت کے دریا بے حصر ہیں
نکر مایوس مجھکو اپنے در سے
دعا کو کر میرے مقبول یارب
طفیل اس مصطفیٰ کے یا الٰہی
سخن میرا نہایت دل کشا کر
د... ہر یک کو لے سے پڑھنے کا شوق

زن و فرزند کو بغم نگاہ رکھ
عطا کر عاجزی اور حق پسندی
جہالت سے نہ دے سر میں غروری
فریب و مکر سے آزادگی دے
نہ دے کر ہاں سے عداوت اور کینہ
نہ کر بد خواہ کسی کے مال و زر کا
ہزاروں عیب کے دریا میں ہے غرق
میری کشتی تو ان دریا سے کر پار
نہ دے مجھ کو جہاں میں شرمساری
جہاں میں عیب کو میرے ہنر کر
تباہ احوال ہوں اور روسیہ ہوں
نہ کھو کر سب علامت اس گنہ کی
خروشاں اور جوشاں سر بسر ہیں
نہ کر محروم رحمت کی نظر سے
اجابت کا عامیں دے اثر اب
گنہ کی دھو میرے دل سے سیاہی
قبول درگاہ مصطفیٰ کر
ہر یک سامع کو بے شمر کا نہ ذوق
... رہو جاوے سیراب ... نہ باچہ باغ

رواج اسکا جہان میں رکھ حشر تک ۔۔۔ اسے مقبول کر بعث و نشر تک
مہربان کر سخن فہمان کو ہر دم ۔۔۔ زبان کر بند بدگویان کی محکم
کریں جو اس سخن میں عیب جوئی ۔۔۔ دے انکو دو جہان میں زرد روئی
رکھ اس گلشن کو تو شاداب دایم ۔۔۔ گلون کو اسکے رکھ شاداب دایم
معطر کر مشام اس سے جہان کا ۔۔۔ کر اس گل کو حمایل سب کی جان کا
ارادہ سب کا قایم اسپہ رکھ تو ۔۔۔ عقیدہ سب کا دایم اسپہ رکھ تو
دکھا فیض اسکا مجھ کو دو جہان میں ۔۔۔ ہر یک آفت سے رکھ امن و امان میں
میرے ماباپ کے مرقد میں دے نور ۔۔۔ کر انکے روح کو رحمت سے مسرور
میرے فرزند کی بھی عمر کر طول ۔۔۔ کر اسکو دو جہان میں دیبا مقبول
کر اسکو علم اور دانش سے معمور ۔۔۔ اسے رکھ ہر گھڑی عالم میں مسرور
میرے بھی دوستان کو شادمان رکھ ۔۔۔ سلامت انکا ایمان در جہان رکھ
میرے دشمن کو کر تو دور ہر دم ۔۔۔ عداوت سے رکھ انکو دور ہر دم
امان دے ہر بلا سے جان کو میرے ۔۔۔ سلامت رکھ سدا ایمان کو میرے
قبول اس دم میری رب دعا کر ۔۔۔ میری مقبول ہر دم التجا کر
نہ ہووے راہزن شیطان میرا ۔۔۔ نہ غارت کر سکے ایمان ہمیشہ
اجل کی جب میری آیگی نوبت ۔۔۔ دکھا تو اس گھڑی آثار رحمت
میری مشکل و دشوار آسان کر تو ۔۔۔ میرے ہمرہ میرا ایمان کر تو
میرے گر قبر کو رحمت سے معمور ۔۔۔ منور کر اسے جون مشعل نور
قیامت جس گھڑی ہو ویگی قایم ۔۔۔ نکر سب میں مجھے رسوا و نادم

مجھے داخل کرامت میں نبیؐ کے — وہاں رکھیو ظلِ رافت میں نبیؐ کے
شفاعت سے نکر حضرت کے محروم — جوار قرب سے کر اُنکے موسوم
دکھا رحمت سے تو گلزار اپنا — عنایت کر وہاں دیدار اپنا
الٰہی گرچہ میں ہوں پُر علائق — نہیں کس شان کے ہرگز ہوں لائق
وسیلہ ہے نبیؐ کا خاص مادم — طفیل اُنکے دعا پاوے یہہ اتمام

## نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

زبانِ مداح ہے ہردم نبیؐ کی — ثنا ہے روح سے ہمدم نبیؐ کی
نبیؐ جُھکو نہ تاب کون ہیں وہ — محبت آفتاب کون ہیں وہ
ثنا قرآن میں جن کی عیاں ہے — ثنا گو خلقِ ہر دو جہاں ہے
وہ ہیں ختمِ رسل سالارِ اُمت — شفیع المذنبین غمخوارِ اُمت
امام الانبیا والمرسلین ہیں — مقرر رحمۃ للعالمین ہیں
ملی لولاک کی خوشش تاج جن کو — ہوئی عرش پر معراج جن کو
ہدایت جن سے پائی ہے جہان سب — قبائے ہستی انس و جان سب
ہلالِ قم فانذر جن کا قامت — لعمرک ہے شانِ کرامت
جبین ہے والضحیٰ واللیل گیسو — سفو قاب قوسین انکی ابرو
ہے والشمس انکے رخسار کی تعریف — الم نشرح میں ہے سینے کی توصیف
ہیں مازاغ البصر چشمِ جہاں بین — ذلیلِ ادنیٰ دستِ گہر چین
ہے سبحان الذی اسریٰ سواری — وما اوحی تختِ نامداری
ہے خلوتگاہ بزمِ لی مع اللہ — ہے جلوہ انا من نور اللہ

ہین رضی اللہ عنہم جا کر در
ہین اُمّ المؤمنین فراشِ بستر

علی خُلقٍ عظیم انکی صفت ہے
و ما ینطق زبان کی کیفیت ہے

غرض جنکا ہے یہہ مظہر وہ یہہ شان
ثنا انکی کرے کس مین ہے امکان

ثنا انکی ہے سب قرآن مین ظاہر
بیان انکا ہے اوّل تا بہ آخر

سوائے حق کے کوئی تعریف انکی
نہ ممکن کر سکے توصیف انکی

ثنا گوئی کہان کس سے ادا ہو
وہی جانے جو عالم کا خدا ہو

ثنا گوئی کا دعوی سب غلط ہے
یہہ شوخی اور گستاخی فقط ہے

ہے اقرارِ قصوری مین حضوری
ثنا ہے محض اقرارِ قصوری

## دوسری مناجات در جناب سید کائنات ﷺ

اے رحمت کے عجب دریائے مواج
رموز آگاہِ خلوت گاہِ معراج

اے عالی گوہرِ دُرجِ بلاغت
معلّیٰ نیّرِ برجِ شفاعت

اے حامی سب گنہگار ونکے نامی
وسیلے عاصیون کے بس گرامی

مین ہون فدوی تمہارا سخت عاصی
سراپا غرق دریائے معاصی

کرو آسان سب مشکل کو میرے
کشش بخشو تمہاری دل کو میرے

تمہارا مجھکو ہے دائم وسیلہ
سدا اپنا رکھو قائم وسیلہ

بچاؤ سب پریشانی سے مجھ کو
گرفتاری و حیرانی سے مجھ کو

مجھے دو سرخ روئی دو جہان مین
فضیحت مت کرو سب انس و جان مین

وسیلہ بس تمہارا مجھکو ہے آج
کرو مت اور کا کب مجھکو محتاج

جوار و قرب مین اپنے مکان دو
مجھے بدخواہ کے شر سے امان دو

مددگاری کرو بندہ میری | حمایت یا رسول اللہ میری
قیامت مین شفاعت کرکے یکبار | لیجا جنت مین بخشو حق کا دیدار
کرو مت اپنے اس دولت سے محروم | جوار و قرب کی نعمت سے محروم
بحق چار اصحاب گرامی | کہ جو حضرت کے ہین احباب نامی
بحق آل و ازواج مطہر | دعا مقبول یہ ہو جاوے یکسر

## تالیف مجالس

سخن گنجینۂ راز نہان ہی | سخن آئینۂ حسن جہان ہی
سخن کا ہی عجب گلزار دلکش | سخن کا ہی عجب چشمہ روان بخش
سخن ہو اور مدح مصطفی ہو | یہ بلبل اور وہ گل دلکشا ہو
پھر اسکی کیفیت بس ہی نوادر | سخن وے ہین یقین رشک جواہر
ہر یک مداح مدح احمدی سے | ہوا محظوظ فیض سرمدی سے
خصوصا عم میرے مقبول باری | قیامت تک ہی انکا فیض جاری
ہین بارہ مجلسین جو انسے تصنیف | کرون اُس شعر کی کس منہ سے تعریف
ہی احوال اسمین سلطان ہدا کا | محمد مصطفی بدر الدجی کا
فصاحت کا ہی وہ دریا گہر خیز | لطافت کا ہی گلشن راحت انگیز
تلازم مین ہین ہوئی تب بے بہا بت | مسلسل آبدار و دلربا سب
صفائی اور تناسب اسمین عجب ہی | سخن وہ سر بسر مقبول رب ہی
کرے پر نور حق مرقد کو ان کے | منور تربت امجد کو ان کے
مقام قرب سے کر انکو مسرور | کرے رحمت سے انکی روح معمور

نبی کی ذات سے وہ فیض پاوین
سوا اُن مجلسون کے اَوُر وہ خبر
سیر کے ہے کتابون مین وہ مرقوم
سُو اس باعث یہہ فدوی خاکِ پائے
کتابون سے تمامی منتخب کر
کیا بارہ مجالس اَوُر منظوم نہ
بزرگی کا بیان حضرت کے سب ہے
نہین ہے شعر سیر اگرچہ پختہ
نہ مطلب مجھکو ہے کچھہ شاعری سے
محض یہہ ہے کہ حضرت کی کمالت
نہین ہے اسمین فرمایش کسو کی
کیا ہون دل مین رکھہ حضرت سے اخلاص
کتابون سے جمع کر سب یہہ مذکور
کتابین سب سیر کی معتبر ہین
نبوت سے ہے یک منسوب نادر
دگر بھی ہے نبوت سے وہ موسوم
ہے ثالث بھی نبوت سے وہ مُشتق
ہے جامع معجزات باہرہ ایک
سوادِ دیدۂ اصحاب ہے نجم

لے بارہ مجلسین جنت مین جاوین
بیان حضرت کے ہے عظمت کا نادر
نہین ہے عام وہ ہر یک کو معلوم
غلامِ بارگاہِ مصطفےٰ نے
جمع احوال پُر اجلال سب کر
کیا نادر ہر یک مین حال مرقوم
نوادر قیل وقال اسمین عجب ہے
ولے مضمون ہے اسکا جستہ جستہ
نہ مقصد خلق مین نام آوری سے
کرین معلوم سب شانِ جلالت
نہ ہے منظور بھی خواہش کسو کی
ہے خوشنودی نبی کی مقصدِ خاص
کیا ہون ایک مجمل شعلۂ نور
صداقت اَوُر بزرگی مین نشر ہین
ہے نام اسکا معارج سب مین ظاہر
مسمّی ہے مدارج سبکو معلوم
شواہد ہے گرامی تر وہ الحق
کتاب معتبر موصوف ہے نیک
مسمّی روضۃ الاحباب ہے نجم

ہے ششم بس نوادر شرح مشکات — حدیث مصطفیٰ جس میں ہیں ہدایات
ہے بعضی مثنوی سے بھی روایت — کہی ہے مولوی نے جو حکایت
روایت تحفۃ الخلان سے ایک — لکھی جو ہے نوادر تر بہت نیک
ہر اک سے ہر روایت بر محل لے — لکھا ہوں سب حکایت بے بدل لے
لکھا ہوں سعی اور محنت سے اس کو — کیا ہوں صرف طاعت ہر نفس کو
خدا سے ہر گھڑی رکھتا ہوں امید — کہ مجھکو فیض دکھلا اسکا جاوید
رکھے دو نو جہان میں میری عزت — عطا بھی قرب کی فرماوے دولت
میرے مقبول کر یارب یہہ اشغال — بحق مصطفیٰ سلطان ابرار
قبولیت پہ کر موقوف یہہ بات — پڑھوں روح نبی پر دل سے صلوات

مجلس پہلی

## پہلی مجلس بیان میں فضیلتیں اور بزرگیاں آں سرورکی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمانے سے

قلم مخمور ہو جام ازل سے — چلا قرطاس پر اب سر کے بل سے
سعادت اسکو حاصل دمبدم ہے — کمالات اور بزرگی ہم قدم ہے
لکھے تا مجلس اول ادب سے — جہان میں بہرہ ور ہو فضل رب سے
بیان ایجاد کا ہے اسمیں شمہ — جلالت کا ہے باقی سب کرشمہ
روایت اسمیں سارے معتبر ہیں — حکایت سربسر سب نامور ہیں
بیان ہے بادشاہ سرمدی کا — ہے جلوہ نور ذات احمدی کا
ظہور کائنات اس نور سے ہے — شہود عین ذات اس نور سے ہے
ہوئی اس نور سے ظاہر خدائی — عدم ہستی سے پایا آشنائی

عجب ہے ذاتِ احمدؐ مظہرِ جود
کیا جسکے سبب سب خلق نے موجود

دکھایا اپنی قدرت کا تماشا
کیا ایجادِ صنعت کا تماشا

دران خلوت کہ ہستی بے نشان بود
بکنجِ نیستی عالم نہان بود

وجودے بود از نقشِ دوئی دور
زگفت و گوئی ما و توئی دور

جمالِ مطلق از قیدِ مظاہر
بنورِ خویش ہم بر خویش ظاہر

یہ چاہا اُسنے تب صنعت کو اپنی
دکھاوے عظمت و قدرت کو اپنی

کرے موجود بیشک جزو و کل سب
کرے ہر شخص سے ہر شخص کو مرتب

کیا ہے پہلے نورِ احمدؐ کا پیدا
سرافرازی اُسے بخشا ہویدا

حجاب اُسکے لئے پھر سب بناکر
حجابون مین رکھا ہے اُسکو لاکر

لگا وہ نور تب کرنے کو تسبیح
لگا ہے دمبدم پڑھنے کو تسبیح

اُسی اذکار کے کرنے سے ہر بار
ہوئے انفاس جو اُس سے نمودار

بنایا روح اُس سے مرسلون کی
ملائیک اور سب روشن دلون کی

کئی اقسام کر اُس نور کے پھر
ہر اک اشیا کیا ہے اُس سے ظاہر

بنایا عرش کرسی اور افلاک
کواکب مہر و مہ اور عالمِ خاک

بنایا اُس سے ہر یک جزو و کل کو
کیا ایجاد ہر یک خار و گل کو

خمیر اُس نور کو پھر خاک سے کر
معطر کر بآبِ جوئے کوثر

رکھا پھر اُسکو لا عرشِ برین پر
مثالِ نقشِ خاتم اُس نگین پر

رکھا اُس نور کے پھر چار جانب
بناکر نور قدرت سے عجائب

وہ چارون نور اقطابِ جلی تھے
ابو بکر و عمرؓ عثمان علیؓ تھے

تھا ساکن نور وہ عرش علا مین — ہزارون سال تسبیح و دعا مین
ملائک سب قربان تھے اُسپر — ہر یک ساعت بلا گردان تھے اُسپر
کیا ہے حق نے تب آدم کو موجود — دکھا اُن کی جبین مین نور محمود
ہوا آدم کا تب چہرہ درخشان — نظر آنے لگا جیون بدر رخشان
گئے آدمؑ نے پھر یک دن شکر خواب — خدا کے حکم سے نور جہان تاب
نکل آیا ہے آدمؑ کی جبین سے — رہی انگشتری خالی نگین سے
فرشتون نے لجا اُس نور کو تب — بحور مغفرت مین با مؤدب
دئے ہین غسل با تعظیم یکسر — جبین مین پھر رکھے آدمؑ کے لا کر
ہوا آدمؑ سے پھر وہ نور راہی — ہوا ہے شیث پر فضل الٰہی
وہان سے نور وہ پھر ہو کے سایر — انوش پاک کو پہنچا ہے ظاہر
غرض کرسی بکرسی دور در دور — ہر یک کو نور نے دکھلا عجب طور
پھر عبد اللہ تک پہنچا ہے آکر — ہوئے پیدا نبیؐ اُن سے مقرر
یہان اسبات کو کر مختصر اب — لکھون اجلالِ احمد سر بسر اب
جو پیدایش ہین ہین اُنکے بشارے — گئے ہین مرسلون نے جو اشارے
ہر یک نے شان جو ظاہر کئے ہین — خبر حضرت کے آنیکی دئے ہین
بھی حق نے احمدِ مرسل کا احوال — بزرگی کا بیان با جاہ و اجلال
کیا جو مرسلون سے اپنے ظاہر — وہ سب احوال بیشک ہے نوادر
سو اس باعث بیان کر اسکو تمہ — جلالت کا کیا ظاہر کرشمہ
کہ تا حضرت کی ہین توصیف سارے — کرین معلوم اس رتبے کو بارے

رہیں واقف ہو شانِ احمدی سے
روایت ہے یہہ سب اہلِ سِیَر سے
کہ حق نے جو کتاب اللہ یکسر
ہر یک مین نعت احمد کی نشر تھی
بھی ہر یک انبیا اور مرسلین سب
ثنا خوان سب تھے اُس ماہِ ہُدیٰ کے
بھی حق حضرت کا تھا ہر دم ثنا گوے
او تعریف اُن کی کس بشر سے
بنایا حق نے انکو اپنا محبوب
اُولو العزم اور پیغمبر تمامی
سبھی حیران تھے دیکھہ اُنکی جلالت
روایت یک یہان لکھتے ہین نادر
کہے ہین شیث نے آدم سے یکروز
کرو تتمہ بیان کچھہ مصطفیٰ کا
کہے آدم نے اے فرزند والا
کرون اوصاف اُنکے کس زبان سے
کیا ہون سیر فردوسِ برین کا
لکھا تھا نامِ احمد ہر مکان پر
نہین خالی کوئی دیوار و در ہے

جلالِ بادشاہِ سرمدی سے
تمامی راویانِ معتبر سے
دیا ہے بھیج سارے مرسلون کو
بزرگی اور عظمت کی خبر تھی
جہان مین جو ہوئے پیدا یقین سب
مُحمّد مصطفیٰ بدر الدجا کے
نشر جنکی ہے یہہ تعریف دیکھو
کہو پھر ہو سکے عز و قدر سے
وہی واقف صفت سے انکے ہے خوب
کیا ہے حق نے جنکو جگ مین نامی
نہ کوئی کہہ سکا اُن کی کمالات
بزرگی ہے نبی کی جسمین ظاہر
کہ اے مقبولِ حق ماہِ دل افروز
مُحمّد صاحبِ تاج و لوا کا
نہین توصیف کا اُنکے ہے یارا
ثنا اُن کی ہے خارج ہر بیان سے
ہر یک محل و مقامِ دل نشین کا
ہر یک اوراق و برگِ بوستان پر
ثنا اُن کی ہر یک جا منتشر ہے

گیا ہون عرش کے سامنے مین جسدم
نہ دیکھا ہون وہان خالی مکان ایک
ہوا ہون تب جناب حق مین سائل
محمد ہے مبارک نام کس کا
ہوا آواز اُسدم کبریا سے
کہ یہہ میرا ہے بیشک خاص محبوب
بنایا نور سے اُسکے دو عالم
وُہی مقصود ہے دونو جہانکا
نہ کرتا نور کو گر اُسکے روشن
تجھے موجود کر اُسکے سبب سے
کرون اُسکی مبارک ذات طاہر
سبھی اولاد تیری اُس سے ہر دم
روایت بھی دگر ہے یون دل افروز
کہے ہین اے نبی آدم کے سردار
شرف یہہ حق نے بس تمکو دیا ہے
کیا اول نبی تمکو جہان مین
کیا قبلہ ملک کا تمکو یکسر
محمد کو کرے آخر زمان کا
تمھارے ہین زیادہ تر مراتب
گیا ہون جب نظر بر عرش اعظم
نشان نے سے اُسکے خالی کوئی نشان ایک
کہ اے خلاق پاک وحی کامل
یہہ ہے جس اسم بااکرام کس کا
جناب خالق ارض و سما سے
بزرگی اُسکی ہے عالم مین مطلوب
تمامی جزو کل تا عرش اعظم
وہی باعث ہے کون و مکانکا
نہ کوئی دیکھتا قدرت کا گلشن
کیا مخلوق مین ممتاز سب سے
تیری اولاد سے عالم مین ظاہر
اُٹھا وے فیض اور ہووے مکرم
کہ حضرت شیث نے آدم سے یکروز
نبی افضل و مقبول جبار
سبھون سے بیشتر پیدا کیا ہے
رکھا عزت سے جنت کے مکان مین
ہوے مسجود ملایک تم مقرر
نبی بیشک مقرب دو جہان کا
و یا رتبہ ہے اُنکا تمپہ غالب

یہہ سن آدم نے تب اُن سے یہہ تقریر
لگے ہین بولنے باعزّ و توقیر

کہ اے آرام جان نور البصایر
مین جد سب کا ہون بیشک حسب ظاہر

محمدؐ ہین وہ لے مظہر جہان کے
خلاصہ ہین سبھی کون و مکان کے

ہوا ہے نور سے سب اُنکے پیدا
زمین تا عرش سب عالم ہویدا

بنا کر حق نے اُنکو سب سے افضل
کیا ہے نور اُنکا سب سے اوّل

کیا پھر نور سے اُن کے ہر یک شے
سبھی اُس نور سے پیدا ہوا ہے

مجھے بھی کر سبب اُن کے موجود
دکھایا ہے یقین نابود سے بود

جبین مین جب مرے آیا ہے وہ نور
ملک کو تب کیا ہے حق نے مامور

کرین سجدہ سبھی میری طرف ہو
کہ تا اُس نور سے مجھکو شرف ہو

نہ وہ سجدہ حقیقت مین میرا تھا
کرشمہ وہ یقین اُس نور کا تھا

سبب اُس نور کے دار البقا مین
رکھا ہے مجھکو فردوس علا مین

ہوئی مجھہ سے گنہ جب ایک صادر
نکالا مجھہ کو تب جنّت سے باہر

ہوا تھا اُس خطا کرنے سے یکبار
یقین مین قہر حق مین تب گرفتار

محمدؐ کا لیا ہون نام جو دم
وسیلے سے ہوا ہون اُنکے بے غم

مراتب کو نہین کچھہ اُن کے حد ہے
فضیلت اور کمالت بیعد ہے

جناب حق مین اُمّت اُنکی بہتر
گرامی اور اعلی ہے مقرّر

خدائے پاک با لطف و عنایت
کرم کی کر نظر اُن پہ نہایت

عطا اُن کو کرے پچھے کام نادر
خلاف اُس سے مرے ہین کام ظاہر

ہے پہلا طور یہہ بس اُنکا نامی
مخالف میرے واقع سے تمامی

کہ مجھ سے یک ہوئی تقصیر صادر
سو اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر

نکالا جی مقتدر جنتون سے
کیا محروم اپنی نعمتون سے

وے امت محمدؐ کی ہمیشہ
گناہون کو سمجھ کر اپنا پیشہ

رہے دایم گنہگاری سے مشغول
شقاوت اور بدکاری سے مشغول

وے اعلی مرتبہ ہر یک سے پاوین
قیامت مین سبھی جنت مین جاوین

نہ شامت سے گناہون کے وے یکسر
رہین محروم اس نعمت سے ہو کر

دویم حق نے گنہ کو کر دیے عام
رکھا اس روز سے عاصی میرا نام

مرا ایک عیب مشہور جہان کر
رکھا نہین اسکو مستور و نہان کر

کتاب اللہ مین لا اسکا مذکور
عصی آدم کرے ہر بار مشہور

وے امت کا ان کے بدعمل دیکھ
گنہ انکی نہایت پر خلل دیکھ

کرے نہین فاش اسکو ایک باری
کرے رحمت سے اپنے پردہ داری

فضیحت سے رکھ انکو دور ہر دم
کرے عیب انکے سب مستور ہر دم

گناہون کی نہ دکھلا ان کو شامت
کرے رسوا نہ انکو تا قیامت

سیوم مجھ سے ہوا ایک کام صادر
سو اس باعث خدا نے مجھ کو ظاہر

دکھا کر اسکی شامت سخت یکبار
کیا حوا کی فرقت مین گرفتار

جدائی مین مین اسکی مبتلا ہو
رہا ہون سو برس اس سے جدا ہو

وے امت ہمیشہ انکی ظاہر
کریگی معصیت ہر دم کبائر

نہ حق شومی سے اسکے مبتلا کر
رکھے ان کے عزیزون سے جدا کر

جدائی کی نہ دیکھین کچھ وہ آفات
رہین ہر دم زن و فرزند کے ساتھ

چہارم یک گنہ جسسے میں ہو نادم ۔ کیا ہوں عذر خواہی اسکی دایم
رہا مشغول توبہ تین شو سال ۔ سدا روتا تھا ہو کر خستہ احوال
پذیرا حق نے کر تب عذر خواہی ۔ گنہ کی میری دھویا ہے سیاہی
ولے ان کو نہ اس محنت سے حاجت ۔ گنہ کر دلمیں گر لاویں ندامت
گنہ ان کی عفو اسدم کرے حق ۔ کرے مقبول توبہ ان کی مطلق
ہے پنجم یہ کہ میری یک خطا پر ۔ کیا حق نے برہنہ مجھکو یکسر
میں دنیا میں کھلے عورت سے آیا ۔ نہایت شرم اور ذلت سے آیا
ولے لاکھوں گنہ ہر دم کریں وہ ۔ برہنہ ہو نہ یک ساعت زمیں وہ
گناہاں دیکھ حق ان کے مقرر ۔ نہ کھوے ستر ان کے تن سے یکسر
ششم عرفات پر جب میں گیا ہوں ۔ وہاں رو رو کے جب توبہ کیا ہوں
گنہ میری وہاں بخشا خدا نے ۔ حکیم پاک بے چون و چرا نے
ولے ان کو نہ اس محنت سے حاجت ۔ کہ نکلیں گھر سے باہر ایک ساعت
فقط گھر میں کریں توبہ اگر وے ۔ گنہ بخشاویں اپنے سر بسر وے
کہیں گر حق سے وے ہم ہیں گنہگار ۔ کہے حق میں تمھارا بس ہوں غفار
محمد شافع امت ہیں محکم ۔ نہ امت کو کسی یک شخص کا ہے غم
خدا کے پاس با اعزاز و حرمت ۔ سبب اُنکے عزیز انکی ہے امت
دگر ہے معجزہ بس یہ نوادر ۔ لکھا ہے اسطرح راوی نے ظاہر
کہ ہے روضہ جہاں آدم کا پرنور ۔ وہ ہے مشرق کی سرحد جائے معمور
سرہانے اس مزار دلکشا کے ۔ مبارک روضۂ والاصفا کے

خدا کی قدرتِ کامل سے یک جھاڑ    نہایت خوبصورت ہے قدم گاڑ
ہر یک سال اُس شجر پر دو مراتب    بہت سے پھول آتے ہیں عجائب
ہر یک اُس پھول میں ہیں ہفت اوراق    ہر اک اوراق ہے خوشبو سے وہ طاق
ہر یک پر نام ہے سلطانِ دین کا    محمد مصطفیٰ ماہِ یقین کا
وہان جو بادشاہ ہوتے ہین دایم    نگہبان اُسپہ وے رکھتے ہین قایم
سبھی اُس پھول کو اُس دم جمع کر    خزانے مین لجا رکھتے ہین یکسر
خواص اُس پھول مین ظاہر عجب ہین    دلیلِ صنعتِ افضالِ رب ہین
جہان تک ہین مریضِ سخت بیمار    دوا جن کی حکیمون سے ہے دشوار
سبھی اُس پھول کے کھانے سے اُس دم    شفا پاتے ہین بافیضِ مکرم
مرض ہوتا ہے بس نابود سارا    یہہ خوبی نام کی ہے آشکارا
لگاوے پھول گر آنکھون کو اعمیٰ    اُسے کرتا ہے حق قدرت سے بینا
عجب اُس نام کی برکت ہے ظاہر    زبان اُسکے بیان سے بس ہے قاصر
دگر عظمت لکھون اُس نام کی اب    مبارک اسم باکرام کی اب
کہ جسدم ساتھ لے سب اپنے دیندار    ہوئے ہین نوح آ کشتی پہ اسوار
ہوا ہے اُس گھڑی طوفان کو جوش    کئے ہین نوح نے کشتی کو سرپوش
پڑا یکبار تب کشتی مین ظلمات    نہین معلوم کچھ ہوتا تھا دن رات
نہین کچھ چیز آتی تھی نظر تب    ہوئے ہین لوگ گویا بے بصر سب
کہے ہین نوح نے تب یا الٰہی    عجب کشتی مین وارد ہے سیاہی
برابر اِسمین سب شام و سحر ہے    مکان یہہ بس نمودارِ قبر ہے

طبیعت اس اندھیرے ہے بے چین — ہیں قاصر سب کے اسدم نور عینین
عطا کشتی مین کر اب روشنائی — دفع سب کی نظر سے کر سیاہی
کریں معلوم تا وقتِ عبادت — ہووے کام انکا بے سعادت
ہوا تب نوحؑ کو اُسدم یہہ الہام — کہ گر ہے روشنی درکار مادام
لکھو کشتی مین یک جانب مقرر — ہیرے اِس نام کو باہیبت و فر
دگر جانب محمدؐ کا لکھو نام — ادب کے ساتھہ بالتعظیم و اکرام
برکت سے یہہ دو نا مو لکھے بس اب — یہہ کشتی نور سے ہووے لبالب
اندھیرا اس گھڑی سب ہووے گا دور — تجلی سے سب اچھلے ہووین مسرور
یہہ سُنکر نوحؑ نے حکمِ الٰہی — لکھے ہین اُس مطابق لے سیاہی
اِدھر کو لا اله الا اللہ سارا — اُدھر نامِ محمدؐ آشکارا
پڑا کشتی مین تب دو نام کا نور — ہوئی ہے نور سے کشتی وہ معمور
شعاع اُسطرف مثلِ مہرِ تابان — دِگر جانب شعاع مہ درخشان
کرین معلوم تا سب اُس سے ذرات — رہین محظوظ ہو سب روشنی سات
عجب یہہ نام ہے بس راحت روح — ہوئی ہے جس سے روشن کشتیِ نوحؑ
ہوئے ہین اہلِ کشتی شاد اُسدم — اندھیری سے ہوئے آزاد اُسدم
یہہ عظمت اُس مبارک نام کی دیکھ — لطافت اسم باکرام کی دیکھ
لکھے اِس نام کو جب یہہ شرف ہے — منور اُس سے کشتی ہر طرف ہے
کرے حق اُن کو جب عالم مین پیدا — پھر اُن کی ذات اکمل سے ہویدا
منور کس قدر ہووے جہان سب — سبھی آفاق اور کون و مکان سب

یہہ کہہ مشتاق ہو سلطان دین کے
محمدؐ رحمۃ للعالمین کے

لگے پڑھنے درود اُس نام پر تب
ثنا خوان سب ہوئے ہین پاک مذہب

روایت کا دگر گنجینۂ نور
جلالت سے نبی کے ہے یہہ معمور

کہ ابراہیم کو جب دے نبوت
کیا حق نے عطا تشریف خلعت

تو یک شب گھر مین وہ ماہ جہانتاب
حضور دل سے تھے محو شکر خواب

یکایک خواب مین فردوس پرنور
نظر آیا ہے سب نعمت سے معمور

لگے تب سیر کرنے اُس مکان کا
معلّیٰ گلشن عالی نشان کا

لگے ہین دیکھنے تب دار و در کو
ہر یک شاخ و درخت و برگ تر کو

لکھا تھا نام ہر یک پر نبی کا
شہ عالم رسولؐ ہاشمیؐ کا

قصورون پر بھی فردوس برین کے
ستون پر ہر مکان دلنشین کے

لکھا تھا آپکی اُمت کا بس نام
کہ حق بخشے خلائق کو یہہ انعام

یہہ عظمت دیکھ ختم المرسلینؐ کی
محمد مصطفیؐ سلطان دین کی

خلیل اللہؑ ہوئے بیدار اُس دم
ہوئے اُس خواب کے ہونے سے خورم

پھر اپنے دوستون سے حالت شب
لگے تقریر کرنے اسطرح تب

کہ دیکھا مین نے شب کو جا کے فردوس
تمامی عظمت و نعماے فردوس

بھی دیکھا ہون ہر یک دیوار و در پر
ہر اک برگ و گل و شاخ و شجر پر

لکھا تھا نام بیشک مجتبیٰؐ کا
محمد مصطفیؐ بدر الدجا کا

بھی اُنکا نام حورون کی جبین پر
مثال مہر ثابت تھا نگین پر

یقین فردوس کے اعلیٰ مکان سب
ہین اُمت کے لئے لکھے مرتب

رکے

کئے تب عرض سارے حاضروں نے — خلیل اللہ کے سب ناظروں نے
کہ بتلادو محمدؐ کس کا ہے نام — بزرگی انکو کس باعث ہے اتمام
کہاں ہوویںگے وے پیدا مقرر — یقیں وہ کونسی ہے جائے انور
کرامت انکو کس باعث یہہ سب ہے — بزرگی انکی اعلی کس سبب ہے
ہے کس صورت سے انکا سرو قامت — شناسائی کی ہے پھر کیا علامت
بیاں انکے کرو بعضے مراتب — بزرگی کے کہو روشن مناقب
کروظاہر محاسن اور فضائل — بیاں صورت و وصف شمائل
خلیل اللہؑ سے تب شاہ دیں کی — محمد مصطفیٰؐ ماہ یقیں کی
نہیں کچھ ہوسکے اوصاف تقریر — کہتے یہہ دیکھہ عظمت غرق تشویر
جناب حق میں السلام سرنگوں ہو — رہے ماہول فضل بیچکوں ہو
ہوئے روح الامین نازل اسیدم — کہے کس بات کا ہے دل اپر غم
کہے اس نیّر اوج صفا کا — محمد مصطفیٰؐ نور الہدیٰ کا
کروظاہر میرے سے حال شمہ — بیاں کر جاہ و عظمت کا کرشمہ
کہے جبریل نے نہیں مجھکو یارا — یہہ عظمت دیکھہ گم ہے ہوش سارا
گئے جبریل پھر عرش بریں پر — سراپنا رکھہ ادب سے تب زمیں پر
کہے یارب خلیل اللہ نے اب — کئے ہیں اسطرح سے عرض مطلب
کہ ہے دلمیں میرے بس شوق غائب — کہ حضرت مصطفیٰؐ کے کچھ مناقب
سنوں اب گوش دل سے اپنے یکبار — کہ تا معلوم ہوویں انکے آثار
تیری درگاہ سے امیداب ہے — فضیلت کے خلاصے کی طلب ہے

ہوا جب تب جناب حق سے آواز — کہ اب جبریلؑ کہہ جا اُس سے یہ راز

کہ سیرا جب محمدؐ دلبر خاص — مجھے ہے اُس سے الفت اور خصاص

کیا ہوں نور سے اُس کے دو عالم — زمین و آسمان اور جن و آدمؑ

بزرگی اُس کو موجودات پر جب — تمامی نوع مخلوقات پر جب

دیا ہوں اُسکو ہر شخص پر بلندی — یقین سب پر ہے اُسکو ارجمندی

ہنین کوئی اُسکا ثانی جب جہا نمین — نہ ہمسر ہے کئی کون و مکان مین

سبب اُسکے کیا ہوں غیب ظاہر — تمامی قدرت لاریب ظاہر

گئی لاکھوں برس نور اُسکا آگے — کیا ہوں سب زمین اور آسمان سے

تمامی کائنات اُس نور سے سب — کیا ہوں جزو کل اُن سے مرتب

لکھا ہوں عرش پر باصد کمالات — یقین نام اُسکا میرے نام کے سات

سبب اُسکے کیا آدمؑ کو پیدا — دیا پیغمبری اُسکو ہویدا

کروں پیدا اُسے آخر زمان مین — دکھاؤن روشنی اُسکی جہان مین

ہے مولدگاہ اُسکا سنگ خارا — گہر در سنگ باشد آشکارا

کہ یعنے کر اُسے مکے مین پیدا — کروں دین اُسکا عالم مین ہویدا

قدو قامت کو دے اُسکے کرامت — کروں بے سایہ اُسکا سرو قامت

گہر اُسکا یتیمی کی صدف سے — کروں پیدا بزرگی اور شرف سے

محبت اُسکی دے ہر جان و دل کو — سنواروں اُس سے ہر یک شاخ گل کو

محبت جو کرے اس نازنین کی — دکھاؤں سیر اُسے خلد برین کی

قیامت مین بچے اُستے کو اُس کے — تمامی بندۂ الفت کو اُس کے

مراتب دیے سرفرازی کا ہر دم
کروں ہر ایک سے اُس کو مکرّم

حشر میں انبیا اور مرسلین سب
رہیں محتاج ہو اُس کے یقین سب

قسم مجھکو خدائی کی ہے میرے
قسم اُس کبریائی کی ہے میرے

محمدؐ سے نہ کوئی خوب تر ہے
میری درگاہ میں محبوب تر ہے

کہے جبریل نے تب آکے فی الحال
خلیل اللہ سے شمّہ یہہ احوال

خلیل اللہ نے تب ہو کے جازم
کہے اے کردگار ربّ دو عالم

مجھے کر اُمّتِ احمدؐ میں داخل
بزرگی میں کر اُس اُمّت کے شامل

فضائل کے چمن سے اور یک پھول
نکالا ہوں عجب دلکش وہ مقبول

کہ جب یوسف کے سب اخوان بد خواہ
گئے ہیں ڈالکر یوسف کو در چاہ

پڑا یوسف پہ اندوہ کوہ غم کا
ہوا دل تہ نشین چاہِ الم کا

لگے رونے تب اپنی بیکسی پر
لگے ہیں آہ کرنے بیبسی پر

ہوئے ہیں اُس گھڑی جبریل نازل
کہے اے غنچۂ باغ فضائل

کہا ہے حق نے تمکو اے پیارے
نہ کر آزردہ خاطر اپنا بارے

اگر چہتا ہے اِس غم سے رہائی
تمامی بھائیوں پر سربرائی

تو ہر دم نام لے تو مصطفیؐ کا
محمدؐ صاحب تاج و لوی کا

کر اُس ہی کے نام کی تسبیح ہر بار
زبان کو اپنے کر اُس سے گہربار

دیا ہوں میں نے اُسکے نام کو نور
کیا تاثیر سے نام اُنکا معمور

بلا میں ہووے جو ہر دم گرفتار
کرے گر نام اُسکا ذکر ہر بار

تو ظلمت سے یقین اُس نام کے تب
بر آوے اُس کی حاجت اور مطلب

وسیلہ اُسکا ہے عالم کو کامل
ہے اُسکا فیض ہر ذرّے مین شامل

تو مت بھول اسم اُس خالی گہر کا
محمد تاجدارِ بحر و بر کا

یقین اُس نام کی حرمت سے تجھ کو
کرون آزاد اُس محنت سے تجھ کو

وسیلے سے تو اُس کے فیض پاوے
مراتب اپنے اعلیٰ تر بناوے

تجھے اُس غم سے بخشون اب رہائی
عطا تجھ کو کرون فرمانروائی

ترے دشمن ترے نزدیک آوین
سبھی خادم ترے خود کو بناوین

کہے یوسف نے ہے وہ نام کافی
مرے اُس درد کو بیشک ہے شافی

ولے چہتا ہون عظمت اُس نبی کی
دکھاوے مجھکو صولت اُس نبی کی

جلالت اُنکی بیشک کر نظر اب
یہہ غم سب بھول جاؤن سر بسر اب

دعا مقبول کر اُنکی خدا نے
اُسی دم خالقِ ارض و سمانے

اُٹھایا ہے حجاب غیب سارا
دکھایا قدرتِ لاریب سارا

نگاہ یوسف نے کر دیکھے ہین اُس دم
نظر اُنکے تب آیا عرشِ اعظم

نظر کر عرش پر دیکھے ہین ناگاہ
ہزارون ہین ملک مقبولِ درگاہ

تمامی باندھہ صف قایم ہین باہم
نہین تعداد سے کوئی اُنکے اعلم

سبھی پڑھتے ہین حضرت مصطفیٰ پر
محمد تاجدارِ والضحیٰ پر

کئی اقسام سے ہر بار صلوات
نہین اُس کام سے فارغ ہین ذرّات

بھی دیکھے جنتون کے سب منازل
ہر اک اشیا پہ اُسکے با فضائل

لکھا ہے نام محبوب خدا کا
محمد مصطفیٰ مشکل کشا کا

یہہ عظمت دیکھہ یوسف شادمان ہو
نبی کے نام سے گوہر فشان ہو

لگے اُس نام کو کرنے تلاوت — وسیلے سے اُسیکے باحلاوت
لگے کرنے دُعا درگاہِ حق مین — جنابِ پاکِ خلّاق الخلق مین
کیا ہے حق نے تب یوسفؑ پہ افضال — دکھایا ایک کرشمہ اور فی الحال
کہ یعنی چاہ مین پیدا ہوا تب — درخت خوشنما از صنعت رب
اُسیدم اُسپہ آیا پھول اور بار — ہوا ہے میوۂ شیرین نمودار
لگا تھا برگ اور میوے پہ اُسدم — مبارک نام سلطانِ دو عالم
کرشمہ تھا یہہ نورِ احمدی کا — جلال اُس پادشاہِ سرمدی کا
لگے کرنے تناول اُسکو یوسفؑ — ہوا دور اُس سے سب غم اور تاسف
پھر آخر چاہ سے پائے رہائی — ملی ہے مصر کی پھر بادشاہی
فضیلت کے چمن کا پھول روشن — دگر ہے اسطرح سے رشکِ گلشن
کہ حق نے حضرتِ موسیٰؑ کے تئین جب — کیا درگاہ کا اپنے مقرّب
بھی بخشا قربِ گاہِ طور اُن کو — کیا اُس نور سے معمور اُن کو
ہوا خطرہ تب اُن کے دلمین اُسدم — کہ حق نے اب کیا مجھکو مکرّم
نہین ہے کوئی اب میرے موافق — نہ اس رتبے سے رتبہ کسکا فایق
ہوا تب غیب سے موسیٰ کو آواز — کہ اے بندے میرے رحمت سے ممتاز
اگرچہ ہے میرا قرب دائم — زیادہ اس سے حرمت اور مکارم
تو رکھہ دلمین محبت مصطفیؐ کی — میرے محبوب اکمل باوفا کی
نہ بھول اُسکی فضیلت کو تو یکسر — سدا رکھہ دوستی اُسکی مقرّر
یہی تیری بزرگی کا ہے حیلہ — میرے ہے قرب کا بس یہہ وسیلہ

طفیل اُس کے تو پاوے سرفرازی
زیادہ ہووے حاصل امتیازی

کئے تب عرض موسیٰ نے باخلاص
کہ وے ہین کون تیرے دلبر خاص

مقرب کس کی ہے یہہ ذات نامی
تیری درگاہ مین تجھ سے گرامی

ہوا موسیٰ کو پھر آواز اُس دم
کہ اُسکی ذات ہے سب سے مکرم

کیا مین نے اُسے آخر زمان کا
پیمبر خاص ہادی دو جہان کا

وُہ ہے مقبول میرا خاص دلبر
نہ اُس سے کوئی اعلیٰ اور بہتر

کیا ہون ہر دو عالم اُس کے باعث
تمامی جن و آدم اُس کے باعث

کیا نور اُسکا مین نے سب سے اوّل
وُہ ہے ختم رُسُل سلطانِ مرسل

جسے ہووے محبت اُسکی کامل
وُہ مقبولون مین ہوگا میرے داخل

رضا میری اگر ہے تجھ کو مطلوب
محبت اُس سے رکھہ تا ہووے محبوب

درود اخلاص سے پڑھہ اُسپہ مادام
تجھے تاکید ہے مت بھول یہہ کام

بھی اپنی اُمتون سے کہہ تمامی
پڑھین اُس ذات پر صلوات نامی

تیری اُمت رکھے گر اُس سے اخلاص
میرے بیشک مقرب ہووین سب خاص

جناب حق مین پھر موسیٰ نے یکروز
کئے ہین یون سوالِ بہجت افروز

کہ یارب تونے افضال و عنایت
کیا میرے پہ اس دم بے نہایت

کیا ہے سب سے عالیجاہ تجھ کو
لقب بخشا کلیم اللہ مجھ کو

بصارت دے مجھے بر کوہ سینا
تجلی سے کیا ہے اپنے بینا

نہ یہہ رتبہ دیا ہے کس کو آخر
نہ ثانی کوئی ہوا ہے میرے ظاہر

سوال اب تجھ سے کرتا ہون بالحاج
جواب اُس کا کرم سے دے مجھے آج

کہ پیدا ہوویں جو آخر زمان مین — محمد سرورِ عالم جہان مین
محبت تجھ کو ہے مجھ سے نہایت — ویا اُن سے محبت ہے بغایت
زیادہ کون اُنھہ دونو مین اب ہے — تیری دربار اعلی مین احب ہے
ہوا ہے اُس گھڑی موسی کو آواز — کہ اے میرے عنایت سے سرفراز
کیا ہون گرچہ عالی جاہ تجھہ کو — لقب بخشا کلیم اللہ تجھہ کو
وُوے ہے حبیب خاص میرا — یقین محبوب با اخلاص میرا
کلیمی سے ہے گر تجھہ کو بلندی — حبیبی کو ہے لیکن ارجمندی
ہے اِن لفظونکی معنی مین تفاوت — حبیبی کو زیادہ ہے حلاوت
کلیمی مین رضاجوئی ہے مطلوب — حبیبی ہے رضامندیِ محبوب
تکلم مین رضاجوئی احب ہے — محبت مین رضا اُسکی طلب ہے
تو کر اِس بات مین اب غور ظاہر — تفاوت ہے یہہ دُور رُتبے مین وافر
تجھے میری محبت سے ہے بس کام — مجھے اُسکی محبت ہے سرانجام
رضاجوئی تجھے میری ہے درکار — مین اُسکا ہون رضاجو آپ مختار
تجھے معراج ہے فرشِ زمین پر — اُسے معراج ہے عرشِ برین پر
بُلایا تجھہ کو مین نے طور پر جب — کیا ہون حکم تجھہ کو اِس طرح تب
کہ رہ چالیس دن تک ہوکے صایم — بھی رہ چالیس شب بیدار دایم
شبِ معراج کو بر بسترِ خواب — میرا محبوب اکمل ہووے درخواب
سُنو اُسدم مین وہان جبریل کے سات — سواری بھیج باعز و کمالات
کروان اُس خواب راحت سے اُٹھے تب — ادب سے اُس گھڑی بیدار در شب

بلاؤں بس اُسے عرش علا پر — بٹھاؤں پھر سریر کبریا پر
تجھے ہے حکم فاخلع انت نعلین — پھرے نعلین سے وہ قاب قوسین
سُنے موسےٰ نے جسدم یہ کمالت — بزرگی اور حضرت کی جلالت
درود السلام لگے پڑھنے باکرام — رسول خاص پر با شوق اتمام
دگر لکھتے ہین راوی نقل کامل — کہ جو ہے نقل مشعر بر فضایل
کہ اک فاسق تھا موسیٰ کے زمان مین — فجور اُس کا تھا شایع سب جہان مین
نہایت بدخصالی مین علم تھا — گناہوں سے نہ خالی ایکدم تھا
سدا تھا ظلم و بدکاری مین مشغول — ستمگاری تھی اُسکی سب مین معروف
دغا دیتا تھا سب لوگون کو ہر طور — غریبون پر تھا اُسکا ہر گھڑی جور
جہان تک شہر مین تھے لوگ ساکن — تھے بیزار اُس سے سارے رات اور دن
یکایک اُسکی آپہنچی قضا تب — گیا دنیا سے وہ بدکار یک شب
ہوئے مرنے سے اُسکے لوگ خوشحال — اٹھا اُس کو نجاست مین دئے ڈال
ہوئے جبریل السلام آکے نازل — کہے موسیٰ کو اے سالار کامل
کہا حق نے سلام اب تم کو فی الفور — کہا ہے دوسرا پیغام اس طور
کہ میرے دوستون سے ایک کامل — ہوا ہے آج از رحمت سے واصل
دئے ہین پھینک اُسکو دشمنون نے — نجاست مین تمامی بدظنون نے
پڑا ہے وہ فلانے اب مکان پر — وہان تعظیم سے تم جا کے یکبار
نجاست سے اٹھا اب اُس کو طاہر — کرو دے غسل اُسکی لاش طاہر
جنازے پے بجا سب لاکے قانون — کرو توقیر سے جا اُسکو مدفون

بھی اُمّت سے کہو سب آپنے اُس دم
رکھے اُس لاش کی جو ذلّی سے عزّت
یہہ سن موسیٰ نے اُس دم حکم رب کا
ہوئے میّت پہ سب لوگ اُسکے حاضر
کہ جو تھا فسق میں دو سو برس تک
نہ خوبی کا کیا ہے اُس نے نیک کام
پڑے حیرت میں سارے لوگ اُس دم
گئے آداب سے جا اُس کو مدفون
ہوئی موسیٰ کو حیرت سخت عائب
گئے ہیں عرض اُس دم کبریا سے
کہ ای دانائے اسرارِ ضمایر
تجھے ظاہر ہے اس فاسق کا احوال
ولے حرمت کا اُس کے کیا سبب ہے
ہوئی ہے وحی تب موسیٰ پہ صاف
کدھی نیکی کا اُس نے نھیں کیا کام
ولے یکروز کھولا اُسنے توریت
دیکھا یک نام حضرت مصطفیٰ کا
نظر اُسکے پڑا با شان اجلال
گرامی تر سمجھ وہ نام سب سے

رہیں حاضر سبھی میّت پہ بے غم
عطا اُس کو کروں گلزارِ جنّت
وہاں پہنچے طریقہ لے ادب کا
سو دیکھا سب نے وہ بیشک ہے فاجر
سراپا غرق اور مشغولِ ہے ننگ
یہہ اُسکا دیکھ نادر خیر انجام
ولے حکمِ خدا کو رکھ مقدّم
بجا لائے ہیں سب احکام بیچون
یہہ رُتبہ دیکھ فاسق کا عجائب
خدائے پاک بیچون و چرا سے
علیم نکتہ سرِّ مقادر
ہے روشن اُسکی بدکاری و اعمال
یہہ رُتبہ اُس کا اعلیٰ تر عجب ہے
کہ ای موسیٰ یہہ تھا لاریب فاجر
جہنّم کے تھا لایق یہہ سرانجام
لگا ہے دیکھنے سب اُس کے آیات
محمّد صاحب تاج و لوی کا
بزرگی نام کی وہ دیکھ فی الحال
اُٹھا کر اُس کو تعظیم و ادب سے

محبت کے لبون سے چوم اُس دم | رکھا آنکھون پہ با توقیر اعظم
میرے محبوب کا جب نام اُس نے | سمجھ با عزت و اکرام اُس نے
رکھا تعظیم سے آنکھون پہ یکسر | سو مین نے اس سبب اُس کو مقرر
کیا مقبول بیشک اپنے در کا | دکھایا فیض اسم پر قدر کا
عمل سے گر گنہ اُسکے سبھی رد | کیا اسکو مقرب اور اسعد
برکت یہہ یقین اُس نام کی ہے | یہہ عظمت اسم با اکرام کی ہے
محمد کا گرامی نام ہے خاص | فضائل کے اُسے بخشا ہوں اختصاص
رکھے اس نام کی جو کوئی حرمت | ملیگی دو جہان مین اسکو عزت
رہے مقبول ہو میرا ابد تک | گنہ اُس کے عفو ہو جاوین بیشک
سبھی اُس نام کی برکت سے عاصی | عذاب حشر سے پاوین خلاصی
کیا جب مین نے پیدا عرش اعظم | تزلزل سے سبھی ہوتا تھا درہم
لکھا جب نام اُسپر شاہ دین کا | محمد زینت عرش برین کا
ہوا اُس کی برکت سے وہ قایم | رہا ہے اپنے پھر موقعے پہ دایم
یہہ رتبہ اُسکے ہے اسم علا کا | کرشمہ ہے یہہ نام پرضیا کا
کئے موسی نے جب اس راز کو گوش | کئے صلوات سے سینے کو پرجوش
روایت ہے دگر اسطور مذکور | جلال احمدی سے ہے یہہ معمور
کہ حق نے حضرت داؤد کو جب | دیا پیغمبری کا جاہ و منصب
کیا نازل زبور پاک اُن پر | نبی کی تھی ثنا اُس مین مقرر
نظر کر وہ کلام پر حلاوت | سدا داؤد کرتے تھے تلاوت

کہیں آیت جو آتی تھی ثنا کی | ثنائے دلکشائے مصطفیٰ کی
اُسے داؤدؑ بالحانِ خوشتر | تلاوت جس گھڑی کرتے تھے اکثر
وہاں تب غیب سے آتا تھا یکنور | مکان ہوتا تھا اُس پر تو سے معمور
در و دیوار اگر وجد میں تب | ادب سے سر جھکاتے تھے وہاں سب
بھی کر شاخ و شجر اُس نام کو گوش | مکان سے نقل کر ہوتے تھے مدہوش
عجب اُس نام کا بس یہہ شرف تھا | کہ جلوہ اُس کا ظاہر ہر طرف تھا
یہہ عظمت نام کی تب دیکھہ کامل | ہوئے داؤد اُس دم حق سے سائل
کہ یارب نام یہہ ختم الرسلؐ کا | محمدؐ آفتابِ جزو و کل کا
تلاوت میں میرے آتا ہے جس دم | سو ہو کر جلوہ گر یک نور اعظم
دکھاتا ہے جلالت کا عجب طور | کرشمے سے مقرر اُس کے فی الفور
جھکا کر سر در و دیوار سارے | ادب سے سرنگوں ہوتے ہیں بارے
یہہ تاثیر اُس میں ظاہر کس سبب ہے | گرامی نام یہہ سب سے عجب ہے
ہوا ہے غیب سے تب اُنکو آواز | کہ اے داؤدؑ یہہ ہے جلوۂ ناز
کرشمہ ہے یہہ نورِ احمدیؐ کا | تجلی ہے ظہورِ احمدیؐ کا
تو جب لیتا ہے اُس کا نام طاہر | وہی نور اُسکے لب ہوتا ہے حاضر
اُسے کرتے ہیں سجدہ دار و در سب | بھی واجد اُس سے ہوتے ہیں شجر سب
یہہ جلوہ نور کے اسرار کا ہے | کرشمہ سیّد الابرار کا ہے
یہہ اُسکے نام کی توقیر ہے سب | نوادر اِسمیں یہہ تاثیر ہے سب
کرے گر نام کو تو اُس کے اوراد | تو ہو ہر شاخ و شجر جن و پریزاد

تیرے محکوم سب ہو جاوین یکسر — تیرا ہو جاوے نافذ حکم اُن پر
کرے شاہی تو بیشک اب جہان مین — تسلط ہووے تیرا انس و جان مین
بھی ہووین مرغ و ماہی تیرے محکوم — کرے آہن کو اپنے ہاتھہ سے موم
یہہ سُن داؤد نے اُس نام کا فیض — نبیؑ کے اسم با اکرام کا فیض
مقرر ورد مین لائے اُسے تب — ہوئے محکوم اُنکے اُس گھڑی سب
ہوا ہے اقتدار اُنکا عجائب — ہر یک شی پر ہوا حکم اُنکا غالب
بھی لکھتے ہین سلیمان کی نگین پر — لکھا تھا نام حضرت کا مقرر
سلیمانؑ اُس سبب سے کامران تھے — سبھی محکوم اُن کے انس و جان تھے
غرض حضرت کے اسمائے علا کا — عجب ہے فیض نام پر ضیا کا
نہ بھول اُسکو علی تین دل سے یکدم — لگا ہے ہاتھہ تیرے اسم اعظم
طرب انگیز ہے دیگر روایت — نہایت روح پرور ہے حکایت
کہ اکدن تخت پر حضرت سلیمانؑ — ہوا مین تھے روان با عزت و شان
سو دیکھا آپنے صحرائے پُر نور — جہان شہر مدینہ اب ہے معمور
عجب صحرا تھا نامی رشک گلگشت — منور اُسکے تھے احجار اور دشت
نہین آباد تھا وہ گرچہ اُسدم — ولے تھا نور کا یک اُسمین عالم
زمین سرسبز تر پر کیفیت تھی — ہوائے سرد روحانی صفت تھی
درخت تازہ تر پر نور اُسمین — سبھی تھے نور سے معمور اُسمین
سلیمانؑ دیکھہ وہ صحرائے انور — اُتر آئے ہوا سے تب زمین پر
زیارت اُسکی حاصل سر بسر کر — پھر اپنی فوج کی جانب نظر کر

لگے تعریف کرنے پھر وہان کی
کہ ہے یہہ سرزمین ہر یک زمین سے
عجب اس خاک کے ہین بخت روشن
مقابل اس زمین کے عرش اعظم
نبی جو ہووین پیدا سب سے آخر
محمدؐ نام ہے اس پیشوا کا
عجب ہے ذات انکی سب سے اعلیٰ
وے ہین محبوب بیشک کبریا کے
مقرب سب جہان کے رہنما ہین
بنا جنکے سبب آفاق و پستی
کرین آخر یہان وے آکے ہجرت
مکان سے انکے پاوے نور یہہ خاک
پھر آخر نقل فرما اس مکان سے
اسی منزل مین ان کا جسم پرنور
تمامی خلق اس حرمت سے ظاہر
عجب طالع ہین ان لوگون کے یاور
ہر یک دین سے گرامی انکا دین ہے
جو تابع انکے ہووے پاک دین کا
یہہ کہہ کے اسدم روانہ ہو سلیمانؑ

درخشان اور منور اس مکان کی
مکرم ہر بلاد دل نشین سے
فدا اس خاک پر ہین ہشت گلشن
مراتب مین ہے اِن سے سربرکم
سبب جنکے بنا کونین ظاہر
چراغ بحر و بر بدر الدجا کا
مقرب ہے بقرب حق تعالیٰ
ہین نامی برگزیدے بس خدا کے
تمامی مرسلون کے پیشوا ہین
زمین اور آسمان نے پائی ہستی
قدم سے اپنے بخشین اسکو زینت
رہیگی حشر تک معمور یہہ خاک
کرین رحلت مقر اِس جہان سے
رہیگا تا قیامت ہوکے مستور
کرے اس خاک کو کحل الجواہر
ملیگا جنکو ایسا پاک رہبر
فضیلت سے بھرا بیشک یقین ہے
وہ پاوے قرب رب العالمین کا
چلے ہین تخت پر با عزت و شان

یکایک آ گئے مکے کے اطراف ۔ گئے قصدِ زیارت با دلِ صاف

سو دیکھا آپنے کعبے کو اُس دم ۔ بتون سے بھی بھری وہ جائے اکرم

تھے ساکن اُس مکان میں سارے کافر ۔ نسترھی بت پرستی اُنکی ظاہر

سبھی کعبہ و کعبے کے حوالی ۔ نہین کوئی جاسے بھی سورت سے خالی

بتون سے لا سلیمان نے کدورت ۔ ہوئے راہی وہان سے بالضرورت

جنابِ حق مین تب کعبے نے زاری ۔ کیا ہے با نہایت خاکساری

کہا ہے عجز سے ای میرے معبود ۔ میرے مین بت سبھی رہتے ہین موجود

ہوا ہے یہہ مکان سب پر علایق ۔ نہین ہے اب تیری طاعت کے لایق

نبی تیرا سلیمان سر لبِ آب ۔ ہوا پر سے گیا ہے فوج لے سب

نہین میری طرف آیا ہے اس دم ۔ نہین مجھہ کو کیا آنے سے خورم

ہوا مین اب تیری طاعت سے محروم ۔ رہا ہون ہوکے بس بدبخت و مذموم

جنابِ حق سے تب آیا ہے آواز ۔ کہ ای کعبہ ہو غم سے سرانداز

تیرے ہین بخت آخر سب سے نامی ۔ تیرا انجام ہے سب سے گرامی

کرون پیدا یہان مین سب سے آخر ۔ نبی سالار سب عالم کا ظاہر

وہ بیشک ہے نبی آخر زمان کا ۔ ہے ہادی اور رہبر سب جہان کا

وہ سارے مرسلون کا تاج سر ہے ۔ یقین ختمِ رسلؐ خیر البشر ہے

کیا اُس کے سبب کون و مکان کو ۔ بنایا سب زمین اور آسمان کو

کرے وہ رہنمائی سب جہان کی ۔ کرے وہ پیشوائی انس و جان کی

قیامت تک رہے دین اُسکا غالب ۔ جہان اُس دین کی سب ہووینگی طالب

بتون سے یہہ مکان وہ کرکے خالی
دکھاوے تجھہ کو فیضِ لایزالی

قیامت تک خلق آوے یہان سب
رہے معمورِ طاعت سے مکان سب

شرف پاوے تو اُسکی ذات سے بس
امان پاوے ہر یک آفات سے بس

بتون کا گم یہان سے نام ہوگا
تیرا خیر اُس سے سب انجام ہوگا

جہان آوے زیارت کو تیرے سب
زیارت فرض تیری ہووےگی تب

سلیمان پر ہوئی پھر وحی نازل
کہ اے پیغمبر و سالارِ کامل

گئے تم آج کعبے کی طرف سے
کئے محروم اُسے اپنے شرف سے

رہا ہے اِس سبب وہ ہوکے خستہ
کیا ہے یاس نے اُسکو شکستہ

کرو تم اُس کی جا اِس دم زیارت
اُسے دو خیر و خوبی کی بشارت

سلیمان نے یہہ سُن حکمِ الٰہی
گئے کعبے مین با فوج و سپاہی

دئے ہین پھینک سارے توڑ اصنام
مناسک سب بجا لائے با کرام

سبھی پنجاہ سو اشتر تھے ہمراہ
بھی تھے پنجاہ سو گاوانِ خرگاہ

کُش اشتر سے بھی تھے چار چندان
کئے سب جانور مکے مین قربان

بلاکر اُس گھڑی اہلِ شرافت
پکا کھانا کئے سب کی ضیافت

جمع کر اُسگھڑی سب خاص اور عام
بھی اپنے کر جمع سب خیل و حشام

لگے تعریف کرنے سب حرم کی
معلی اُس مقامِ محترم کی

کہے یہہ مولدِ ختمِ رسل ہے
ولادت گاہ شاہِ جزو و کل ہے

ہے عزت اس زمین کی ہر زمین پر
تفاخر ہے اسے چرخِ برین پر

صدف یہہ گوہرِ لولاک کا ہے
مکان مہرِ فلک اور خاک کا ہے

حرم یہہ اُنھہ سے ہووے کان اسلام
قوی ہووین یہان ارکان اسلام

عجب وے سرورِ عالی نسب ہین
چراغ کعبہ و شمعِ عرب ہین

رموزِ نکتۂ تقویم ہین وو
بہارِ باغ ابراہیمؑ ہین وو

ہین اسماعیل کے گلشن کے وہ پھول
کرین عدنان کے روشن چشم کھول

محمدؐ نام ہے اُن کا منوّر
ہین سارے انبیا کے دُرِّ افسر

خدانے پہلے نور اُن کا بنایا
جہان ایجاد کر اس سے دکھایا

ہوئی پیدا جہان سب اُنکے باعث
زمین اور آسمان سب انکے باعث

سبب ہے اُنکے ہے آفاق و ہستی
طفیل اُنکے سبھون نے پائی ہستی

ہے جرعہ سلسبیل اُن کے کرم کا
ہے طایر جبرئیلؑ اُنکے حرم کا

شفاعت کا عطا کر تاج اُن کو
کرے حق صاحبِ معراج اُن کو

بلاوے بے شبہہ عرش برین پر
شرف بخشے تمامی آفرین پر

رہے عالم مین اُنکی دین داری
قیامت تک ہمیشہ شہریاری

مراتب اُنکی اُمّت کا ہے عالی
ہے سب کے سر پہ فضلِ لایزالی

عجب ایّام مین وے فیض انجام
کہ جس ایّام مین وے ماہِ اتمام

نبوّت کے فلک پر ہوکے تابان
کرین روشن جہانِ علم و ایمان

تجلّی سے بت انکے تختۂ خاک
رہیگا کفر کی ظلمت سے ہوپاک

گدائے در کو اُن کے سرورون پر
بلندی ہے ہر یک نام آورون پر

رکھے اُس ذات سے جو صدق اخلاص
یقین مقبولِ حق ہوجاوے وہ خاص

کرین جو بغض اُن سے اور عداوت
وے ہین مردود دینک پر شقاوت

عجب

عجب اقبال ہین اُن کے گرامی — کرین جو صدق سے انکی غلامی

محبت اُن کی ہووے جس کے دل مین — بھری ہووے تمامی آب و گل مین

وہ لایق ہووے فردوس برین کا — مقرب ہووے ربّ العالمین کا

سلیمان سے کئے تب عرض سب نے — تمامی اہلِ دانش اور ادب نے

کہ اے پیغمبرِ حق صاحبِ تاج — نبیؐ جو ہووین آخر شاہِ معراج

مبارک اُن کا کب آوے زمانہ — کہ جس مین ہے یہہ فیضِ جاودانہ

تولد ہووین آخر کس قرن مین — بعثت فرماوین دُنیا کے چمن مین

جلالِ احمدیؐ کا آوے کب دَور — جلالت کا درخشان ہووے کب طور

کہے لاریب وہ ہفتم قرن ہے — خلافِ اسمین نہ واقع در سخن ہے

ہین دس سو سال باقی اب مقرر — پھر اُن کا دَور ہووے سب مین اظہر

یہہ کہہ لے ساتھ فوجِ خسروانہ — ہوئے حضرت سلیمانؑ تب روانہ

روایت دوسری نادر عجب ہے — بیان اجلال کا حضرت کے سب ہے

کہ عیسیؑ ایک ساعت گھر سے بارے — گئے ہین سیر کو دریا کنارے

وہان حواریون سے جا ملے ہین — سو دعوت دین پر اُن کو کئے ہین

دکھا کر معجزہ سارون کو یکسر — مسلمانی مین لائے ہین بہتر

ہو حواری اُسیدم اُنکے خادم — رہے ہین اُس گھڑی ہو کر ملازم

سو یکروز آپکی خدمت مین سارے — لگے ہین پوچھنے اِس طور بارے

کہ حق نے بس نبی تم کو کیا ہے — بزرگی سارے عالم پر دیا ہے

گرامی آپ سے شاید جہان مین — کوئی نامی نبی ہین انس و جان مین

یہہ سُن حواریون کی بات یکبار — کئے عیسیٰؑ نے لب اپنے گہربار

کہ میرے بعد ہووین ایک اکمل — نبی پیدا جہان مین سب سے افضل

مراتب انکا ہی سب سے گرامی — نبی بیشک ہین وے اعلیٰ و نامی

وے ہین سلطان سب پیغمبرون کے — سپہ سالار ہین سب رہبرون کے

ہی احمدؐ نام اُس سلطانِ دین کا — لقب اُمّی ہی ختم المرسلین کا

وے سارے انبیا کے تاجِ سر ہین — میرے رُتبے سے اعلیٰ سر بسر ہین

اگر مین کاش ہوتا اُس زمان مین — مقرر ہم زمان انکا جہان مین

جمع کر اُن کی ہر دم خاکِ نعلین — بناتا اُسکو بیشک کحلِ عینین

مقابل آپکے میرے فضائل — نہین نعلین برداری کے قابل

ہی اُمّت اُن کی ہر اُمّت سے عالی — سدا اُنپر ہی فضلِ لایزالی

جو ادنیٰ اُن کے درکا ہووے خادم — میرے رُتبے سے وہ فایق ہی دایم

ہی رُتبہ اُسکا عالی سب جہان مین — گرامی ہی وہ سارے انس و جان مین

دگر لکھتے ہین یہہ نادر روایت — بزرگی پر سند ہی یہہ حکایت

کہ حق نے ایکدن عیسیٰؑ پہ ظاہر — کیا ہی اِس طرح سے حکم صادر

کہ اے بندے میرے باصد دل و جان — محمدؐ پر تو لا اِکبار ایمان

بھی دے اُمّت کو اپنے حکم یکسر — کہ لاوین اُسپہ ایمان سب مقرر

کہ تا اُمّت تیری سب فیض پاوے — بکرم اپنے رُتبے کو بناوے

میرے محبوب پر جو لاوے ایمان — کرون اُسکو مقرب اور ذی شان

حبیب اُسکو یقین اپنا کیا ہون — بزرگی اُسکو عالم پر دیا ہون

وہ سارے مرسلوں کا تاج سر ہے ۔ چراغِ محفلِ جن و بشر ہے
کیا آدم کو پیدا اُس کے باعث ۔ کیا قدرت ہویدا اُس کے باعث
سبب اُسکے کیا بالا و پستی ۔ دکھایا سب جہان کو نورِ ہستی
بنایا عرش کو جب مین نے یکسر ۔ تھا لرزان اور جنبان وہ مقرر
لکھا جب اُسپہ نام اُسکا یقین تب ۔ ہوا قایم ہوا عرش برین تب
یہہ سُن عیسیٰؑ ہووے فدوی نبی کے ۔ ہوئے خادم رسولِ ہاشمی کے
روایت دوسری اِسطور نادر ۔ کتابون سے ہوئی ثابت یہہ ظاہر
کہ جتنے ہوگئے ہین مرسلین سب ۔ جنابِ کبریائی مین یقین سب
سدا کرتے تھے اِس صورت سے درخواست ۔ مقرر با عقیدت بے کم و کاست
کہ یارب دے بزرگی ہمکو کامل ۔ محمدؐ کے تو کر اُمت مین داخل
دلے کس کی خدا نے التجا یہہ ۔ اجابت کو نہ پہنچایا دُعا یہہ
مگر عیسیٰؑ کو کر حق نے سرفراز ۔ دُعا کر اُنکی یہہ مقبول و ممتاز
لیجا کر اُس گھڑی اُن کو فلک پر ۔ رکھا ہے منزلِ مقصد مین یکسر
یقین دُنیا مین بیشک پھر وے آوین ۔ نبی کے دین پر آ سر جھکاوین
نزول اُن کا جہان مین ہے مقرر ۔ فلک سے وے زمین پر آکے یکسر
رہین تابع ہو اِس دینِ ہدی کے ۔ بجا لاوین مراسم پیروی کے
ہو ناصر آپ کی ملت کے ہر دم ۔ رہین غمخوار ہو اُمت کے ہر دم
حقیقت اُنکے آنے کی لشر ہے ۔ وہ سب احوال بس مشہور تر ہے
نہ گنجایش یہان ہے اُس بیان کا ۔ فقط ہے یہہ اشارہ اُس نشان کا

غرض حضرت کے دین کے یہہ مراتب
عجب اعلی ہین ہر یک دین سے غالب

نبی جو ہو گئے دُنیا مین سارے
تھی سب کو آرزو اِس دین کی بارے

کہو اِس دین کی کیا عظمت ہے نامی
عجب ہے دینِ احمدؐ بس گرامی

محض فضلِ خدا یہہ سر بسر ہے
محض رحمت یہہ اُس کی جلوہ گر ہے

ہمارے بخت کو کر جس نے کامل
کیا ہے ہم کو اِس اُمت مین داخل

گنہ گاروں کو یہہ رُتبہ دیا ہے
نبیؐ کی پیروی روزی کیا ہے

ادا یہہ شکر ہووے کس زبان سے
کرین حمد و سپاس اُسکا کہان سے

نہ تنہا سر بسجدہ دمبدم باد
کہ ہر موئے بتن در سجدہ خم باد

یہان سے ختم کر مجلس یہہ اوّل
درودِ بے بہا صلوات افضل

ارادت سے کر اپنا پاک پیشہ
پڑھو ان روح محمدؐ پر ہمیشہ

پڑھو اے حاضرو صلوات ہر دم
کہ تا تم کو ملین درجات ہر دم

## مجلس دوسری

قلم مشتاق مدحِ مصطفیؐ ہو
ثنا گوئے رسولِ کبریا ہو

چلا قرطاس پر سر رکھہ ادب سے
لکھے تا مجلسِ دویم طرب سے

بیان اِس مین عجب پُر کیفیت ہے
چراغ افروز بزمِ معرفت ہے

بھرا ہے اِسمین سب خوبی کا عالم
تعشق اور محبوبی کا عالم

صبا نے بوئے گل سے لا کے پیغام
کیا ہے بلبلون کو مست مادام

نقارہ دورِ احمدؐ کا ازل سے
بجا نوبت عطائے لم یزل سے

سدا اگر گوش کو عالم کے پر جوش
حشر تک ایکدم ہووے نہ خاموش

عجب چرخ بریں کا ہے یہہ دستور
کہ دکھلاتا ہے پہلے صبح کا نور

پھر اُسکے بعد آ خورشید خاور
جہان کو نور سے کرتا ہے انور

اگرچہ صبح مین یہہ روشنی ہے
ولے خورشید سے وہ روغنی ہے

نہ ہووے گر نہ مشرق مین خورشید
کہان سے صبح پاوے نور امید

دکھا خورشید پہلے اپنے آثار
جہان مین پھر وہ ہوتا ہے نمودار

اسی صورت سے مہرِ پرضیا نے
محمّد مصطفےٰ شمس الہدا نے

کہ ہین یہہ آفتابِ اوجِ لولاک
ہے ذرہ اُن کا بیتک نور افلاک

دکھایا پہلے ظہور اپنے کرم کا
کرشمہ سب کو تشریفِ قدم کا

پھر آخر اپنا دِکھلا نور سب کو
تجلّی سے کئے معمور سب کو

ولادت سے مقرر پیشتر سب
ہوئے آثار اُن کے جلوہ گر سب

تھا شہرہ آپ کا سارے جہان مین
ولادت کی خبر تھی اِنس و جان مین

قدمبوسی کا سب کو ذوق تھا بس
تھے سارے منتظر آفاق و انفس

پڑا تھا عالمِ ہستی مین سب غُل
جہان تھی منتظر جون چشم بُلبل

وہ سب احوال نادر سر بسر ہے
سماعت مین حلاوت جلوہ گر ہے

مفصّل گر وہ سب لکھنے مین آوے
نہ بارہ مجلسون مین پھر سماوے

ولے تھوڑا بیان لکھ کر سُناؤن
کرشمہ اِس جلالت کا دِکھاؤن

روایت ہے نہایت ایک نادر
ہے جلوہ اِسمین سب عظمت کا ظاہر

کہ یکدن پادشاہِ عرش معراج
دُرِ بحرِ حقیقت شاہِ وہّاج

نبی جن کے لئے آفاق و ہستی — سنور جن سے ہے ارکانِ ہستی
تجلّی مسجدِ عالی مین آ کر — کئے ہین نور سے مسجد کو انور
تھے گرداگرد حضرت کے سب اصحاب — ستارون مین گویا بیٹھے تھے مہتاب
یقین اُس مجلسِ عالی مین اُس روز — ہوا ایک مردِ کامل جلوہ افروز
نہایت طول تھا بس اُسکا قامت — تھا چہرے پر عیان نورِ کرامت
بدن اُسکا عجب گورا تھا پر نور — تھے ہر یک بال اُسکے رنگِ کافور
سُنو اُسدم آجنابِ مصطفیٰ مین — تجلّی بارگاہِ مجتبیٰ مین
سلام اُسدم کیا اُس نے ادب سے — نہایت خندہ رو ہو کر طرب سے
قدمبوسی سے کر کے ذوق حاصل — دو زانو آپ کے بیٹھا مقابل
جنابِ پاک مین با عزّ و توقیر — فصاحت سے لگا کرنے کو تقریر
کہ اے پیغمبرون کے دُرِّ افسر — معلّا قلزمِ عظمت کے گوہر
سُنو احوال اِس فدوی کا سارا — کہ ہے بے شک نوادر آشکارا
نوادر مین نے دیکھا ہے زمانہ — حقیقت ہے میری نادر فسانہ
میری ہے عمر طول اے ربّ کے مقبول — نہ ہوگی عمر کس کی اِس قدر طول
برس میری ولادت کے ہوئے اب — مقرّر دو ہزار اور ڈیڑھ سو سب
زیادہ سب سے مین طول العمر ہون — بھی موسیٰ کا یقین مین ہم عصر ہون
تھا جبّارین کا جو قوم مشہور — خبر قرآن مین ہے جس کی مسطور
مین تھا اُس قوم کا سردار ظاہر — نہایت سخت دل تھا اور کافر
میرے تابع تھے جبّارین سارے — شجاعت اُن کی تھی مشہور بارے

دیا تھا حق نے قوت خوب ان کو — نہ کب کس نے کیا مغلوب ان کو

تھا شہرہ ان کا ظاہر بحر و بر میں — نہ سبقت کس کو تھی انسے ظفر میں

ولے وہ کافر و مقہور تھے سب — یقین ایمان سے بے نور تھے سب

ہوئے مبعوث جب یوشع پیمبر — لگے دعوت وہ کرنے سب میں اظہر

ہوا امت کو ان کے حکم یکبار — کہ جباروں پہ جاویں ہوکے قہار

گئے تیار تب یوشع نے اسدم — علم صد چار بھاری اور محکم

لکھے ہیں نام سب پر شاہ دین کا — محمد مصطفی شاہ یقین کا

ہوئی یوشع کی امت سب سلح پوش — معلا دے علم سب لیکے بر دوش

لگے کرنے کو اسدم سب مناجات — کہ اے رب العلا قاضی حاجات

محمد کی یقین عظمت سے اس دم — جلال و عزت و حرمت سے اس دم

ظفر کفار پر دے تنگ عطا کر — فتحمندی سے حاصل مدعا کر

دکھا عظمت و صولت لکے دین کی — جلالت رحمۃ للعالمین کی

کیا باعث سے انکے ارض و افلاک — وے ہیں ختم رسل سلطان لولاک

برکت انکے دکھلا نام کی اب — معلی اسم با اکرام کی اب

طفیل ان کے عطا کر سر بلندی — دے کفاروں پہ اسدم فتحمندی

پھر آخر پڑھ نبی پر سب نے صلوات — بجالا اس گھڑی رسم تحیات

ندا پھر یا رسول اللہ کر تب — اٹھا سب نے ہلائے ہیں علم سب

علم سے تب ہوا نکلی بحر پر زور — پڑا ہیبت کا سارے خلق میں شور

یقین اس نام کی ہیبت سے اسدم — نہایت صولت و رفعت سے اسدم

تزلزل مین سب آئی ہین عمارت
ہمارے قوم پر اُس دم عجائب
ہوئی برباد اُس دم سب کی قوّت
حصارون کے اُسی دم کھل گئے باب
ہوئے ہم اُس گھڑی مغلوب سارے
مسلمان میں ہوا ہون سب سے اوّل
ہو ا یوشع کا اُس دم اُمّتی خاص
کہ ہے جو اُس علم پر اسمِ انور
عجب اُس نام کی ہیبت ہے غالب
کہے یوشع نے وے محبوب رب ہین
کیا حق نے سبب سے اُن کے ظاہر
طفیل اُن کے ہوا سب خلق پیدا
وہی مقصود ہین کون و مکان کے
ہین سارے مرسلون کے پیشوا وہ
خلیل اُس خوانِ نعمت کے ہین مہمان
کرے حق اُن کو پیدا سب سے آخر
جہان اُن کے قدم سے نور پاوے
زبان مقصور ہے اُن کے بیان سے
ہے رتبہ اُن کا ہر رتبہ سے عالی

پڑا ہے سب کے دل پر خوفِ غارت
ہوئی ہے خوف و دہشت اُس سے غالب
ہوئی وارد مقرّر سخت ہیبت
ہوئے ہین بن لڑے یوشع فتحیاب
ہوئے بے عزّت و معیوب سارے
مقرّر چھوڑ دے سب دین اپنا
سو پوچھا اُن سے تب با صدق و اخلاص
یہہ ہے کس کا محمّد نام ظاہر
بزرگی اور ہے عظمت عجائب
شہنشاہِ جہان ماہِ عرب ہین
زمین و آسمان اوّل و آخر
سبھی تحت الثریٰ سے تا ثریّا
پیمبر ہین یقین آخر زمان کے
ہین سارے رہبرون کے رہنما وہ
ہین موسیٰ اُس درِ دولت کے دربان
نبوّت ختم ہووے اُن پر ظاہر
خدا دین اُن کا غالب کر دکھاوے
صفت خارج ہے اُنکی ہر زبان سے
شرف ہے نام کو اُنکے عجائب

برکت سے یقین اُس نام کے اب — مظفر ہم ہوئے یکبارگی سب
مقرر یہہ طفیل اُس نام کا ہے — شرف اُس اسم بالاکرام کا ہے
یہہ سُن یوشع سے سب اوصاف ہاج — ہوا دل شوق کے دریا کا مواج
ہوا حضرت کے تب دیدار کا شوق — جمال و حسن پُر انوار کا شوق
غرض اُس شوق سے میں خانماں چھوڑ — گیا صحرا مین اُس دم سب مکان چھوڑ
رہا ہوں اِک مکان پر ہو کے ساکن — محبت آپ سے رکھہ رات اور دن
محبت آپکی تھی دل مین غالب — سبب سے اُس کے پایا ہون مطالب
کیا ہے حق نے میری عمر کو طول — ہوئی پوری یہہ مقصد جب مسئول
بحمد اللہ جمالِ دلربا سے — ہوا ہون بہرہ ور فیض و عطا سے
رہی دلمین نہ مطلب کوئی باقی — ہوا سیراب جانِ اشتیاقی
عجب ہے وہ بیابان روح پرور — جہان ساکن تھا یہہ فدوی مقرر
درختِ پر لطافت ہے وہان اِک — جمال و حسن اور خوبی مین ہے نیک
عجب اُس پر ہے ظاہر جلوہ نور — بیابان اُسکی ہے خوبی سے معمور
نہ خوبی اُس شجر کی کس بشر سے — ادا ہووے یقین عز و قدر سے
تلے اُسکے کئی چشمے ہین جاری — خجل اُن سے ہے مہ کی آبداری
بھرا ماء البقا سے تین ہے سارا — ہین جنت کے وے چشمے آشکارا
درخت اُن پر عجب ہے پرتو افگن — ہین چشمے نور سے سب اُسکے روشن
پہاڑ اُسکی بلندی کے مقابل — خجالت سے سوئے پستی ہے مائل
نہایت برگ اُسکے سبز تر ہین — مقرر نور سے سب جلوہ گر ہین

ہر یک پتے پر اسکے باصدِ اکرام لکھا ہے اُنکی اُمّت کا بس نام
ہوئے دُنیا میں اور جو ہوویں پیدا سبھوں کا نام ہے اُس پر ہویدا
بھی پیدا جو ہوئے دنیا میں مرسل غرض آدم سے تا عیسیٰ اجمل
کئے سب نے زیارت اُس شجر کی مبارک اُس درختِ پُر قدر کی
کہا یہ ہر نبی نے اُس سے پیغام کہ ہے والا درختِ نیک انجام
تیرے اقبال یاور تر ہیں بیشک رہیگا تو یقیں آخر زماں تک
نبی جو ہوویں پیدا ختمِ مرسل محمّد مصطفیٰ سلطانِ افضل
ملیگا تو یقیں اُس شاہِ دیں سے امام الانبیا و المرسلیں ہے
ہمارا کہہ سلام اس پاک تن کو حبیبِ حق رسولِ ذو المنن کو
بھی کہہ روزِ جزا میں کر حمایت کریں ہر دم ہماری وے رعایت
نہ بھولیں ہمکو وے روزِ جزا میں لجاویں ساتھ بس دار البقا میں
غرض وُہ ہے شجر خارج صفت سے بھرا ہے سر بسر سب کیفیت سے
رہا میں اُسکے دائم زیرِ سایہ ملا ہے زندگی کا اُس سے مایہ
جمالِ بے بہا کو دیکھ آدم ہوا ہوں بس نہایت شاد و خورّم
کیا اُس مرد نے جب حال اظہار یہ سُن حیرت میں سب آئے ہیں حضّار
غرض حضرت نے کر اُس بات کو گوش بشاشت سے کئے ہیں دلکو پُر جوش
ہوا حضرت کو اُس دم شوق غالب کہ دیکھیں وُہ درختِ پُر مطالب
اُسی ساعت بصدِ اجلال و تجمل جنابِ پاک میں آئے ہیں جبریل
لگے ہیں عرض کرنے بت ادب سے شہنشاہِ جہاں محبوبِ رب سے

کہ اے بحرِ کرم دریائے رأفت
کہا اِس مرد نے جو بے کم و کاست
کہ یعنی وہ شجر ہے بس نوادر
نشان کر اُس کو جاوِ سرمدی کا
میانجی سرورِ افضل کا ہے وہ
کہا ہے حق نے اے محبوب اقدس
طبیعت آپکی گر ہووے مائل
تو لے ہمراہ اپنے سب ملازم
اُٹھاوے حق اِسیدم پردۂ غیب
اگر دیوین اُسے آوازِ ظاہر
یہ سن حضرت نے اُسدم حق کا پیغام
لے سارے حاضرو بخواپنے ہمراہ
حجاب اُسدم اُٹھا حق نے نظر سے
نظر کر آپنے تب اُسکی جانب
اُسیدم حق تعالیٰ کے کرم سے
جھکا سر با نیاز و عذر خواہی
قدم رکھتا چلا ہے کے سر بل سے
سو آنحضرت کے اُس ساعت مقابل
اُٹھا سر پھر ادب سے تب زباں کھول

سحابِ مکرمت مہرِ شرافت
سخن اِسکا مقرر ہے سبھی راست
اُسے حق نے بنا قدرت سے ظاہر
کیا منشور دورِ احمدیؐ کا
پیام آور ہر یک مرسل کا ہے وہ
چراغِ خانۂ آفاق و انفس
کہ دیکھیں وہ درختِ پُر فضائل
کسی اونچے مکان پر ہووین قایم
نظر آوے درخت حضرت کے لاریب
تو آخدمتمین وہ ہو جاوے حاضر
اُٹھے ہین اُس گھڑی با جاہ و اکرام
گئے ہین کوہ پر با عزت و جاہ
کیا ہم چشم اُس روشن شجر سے
پکارے اُس گھڑی ہو کر مخاطب
درخت اپنے مقامِ محترم سے
ہُوا ہے آپکی خدمت مین راہی
ہو مستغرق حضورِ بے بدل سے
رکھا سجدے مین سر با شوقِ کامل
کُھر ریزی لگا کرنے کو بے مول

سلام علیک یا نورِ الٰہی
سلام علیک اے دریائے انوار
سلام علیک یا مصباحِ ارواح
یہہ سُن حضرت نے تب اسکی زبانی
کہ اے موزون درختِ بہاب
تجھے حق نے کیا ہے کس زمان میں
جواب اُس نے دیا حضرت کو آدم
کہ آدم جس گھڑی جنت سے آئے
لگے رونے کو آدم دل حزین کر
گِرا قطرہ جو اوّل سب سے انور
کیا ہے حق نے مجھ کو اُس سے پیدا
کئے آدم نے جسدم یہہ مناجات
گنہ میری محمدؐ کے سبب سے
طفیل اُنکے مجھے حرمت عطا کر
کیا جنکے سبب سے تو نے موجود
بزرگی اُس محمدؐ کی دکھا اب
وسیلہ اُنکا لے آیا تیرے پاس
لیا ہے آپ کا آدم نے جب نام
برکت سے مقرر آپ کے تب

رموزِ ہر سفیدی و سیاہی
سلام علیک اے صحرائے اسرار
سلام علیک یا مفتاحِ اشباح
کئے ہیں اسطرح گوہر فشانی
بیان ایجاد کا کر اپنے تو تب
کیا کس چیز سے پیدا جہان میں
کہ اے ماہِ جہان خورشیدِ عالم
یقین دُنیا میں جب تشریف لائے
گرے آنسو کے قطرے جو زمین پر
میری ہستی کا وُہ قطرہ ہے مظہر
ولے تھی ضعف کی حالت ہُویدا
جنابِ حق میں اے قاضیِ حاجات
عفو کر اُنکی حرمت اور ادب سے
قبول اُن کی برکت سے دعا کر
زمین و آسمان تا مُلکِ محمود
گنہ کو بخش کر لطف و عطا اب
نہ کر حرمت سے اُنکے مجھ کو بے آس
اُسیدم حق تعالیٰ نے باکرام
عفو اُن کے کیا بیشک گنہ سب

قبول اُنکی کیا حق نے دعا کو — سنا جب مین نے حضرت کی ثنا کو
ہوئی قوت اُسیدم مجھ کو حاصل — دیا جب حق نے یہ حسن و شمائل
نظر آئے قدم بھی آپ کے اب — ہوا حاصل میرے اب دل کا مطلب
میرے اوراق پر دیکھو نظر کر — مقرر مرتسم ہے سب یہ اظہر
کہ جو لیوے محمدؐ کا سدا نام — وہ پاوے فیض سب عالم مین مدام
کرے مقبول حق اُسکی دعا سب — مبارک ہووین اُسکے مدعا سب
ہوئے جو انبیا اور مرسلین سب — زیارت کو میرے آئے یقین سب
سبھون نے کر میری حاصل زیارت — دیے اِس طور سے مجھ کو بشارت
کہ تو دیکھے جمال اُس شاہ دین کا — محمدؐ پیشوائے مرسلین کا
تو جاوے جب حضوری مین نبی کی — حبیب حق رسولؐ ہاشمی کی
اُسی ساعت ہمارے تو طرف سے — درود بے نہایت کہہ شرف سے
یہ کہہ اُن سے کہ اے دریائے احسان — دُرِ درجِ ہدایت نور سبحان
پیمبر جو ہوئے دُنیا مین سارے — تمہارا شوق سب رکھتے تھے پیارے
سبھون کے تم ہو بیشک درۃ التاج — پیمبر سب تمہارے بس ہین محتاج
قیامت کی یقین جب آوے ساعت — طلب حق سے کرو سب کی شفاعت
یہ سُن حضرت نے اُس سے حال سارا — کئے شکر الٰہی آشکارا
پھر اُسدم اُس درختِ با صفا کو — گرامی سدرۂ مہر و وفا کو
دیے رخصت وہ جا اپنے مکان پر — ہوا اُس طرح سے قایم مقرر
وہان سے آپ پھر آئے مکان مین — مبارک حجرۂ عالی نشان مین

غرض سب یہہ بیان کر اُس گھڑی گوش
کرو اب باز اپنے دیدۂ ہوش

یہہ دیکھو کیا جلالت کا بیان ہے
بزرگی کا نبی کے سب نشان ہے

نے کیا ہین شان حضرت کے مکرم
عجب رُتبہ ہے یہہ اعلیٰ و اعظم

کہ حق نے آپ کو دی یہہ جلالت
بزرگی اَور عظمت اَور کمالت

ولادت سے مقرر پیشتر سب
رکھا سامان یہہ تیار کر سب

کہ تا یہہ دیکھہ حضرت کے فضایل
جہان بیخبر سبھی ہوجاوے قایل

غرض دُنیا مین یہہ ہے شان انکی
یہہ عظمت ہے قوی بُرہان اُنکی

پھر عقبیٰ مین کہو خوبی کا اُن کے
نشان کیا ہووے محبوبی کا اُن کے

یہان اسباب کو اب مختصر کر
بیان دیگر لکھون رُتبہ گُہر کر

روایت دلربا ہے ایک نادر
کمالت کا نشان ہے اُسمین ظاہر

کہ تھا صدّیق اکبر کا زمانہ
خلافت کا تھا اُن کے کارخانہ

تھے دانا دل صحابون مین کوئی خاص
تھا نام اُن کا یقین ہشام بن عاص

وُہ ہو صدّیق کی جانب سے محکوم
گئے پیغام لیکر جانب روم

کہ تا سلطان کو دکھلا راہ دین کی
سُنا عزّت امام المرسلین کی

اُسے ایمان کے رستے پہ لاوین
ہدایت کا طریقہ سب دکھاوین

گئے ہشام جس دم جانب روم
ہوئی سلطان کو یہہ بات معلوم

تھا اُسکے گھر مین اُسدن عام دربار
تھے نامی اُسکے تھے سب اُسکے حضار

بلایا اُنکو اُس نے اُس گھڑی تب
کرے معلوم تا سب اُن کی مطلب

سنو آ دربار مین بے خوف و تاخیر
پڑھی ہشام نے یکبار تکبیر

اسی تکبیر کے اجلال سے تب ہلا ہے اُسکا ایوان اور محل سب
یہہ صولت دین کی دیکھہ اُسنے عجائب ہوئی ہے اُسپہ ہیبت سخت غالب
یہہ رتبہ دیکھہ دینِ احمدیؐ کا مراتب بادشاہ سرمدی کا
گیا ہشام سے تب اُسنے تقریر کہ ہے ہشام دانا اہل توقیر
کہو یہہ ذکر کیا ہے دل رُبا سب ہلا ہے کے سبب سارا مکان اب
کہے یہہ دین ہے سلطان ہُدا کا رسول حق محمد مصطفیٰؐ کا
لئے ہیں آپ کا جب نام اُسدم لگے ہلنے کو پھر ایوانِ محکم
دِگر بار اُسنے دیکھا یہہ تماشا پڑی ہے اُسپہ ہیبت بے تحاشا
ادب سے اُنکی جانب ہوکے مائل ہوا ہشام سے اِسطور سائل
کہ جب ہوتے ہو تم اپنے مکان پر وہاں یہہ نام لیتے ہو زبان پر
مگر اُس نام کی عزت سے سارا مکان ہلتا ہے ہر دم سب تمہارا
یہہ ہے اُس نام کا خاصہ و اختصاص ویا تیرا مکان اُس سے ہلا خاص
کہے یہہ ذکر ہم کرتے ہیں ہر بار نہ کبھی ہمنے ہلتے کوئی دیوار
صدا پڑھتے ہیں اُسکے با تفضل نظر آیا نہ کس تحت میں تزلزل
مگر حق نے مقرر تجھہ کو یکبار دِکھایا ہے جلال دینِ مختار
ہلا اُس نام کی ہیبت سے سارا مکان تیرا مقرر آشکارا
نظر تا دین کے گر جاہ و فضائل مسلمان ہووے گر رتبے کو حاصل
یہہ ہے اِک معجزہ دینِ نبیؐ کا مبارک اُس رسولِ ہاشمیؐ کا
یہہ سُن ہشام کی سلطان نے تقریر ہو قائل یوں کہا با عز و توقیر

کہ الحق معجزہ یہہ بے بہا ہے
اگر پڑھنے سے اسکے دار و دیوار
تو ہو تماشعبدہ یا ساحری یہہ
مگر یہہ معجزہ حضرت کا ہے بس
پکڑ ہشام کا پھر ہاتھ یکبار
کہا دیکھا ہے تمنے شاہ دین کو
مشرف آپکے دیدار سے تم
کہے فضلِ الٰہی بس ہے شامل
یہہ سن سلطان نے ہو یکبار خوشنود
سنہری قفل تھا اسکو نوادر
ادب سے پھر کیا صندوق وہ باز
بنے تھے خانے خانے اسمیں ہے صوف
لگا تھا سب میں بیشک عطر و کافور
نکالا ایک ملفوف اسنے باہر
دیا ہے ہاتھ سے لینے وہ تب کھول
عجب منقوش تھی یک شکل انور
سیہ زلفِ معنبر دام شبگیر
عجب تھا سرو قامت رشکِ شمشاد
مثالِ برگِ گل رخسار بے خال

یہہ جاہ و صولتِ دینِ علا ہے
سدا جنبش میں آتے تخت پربار
یقین محسوب تھی بازیگری یہہ
یہی ہے صولتِ دینِ مقدس
گیا خلوت میں لیکر چھوڑ دربار
محمدؐ صاحبِ تاج و نگین کو
ہوئے ہو یا نہیں انوار سے تم
کیا ہوں قرب کو حضرت کے حاصل
منگایا ایک صندوقِ زراندود
لگے تھے چار گوشوں میں جواہر
عجب صندوق میں قدرت کا تھا اظہار
حریری خط تھا ہر یک گھر میں ملفوف
ہوا خوشبو سے گھر یکبار معمور
جو پہلے گھر میں تھا اول وہ ظاہر
نکل آئی ہے یک تصویر ہیول
خجل تھا جس کے آگے مہر خاور
دلِ عالم کرے جو پلمیں تسخیر
کرے جس کی غلامی سروِ آزاد
سیہ چشمانِ مست آہوئے بیمار

خلافت کا جبین پر اُسکے تھا نور ۔۔۔ تھا گندم رنگ چہرہ غیرتِ حور
کہا سلطان نے تم ہو اس سے آگاہ ۔۔۔ یہہ صورت کس کی ہے پر نور ذی جاہ
کہے ہشام نے یہہ پاک تصویر ۔۔۔ نہ جانوں کسکی ہے با عز و توقیر
کہا سلطان نے یہہ صورت نبی کی ۔۔۔ ہے بیشک بے شبہ آدم صفی کی
پھر اُس تصویر کو کر اُس نے ملفوف ۔۔۔ کیا ہے ایک صورت اور مکشوف
سفید اُس پیکرِ نامی کا تھا رنگ ۔۔۔ مہابت دار رُخ با ہوش و فرہنگ
محاسن بھی سیہ اور زلف مشکین ۔۔۔ نہایت تھے سبھی خندار و پُرچین
کہا یہہ نوح کی صورت ہے نامی ۔۔۔ مہابت دار چہرہ ہے گرامی
کر اُس کو بند پھر اُس نے کیا باز ۔۔۔ عجب تصویر دیگر روح پرداز
نوادر تھا عجب چہرہ دل آویز ۔۔۔ تبسم سے تھے لب جنکے شکر ریز
تھے دو رخسار ابیض اور پُر نور ۔۔۔ محاسن بھی منور مثلِ کافور
تھی پیشانی درخشاں اُسکی جون ماہ ۔۔۔ گویا ابرو تھے دو قوسِ سحرگاہ
کہا یہہ شکل عالی جاہ کی ہے ۔۔۔ یقیں صورت خلیل اللہ کی ہے
عرض ہشام کو با جاہ و توقیر ۔۔۔ دکھایا ہر نبی کی اُس نے تصویر
رہا ہے اُسمین باقی ایک خانہ ۔۔۔ تھا جس میں نور وحدت کا خزانہ
ادب سے اُس نے کھولا اُسکو یکبار ۔۔۔ ہوئی ہے صورتِ احمد نمودار
جمالِ باکمالِ شاہِ لولاک ۔۔۔ چراغِ بزم وحدت نورِ افلاک
لکھوں کیا چہرۂ انور کی تعریف ۔۔۔ جمالِ ساقیِ کوثر کی تعریف
صفت میں جس کے نازل والضحیٰ ہے ۔۔۔ ثنا خوان خالقِ ارض و سما ہے

مگر ہم قبلۂ ایمان من اوست — فدایش جان من جانان من اوست
غرض ہشام کے یکبار فی الحال — ہوئے ہیں باز اُسدم چشم اقبال
نظر آئی ہے صورت مجتبیٰ کی — محمد مصطفیٰ بدر الدجیٰ کی
عجب تصویر تھی وہ پُر حلاوت — نہیں تھا بال بھر اُسمیں تفاوت
گویا آئے جہان میں شاہِ ابرار — یقین رحلت جہان سے کر دِگربار
محبت نے کیا ہشام کے جوش — گرے ہیں خاک پر تب ہوکے بیہوش
جب آئے ہوش میں حضرت کو کر یاد — لگے رونے کو کر یکبار فریاد
نظر سلطان نے کر اُن کا یہہ احوال — یہہ بیہوشی و رونا دیکھ فی الحال
لگا ہے پوچھنے تب اُن کو اِسطور — کہ اے ہشام دانا صاحب غور
بیان کر اِس گھڑی بے وجہ تاخیر — یہہ ہے کس آفتاب دین کی تصویر
تھا چہرہ اِس طرح پر نور کس کا — جمال پاک کس روشن نفس کا
کہے ہشام نے اے والی روم — ہے اِس صورت کا مجھکو حال معلوم
یہہ چہرہ ہے رسولِ بحر و بر کا — محمد مصطفیٰ عالی قدر کا
وہ بیشک سرورِ آخر زمان ہیں — معلّیٰ آفتابِ انس و جان ہیں
یقین وے گلشنِ وحدت کے ہیں گل — چراغ بزمِ وحدت مظہرِ کل
عرب ہیں اور قریشی اصل جوہر — رسولِ ہاشمی عالم کے سرور
امام الانبیا و المرسلین ہیں — مقرر رحمۃ للعالمین ہیں
غرض اُنکی یہہ ہے تصویر الحق — تفاوت کچھ نہیں ہے اُسمیں مطلق
یہہ سُن ہشام سے تب قیصرِ روم — لگا کہنے کو ہو گریان و مغموم

کہ اے ہشتام اب آخر زمان کے — نبی ہین وہ مقرر انس و جان کے
پیمبر ہین یقین از عالم غیب — نہین اسمین تفاوت اور کچھہ ریب
ہوئے ہشتام پھر اس طور سائل — کہ اے سلطان دانا شاہ عادل
یہ تصویرات جو ہین مرسلون کی — مقرر خاص سارے مقبلون کی
تمھارے ہاتھ یہ آئین کہان سے — ملا ہے یہہ خزانہ کس مکان سے
بیان اسدم کرو صندوق کا حال — کہ حیرت نے کیا ہے مجھہ کو پامال
لگا سلطان پھر کرنے کو ظاہر — عجب صندوق کا احوال نادر
کہ جب آدم ہوئے دنیا مین پیدا — ہوا ہے شوق اُن کو یہہ ہویدا
کہ جو اولاد سے ہین اُن کے بارے — نبی دنیا مین پیدا ہوئے سارے
کرین صورت کو اُنکے سب نظارا — ہر یک کا حسن دیکھین آشکارا
سو دل مین شوق رکھتے تھے دعا تب — کئے ہین اپنا ظاہر مدعا تب
اسی ساعت فلک سے لائے جبریل — سبھی پیغمبرون کے یہ تماثیل
یہہ صورت مرسلونکی دیکھہ پرنور — خوشی سے دل ہوا آدم کا معمور
پھر آدم نے لجا تصویر وہ سب — کئے مدفون خزانے مین رکھے تب
خزانہ انکا تھا مغرب کی جانب — جہان خورشید یہہ ہوتا ہے غائب
سکندر کے ہوئے جب بخت عالی — سو اُس سرحد کے جا پہنچے حوالی
ہوا الہام سے تب اُن کو ظاہر — خزانہ ہے یہان آدم کا نادر
نکالا ہے اُنھون نے تب زمین چیر — یہ روشن مرسلون کے سب تصاویر
وہان تھے دانیال اسدم تو حاضر — سکندر کا ہوا حکم اُن پہ صادر

انھون نے اُس گھڑی سب یہ تصاویر — کئے ہین یکبیک کاغذ پہ تحریر
کئے پھر اصل کو مدفون اُس جا — یہہ تحت اُسکے مطابق نقل زیبا
نہ اصل و نقل مین ہے فرق کمتر — یہہ نادر نقل ہے اُس کی مقرر
حکیم دانیال اُسکا ہے بانی — سکندر کی یہہ ہے نادر نشانی
پھر اُسنے فاخرانہ دیکے خلعت — کیا ہشام کو یکبار رخصت
ملے صدیق سے ہشام آجب — کئے ہین ماجرا ظاہر وہان سب
یہہ سن تصویر کا احوال یکبار — لگے رونے کو صدیق اور حضار
یقین حضرت کے کر رحلت کو تب یاد — ہوئے غمناک اسلام اہل ارشاد
دگر ہے ابن مطعم سے روایت — نہایت روح پرور با عنایت
کہ جس دم سرور دین ختم مرسل — امام الانبیا سلطان اکمل
نبوت کی ہو دولت سے سرفراز — لگے ہین دین کے دکھلانے اعجاز
سو اُس ایام مین کفار بارے — کمربستہ عداوت پہ تھے سارے
اُسی ایام مین مین جانب شام — مسافر ہو گیا ہون لیکے کچھ کام
ملا ہے راہ مین تب مجھکو یک دیر — عجب تھا خوش مکان وہ لایق سیر
کئی راہب تھے ساکن اُس مکان مین — تھا اُنکے زہد کا شہرہ جہان مین
تھا اُنکا پیشوا ایک زاہد پیر — نہایت صاف باطن اہل توقیر
میری مہمان داری کرکے فی الحال — لگا ہے پوچھنے مکے کا احوال
کہا مین نے نبی کا حال سارا — نبوت کا بیان کر آشکارا
کہا واقف تو ہے صورت سے اُنکے — مبارک چہرہ رافت سے اُنکے

کہا مین نے

کہا میں نے کہ واقف ہوں مقرر
میرا اُسنے پکڑ تب ہاتھ میں ہاتھ
تھا حجرہ دیر میں نادر عجب ایک
کہا اُس پیر نے سب ہیں یہہ نادر
ولے اسمیں کوئی صورت مطابق
نظر کر میں نے دیکھا سب سراسر
کہا میں نے نہیں ہے کوئی صورت
دگر حجرے کا کھولا اُسنے تب در
تھا وُہ حجرہ عجب خوبی سے معمور
ہر یک تھا شکل کا نادر عجب رنگ
کہا اُن صورتوں میں کر نظر خوب
نظر کر میں نے دیکھا تب چپ و راست
جمالِ مصطفیٰ کے تھی مطابق
نہیں تھا کچھ تفاوت بال مقدار
کہا اُس پیر سے تب میں نے خوش ہو
کہا اُس پیر نے ہو بشادمان تب
کہ ہے شکرِ خدا آخر زمان کے
مقرر وُہ امام الانبیا ہیں
دکھاویں اب جہان کو راہِ اسلام

تمامی خال و خط سے اُن کے یکسر
گیا ہے دیر میں لیکر خوشی ساتھ
تھے دیواروں پہ تصویر اُسکے سب نیک
ہر یک تصویر اعلا تر ہیں ظاہر
ہے حضرت کے مگر . پیمبر موافق
نہ صورت تھی مشتبہ کوئی برابر
موافق اُس نبی کے در نظارت
گیا ہے مجھ کو لیکر اُس کے بھیتر
سراپا تھیں تصاویر اُسمیں پر نور
خجل تھا دیکھ جس کو نقش ارتنگ
کوئی آوے نکل تصویر مطلوب
پڑی صورت نظر یک بیکم و کاست
تھی اعلیٰ سب تصاویروں سے فایق
ہوا حیرت سے تب میں نقش دیوار
نبی کی ہے یہی تصویر دیکھو
ثنا اور شکر سے کھولا زبان تب
ہوئے پیدا نبی سب انس و جان کے
دو عالم کے یقین وُہ رہنما ہیں
مقرر ہو دین سب مردود اصنام

خدا کے وہ ہوئے مبعوث محبوب
وہ غالب اور کافر ہووین مغلوب

یہہ کہہ کلمہ پڑھا اُس نے مقرر
سعادت کی ہو دولت سے تونگر

غرض آدم سے تا سلطانِ دین تک
جو کامل ہوگئے دنیا مین بیشک

سبھوں کو اسطرح سے یہہ خبر تھی
خبر یہہ بس جہان مین سب نشر تھی

کہ پیدا ہووینگے سب مرسل کے آخر
رسولِ بحر و بر سلطانِ فاخر

سبھی تھے منتظر سلطانِ دین کے
حبیبِ حق شفیع المذنبین کے

بزرگی انکی تھی ظاہر جہان مین
مقرر بے شبہہ سب انس و جان مین

کہین تصویر تھی حضرت کی مرقوم
کہین تعریف تھی حضرت کی موسوم

جلالت کا نبی کی سب مین غل تھا
یقین واقف تمامی جزو و کل تھا

کہان تک انکے اوصاف و ثنا کا
بیان ہووے جمالِ دل ربا کا

ولے مین اس گھڑی بر حسبِ مقدور
کرون اجمال اشمہ ایک مسطور

روایت کا خزانہ کھول نادر
یہہ دکھلاتا ہون نادر یک جواہر

کہ دس سو سال آگے شاہِ دین کے
امام الاصفیا ماہِ یقین کے

کوئی تھا بادشاہ سلطانِ اکبر
ملک تبع تھا نام اسکا مقرر

خزانہ اسکا تھا دولت سے معمور
تھا عدل و داد سے عالم مین مشہور

سدا چالیس سو سب اہل تنجیم
حکیمِ نامور مشہورِ اقلیم

یقین رہتے تھے سب خدمت مین اسکے
ہمیشہ سایۂ رافت مین اسکے

تھی عادت اسکی اس صورت سے نادر
کہ لے سب ساتھ اپنی فوج قاہر

ہر یک اقلیم کو با زورِ شمشیر
ہمیشہ فوج سے کرتا تھا تسخیر

اسی صورت سے کرتا سیر آفاق — چلا ملک عرب کا ہو کے مشتاق
سنو آپہنچا ہے وہ ملک عرب میں — ہوا مشہور اور معروف سب میں
زیارت کر غرض بیت الحرم کی — مکان پاک و جائے محترم کی
ہوا ہے پھر وہاں سے وہ روانہ — لے ہمرہ فوج اور سب کارخانہ
سنو آپہنچا ہے یک صحرا میں اگر — بیابان نور سے تھا وہ منور
عجب تھا اس مکان میں عالم نور — تھا صحرا نور کے عالم سے معمور
وہ ظاہر گرچہ ویران تھا در و دشت — ولے تھا حیرت ہر باغ و گلگشت
طراوت کے تھے ظاہر اسمیں آثار — طرب افزا تھے نادر سب حس و خار
زمین وہ نافۂ آہوئے چین تھی — بھری خوشبو سے رشک یاسمین تھی
فلک سے نور ہر دم آشکارا — اترتا تھا زمین پر آکے سارا
ملک تبع وہ صحرا سر بسر دیکھ — مقرر نور اسمیں جلوہ گر دیکھ
کیا تب عقل نے اسکی سرایت — ہو حیرت ناک اسدم بے نہایت
حکیموں سے لگا کہنے کو فی الفور — کہ اس صحرا کے نادر ہیں عجب طور
طرب افزا یہہ صحرا سر بسر ہے — مقرر نور اسمیں جلوہ گر ہے
پھرا ہوں میں یقین سارے جہاں میں — نہ دیکھا نور لیکن کس مکان میں
منور یہہ بیابان کس سبب ہے — عبیر افشاں یہہ کس باعث سے سب ہے
نہ آبادی ہے اسمیں گرچہ ظاہر — لطافت ہے ولے اسمیں نوادر
حکیموں نے اسیدم دیکھ تنجیم — بجالا اس گھڑی سب رسم تکریم
کئے ہیں عرض اس صورت سے یکسر — کہ اے سلطان عالم شاہ کشور

مکرم ہے یہہ صحرا سب جہان سے | مبارک ہے زمین و آسمان سے
یہہ صحرا مہبطِ نورِ خدا ہے | مُقرر جلوہ گاہِ کبریا ہے
منور یہہ زمین ہے سب فلک سے | طراوت بخش ہے مُلک و مَلک سے
معلی جو ہے رتبہ اِس زمین کا | نہ وہ رتبہ ہے بس عرشِ برین کا
نبی جو ہوویں پیدا سب سے آخر | خدا کے برگزیدے خاص ظاہر
ہُوا پیدا سبب تھے جنکے عالم | زمین و آسمان تا عرشِ اعظم
زمین یہہ انکی ہجرت گاہ بس ہے | سکونت کا مکان دِلخواہ بس ہے
شرف پاوے سب تے اُنکے یہہ خاک | زہے خاک یہہ ہے عرصۂ پاک
مَلک اِس خاک کے جاروب کش ہیں | فلک اِس سرزمین کو دیکھ خوش ہیں
زمین یہہ مرجعِ جن و بشر ہے | زیارت گاہِ عالی پر قدر ہے
یہہ ہووے سرزمین آباد موصوف | مدینہ ہوویگا نام اِس کا معروف
یہان روضہ نبی کا ہووے معمور | بلا گردان ہے اِس پر عالمِ نور
محمد نام ہے اِس شاہِ دین کا | رسولِ حق شفیع المذنبین کا
وے ختم المرسلین شاہِ جہان ہیں | یہہ عالم امامِ انس و جان ہیں
مکرم ہیں یقین سب انبیا سے | گرامی ہیں تمامی رہنما سے
ہوئی ہے طور پر موسی کو معراج | بُلاوے انکو حق بر عرش و تاج
مَلکِ تُبع نے سُن یہہ حال سارا | لگا حسرت تے رونے آشکارا
کہا ہوتا اگر میں اِس زمان میں | سدا اِس محل میں اور اِس مکان میں
تصرف کر یہہ سب ملک و خزانہ | فدا حضرت پہ کر سب کارخانہ

قدمبوسی سے کر حاصل سعادت ادا کرتا مین خدمت بے نہایت
رہا کرتا سدا خدمت مین اُن کے ہمیشہ سایۂ رحمت مین اُن کے
ہے صد افسوس و حسرت جاودانہ ملا مجھہ کو نہ آخر وہ زمانہ
رہا ہون اس طرح سے ہوکے مغموم جمالِ پاک سے حضرت کے محروم
حکیمون نے کئے پھر عرض اس طور کہ اک درخواست ہے سارے و نکافی الفور
رہے ہم ایک مدت آپکے سات سدا مشغول تھے خدمتمین دن رات
ہمارا اسطرح سے ہے یہہ مسئول خوشی سے بس کرین یہہ عرض مقبول
رضا دیوین کہ تا ہم اس مکان مین اسی ویرانۂ عالی نشان مین
سمجھہ اپنی سعادت بادلِ شاد مدینہ یہہ کرین پاکیزہ آباد
سکونت کر مقرر اس زمین پر مکین ہووین مقامِ دل نشین پر
ہمارے بعد جو ہووے گی اولاد رہیگی اس مکان پر بادلِ شاد
ملین شاید وہ سلطانِ زمان سے مشرف ہووین شاہِ دوجہان سے
سبب سے اُنکے پاکر فیض کامل کرین روحین ہماری فیض حاصل
ملک تبع کو بس تدبیر اُن کی پسند آئی عجب تقدیر اُن کی
رضا اُسنے دیا کر صاف سینہ کرین آباد تا شہر مدینہ
منگا پھر ایک خط جاہ و طرب سے لکھا ہے اسطرح اُسنے ادب سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہِ لولاک رسولِ حق چراغِ ارض و افلاک
محمد مصطفیٰ سلطانِ کونین امام الانبیا شاہِ فریقین
ملک تبع مین ہون حضرت کا خادم ہون فدوی آپکے در کا ملازم

یقین ہوں سیاح بیشک سب جہاں میں ۔۔ بس آیا سیر کرتا اس مکاں میں
یہاں یہہ نور کا جلوہ نبی دیکھہ ۔۔ کرامت اور اجلال نبی دیکھہ
مسلماں بس ہوا ہوں غائبانہ ۔۔ ہوا فدوی مقرر بے بہانہ
میری ہے عرض اب خدمت میں تمہیں ۔۔ کہ قایم جس گھڑی ہو جاوے محشر
مجھے داخل کر اپنے امتوں میں ۔۔ شفقت سے لجاویں جنتوں میں
نہ بھولیں اپنے اس فدوی کو اس روز ۔۔ شفاعت کی کریں دولت سے فیروز
عرض لکھہ اسنے سب اپنے مطالب ۔۔ بیان حضرت کے کر جاہ و مراتب
درود اور نعت سے کر اسکو اتمام ۔۔ کیا ہے مہر اپنی اسپہ انجام
حکیموں کی لے اس پر تب گواہی ۔۔ کیا ملفوف با صد عذر خواہی
بھی سرنامے پہ لکھہ حضرت کا تب نام ۔۔ کیا ہے بند با تعظیم و اکرام
مہر کر پھر لکھا ہے اسپہ سوگند ۔۔ کہ پہنچاویں یہہ حضرت کو مہر بند
حکیموں میں تھا دانا ایک معقول ۔۔ تھا نام اس پاک کا مشہور سامول
وصیت کر دیا ہے اسکے در پشت ۔۔ کہ تا پہنچاوے یہہ خط پشت در پشت
کیا تاکید اس کو سخت کامل ۔۔ کہ تا اس کام سے رہوے نہ غافل
پھر اسکو وے وہاں کی بادشاہی ۔۔ ہوا ہے لے روانہ سب سپاہی
غرض سامول نے وہ خط مہر بند ۔۔ رکھا ہے پاس اپنے اس کو یک چند
اجل آئی اسے دم دے پسر کو ۔۔ کیا تاکید اس نور البصر کو
اسیصورت سے وہ خط پشت در پشت ۔۔ چلا آیا امانت مشت در مشت
ملک تبع کی یہہ نادر امانت ۔۔ لگی اولاد رکھنے باد یانت

حلیمون کی ہین سب انصار اولاد — سبھی اہلِ مدینہ اہلِ ارشاد
جب آیا دورِ سلطانِ زمن کا — حبیبِ حق رسولِ ذوالمنن کا
کئی مکّے سے ہجرت شاہِ دین نے — مدینے کی طرف ماہِ یقین نے
ہوئے اہلِ مدینہ تب مسلمان — یقین باصدق دل لائے ہین ایمان
غرض خط وہ طرب افزاے انفاس — ابو ایوب انصاری کے تھا پاس
ابو ایوب انصاریِ مقبول — مقرر ہین یہہ بس اولاد سامول
ابو ایوب و سامول ان سے بارے — ہوئے ہین واسطے اُنکے سارے
وہ خط تھا پاس ان کے گرچہ حاضر — نہین تھی بات لیکن سب کو ظاہر
مسلمان ہو ابو ایوب یک دن — گر اپنے دلمین قایم شوق باطن
اگئے خدمت مین شاہِ دو جہان کے — رسولِ حق امامِ انس و جان کے
کئے ہین عرض تب ای شاہِ غالب — چراغِ بزمِ ہستی مہرِ ثاقب
نبوّت کی کئی دِکھلا نشانی — کرین فدوی پہ اپنے مہربانی
وو ہین حضرت نے کھول اپنے سنکر لب — کہے یہہ بس نشانی خاص ہے اب
ملک تبّع کا جو ہے خط امانت — تمھارے پاس باقہر و دیانت
امانت کو ادا کر ہو کے بیباک — کرو ذمے کو اپنے اس گھڑی پاک
ابو ایوب نے سنکر خبر وہ — ادب سے لا گئے ہین خط نذر وہ
نبی نے توڑ بیشک مہرِ اعزاز — ملک تبّع کا اُسدم خط کئے باز
غرض وہ خط کا سب مضمون سارا — کئے ہین دُرفشانی آشکارا
کہ ہے تبّع میرا بھائی مقرر — سبھوں سے ہے وہ اعلیٰ مجھکو یکسر

یقین اسکا ہے وہ سابق غائبانہ — معلمانی کا پایا ہی خزانہ
قیامت میں کرون اُسکو شفاعت — دکھاؤن سر بسر گلزار جنّت
وہ اقرب مجھکو ہی اور ہے افضل — شفاعت اُنکے ہی قسمت میں اوّل
اُٹھا پھر ہاتھ حضرت نے دُعا سب — کئے ہین حق مین اُنکے التجا سب
کہ ای پروردگارِ عالمِ غیب — خُدائے دو جہان خلاق بے عیب
نظر کر میں نے اُن سب کی محبّت — یہہ شوقِ غائبانہ اور عقیدت
ہُوا ہون شاد دل میں اُن سے یکبار — محبّت کا یقین کرتا ہون اقرار
قبول اُنکی تو کر اب دینداری — یہہ ساری فدویت اور جان نثاری
سلام اُن سب کو اب میری طرف سے — تو پہنچا اِس گھڑی عزو شرف سے
قیامت میں تو کر مسرور اُنکو — شفاعت سے نہ کر مہجور اُن کو
یہان چشمِ بصارت کھول یکبار — کرین سب غور اب مجلس کے حضّار
عقیدت کو شد الکحل البصر کر — بزرگی دین کی دیکھین نظر کر
کہ کیا رُتبہ ہی اُس خیر الوری کا — تمامی انبیا کے پیشوا کا
تھا آگے جنھکا حضرت سے زمانہ — مسلمان وے ہوئے ہین غائبانہ
سعادت کی ملی ہی دولت اُنکو — ہوئی ہی سب یہہ حاصل عظمت اُنکو
یہہ گمراہی ہماری بس عجب ہی — ہماری رایگان اوقات سب ہی
جو کہلاتے ہین ہم اُمّت نبی کی — نہین رکھتے ہین کچھ الفت نبی کی
ہمیشہ نام سُن عالی ہمم کا — محمّد مصطفیٰ شاہِ اُمم کا
نہ کر صلوات سے اپنے کو پرجوش — سدا رکھتے ہین اپنے دلکو خاموش

کہو پھر کس طرح سلطان ارشاد — رہیں ہو کر ہمارے کام سے شاد

غرض یہہ فدویت کامل عجب ہے — مراد اس کام میں مرکوز سب ہے

جسے منظور تر قرب خدا ہو — رہے وہ جان نثار مصطفیٰ ہو

خدا کے قرب کی بس یہہ گلی ہے — نبیؐ پر جو فدا ہے سو ولی ہے

کیا ہے حق نے اس معنی سے آگاہ — کہ دیکھو آیت یحببکم اللہ

دگر بھی آیت حب نبیؐ ہے — یحببونی کحب اللہ یہی ہے

جسے معنی میں ہو اسکے رسائی — وہ بیشک پاوے بوئے آشنائی

مقرر کاملوں کی یہہ ہے منزل — فدا ہونا ہر یک سے ہے یہہ مشکل

ولے لازم ہے جو ہیں اہل ایمان — فدا ہوویں نبیؐ پر با دل و جان

عزیزو ہے یہہ دولت مفت ساری — مقرر ہے یہہ اصل دینداری

نبیؐ کی دوستی ہو جس کو کامل — خدا کا قرب ہووے اسکو حاصل

الٰہی جس طرح بخشا ہے تو قال — علی کا قال کے موجب تو کر حال

محبت دے نبیؐ کی اسکے دل میں — سدا رکھہ اسکے قایم آب و گل میں

طفیل مصطفیؐ اور فاطمہؓ تو — شہادت پر میرا کر خاتمہ تو

وسیلہ اس نبیؐ کا مجھکو بس ہے — سوا اسکے نہ کوئی فریاد رس ہے

یہاں اسباب کو کر مختصر اب — لکھوں دیگر بیان پر شکر اب

روایت کے ہیں جسکے پاس صد گنج — ہوا ہے اسطرح سے وہ گہر سنج

کہ سلطان سکندر سرور روم — جہانداری ہے جسکی سبکو معلوم

کسی محفل میں خوش بیٹھا تھا یکروز — مہیا تھا سب اسباب دل افروز

حکیم اور اہل دانش سب تھے حاضر / تمامی اہل دولت اور اکابر
عجب محفل میں اس دم کیفیت تھی / بھری ہر یک سخن میں معرفت تھی
تکلم بس سبھی کرتے تھے نادر / سخن کس کا تھا در کس کا جواہر
کئے ہیں جب سخن ہر یک نشان کا / سو نکلا ذکر تب آخر زمان کا
کہے سب نے کہ ہوگا سب سے آخر / مقرر یک نبیؐ کا دین ظاہر
مکرم ہیں وہ سب اہل جہاں سے / گرامی ہیں تمامی انس و جان سے
ہوئے پیدا سبب سے ان کے آدم / نہ آدم بلکہ ہر ذراتِ عالم
وے ہیں باعث زمان کے اور زمین کے / وہ ہیں محبوب رب العالمین کے
محمدؐ نام ہے اس پیشوا کا / امام المرسلین والانبیا کا
نہ سایہ ان کے ہے نازک بدن کو / صفائی ہے تمامی ان کے تن کو
قدم گاہ ان کا گرچہ یہہ زمین ہے / وے معراج گہ عرش برین ہے
یقین قرآن ہووے اُنپہ نازل / کلام حق مقرر ہے وہ کامل
ہے اسمین فاتحہ کی ایک صورت / بیان اسکا نہ ہووے کس سے عظمت
نہ یہہ رتبہ کسے حق نے دیا ہے / نہ یہہ صورت کہیں نازل کیا ہے
یقین سرور ہیں وہ سب رہبروں کے / درافسر ہیں سب پیغمبروں کے
بھی امت ان کی ساری امتوں سے / نہایت ہے گرامی تر سبھوں سے
جو ہوگا ان کے راہِ دین کا سالک / وہ ہے فردوس کے گلشن کا مالک
غرض جنت میں وے جاوین نہ جبتک / نہ ہووے کوئی داخل اسمین جبتک
بھی امت انکی جنت میں سبھوں سے / چلینگی پیشتر سب امتوں سے

عجب اس قوم کی ہیں بخت اعلا / کہ ہوویں اس زمانے میں جو پیدا
جو خادم ہوویں اُن کے پاک در کے / غلام اُنکے رہیں جو ہو کے گھر کے
مراتب اُنکا اعلیٰ تر ہے سب سے / مکان جنت میں بالاتر ہے سب سے
اگر ہم کاش ہوتے اس زمان میں / نبیؐ کے ہم عصر بیشک جہان میں
درِ دولت پہ اُنکے جان و تن سب / فدا کرتے ریاست اور وطن سب
قدم بوسی سے اُن کے فیض پاتے / سدا اُس خاک در پر سر جھکاتے
وے عالی ہمارے ہیں نہ یہ بخت / گدا ہے اُنکے در کا صاحبِ تخت
غرض جسدم حکیموں نے جو یکبار / کئے مدح نبیؐ سے لب گہر بار
تھے حاضر تب وہاں دو مہر انفاس / کہ جنکا نام بیشک خضر و الیاس
حکیموں کے کر اس اقوال کو گوش / ہوئے ہیں شوق سے دل اُنکے پرجوش
ہوئے مشتاق تب وے مصطفیٰؐ کے / جمالِ حضرتِ خیر الوریٰ کے
مکان پر اپنے آ اُسدم طرب سے / سر اپنا رکھ زمیں پر تب ادب سے
زمیں کر تر بآبِ دیدۂ ذوق / لگے کرنے مناجات از سرِ شوق
کہ اے پروردگارِ عالم الغیب / خدائے بیچگون خلاق بے عیب
چراغ افروز چشمِ دوربینان / انیسِ خاطرِ خلوت نشینان
ترے محبوب کا ہے وصف و تاج / ہوا دل عشق کے دریا کا مواج
محبت اُس جمالِ مصطفیٰؐ کی / مبارک چہرۂ نور الہدیٰ کی
ہوئی ہے شعلہ افگن آب و گل میں / ہوا ہے شوق غالب جان و دل میں
نہ ہم میں گرچہ اس دولت کے قابل / کہ دیکھیں وہ جمالِ پر فضائل

ولے رحمت کا تیرے بحر پر نور ۔ دما دم موج زن ہے اور معمور
ہیں اُس رحمت سے اب ہم آرزومند ۔ کہ دُنیا میں رہیں جاوید یک چند
غرض جب دور آوے مصطفیٰ کا ۔ چراغ نور چشم پر ضیا کا
تو کھول یکبار اپنے چشم امید ۔ کریں نظارۂ خورشید جاوید
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت ۔ بجا لاویں سب ارکانِ شہادت
ہماری خاص یہہ امید بس ہے ۔ سوا اُسکے نہ کچھ دل میں ہوس ہے
دکھا ہم کو برائے مصطفیٰ تو ۔ جمالِ دلربائے مصطفیٰ تو
پلایا جسطرح الفت کا تو جام ۔ کر اُن کے وصل سے سرمست مادام
غرض دونو نے با صد خاکساری ۔ کئے ہیں جب دُعا با اشکباری
قبول اُنکی ہوئی ہے بس دُعا تب ۔ ہوا الہام جب المدعا تب
کہ ای بندے میری رحمت سے ممتاز ۔ میرے محبوب کے مشتاق جانباز
طفیل اُسکے تمہاری التجا یہہ ۔ کیا میں نے قبول اِسدم دُعا یہہ
کرو مت اپنے دل کو تم پریشان ۔ کروں مشکل تمہاری سب یہہ آسان
تمہاری عمر کو کر اِس قدر طول ۔ عطا تمکو کروں بس قرب مسئول
شرف بخشوں جمالِ مصطفیٰ سے ۔ لقائے مہر اوجِ اصطفیٰ سے
ولے ہو کر سکندر کے ملازم ۔ رہو یک چند تم ساتھ اُسکے دائم
کریگا جس گھڑی وہ قصد ظلمات ۔ کرو ظلمات کی تم سیر اُس سات
کہ تا سیراب ہو ماء البقا سے ۔ رہو گے ہو کے ایمن بس فنا سے
تمہارے ہو ویں حاصل اُس سے مطلوب ۔ میسر ہو وے تمکو روئے محبوب

عرض دونو سے سن مژدہ یہہ نادر — گئے شکر خدا ہو شاد خاطر
سکندر کے پھر اخضر ہو مصاحب — گئے ظلمات مین با شوق غالب
ملا ان کو وہان یک چشمہ نور — کہ تھی دولت بقا کی جس مین مستور
پیئے دونو نے الندم آبحیوان — کیا ہے حق نے مشکل انکی آسان
عرض جب دور آیا شاہ دین کا — امام الانبیا و المرسلین کا
تب آ خدمت مین حضرت مصطفیٰ کے — شہنشاہ جہان شمس الہدیٰ کے
قدم بوسی سے کر حاصل سعادت — بجا لا اس گھڑی رسم شہادت
بیان کر حال سب جاہ و طرب کا — زبان کھولے طریقہ لے ادب کا
کئے ہین عرض تب ای شاہ کونین — چراغ بارگاہ قاب قوسین
ہی دل مین ہمارے بس ہوس تھی — قدم بوسی کی یہہ امید بس تھی
خدا کے لطف اور افضال سے اب — ہوئے حاصل ہمارے دل کے مطلب
نہ اب دنیا مین رہنا مدعا ہے — جناب پاک مین یہہ التجا ہے
کرین حضرت دعا تا ہو کے دلشاد — گذر دنیا سے ہو وین سب سے آزاد
یہہ سن حضرت نے تب انکی زبانی — کئے ہین اس طرح گوہر فشانی
کہ ای ہمراز میرے خیر اندیش — یہان سے اب سفر مجھ کو ہے در پیش
میرے بعد از کوئی غمخوار امت — نہیں ہے تا کرے انکی حمایت
سو اس باعث کر اپنا تمکو نائب — کیا تفویض تمکو یہہ مطالب
میری رحلت کے بعد ای پاک پیشہ — نگہبانی کرو ان کی ہمیشہ
قیامت تک رہو دونو سلامت — رہو غمخوار امت تا قیامت

عرض حضرت کا سُن یہہ قول اُسدم — قبول اُسکو کئے دو نو نے محکم
یقین دو نو یہہ ہین قربان ہری مین — ہمیشہ ہین سبھو نکی غمخوری مین
ہوئے ہین ایک تو دریا کے مالک — دِگر خشکی کے ہین لاریب سالک
غرض جو ہو گئے دُنیا مین مرسل — دِگر اہلِ سعادت مردِ اکمل
سبھی حضرت پہ شیدا سربسر تھے — جمالِ پاک کے مشتاق تر تھے
بیان اُنکا لکھا جاوے کہان سے — ادا تقریر ہووے کس زبان سے
ہر یک کا ایک دفتر ہے عجائب — بیان ہے سب نوادر اور غرائب
ولے سمہ سنا جو تمنے فی الحال — لکھا ہون مختصر کر سب وہ احوال
ارے تا دیکھہ ہر مومن ہو خوشدل — محبّت کا کرین قرب اس سے حاصل
رہین دل سے فدائے مصطفیٰ ہو — ہمیشہ خاک پائے مصطفیٰ ہو
ہے مشتاقِ نبی جو دل سے ہر بار — ہین مشتاق اُسکے سب جنّت کے گلزار
کرون مشتاقیت پر بات آخر — درودِ بیعدد صلوات وافر
پڑھون شمعِ شبستانِ ہدا پر — محمّد مصطفیٰ بدر الدّجا پر
پڑھو اے حاضرو صلوات ہر بار — بروح شاہِ دین سلطانِ ابرار

## تیسری مجلس بیان مین نورِ منوّر حضرت خاتم الانبیا کے جو انبیاءِ عظام اور حضرت کے اجداد کرام سے پشت بہ پشت چلا آیا ہے اور ہر ایک نبی اُس نور پاک کی تعظیم و تکریم کرتے تھے

قلم مدحِ نبی سے بہرہ ور ہو — ثنا گوئی سے فایز سر بسر ہو

ادب سے صفحۂ کاغذ پہ رکھ سر
لکھے تا نورِ احمد کی جلالت
ملا کر سلسلہ آدم سے ظاہر
لطیفے مختصر سب اس مین لاوے
فضیلت کا کھلا ہے یہہ عجب باب
ہر اک سے منسلک انوار ہے یہہ
فلک گر سلکِ انجم لیکے آوے
نظر کر انتظام اسکا یہہ کامل
غرض نورِ نبی کا یہہ بیان ہے
کہ جو اصلاب سے ارحام مین آ
ملا ہے آمنہ کو سب سے آخر
روایت یہہ تمامی معتبر ہین
یہہ لکھتے ہین کہ حق نے سب سے اول
بنا اس نور سے پھر عرش و افلاک
رکھا تھا نور وہ عرشِ برین پر
بنایا جس گھڑی آدم کا قالب
خلافت کا رکھہ لُکے سر پہ افسر
شعارِ قابلیت دے کے یکبار
اسے دم نور وہ شاہِ زمان کا
چلا ہے مجلسِ سیوم مین گھسیر
کرے مرقوم آثارِ کمالت
لکھے اصلاب کا احوال نادر
علاماتِ حمل باقی سناوے
بیان ہے رشکِ سلکِ گوہرِ ناب
نوادر سبحۃ الاحرار ہے یہہ
یقین اس سلسلے سے گر ملاوے
اُسے بیشک خجالت ہووے حاصل
فضیلت مین عجب عالی نشان ہے
چلا آیا دکھاتا در تجلا
ہوئے بخت اُن کے عالی سب سے نا
نشاط افزا و بس عالی قدر ہین
کیا ایجاد نورِ ختمِ مرسل
تمامی عالمِ نور عالمِ خاک
وہان تھا نور وہ ساکن مقرر
عطا کر روح با انوار تا قب
کرامت کا عنایت کر کے زیور
ودیعت کا بنا اُن کو سزاوار
مکرم مظہرِ کون و مکان کا

رکھا ہے لا جبین میں اُنکے اُس دم ‖ ہوئی آدم کی عزت اُس سے اعظم
جبین آدم کی از نورِ سمٰوات ‖ ہوئی تاباں بعظمت مثلِ مشکات
ہوئے آدم کے اقبال اُس سے نادر ‖ فضیلت کے ہوئے قابل عناصر
رہے جس برج میں آ مہرِ تاباں ‖ نہ ہووے کیوں وہ برج اختر درخشاں
جبین سے اُنکے تب لامع ہوا نور ‖ ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور
تجلّی نور کی یہہ دیکھہ نادر ‖ ہوئی آدم کو حیرت اُس سے ظاہر
جنابِ حق میں تب آدم نے اِس طور ‖ کئے ہیں عرض اِس صورت سے فی الفور
کہ یا رب یہہ درخشاں نور عجب ہے ‖ تجلّی سے منوّر ہوگئے سب ہے
یہہ کیا ہے نور اور کیا ہے تجلّی ‖ جبین اُس سے منوّر ہے ہویدا
ندا تب غیب سے آئی ہے یکبار ‖ کہ ہیں اِس نور کے نادر سب آثار
یہہ نورِ سرورِ آخر زماں ہے ‖ تجلّیِ شہِ کون و مکاں ہے
بنایا نور اُس کا سب سے اوّل ‖ یہہ ہووے بعد سب کے ختمِ مرسل
عجب ہے اُسکی نادر شانِ اعظم ‖ سِرا ہے خاص محبوبِ مکرّم
بنایا اُسکے باعث سر بسر سب ‖ زمین و آسمان شمس و قمر سب
نہ کرتا نور کو گر اُس کے پیدا ‖ نہ قدرت اپنی سب کرتا ہویدا
طفیل اُسکے تجھے بھی کر کے موجود ‖ بزرگی سے عطا کر خلعتِ جود
تجھے مخلوق سے ممتاز کر اب ‖ کیا تیری جبین میں جلوہ گر اب
یہہ سن آدم نے مژدہ با عنایت ‖ کئے شکرِ الٰہی بے نہایت
ہوئے پھر نور کے سلکے میں یکبار ‖ علم ستر ہزار اُسدم نمودار

عالم پر ایک تھا یا نور جاوید
تجلی میں مقرر رنگ خورشید

کرشمہ نور احمد کا یہہ سب تھا
اثر اسکی تجلی کا عجب تھا

ملائک کو ہوا ہے غیب سے تب
یہہ فرمان خلوتِ لاریب سے تب

کہ نور اس سرورِ لولاک کا اب
رہا ہے مطلع آدم میں آ اب

ہوئے ہیں آدم کے اِسدم بخت یاور
ہوئے اس نور کے کامل وُہ مظہر

کرو تم اُس کی جا اِسدم زیارت
بجالا کر سبھی رسمِ سعادت

سرِ پر جاہ و عزت پر ادب سے
اُٹھالا اسکو اب فرو طرب سے

دکھاؤ سب تماشا جنتوں کا
میری ممتاز ساری نعمتوں کا

یہہ سنکر مژدہ طوائف سب ملک کے
یقین ساکن سبھی ساتوں فلک کے

طبق لے نور کے ہاتھوں میں سارے
اُتر آئے زمین پر سب وے بارے

بھی ہمراہ لئے تھا یک تخت نادر
یقین تھا سر بسر غرق جواہر

ادب سے اسگھڑی آدم کو اُس پر
بٹھا کر لیگئے جنت میں یکسر

رکھی آدم کو اسدم نہایت عزت
لگے کرنے کو خوش ہو سیر جنت

کیا جب حق نے پھر حوا کو پیدا
جمال و حسن و پاکی دے ہویدا

قد و قامت کو اُنکے دل بری سے
مرتب کر نزاکت پروری سے

رکھا آدم کے لا اُن کو مقابل
نظر کر اُن کا یہہ حُسن و شمایل

ہوا آدم کا دل یکبار راغب
اُسی ساعت نہایت ہوئے طالب

ہوئے تھے آدم جنابِ حق میں یکبار
بصد اشواق حوا کے طلب گار

اُسیدم بارگاہِ کبریا سے
ندا آئی ہے درگاہِ خدا سے

که ای آدم تیرے لائق یہہ بس ہے
تجھے گر اسکی خواہش اور ہوس ہے

تو مہر اسکی اسی دم کر تو حاضر
یہہ منکوحہ ملے تا تجھہ کو آخر

کہے آدم نے اسکی مہر کیا ہے
وہ یارب کونسی شئے بے بہا ہے

جواب آیا کہ اس کی مہر میں اب
اسی ساعت تو کر گوہر فشان لب

میرے محبوب کا اے اسم ثاقب
درودیں پڑھہ سنا اب دس مراتب

یہی ہے مہر اس حوا کی نادر
یہہ پاوے فیض اکمل اس سے وافر

یہہ مژدہ حضرت آدم نے کر گوش
محمد مصطفیٰ پر از سر جوش

پڑھے ہیں دس مراتب شادمان ہو
درود بے بہا گوہر فشان ہو

یقین عظمت سے اس کی بیگمان تب
ہوئے حوا سے آدم کامران تب

عجب فیض اسم بااکرام کا ہے
رسول اللہ کے اس نام کا ہے

جناب کبریائی میں گرامی
درودوں کی عجب ہے قدر نامی

برکت سے اسی کے ایکباری
ہوا پیوند کا رشتہ یہہ جاری

رہی دونو میں بس قایم محبت
رہی ہے ایکسان دایم محبت

یہہ نادر فیض تھا اسم مبین کا
مبارک اس درود دل نشین کا

اسی صورت سے جو ہیں ابن آدم
عروسی میں اگر دے اپنے ہردم

پڑھیں صلوات دایم مصطفیٰ پر
بنام عالم رسول کبریا پر

لگا اس رشتۂ اخلاص سے دل
محبت سے رہیں حضرت کے بس بل

تو حق ہر دم دکھا اسکی برکت
کرے جوڑے میں انکے دے محبت

سدا دونو کو بس اخلاص پیشہ
رہے انکی وفاداری ہمیشہ

غرض صلوات کی عظمت عجب ہے — بزرگی ہے محاصر اسکی سب ہے
سخن یہہ مختصر کر بس یہان اب — سُناتا ہون وہ نادر تر بیان اب
یہہ لکھتے ہین کہ جب آدم نے کامل — کئے اسنام سے یہہ فیض حاصل
غرض جنت سے جب آئے زمین پر — مقرر نور احمد تھا جبین پر
ملائک جو فلک کے بام پر تھے — فدا اُس نور با اکرام پر تھے
وے آدم کی جدائی سے الم مین — پڑے ہین اُسگھڑی سب درد و غم مین
خدائے دو جہان نے سب کو ظاہر — نہایت دیکھ تب آزردہ خاطر
دیا فرمان اُس ساعت ملک کو — تمامی ساکنان نُہ فلک کو
کہ آدم کی کرو سب جا زیارت — نظر کر نور سلطان رسالت
سبھی آؤ یہان پھر شاد ہو کر — رہو اُس داغ سے آزاد ہو کر
یہہ سن سارے ملائک شادمان ہو — اُتر آئے زمین پر کامران ہو
گئے آدم کے پاس اُس دم ادب سے — لگے سب گرد پھرنے کو طرب سے
نظر آدم نے کر تب اُن کی جانب — ہوئے ہین سب تبھی اُس ساعت مخاطب
کہ ای ساکن سبھی چرخ علا کے — مقرر سب مقرب تر خدا کے
زمین یہہ بس یقین دار المحن ہے — تمامی عاصیون کا یہہ وطن ہے
نہ اسجا ہے گذر روحانیون کا — نہ یہہ موقع ہے سب نورانیون کا
وے آنا تمھارا کس سبب ہے — تجھے اس بات سے حیرت عجب ہے
سخن اُنکا ملک یہہ سن تمامی — لگے ہین بولنے با شادکامی
کہ ہے گنجینۂ اسمائے اعظم — مقدر حامل نور مکرم

فلک سے اب زیارت کو تمہارے نہایت شوق سے اُترے ہین سارے
تمہاری جو جبین پر ہے درخشان یہہ نورِ آفتابِ اوجِ اکوان
سبھی اُس نور کے عشاق ہین ہم ہزارون دل سے بس مشتاق ہین ہم
ملی اُس کے سبب پروانگی اب ہوئی زایل سبھی دیوانگی اب
غرض آدم کی کر سب نے زیارت نظر کر نورِ سلطانِ رسالت
گئے ہین سب زمین سے آسمان پر ہوئے قایم سبھی اپنے مکان پر
غرض اُس نور کی عظمت عجب ہے بزرگی اور یہہ حرمت عجب ہے
ملائک جسکے سب مشتاق تر تھے یقین مادام مجو یک نظر تھے
سبب ہے اسکے آدم کی قدر تھی یہہ عزت انکی عالی سر بسر تھی
درخشان انکے تھا مطلع سے یہہ نور یقین تھا قاف تا قاف اُس سے معمور
نظر کر انکی جانب جزو و کل سب سدا کرتے تھے سجدہ خار و گل سب
درخت و کوہ و احجار و بیابان درندے اور پرندے اور حیوان
سبھی نورِ نبی کو دیکھے تعظیم یقین آدم کو سب کرتے تھے تسلیم
غرض نورِ شہنشاہِ کرامت تھا پاس آدم کے یکچندین امانت
ہوا پھر جس طرف وہ منتقل نور ہوئے اقبال نامی اسکے منصور
ہمیشہ اسکی عالم مین قدر تھی ہی توقیر عالی سر بسر تھی
شرف پایا جو نورِ احمدی سے ہوا محظوظ جاہِ سرمدی سے
خدا نے ان سبھو کو دیکے عزت جلالت کی یقین بخشا ہے دولت
رئیس اپنے ہوئے ہین قوم کے سب کئی پیغمبری کا پائے منصب

| | |
|---|---|
| بھی بعضوں نے کئے ہیں شہریاری | رہی دنیا میں سب کی نامداری |
| نہ طاقت کس کو تھی دے انکو ذلت | کرے اس طرف انگشت اہانت |
| خدا نے سب کے کر اقبال منصور | کیا دشمن کو دایم ان کے مقہور |
| ظفر دے ان سبھو کو با مناسب | ہزاروں پر کیا ہر بار غالب |
| نظر کر انکی جانب سب سلاطین | اُسی دم بھول سارے جاہ و تمکین |
| اتر کر تخت سے آتے تھے سب زیر | نہیں اس کام میں کرتے تھے کچھ دیر |
| سخن بھی سب کا تھا ہر یک سے اعلا | تھا دایم جگ میں سب کا بول بالا |
| ہر یک ساعت مدد ان کی خدا نے | کیا ہے اس حکیم کبریا نے |
| نہ کس ہو دی کب ان کو خطر تھا | نہ کس شخص کا کدھی کچھ ان کو ڈر تھا |
| تھا چہرہ سب کا دایم پر صلابت | تھی غالب نور احمد کی مہابت |
| بھی دے حق نے ہر یک کو نیک اخلاق | کیا ہے ہر گھڑی مشہور آفاق |
| شجاعت اور سخاوت میں تمامی | ہوئے عالم میں سب معروف و نامی |
| جمال و حسن میں مشہور ہیں سب | ہوئے ہیں خوبصورت سر بسر سب |
| بھی حق نے سب کے رکھ عصمت کو قایم | رکھا معصوم کر کر سب کو دایم |
| عنایت سبکو کر صافی و پاکی | رکھا محفوظ از آلودہ ناکی |
| حرام اوپر نہ دی کب کس کو رغبت | دیا ہے سب کو دایم پاک شہوت |
| نہ تا نور اس حبیب ذو المنن کا | رسول جن انس و جان شاہ زمن کا |
| خیانت سے نہ ہو ہرگز مکدر | صفائی سے رہے دایم منور |
| یہ سب واقع نوادر سر بسر سب | لکھا جو کر کے اس دم مختصر سب |

طفیل اُس نور کا یہہ سب یقین تھا | محض یہہ فضل رب العالمین تھا
کرے نور نبیؐ جس سے رفاقت | نہ ہووے کیوں اُسے حاصل لیاقت
بھی لکھتے ہیں نبیؐ کے جد تمامی | ز آدم تا بہ عبداللہ نامی
رہے ہیں بُت پرستی سے سبھی دور | تھا دل ایمان سے اُن ساروں کا معمور
کیا نہیں بُت کو سجدہ کس نے یکبار | بُت انکو دیکھ ہوتے تھے نگون سار
یہہ عظمت تھی نبیؐ کے نور کی سب | کرامت سرورِ منصور کی سب
ہے اہل الحق کی ثابت یہی بات | گواہ اِس قول پر ہے شرح مشکات
غرض حضرت کے سب اجداد یکسر | تھے موصوف اِن صفاتوں سے مقرر
ہر یک کا حال گر لکھنے میں آوے | جو چاہے سب مفصّل کہہ سناوے
ہزاروں مجلسیں گر ہوویں تصنیف | نہ پوری اُن سبھوں کی ہووے تعریف
ولے اپنی سمجھ اِس دم سعادت | لکھوں احوالِ سابق با رشادت
غرض آدمؑ کو جب دم مصطفیٰؐ کا | ملا ہے نور اُس نورِ خدا کا
ہوئے آدم کے تب اقبال یاور | ہوا اُن پر یہہ سار افضلِ داور
پھر آدم ساتھ لے بی بی کو یکروز | ہوئے صحرا میں جا کر جلوہ افروز
اُسی صحرا میں تب حق نے مقرر | دیا ہے بھیج یک چشمہ خنک تر
یقین جنت کا تھا چشمہ وہ پُر نور | مقرر آب رحمت سے تھا معمور
یکایک اُس گھڑی روح الامین تب | ہوئے حاضر ملایک ساتھ لے سب
طبق تھا ایک ہمرہ اُن کے نادر | بھرا تھا میوۂ جنت سے ظاہر
طبق میوے کا رکھ اُن کے مقابل | کہے جبریل نے اے شاہِ کامل

یہہ میوہ حق نے بھیجا ہے کرم سے　　کیا ہے بس عطا خوانِ نعم سے
محض یہہ میوۂ خلد برین ہے　　حلاوت سے بھرا کامل یقین ہے
کیا ہے حق نے یہہ تمکو عنایت　　فوائد اسمیں ہیں ظاہر نہایت
ولے حکم خدا صادر ہے اسطور　　کہ لے ساتھ اپنے اس بی بی کو فی الفور
کرو بس غسل اس چشمے میں جاکر　　بدن سب صاف کر اپنا نہاکر
لگا خوشبو معطر اپنے تن کو　　معطر عطر سے کر کر بدن کو
کرو یہہ میوۂ شیرین تناول　　یقین پھر بعد اسکے با تفضل
رہو بی بی سے ملکر آج کی رات　　کہ ہیں اس رات میں عاید کرامات
غرض آدمؑ نے اس حکم الہی　　اسی موجب بجا لائے کما ہی
اسیدم حکم حق سے نور طاہر　　رہا حوّا کی آچھاتی میں آخر
ہوئے جب شیثؑ پیدا تو اسیدم　　خدا کے حکم سے نورِ مکرم
رہا ہے شیثؑ کے آکر جبین پر　　ستارے میں سمایا بدر انور
ہوئی قدر انکی اس باعث سے کامل　　نبی حق کے ہوئے ہیں با فضائل
ہوئے آدمؑ کے اس رتبے کے وارث　　یقین اس نور احمدؐ کے وہ باعث
ہوئے اولاد سے آدمؑ کے ناجی　　فضیلت میں ہوئے سب سے گرامی
ملائک دیکھ چہرہ انکا ثاقب　　فلک سے آ سبھی با شوق طالب
زیارت انکی سب کرتے تھے مادام　　فدا نور نبی پر تھے سرانجام

یہہ لکھتے ہیں کہ حضرت شیث تہنا — ہوئے تا کے شکم سے بس وہ پیدا
سبب یہہ تھا کہ وہ نور کرامت — ہیں غیر ہووے اُن کو بے شراکت
عوض جسدم ہوئے تہنا وہ پیدا — سو اُس باعث تب آدمؑ کو ہوئیا
یقین جوڑے کا اُنکے غم ہوا ہے — پریشان فکر نے اُن کو کیا ہے
سبب اُس نور کے اُسدم خدا نے — حکیم پاک بے چون و چرا نے
دیا ہے بھیج تب جنت سے یک حور — کہ جسکا حُسن تھا جنت میں مشہور
وہ جوڑا شیثؑ کا نادر یقین تھا — محض یہہ فضل رب العالمین تھا
نظر کر شیثؑ اُسکا حُسن کامل — تو اور دیکھ سب شکل و شمائل
ہوے شیدا اور عاشق اُسپہ مادام — عجب معشوقہ تھی وہ سرو گلفام
انوشش اُسکے ہوئے پیدا شکم سے — نکل آئے ہیں اُس کانِ کرم سے
کیا ہے حق نے پیدا ایک اُن کو — دیا نور رشد لولاک اُن کو
ہوئے ہیں بخت اُنکے سب سے اعلا — تھا چہرے پر عیان اُنکے تجلا
جبین پر دیکھ وہ نور الٰہی — ہر یک ساعت تمامی مرغ و ماہی
یقین کرتے تھے سجدہ اُنکو ہردم — پھر آخر اُن سے وہ نور مکرم
پسر نے اُنکے پایا ہے امانت — کیا ہے حق نے یہہ اُنکو عنایت
پسر سے اُنکے پھر وہ نور اطہر — چلا کرسی بہ کرسی دور در دور
ملا ہے نوح کو وہ نور آخر — ہوا چہرہ درخشان اُنکا ظاہر

عجب اُس نور سے پائے ہیں وہ جاہ — ہوئے حق کے یقیں مقبولِ درگاہ
خدا کے خاص یہہ بھی یک نبی تھے — مشرف تر ز نورِ احمدی تھے
ملا ہے سام کو پھر اُن سے وہ نور — ہوئی ہے سام کی اولاد منصور
غرض پھر نور وہ مادہ یقین کا — محمّد مصطفیٰ سالارِ دین کا
خلیل اللہؑ نے پائے ہیں آخر — ہوئے اقبال نامی اُنکے ظاہر
یقیں اُس نور کے باعث خدا نے — مقرر خالقِ ارض و سمانے
بس اُنکو خلعتِ خلت عطا کر — کیا ہے دوستوں کا اپنے مظہر
یقیں وے صاحب اموال و زر تھے — سبھی عالم میں سب مشہور تر تھے
جوانی جب ہوئی ہے اُنکی آخر — ضعیفی آگئی ہے اُن پہ ظاہر
بہت اولاد کی اُنکو ہوس تھی — امانت کی ہمیشہ فکر بس تھی
سو اس باعث ہمیشہ تھے وہ غمگین — سدا رہتے تھے ہو بیتاب و تسکین
بھی سارہ نے ضعیفی اپنی سب دیکھ — طلب گارِ پسر اُن کو عجب دیکھ
ی خدمت میں کنیزِ طاہرہ تب — دیئے ہیں اُنکو نامی ہاجرہ تب
خدا نے ہاجرہ کو باعنایت — فضیلت یہہ دیا ہے بے نہایت
ہوئے ہیں اُن سے اسماعیلؑ پیدا — ملا نورِ نبیؐ اُن کو ہویدا
بھی اُس دم حق نے سارہ پر کرم کر — یقیں اُس نا امیدی میں مقرر
دیا ہے اُنکو نامی ایک فرزند — وہ ہیں اسحاقؑ سلطانِ خردمند

خلیل اللہؑ کے یہہ دو پسر ہیں — بزرگی میں عجب عالی قدر ہیں
ہوئی اسحاقؑ کی اولاد نامی — نبی اغلب ہوئے اُسمیں تمامی
ہوئے ہیں بحساب اُنمیں پیمبر — کئی مشہور ہیں عالم میں یکسر
مگر اولاد اسماعیل سے کب — نبوّت کا نپایا کوئی منصب
سوا یہ اُس امام المرسلین کے — یقیں محبوبِ ربّ العالمین کے
رسولِ ہاشمی سلطانِ عالم — ہیں اسماعیل کی اولاد اکرم
بھی لکھتے ہیں کہ وہ عالی فضائل — خلیلِ کبریا سلطانِ کامل
ہوئے سائل جنابِ حق میں یکروز — کہ یارب جو جہان میں جلوہ افروز
میری اولاد سے ہوویں پیمبر — نبوّت سے بزرگی پاویں یکسر
جمال انکا مجھے دکھلا کرم سے — مشرّف کر لقائے محترم سے
اُسی ساعت خدا نے التجا یہہ — قبول انکی مقرّر کر دعا یہہ
حجاب انکی نظر سے دور کر سب — کر انوارِ مطالب جلوہ گر سب
جمال انکو دکھایا ہر نبیؑ کا — یقیں دیدار اُس ساعت سبھی کا
کہ جو اسحاقؑ سے عالم میں سارے — نبی اولاد میں تھے ہونہارے
کیا رب نے بھی ہر یک کے واقف — دکھایا سب منازل اور مصارف
یقیں پھر بعد اسکے باعنایت — نگاہِ فضل کر اُنپر نہایت
دکھایا پھر جمال اُس شاہِ دیں کا — حبیبِ حق امام المرسلیں کا

گیا پھر واقف انکی منزلت سے — معلا رتبۂ محبوبیت سے
اسی ساعت خلیلِ کبریا نے — یقین مقبولِ درگاہِ خدا نے
نظر کر اُس طرف سارے ستارے — ہنوز تھے فلک کے ماہ پارے
ادھر یہہ مہرِ اوجِ لامکان دیکھہ — درخشان آفتابِ دوجہان دیکھہ
مراتب دیکھہ سب حضرت کے ثاقب — تجلی مرتبے کی دیکھہ غالب
بجالا شکر کا سجدہ گرامی — کئے حاصل نہایت شادکامی
پھر اسماعیل سے تب انکی رغبت — ہوئی کامل نہایت با محبت
دے اسماعیل کو بھی حق نے رتبہ — بنا اُن کے کیا ہاتھون سے کعبہ
یقین پھر اُن سے وہ نورِ مکرم — ملا قیدار کو باشانِ اعظم
چلا ہے پشت در پشت انکے وہ نور — ہر یک مطلع کو کر ہر بار معمور
ملا عدنان کو با صد عنایت — شرف عدنان پاے ہُئے نہایت
درخشان انکی پیشانی سبھی دیکھہ — مکرم جلوۂ نورِ نبی دیکھہ
ہوئی ہے انکی دشمن بس جہان سب — ہوئے حاسد مقرر انس و جان سب
لگے ہین قصد انکا سب نے ہر بار — ولے حق نے ہمیشہ ہو مددگار
کیا ہے دشمنون کو انکے مقہور — ہمیشہ اُن سبھون پر تھے وہ منصور
خبر اُس نور کی شاہِ عجم نے — سنا ہے جگھڑی اُس بدشیم نے
کہا اولاد سے بس اُن کے ظاہر — پیمبر ہووینگے پیدا سب سے آخر

بمار انکے باعث تخت اور تاج
مُقرر بر اِس گھڑی سب ہوئے تاراج

سو اِس باعث روانہ کر کے لشکر
کہا عدنان کو مارو مُقرر

یقین عدنان تھے اُس دم سفر مین
وہ لشکر سب ملا ہے رہگذر مین

سو دیکھ عدنان کو یکبار در راہ
کئے ہین قصد انکا سب نے ناگاہ

قریب اُنکے تھا اُس دم کوہ خارا
سو نکلا ایک پتھر اُس سے نادر

کیا سب دشمنون کو اُسنے غارت
کیا حق نے ظفر اُن کو عنایت

کرشمہ تھا یہہ نورِ مصطفیٰ کا
جلال اُس معدِ صدق و صفا کا

مَعَد اُن سے ہوئے پیدا مُقرر
نبی کا نور تھا ساتھ اُنکے اورا

مَعَد مشہور تھے وہ تیز آہنگ
کر اسرائیل کی وہ قوم سے جنگ

ہمیشہ لوٹ انکا خانمان سب
یقین کرتے تھے انکا قصدِ جان تب

یہہ اسرائیل انکا دیکھ سب جور
گئے اپنے نبی کے پاس فی الفور

کہے اُن سے کرو کچھ بد دعا اب
کہ اُترے معد پر قہرِ خدا اب

نبی نے بات سُن یہہ انکی نادر
گئے ہین بد دعا کا قصد ظاہر

خدا سے تب ہوا ہے انکو الہام
کہ رحمت کے مَعَد قابل ہے مادام

جبین مین اُسکے نورِ مصطفیٰ ہے
نہ جایز اُسپہ تیری بد دعا ہے

یہہ سُنکر ہو اُسی ساعت وہ تائب
مَعَد کے بس ہوئے مشتاق طالب

مَعَد کی کر اُسی ساعت زیارت
ہوئے ہین شاد و خرم بے نہایت

ہوا تب اُن کو لڑکا ایک پیدا
ہزار اشتر کو کر ذبح اُس روز
کھلا سب کو بعیش و کامرانی
ہزار اُس نور کے حامل ہوئے ہیں
مضر تھے حسن میں مشہورِ آفاق
ہمیشہ نور احمد کی وہ تسبیح
بھی حج کے جس گھڑی آتے تھے ایام
صدا لبیک کی کر گوش نادر
مِلا پھر اُن سے وہ الیاس کو نور
خزیمہ نے کیا پھر اس سے حاصل
کنانہ سے مِلا ہے نضر کو نور
اُنھوں نے خواب میں دیکھا ہے یہ اک
گئے ہیں شاخ اُسکے سب فلک پر
گئی ہیں برق پوش اُسکے نگہبان
گئے ہیں کاہنوں سے جاکے تعبیر
کہے اولاد سے بیشک تمھارے
وہ بیشک ہیں نبی آخر زمان کے

نزار اسکو مسمّی کر ہویدا
پکا کھانا اُسی ساعت دل افروز
گئے ہیں سب نہایت شادمانی
مضر نے اُن سے پھر حاصل کئے ہیں
تھا عالم تک نظر کا اُن کے مشتاق
سُنا کرتے تھے با آواز تصریح
یقین نورِ نبی سے تب بہ اکرام
یقین ہوتے تھے ہر دم شادِ خاطر
ہوا مدرک کا گھر پھر اُس سے معمور
کنانہ پھر ہوئے ہیں اُسکے حامل
قریش اُنکا لقب ہے سب میں مشہور
کہ نکلا پشت سے اُن کے شجر ایک
تھا قربان آفتاب اُسکی چمک کے
نظر کر خواب یہ تب ہو حیران
یہ سُن کر سب نے با صد عز و توقیر
پیمبر ہیں یقین تک ہونہار ے
سرور سرور ہیں وہ سب انس و جان کے

بہم سن مژدہ نصرت بے غایت | کئے شکر الہی بے نہایت
ہوا جب نصر سے پھر نور راہی | ہوا مالک پہ تب فضل الہی
غرض اصلاب پھر ہفت اُسنے طے کر | مناف پاک تک پہنچا مقرر
ہوئے ہاشم مقرر ان سے پیدا | ہوئی تابان جبین ان کی ہویدا
منور کر خدا نے انکی تصویر | عجب اُس نور سے بخشا جو توقیر
قد و قامت تھا ان کا پر لطافت | تھا چہرے پر عیان نور شرافت
تھے ہاشم حسن کی خوبی سے معمور | جمال انکا تھا سب عالم میں مشہور
لطافت انکے چہرہ کی عجب تھی | نگہ غارت گر بزم عرب تھی
نوادر زلف مشکین دام عشاق | مژہ برہم زن آرام عشاق
ہزارون گلعذار و نازنینان | فدا ہوتے تھے ان پر مثل مستان
ولے وہ گوہر کان فضایل | معلی نیر حسن شمایل
نگاہ بد سے بس محفوظ تر تھے | یقین عصمت کے معدن سر بسر تھے
غرض تھا حسن کا انکے عجب شور | تھے عاشق ان پہ ہر دم ماہی و مور
جبین پر ان کے نور احمدی کا | عجب جلوہ تھا مہر سرمدی کا
خبر اُس نور کی سن قیصر روم | کرشمہ نور کا سب کر کے معلوم
ہو عاشق ان پہ اسدم غائبانہ | کیا پیغام اُسنے یہہ روانہ
کہ اے محبوب سب بزم عرب کے | معلا آفتاب اوج نسب کے
میری ہے ایک لڑکی مثل خورشید | حسین مشہور ہے تا بزم جمشید

ہے لایق بس تمہارے سر بسر وُہ
اگر ہو جاوے منظورِ نظر وُہ

تو دے اسباب سب ساتھ اُسکے معقول
اُسے کرتا ہوں میں خدمت میں مرسل

غرض تھی اُسکو اُس نورِ نبی سے
تجلّی جلالِ احمدی سے

یہہ چاہا اُسنے اپنے خاندان میں
نبیؐ پیدا یقین ہوویں جہان میں

ولے ہاشم نے سُن پیغام آخر
یقین اُس نور کا رکھہ پاس خاطر

کیئے پیغام نامقبول وُہ بس
عزیز اُن کو تھا وُہ نورِ مقدس

غرض اُس نور کی سب کو ہوس تھی
یقین شاہوں کو خواہش اُسکی بس تھی

ولے سب کام موقوف قدر ہے
ارادہ حق کا غالب سر بسر ہے

تھی ہاشم کی سخاوت میں تھی شہرت
کیا تھا حق نے عالی اُن کی ہمت

خجل تھا حاتم اُن کے اُس کرم سے
غنی دل اُنکا تھا موجِ درم سے

یہہ لکھتے ہیں کہ مکے میں مُقرر
پڑا ہے قحط یک عالم کے اوپر

ہنایت سخت تھی وُہ قحط سالی
نظر آتی تھی سب کی پایمالی

یہہ محنت کے اُنھوں نے دیکھ ایام
بچھائے ہیں مُقرر سفرۂ عام

منگا کر شام سے غلہ ہنایت
کھلاتے تھے سبھوں کو با عنایت

یتیم اور مفلس اُنکے سب کرم سے
سدا سیراب تھے خوانِ نعم سے

پھر آخر ڈھونڈھ وُہ اپنا قبیلہ
نکاحِ پاک میں لائے جمیلہ

تھا سلمہ بنت عمرو اُنکا بس نام
عجب تھیں پارسا وُہ نیک انجام

ہوئے ہیں اُن سے پیدا ماہِ ثاقب
نبیؐ کے جد یقین عبد المطلب

شیبۃ الحمد تھی اُنکا لقب ہے
لقب یہہ باعثِ علم و ادب ہے

جبین پر نور اُن کے جلوہ گر دیکھہ — درخشان چہرۂ عالی قدر دیکھہ
سلاطین انکی تھے ہیبت سے لرزان — شیاطین تھے ہر یک ساعت گریزان
عجب مشہور تھی بس انکی صولت — تھی باعزت جہان مین انکی شہرت
نظر کر نور چہرے پر تمامی — یقین راہب و کاہن جو تھے نامی
سبھی کہتے تھے جد اُن کو نبی کے — یقین دادا رسولِ ہاشمی کے
بزرگی اُن کی تھی مشہور سب مین — ہمیشہ سب عجم مین اور عرب مین
ہر یک دم انکا تھا خوبی سے مشہور — فضیلت کا تھا اُن کے سب مین مذکور
دُعا بھی اُن کی درگاہِ خدا مین — ہمیشہ اُس جنابِ کبریا مین
یقین مقبول ہر دم سر بسر تھی — اجابت سے ہمیشہ بہرہ ور تھی
عرب مین قحط سالی اور بلا کچھ — اگر ہوتی تھی نازل بر ملا کچھ
تو آتے پاس اُنکے بے کم و کاست — دُعائے خیر سب کرتے تھے درخواست
وسیلہ نور کا لا درمیان وہ — دُعا کرتے تھے با اخلاص جان وہ
دُعا مقبول ہوتی تھی اُسی دم — یہہ شہرہ انکا تھا مشہورِ عالم
سوا اُسکے ہزارون ہین فضائل — زبان قاصر ہے دیکھہ انکے منازل
غرض یکشب وہ خورشیدِ جہانتاب — ہوئے ہین ساتھہ جا بی بی کے ہمخواب
عجب وہ شب تھی رحمت بخش ہر روح — ہوئے تھے باب رحمت اسمین مفتوح
رہا ینتک حمل بی بی کو اُس رات — شکم مین اُنکے باعز و کمالات
پدر آئے ہین ختم المرسلین کے — یقین والد شہنشاہِ امین کے
ہوئے نہ تا وجد دم اُن کو کامل — سو عبد اللہ وہ عالی فضائل

ہوئے ہیں اسگھڑی پیدا زمیں پر ‏— مبارک نور تھا اُن کی جبیں پر
جہان تک تھے سبھی کاہن و راہب ‏— نشان سب دیکھ اُس شب کے عجایب
کیئے معلوم والد شاہ دین کے ‏— ہوئے پیدا شفیع المذنبین کے
غرض اُس شب فلک کے بھی کھلے باب ‏— خوشی کرنے لگے ماہی و مہتاب
رہا شیطان بھی اُس شب زبون ہو ‏— گرے ہیں بت تمامی سرنگون ہو
نبی کے باپ وہ سرچشمۂ نور ‏— عجب تھے عالم خوبی سے معمور
طفولیت میں اُنکا تھا عجب روپ ‏— خجل تھی اُنکے پرتو سے سدا دھوپ
جوانی کے ہوئے آغاز جب سن ‏— طرب افزا مُقرر تھے وہ سب دن
تھا آغاز اسگھڑی خوبی کا عالم ‏— تھا طالع نور محبوبی کا عالم
سبب اُس نور کے کر اُن کو نامی ‏— کیا حق نے مکمل اور گرامی
عجب بخشا تھا حُسن عالم آرا ‏— ملائک دیکھ اُنکو سب تھے شیدا
نوادر اُنکا تھا سب سرو قامت ‏— تھی مشکین زلف آشوب قیامت
دو چشم مست جام محبت پرستان ‏— خمیدہ ابروان محراب مستان
دو رخسارے عجب رشک قمر تھے ‏— لب نازک نہایت پر شکر تھے
لبون پر اُنکے تھی سبزی نمایان ‏— مثال خضر سوئے آب حیوان
پڑی تھی اُنکی شہرت سب عرب میں ‏— یہہ چرچا حُسن کا تھا اُنکے سب میں
نظر کر اُنکی وہ نازک خرامی ‏— سدا کرتے تھے مہوش سب غلامی
نہیں تھا حُسن یہہ جن و پری میں ‏— نہ یہہ خوبی تھی ماہ و مشتری میں
تمامی خوبرویان قبایل ‏— تھے عبد اللہ کی صورت پہ مایل

منوّر حسن پر اُن کے فدا ہو / رہے خوبانِ عالم مبتلا ہو
سبھو تھے گرچہ تھا یہہ داغ دل پر / وے لپکے ہوئے ہیں بخت یاور
قوی تھے آمنہ کے سب سے اقبال / عطا حق نے کیا ہے انکو اجلال
یہہ لکھتے ہیں کہ خوبی انکی سب دیکھ / جہاں میں بے نظیر انکو عجب دیکھ
کئی مہ پیکرین خدمن بخرمن / پکڑتی تھیں سدا رستے میں دامن
خدا کے حکم سے تب آملائک / دکھا صورت نہایت اپنی ہالک
چھڑا دامن سے ہاتھ اُن سبکا یکبار / یقین دہشت میں کرتے تھے گرفتار
سو اِس باعث وہ عبد اللہ سے تب / یقین رہتی تھیں ہو کر دور زسب
خدا نے انکی اِس صورت سے پاکی / رکھا محفوظ از آلودہ ناکی
وجودِ پاک سے بھی اُن کے نادر / کرشمے ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر
یہہ لکھتے ہین کہ وہ عالی فضائل / شکار و صید کے ہر دم تھے مائل
نکل گھر سے وہ جب صحرا کی جانب / گذر کرتے تھے با انوارِ ثاقب
سو اُس ساعت طرف انکی نظر کر / سبھی اشجار اور احجار یکسر
فصاحت سے زبان کو کر گہربار / سلام علیک سب کہتے تھے ہر بار
بھی ہر ساعت جبین سے انکی اُسدم / نکل یکبار وہ نورِ مکرّم
طرف حجاز کے کرتا تھا پرواز / اُسی ساعت سبھی صحرائے حجاز
منوّر اسگھڑی ہوتا تھا روشن / نظر آتا تھا صحرا مثلِ گلشن
وہاں سے پھر تمامی قاف تا قاف / منوّر سر بسر کرتا تھا اطراف
تجلّی سے یقین اُس نور کی تب / حجابِ غیب ہوتا تھا دفع سب

سو عبد اللہ اُسدم آشکارا
عرض کرتے تھے جسدم قصد گھر کا
جبین میں اُنکی آ کرتا تھا مسکن
بھی عبد اللہ وہ سرو سمن رخ
درختِ خشک کے سائے میں یکبیر
اُسی ساعت درختِ خشک تر و تو
نہایت سبز تر ہوتا تھا یکبار
اُسیدم پھول آتے تھے نوادر
جو وہ سرچشمۂ نورِ الٰہی
درخت وہ حالتِ اصلی پہ آکر
تب عبد اللہ والد مصطفیٰ کے
کرشمے یہہ تمامی معتبر دیکھ
تحیر میں یقین پڑتے تھے ہربار
سو یکشب باپ کی خدمت میں جاکر
بیان کر حال سب نور و شجر کا
کہے ای والد یہہ حالت عجب ہے
کرشمے اُس کے ہر ساعت نوادر
یہہ سنکر اس چراغ ملتہب نے
کہ ای نوباوۂ باغِ رشادت
بلادِ شام کرتے تھے نظارا
اُسیدم نورِ شاہِ بحر و بر کا
جبین خورشید سی ہوتی تھی روشن
شہِ خوبانِ عالم ماہِ فرخ
کدھی گر بیٹھتے تھے آ مقرر
یقین قدرت سے حق کے سر بسر وہ
دفعِ خشکی کے سب ہوتے تھے آثار
بھی میوہ اُسپہ سب آتا تھا وافر
وہاں سے جب کھڑی ہوتے تھے راہی
اُسیدم خشک ہوتا تھا مقرر
مکرر معدن اُس نورِ خدا کے
عجب اعجاز نامی سر بسر دیکھ
تھے حیرت کے نمایان اُنپہ آثار
رسومِ بندگی اُسدم ادا کر
کرشمات و جلالِ معتبر کا
کہو یہہ نورِ تابان کس سبب ہے
یہہ کس باعث سے سب ہوتے ہیں ظاہر
کہے ہیں اُن سے عبد المطلب نے
چراغ محفل جاہ و سعادت

یہہ نور بادشاہ دو جہان ہے ❊ تجلی شہ کون و مکان ہے
امانت ہے یہہ رب العالمین کی ❊ کرامت ہے یہہ ختم المرسلین کی
تمہاری جو ہے پیشانی مین یہہ نور ❊ کرے یہہ خانۂ عالم کو معمور
یقین وہ سرور آخر زمان ہین ❊ فضیلت مین عجب عالی نشان ہین
سبب سے اُن کے عالم مین تمامی ❊ رہیگی اپنی آخر نیک نامی
بھی مین نے خواب خوش دیکھا ہے ہر بار ❊ مُعبّر سے سنا ہون اسکے آثار
تمہارے پشت طاہر سے ہُویدا ❊ وجود انکا مقدّر ہووے پیدا
سبب اُنکے ملیگی تم کو عزت ❊ رہے قایم ابد تک قدر و حرمت
بشارت سُن یہہ عبد اللہ اسدم ❊ ہُوئے ہین بس نہایت شاد و خرم
ہُوئی ہے باپ کے تب دلمین یہہ چاہ ❊ کہ جوڑا کوئی لا کر اُن کے دلخواہ
بٹھا شمشاد کو نخلِ ادب سے ❊ کرین شادی بشاشت اور طرب سے
لگے تجویز کرنے تب جمیلہ ❊ نہایت پارسا فخر قبیلہ
بہت سے گرچہ از حجاز تا شام ❊ یقین نسبت کے بس آتے تھے پیغام
کئی خوش لڑکیاں مُلکِ عرب کی ❊ ہر یک تھی آرزومند اس طرب کی
فدا کرتی تھین سب اپنا زر و مال ❊ ہر یک دیتی تھی رشوت لاکھ مثقال
ولے عبد المطلب نے سرانجام ❊ نہین کِس کا کئے منظور پیغام
جمع ہو پھر اقارب اُن کے نامی ❊ لگے کہنے کو اُس ساعت تمامی
کہ عبد اللہ بس ہین حسن مین طاق ❊ ہے خوبی اُن کی بس مشہور آفاق
مُناسب اُنکے یک لڑکی ہے مشہور ❊ مُقرر حسن مین ہے غیرت حور

یقین وہ آمنہ بنتِ وہب ہے
چراغِ عفت و شمعِ ادب ہے

وہ عبد اللہ کے بیشک ہے قابل
دونو یکساں ہیں در شکل و شمائل

نسب میں بھی ہے دعویٰ ہمسری کا
عجب جوڑا ہے ماہ و مشتری کا

غرض عبد المطلب نے خبر یہہ
سُنے ہیں جب سبھوں سے معتبر یہہ

ہوئی تب اُن کو حاصل شادکامی
اکابر ساتھ لے اپنے تمامی

وہب کے پاس جا با نامداری
گئے ہیں آمنہ کی خواستگاری

وہب نے ہو نہایت اُس سے مسرور
کئے پیغام راحت بخش منظور

بھی اُنکے دلمیں اِس نسبت کی تھی چاہ
ہوا ہے یہہ کام انکا حسب دلخواہ

وے دونو دیکھ آخر نیک ساعت
جمعہ کی شب کہ ہے مخصوص طاعت

مہیا کر تمام اسباب شادی
بجا لا کر سبھی آداب شادی

پروئے یک لڑی میں دو گہر کو
بہم واصل کئے شمس و قمر کو

بجائے سب نے طبلِ شادیانہ
ہوئے ہیں شاد سب خویش و بیگانہ

گئی ہے یہہ خبر جب حرم فلک پر
خوشی وارد ہوئی سارے ملک پر

دئے ہیں کھول جنت کے دروں کو
خوشی بیحد ہوئی پیغمبروں کو

خبر جب یہہ ہوئی ہے فاش یکسر
جو عاشق تھیں مقرر اُن کے اوپر

کیا حسرت نے سب کے دل کو صد چاک
ہوئیں سب عورتیں یکبار غمناک

یہہ لکھتے ہیں کہ تھا داغِ جگر سوز
ہوئی ہیں باکرہ دو سو اسی روز

بھی اُس شب وہ مہِ اوجِ کمالات
مُعلا معدنِ نورِ رسالت

نہایت ہو بشاشت سے فرح یاب
ہوئے ہیں آمنہ سے جا کے ہمخواب

عجب ابر رحمت کے دو دریائے پُر جوش ہوئے ہین یکدگر سے آہم آغوش

ہوا جب اُس گھڑی فضلِ خداوند مبارک یہہ ہوا جب جگمین پیوند

گرا ابر کرم سے گوہرِ نور صدف کا دل ہوا جب اُس سے معمور

کہ یعنے آفتاب اوجِ اعظم رہے برجِ حمل مین آکے اُسدم

بہار آئی رسالت کے چمن کو ملی شبنم سے راحت یاسمن کو

ہوا جب نخلِ سعادت بارور تب کھلا غنچہ خوشی کا سر بسر تب

غرض جس شب عفیف کاملہ وہ ہوئین اُس نور سے جب حاملہ وہ

خدا کے حکم سے نور مطہر ہو عبد اللہ سے راہی مُقرر

رہا سینے مین آکر آمنہ کے کھلے ہین چہرے اقبال مہ کے

جب آیا پاس لیکے نور اعظم ہوا انکا درخشان جسم اُسدم

عجب رحمت سے تھی معمور وہ رات نہایت تھی نوادر پُر کرامات

جنابِ کبریائی سے اُسی شب ہوا جبریل کو فرمان یہہ تب

کہ جا کہہ جنتون کے خازنون سے مقرر اُنکے سارے ساکنون سے

کہ باز اسدم کرین وے بابِ جنت کرین تیار سب اسبابِ جنت

سنواریں اُسکے سارے دار و در کو مُصفا سب کرین شاخ و شجر کو

زمرد کے بچھا کر فرش ہر جا کرین سب سایہ پایان رحمت کے بر پا

کرین نہرون سے سب سیراب گلشن کرین سب نور کی مشعل کو روشن

ہر یک جا کر روان فوارۂ نور کرین ہر یک مکان خوبی سے معمور

ہوا فرمان پھر حورون کو اِس طور کہ کرتی ہین لباسِ نور فی الفور

بھرو سب زیوروں سے گوش و گردن
لگاؤ عطرِ جنت تا بہ دامن

بجا ہر بار طبل شادمانی
کہو ہر دم سرودِ کامرانی

جہاں میں سب خوشی ہے آجکے روز
نہ ایسا پھر کبھی آیا ہے نوروز

رحم میں آئے ہیں اب مہر اکوان
حمل کا آج ہے گا برجِ تابان

بھی مالک نے جہنم کے سبھی در
کیا ہے بند حکمِ حق سے یکسر

علم لے سبز جبریل امین تب
ملائک بھی مقرب ساتھ لے سب

خوشی سے آئے ہیں اُس دم زمین پر
علم وہ سبز لانا در مقدّر

کیئے ہیں بام پر کعبے کے قایم
ہوا پر نور کعبہ اُس سے دائم

عجب اُس شب کی تھی ہیبت و تمکین
گرے ہیں تخت سے اُس دم سلاطین

بت و اصنام جتنے تھے جہاں میں
ہر یک شہر و دیار و ہر مکان میں

رہے ہیں قہرِ حق سے سب نگون سر
گرے ہیں خاک پر سب سرنگون ہو

پڑی ابلیس کی گردن میں زنجیر
سیہ اُسکی ہوئی ذلت سے تصویر

لگی آنے ہوا سے سبز و سیراب
ہوئے مفتوح سب رحمت کے ابواب

عرب میں تھی مقرر قحط سالی
مصیبت میں تھے سب ادنیٰ و عالی

نہ ملتا تھا کئی روزوں زمین پر
نبات سبز و برگ تازہ تخمیر

خدا نے بھیج تب رحمت سے باران
کیا ہے سبز سارے کوہساران

ہوا جاری ہر یک چشمے سے پانی
ہوئی عالم کو حاصل کامرانی

زمین میں آگئی اُس دم طراوت
ہوئی پیدا درختوں میں لطافت

بہار آئی ہے سارے بوستان میں
کھلے ہیں پھول سب باغ جہان میں

عجب وارد تھی موسم ہیبنی کی ہوا آئی تھی ہر دم خورمی کی
ملی عشرت سے تھا مخمور عالم عجب فرحت سے تھا معمور عالم
لگے کرنے لگو اُسدم مرغ و ماہی زبان کھول اپنی سب شکرِ الٰہی
برکت یہہ سبھی اُس ذات کی تھی یہہ دولت معدنِ برکات کی تھی
زمین نے تب سر جھکا اپنا زمین پر تفاخر لیگئی چرخ برین پر
تمامی راہب اور کاہن جہان کے ہر یک آگاہ اسرارِ نہان کے
یہہ سب انوارِ حکمت دیکھ نادر یہی کہتے تھے باتعظیم وافر
کہ آئے ہین شکم مین شاہِ ابرار محمد مصطفیٰؐ عالم کے مختار
تر و تازہ جہان سب اِس سبب ہے کرشمہ ذاتِ احمدؐ کا عجب ہے
غرض ساتون زمین اور آسمان مین خوشی کا ذکر تھا روح و روان مین
ملائک وجد مین آئے تھے سارے خوشیکی دھوم تھی اُن سب مین بارے
مقرب انبیا اور مرسلین سب نہایت شاد تھے ہر دم یقین سب
عجب چرچا تھا سب مین تہنیت کا تھا عالم وہ نوادر کیفیت کا
خوشیکا یہہ عجب تھا گنج جاوید زیادہ تھی خوشیکی اور امید
یہہ روز افزون خوشی سب سر بسر تھی مزید اُسکی ہر یک ساعت قدر تھی
حمل کے اب لکھون نادر سب آثار کہ حاصل تازگی ہے اسمین ہر بار
کرشمے یہہ تمامی معتبر مین نبوت کے دلایل سر بسر ہین
جو اُنکے حمل مین بالکمالت ہوئے ہین جلوہ فرمائے رسالت
یہہ لکھتے ہین کہ جدِ ختمِ مرسل شہ کونین سالارِ مکمل

رہے ہیں والدہ کے اشکم میں
ہوئے اقبال اسدم انکے عالی
کبھی اس بی بی خیر النسا پر
نہ واقع کچھ ہوئی اسدم مصیبت
کہ جوں عورات پر درد و الم ہے
نہ اس صورت سے ان پر تھی گرانی
زیادہ بلکہ حاصل تکرمت تھی
شکم میں انکے تھا نورِ الٰہی
صدف میں جسکے یہہ عالی گہر ہو
رہیں جس برج میں خورشیدِ عالم
رہے وہ برج کب زیرِ ملالت
سبک انکا ہمیشہ سب شکم تھا
ہے اس بی بی سے یہہ نادر روایت
کہ جب وہ آفتابِ برج اکوان
سو اس ایام میں میں بے خبر تھی
نہ تھی میری طبیعت ناموافق
نہ وارد کچھ اثر تھا بیکلی کا
طبیعت تھی میری فرحت بہ مائل
سو یکشب خوابگہ میں اپنے جا کر

مبارک معدنِ جاہ و کرم میں
حمل میں آ گئے مہرِ لایزالی
مہِ اوجِ ولایت یار سا پر
تھا جسم انکا ہمیشہ بے اذیت
مصیبت اور گرانی سے شکم کی
ہوئی وارد مصیبت کی نشانی
سبکساری کی حاصل کیفیت تھی
تھی معدوم اس سبب غم کی سیاہی
گرانی سے صدف کو کیا خطر ہو
مُعلّٰی آفتابِ جنّ و آدم
تصرف کب کرے اسمیں ثقالت
دو چار اُن سے نہ یکدم درد و غم تھا
عجب مرقوم ہا شانِ عنایت
ہوئے برجِ شکم میں انکے تابان
مقرر اُس سے غافل سر بسر تھی
حمل کا کچھ ہوا نہیں بوجھ لاحق
تھا عالم بلکہ افزوں خوشدلی کا
زیادہ تر سبکباری تھی حاصل
رہی ہوں سو یقیں آرام پا کر

سو اُس دم خواب میں یکمردِ کامل
نظر آئے میرے عالی فضائل

تھا چہرے پر عیاں اُنکے عجب نور
جمال اُنکا تھا سب خوبی سے معمور

خجل تھا چہرہ مہ اُن کے مقابل
عجب صورت تھی رنگِ بدرِ کامل

میرے وہ سامھنے اگر ادب سے
گہر ریزی لگے کرنے کو لب سے

کہ اے نوباوۂ بستانِ عفت
مُعلا معدنِ انوارِ رحمت

تمھارے کون آئے ہیں شکم میں
مُعظّم مخزنِ جود و کرم میں

ستائش دیدۂ عالم ندیدہ
نہ چون او گوہرے حق آفریدہ

شکم میں جو تمھارے اب مکین ہیں
وہ بس محبوبِ ربُّ العالمین ہیں

رسالت کے چمن کے ہیں سمن وہ
ہیں باغِ نکہت کے نارون وہ

دُرِ دریائے رحمت بیگمان ہیں
یقین پیغمبرِ آخر زمان ہیں

گہر داری کہ ہستی نور ازو یافت
بعالم پیکرِ خورشید ازو تافت

ہوا جنکے سبب سب خلق موجود
عطا حق سے ہے جنکو ملکِ محمود

عجب ایام ہون وے روح پرور
کہ جس ایام میں وہ سب کے سرور

جہان کو زیب بخشیں اپنے دم سے
کریں آباد عالم کو قدم سے

مکین ہو جاوین تختِ سروری کے
مبارک مسندِ پیغمبری پر

شرف تمکو عجب حق نے دیا ہے
عطا یہہ گوہرِ تابان کیا ہے

تمھاری نیک نامی با مکارم
قیامت تک رہے عالم میں قایم

بشارت یہہ سُناکر مجھکو نادر
گئے ہیں لیکے رخصت تب وہ ظاہر

اُسی دن سے کیا تب میں نے معلوم
کہ میں ہون حاملہ با نورِ موسوم

بھی ہر شب خواب میں با صد کرامات
نظر آتے تھے سب عالی مقامات

شکم سے کر میرے پرواز یک نور
جہاں یکسر سبھی کرتا تھا معمور

تجلّی اسکی بھی ہر یک مراتب
مقرر از مشارق تا مغارب

رواں ہوتی تھی سب عالم کے اطراف
تھا تاباں اُس سے ہر دم قاف تا قاف

بھی آتے تھے نظر میرے سر انجام
تمامی بلدہ حجاز تا شام

نظر ناظر تھی میری ہر مکاں کی
بصارت راہ پیما تھی جہاں کی

بھی اُس دم غیب سے آواز نادر
میرے کانوں میں آ پڑتی تھی ظاہر

کہ ای بی بی تو بیشک کاملہ ہے
مبارک ذات سے تو حاملہ ہے

شکم میں ہیں تیرے خورشیدِ آفاق
شہنشاہِ جہاں محبوبِ خلّاق

بنا جنکے لئے کون و مکاں سب
ہر یک ذرہ زمیں تا آسماں سب

شکم سے جب تیرے آویں وہ باہر
محمدؐ نام رکھ تو انکا ظاہر

دگر اُس مادرِ خیر الوریٰ سے
روایت ہے عجب خیر النسا سے

کہ جس ایام میں مہرِ رسالت
تعلّی نیّرِ اوجِ جلالت

تھے ساکن اُس کے برجِ حمل میں
یکیں جب تھے مقامِ بے خلل میں

سنو اُس ایام میں یکشب مقرر
تھی نائم با عنایت خوابگہ پر

یکایک خواب میں دیکھی ہوں اُس شب
کھلے در آسماں کے اُسگھڑی سب

ملک آئے ہیں تب چرخِ علا سے
اُترا اُس دم زمیں پر سب ہوا سے

طبق لے نور کے ہاتھوں میں سارے
میرے نزدیک آ پہنچے میں بارے

میرے سب گرد پھر با جاہِ موفور
نثار اُس دم میرے پر کر گئے سب نور

لگے کہنے کو بالحانِ نادر — عجب اِس نور سے یکبار ظاہر
کہ خاتون یہہ مقرر کاملہ ہے — اِسینی ایام میں یہہ حاملہ ہے
شکم میں اسکے محبوب خدا ہیں — امام الانبیا نور الہدا ہیں
بنا جن کے لئے سب آفرینش — سبھوں نے پائے ہیں دانش و بینش
سبب ہیں وے مقرر مہر ثاقب — منور جن سے ہیں چشم کواکب
قریب آیا ہے اب مولود کا روز — جہاں میں جب یہہ ہوویں جلوہ افروز
ہدایت اُن سے پاوے خلق یکبار — ضلالت کے سبھی گم ہوویں آثار
زمین یکسر سبھی پُر نور ہووے — جہان ایمان سے معمور ہووے
شبِ مولود سے بہتر کوئی رات — نہ دیکھا کب کسی نے پر کرامات
گرامی تر ہر یک شب سے وہ شب ہے — شبِ مولود کی حرمت عجب ہے
شرف اس رات کو بخشے الٰہی — کرامت پاویں اس شب مرغ و ماہی
یہہ کہہ اسدم گئے سب آسمان پر — مقرب بنتے فرشتے وے مقرر
روایت اس طرح سے بھی دگر ہے — طرب افزا نہایت معتبر ہے
کہ یکشب آمنہ خاتونِ نسوان — مکرم نادرِ سلطانِ اکوان
تھیں گھر میں بر سرِ بستر خواب — بعیش و ناز مشغول شکر خواب
اُسیدم خواب میں یک باغ پرنور — نظر آیا عجب نعمت سے معمور
نہایت باغ وہ سرسبز تر تھا — طراوت بخش باطن سرسبز تھا
عجب معمور تھا سب کیفیت سے — لطافت اسکی تھی خارج صفت سے
وہ سرسبزی کا عالم اسکا سب دیکھ — ہر یک جانور کا جلوہ عجب دیکھ

اُسیدم آمنہ وہ رب کے مقبول
تفرج میں ہوئی ہیں اُسکے مشغول

وہاں اُسدم درخت بے بہا ایک
نظر آیا ہے اُنکو سر بسر نیک

درخشاں تھا نوادر نور اُسپر
تجلّی میں تھا رشکِ بدر انور

مثال برق اُسکے نور سے بس
منوّر تھا سبھی آفاق و انفس

ہر یک شاخ اُسکی تھی خوبی سے معمور
نوادر تھا ہر یک پر عالم نور

وے شاخیں سب قوی تھیں اَور محکم
ملی تھیں جا سبھی تا عرش اعظم

تمامی بیخ و بن بھی اُسکے بیشک
گئے تھے سر بسر تحت الثریٰ تک

لگا تھا ایک میوہ اُسپہ نادر
تھا جلوہ نور کا میوے پہ ظاہر

لطافت اَور خوبی سے بھرا تھا
نہایت تازہ گی سے خوشنما تھا

یقیں خوشبو سے اُسکے باغ سارا
معطّر سر بسر تھا آشکارا

غرض بی بی نے وہ میوہ عجب دیکھ
لطافت اَور خوشبو اُسکی سب دیکھ

کیئے ہیں آرزو تب دلمیں اِس طور
کہ کھاویں میوۂ نادر وہ فی الفور

اُسیدم شاخ سے میوہ جھکا وہ
کھلا منہہ اَور دہن میں آگیا وہ

ملا ہے ذائقہ اُس کا عجب تر
حلاوت میں تھا رشکِ شیر و شکر

غرض کھانے سے اُس میوے کے یکبار
طراوت کے نظر سب آئے آثار

دماغ اُنکا ہوا ہے تازہ تر سب
ہوا سیراب دل اَور بیخ جگر سب

نکلنے کو لگی تب تن سے خوشبو
رہے نسبت سے جسکے گل خجل ہو

کیا ہے نور نے پھر تن سے پرواز
ہوا اُس سے منوّر ملکِ حجاز

قصورِ شام اُس سے سربسر سب
لگے آنے کو اُس ساعت نظر سب

وہ جلوہ نور کا سب دیکھ نادر — پڑی ہیں آمنہ حیرت میں ظاہر
وہاں یک شخص پھر آیا ہے یکبار — قمر نے جھکا تھا پر نور دیدار
نظر کر اُسنے تب بی بی کی جانب — کہا ہے اسگھڑی ہو کر مخاطب
کہ اے سبز تر عصمت کے گلشن — خدا کے نور کے لاریب معدن
یہ یہ میوہ تھا کوئی سرزمین کا — یہ میوہ تھا عجب خلدِ بریں کا
ملا ہے آپ کو میوہ یہہ نادر — طفیل اس نور کا ہے سب یہہ ظاہر
تمھارے جو ہیں ساکن اب صدف میں — مُعلا معدنِ عالی شرف میں
خدا ہے ہیں مقدر وہ جہاں کے — نبی لاریب ہیں آخر زمان کے
ہوا جنکے سبب پیدا جہاں سب — ہوئے موجود بیشک انس و جان سب
سرور ہیں وے سب انبیا کے — حبیبِ خاص ہیں بیشک خدا کے
خدائے دو جہاں نے اسم امجد — رکھا ہے پر شرف اُن کا محمدؐ
اُسی ساعت کھلی آنکھ انکی یکبار — ہوئی ہیں بانوئے کونین بیدار
زبان پر دیکھ میوے کی حلاوت — بدن میں دیکھ جنکی اور طراوت
وہ خوشبوئی کا عالم تن میں سب دیکھ — علامت خواب کی ثابت عجب دیکھ
ہوئی ہیں شادماں بی بی الیقین تب — کئے ہیں شکر رب العالمین تب
غرض نادر ہیں آثارِ حمل سب — مکرم تر ہیں انوارِ حمل سب
رہے جبتک نبی اُنکے شکم میں — مبارک اس حجاب محترم میں
شوہر یکشنب بزرگی کے نوادر — یقین آثار سب ہوتے تھے ظاہر
حمل میں جو ہوئے ہیں ظاہر آثار — وہ کس سے کب لکھے جاویں بیانوار

وسے لکھتا ہوں ہر یک ماہ کا حال
یہہ لکھتے ہیں کہ خورشید جہانتاب
حمل میں جب رہے نہ ماہ کامل
یقین ہیں متفق اس میں تمامی
بیان ہر ماہ کا بے شک عجب ہے
غرض جب آمنہ کو ماہِ اوّل
سو یکشب آمنہ خاتونِ جنّت
یکایک خواب میں تب انکے ناگاہ
اسی ساعت طرف انکے نظر کر
لگے ہیں اس طرح کرنے کو مذکور
شکم میں تمنے اب کسکو رکھا ہے
کہ جو محبوب ربّ العالمین ہیں
خلاصے ہیں وہ سب کو نو مکان کے
یہہ کہہ بوسے جبین پر دے پدروال
مہ دویم کا جس ساعت کھلا باب
لئے ہیں آمنہ نے خواب جس دم
ہوئے پاس آمنہ کے آکے حاضر
تمہارے ہیں شکم میں شاہِ عالم
وو سارے انبیا کے راہبر ہیں

فضیلت کے یہہ نادر ترین ہیں تاحال
کرامت کے صدف کے گوہر نایاب
ہیں سب اہل سیر اسطور ناقل
روایت ایک ہے سب کی گرامی
فضیلت سے بھرا نادر یہہ سب ہے
ہوا آغاز با انوار اکمل
یقین شاغل خواب سے باعیش و عشرت
نظر آئے ہیں آدم صاحب جاہ
تبسم سے لبوں کو پر شکر کر
کہ اے بنت مکرّم معدن نور
یہہ معدن کس گہر کا اب ہوا ہے
امام الانبیا والمرسلین ہیں
مکرّم رہنما ہیں سب جہان کے
گئے ہیں لیکے رخصت انسے یکبار
ہوا ہے ماہ نوجد دم جہانتاب
اسی عالم میں ادریس مکرّم
لگے ہیں بولنے یا بنت طاہر
مکرّم اشرفِ اولادِ آدم
یقین محبوبِ حق خیر البشر ہیں

سُنا کر یہہ نوید جاودانہ
شفق سے ماہ سیوم میں دگر بار
رہی ہیں آمنہ سو گھر میں اُس رات
ہوئے تب آکے حاضر حضرت نوح ؑ
لگے کہنے کو اُسدم آمنہ سے
کہ اے والا گہر بنت ہمایون
جو آئے ہیں شکم میں اب تمہارے
مُعلّا گوہر بحر ہدایت
ہو دریائے رافت جنکہ سے معمور
وُہ ہیں مہتاب سارے بحر و بر کے
مکرّم حامیِ دُنیا و دیں ہیں
بشارت یہہ سُنا اُن کو نوادر
چہارم ماہ خوشی کا لے کے پیغام
تھیں گھر میں آمنہ با عیش و راحت
مکرّم تب خلیل حق بصد جُود
تبسّم سے شکر لب اپنے تب کھول
کہ اے عالی فضایل دختر پاک
جو ہیں دُر اب تمھارے اِس صدف میں
سُنو اے پاکدامن کون ہیں وُہ

ہوئے ہیں لیکے رُخصت تب روا
ہوئی جب چاند کی کشتی نمودار
اُسیدم خواب میں با صد کرامات
تبسّم سے کر اپنے لب کو مفتوح
مُعلّا اُس درخشان بُرج مہ سے
رفیع الشان دُرج دُرِّ مکنون
سُنو وے کون نامی تریں بارے
مُصفّا اختر بُرج عنایت
ہوا خورشید عظمت جنکہ سے پُرنور
چراغ نور ہیں فتح و ظفر کے
سراج الاولین والاخرین ہیں
گئے ہیں لیکے رُخصت تب وُہ طاہر
شفق سے جب نکل آیاہے انجام
تھیں مشغولِ خواب استراحت
ہوئے ہیں خواب میں آن اُنکے موجود
لگے کرنے گہر ریزی یہہ بے مول
رہے پُرنور برجِ مہر افلاک
مُعلّا معدنِ عالی شرف میں
مکرّم آفتابِ کون ہیں وُہ

چنین گوہر کسے ہرگز نہ زاید — چنین دُر در صدف ہرگز نیاید
وہ ہیں سالار سارے انبیا کے — حبیبِ خاص ہیں بیشک خدا کے
قدم سے جنکے ہے آورزیب کونین — منوّر جنکے سے ہیں عالم کے عینین
معلّا مہرِ اوجِ بادشاہی — ہمایون گوہرِ نورِ الٰہی
شفاعت کے فلک کے خاص خورشید — چراغِ بحر و بر مہتاب جاوید
بشارت یہہ سُناکر بامحبت — گئے ہیں آمنہ سے لیکے رُخصت
یہہ نجم نے جب تیغِ ظفر لا — کیا تسخیر دورِ چرخ والا
ہوا اُس شب آمنہ وہ غیرتِ حور — محوِ خوابِ حلاوت سے نہیں مخمور
ت اسماعیل و ماہ گرامی — ذبیح اللہ جو ہیں سب میں نامی
ادب سے آمنہ کے پاس آکر — لگے ہیں بولنے باعزّت و فر
کہ اے دُختِ ہمایون نخلِ امّید — نہالِ عصمت و پاکیِ جاوید
مُقرّر اس گھڑی تم باور رہو — ثمر کے مُنتظر اب سربسر ہو
تمھاری ہے عجب یہہ بارداری — عجب میوے کی ہے امّیدواری
وہ رحمت کا یقین میوہ ہے پُرنور — مشامِ خلق ہووے اُس سے معمور
عجب ہے تن میں اُنکے ہوے اوصاف — مُعطّر ہووے جس سے قاف تا قاف
وہ ہیں نامی شہِ تختِ جلالت — مکرّم خاتمِ مہرِ رسالت
نہالِ گلشنِ جاہ و طرب ہیں — غزالِ وادیِ علم و ادب ہیں
بہارِ گلشنِ اعزاز و تمکین — مکرّم آفتابِ مطلعِ دین
ہمایون غنچۂ باغِ کرامت — مُقدّس شافعِ روزِ قیامت

سُنا ہے مژدۂ فضلِ الٰہی
ہلالِ ماہِ ششم جب فلک پر
سو اُس شب آمنہ مقبولِ غفار
اُسی شب خواب مین آئے ہین موسیٰؑ
لگے کہنے کو اے پاکیزہ خواہر
حملمین اپنے تمنے کس گہر کو
وو سارے مرسلون کے پیشوا ہین
مقرر ہین وو مہرِ اوجِ لولاک
نہ معراج ان کو ہے اُس سرزمین کی
بشارت آمنہ کو یہہ دئے ہین
جب آیا ہے ہلالِ ماہِ ہفتم
سو اُس شب آمنہ جا خوابگہ مین
اُسی شب حضرتِ داؤدؑ آکر
سُنا اُنکو نویدِ شادمانی
کہ اے خاتونِ عصمت جوہرِ پاک
تمہارا ہے شکم نادر خزانہ
وو بے قیمت یقین لولوئے تر ہے
کہ یعنی ہین عجب وہ شاہِ وو تاج
دیا ہے حق نے انکو حوضِ مورود

ہوئے ہین لیکے رخصت تب وو راہی
ہوا پُر نور ایوانِ ملک پر
عجب تھین خواب مین مشغول یکبار
تبسم سے کر اپنے لب کو تب وا
ہلالِ اوجِ عصمت کانِ گوہر
رکھا ہے کس چراغِ بحر و بر کو
رسولِ ہاشمی خیر الوریٰ ہین یا
قدم سے اُن کے پاو زیبِ افلاک
ہے معراج انکو بس عرشِ برین کی
وہان سے بعد ازان رخصت ہوئے ہین
ہوا سرسبز تب گلزارِ انجم
رہے ہین سو مغلی برج سہ مین
رسومِ تہنیت اسلام ادا کر
لگے کرنے کو یون گوہر فشانی
مغلی معدنِ دُرِ شرفناک
ہے محجوب اسمین مجی الکیدانہ
مقرر عزتِ سلکِ گہر ہے
تمامی مرسلون کے دُرّة التاج
عطا مینتک کیا ہے ملکِ محمود

بشارت یہہ سنا والاصفا وہ
یہہ ہشتم نے جب اپنا دکھا نور
سنو اُس شب آمنہ با عشرت و ناز
ہوئے ہیں تب سُلیمان آکے حاضر
کہ ای والا شیم خاتونِ نسوان
تمھارے ہین شکم میں صاحبِ تاج
سپہ سالار سارے مرسلون کے
سُنا کر آمنہ کو یہہ بشارت
ہلالِ ماہ نہم آگیا جب
تھین اُس شب آمنہ و رنج کے منظور
لے مژدہ شاد مانی کا یقین تب
کہ ای فرخ لقا بانوئے اعظم
شکم میں تمنے اب پالا ہی کسکو
کھلے جنھکے سبب رحمت کے سب در
گرامی گوہرِ بحرِ فصاحت
شفیع دو جہان سالارِ عالم
شہنشاہِ جہان سلطانِ نامی
خوش آں ساعت کہ آں ساعت درآید
وہاں چشم طرب را روشنائی
گئے ہیں آمنہ سے لے رضا وہ
کیا عالم کو سب عشرت سے معمور
ہوئیں مشغول خوابِ عیش پرداز
لگے ہین بولنے با مہر و افسر
چراغِ قدس کے پر نور ایوان
شہنشاہِ جہان سلطانِ معراج
مکرم رہنما روشن دلون کے
ہوئے ہیں پھر مرخص بار شادت
ہوا تب اُس سے روشن آسمان تب
مقرر خواب سے راحت کے مخمور
لگے کہنے کو عیسیٰ آکے اُس شب
کنیزِ بارگاہت باد مریم
گرامی کون سے روشن نفس کو
ہوئی اموات کو شادی میسر
معلیٰ اخترِ اوجِ ملاحت
چراغِ خانۂ اولادِ آدم
ملک جنھکی کرین ہر دم غلامی
گہر از کانِ احسانت برآید
جہان را بخشد از حق آشنائی

بوحدت مرکب طاعت جہاند     مرا از تہمت عالم رہاند
یہہ دے اُن کو مبارکباد اسُدم     رضا نے پھر گئے ہو شاد اسُدم
غرض یہہ دھوم تا در سر بسر تھی     خوشی ہر دل میں ہر دم جلوہ گر تھی
یہہ چرچا تھا خوشی کا ہر مکان میں     خوشی تھی سب زمین اور آسمان میں
ملائک اور مرسل جو تھے نامی     خوشی کرتے تھے ہر ساعت تمامی
نوادر اُس طرب کا سب میں غل تھا     یقین محو بشاشت جزو کل تھا
غرض نادر میں آثار حمل سب     بیان اُسکا یقین ہے بے بدل سب
عجب مواج ہے یہہ بحر پُر نور     بیان ہے یہہ تمامی غیر محصور
سو اس باعث قلم رکھہ ہاتھہ سے اب     ادب سے کھول اِس ساعت شکر لب
پڑھوں صلوات لاکھوں مصطفیٰ پر     چراغ بحر و بر شمع ہدیٰ پر
پڑھو اے حاضرو صلوات امجد     بروج آفتاب اوج سرمد

## چوتھی مجلس بیان میں ولادت باسعادت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول ربّ العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہے

قلم نے نور کا عالم عجب دیکھہ     بیان مولود کا حضرت کے سب دیکھہ
سپاس و شکر کا سجدہ ادا کر     چلا ہے مجلس چارم میں یکسر
عجب مجلس یہہ ہے زینت سے معمور     بلا گرداں ہے اس پر عالم نور
چہارم چرخ پر ہے گرچہ خورشید     و لے اِس مجلس چارم میں جاوید

بیان ہے آفتابِ دو جہان کا
ہے جلوہ مہرِ اوجِ لامکان کا

سنو اِس باعث ہے از روئے حقایق
چہارم چرخ سے مجلس ہے فایق

ہے لازم بیٹھو اِسدم سب ادب سے
دو زانو ہو عجب عز و طرب سے

سنو مولودِ سلطانِ زمین کا
حبیبِ حق رسولِ ذوالمنن کا

ولادت کا سبھی اِسمین بیان ہے
طلوعِ آفتابِ دو جہان ہے

عجب مجلس ہے کامل یہ طربناک
ولادت نامۂ سلطانِ لولاک

ہوئے جس شب وہ پیدا ماہِ کامل
گلِ نورستۂ باغِ فضائل

معلیٰ اخترِ برجِ کرامت
مصفّا گوہرِ درجِ امامت

چراغِ بزمِ دین خورشیدِ آفاق
ہلالِ اوجِ فطرت ماہِ عشاق

نہالِ گلشنِ اعجاز و تمکین
بہارِ علم و دانش گوہرِ دین

حبیبِ حق امامِ جنّ و آدم
محمّد مصطفی فخرِ دوعالم

دوشنبے کی عجب تھی شب وہ پرنور
ولادت کی وہ ہے سب مین مشہور

ربیع اوّل تھا یہ موصوف ذی جاہ
مبارک بارھوین شب تھی وہ دلخواہ

عجب تھی چاند کی گوہر فشانی
طلوعِ بدر آثارِ جوانی

شبِ اوّل روایت مین دگر ہے
ولے وہ قول سابق معتبر ہے

جہان پیدا ہوئے ہین سرورِ دین
معلیٰ آفتابِ اوجِ تمکین

وہ گھر یوسف ترازی کا تھا ظاہر
مِلا تھا وِرثت مین حضرت کو آخر

دِئے تھے آپنے اُس کو سر انجام
عقیل ابن ابی طالب کو انعام

اُسی منزل مین اب مسجد بنا ہے
عجائب تر مکان وہ دلکشا ہے

ہوئے پیدا وہاں نورِ امامت / سو اس باعث مکان وہ باکرامت
ہوا ہے گھر یقین جان آفرین کا / مکرم بیت ربّ العالمین کا
بزرگی اس مکان کو دی یہہ دایم / رکھا ہے حق نے عظمت اسکی قایم
قیامت تک یہہ تعظیم اسکی سب ہے / مقرر اس مکان کا یہہ ادب ہے
غرض وہ سرورِ عالی فضایل / حمل میں بس رہے نہ ماہ کامل
ہوئے اتمام جب ایامِ موعود / سو آپہنچا ہے اسدم وقتِ مولود
دوشنبے کی وہ شب تھی باکرامات / گرامی تر ہر یک شب سے تھی وہ رات
ہلے تھے اسگھڑی سب نور کے باب / مہیا تھا بزرگی کا یہہ اسباب
طراوت سب زمین میں اور زمان میں / تھی پیدا روشنی سارے جہان میں
روان تھی ہر طرف بادِ سحر خیز / تھے آفاق اور انفس سارے گل بیز
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر / کرامت کے سبھی انوار ظاہر
جہان کا صبحدم سے غنچۂ دل / گیا تھا سربسر یکبارگی کھل
عجب ساعت وہ سکھہ اور چین کی تھی / طلوعِ اخترِ کونین کی تھی
ہوئے تھے بخت عالم کے مددگار / ہوئے تھے سب عیان رحمت کے انوار
تب اسدم آمنہ وہ ماہِ کامل / مکرم بی بی عالی فضایل
تھیں گھر میں اپنے بیٹھیں بادلِ شاد / تر و تازہ مثالِ سرو آزاد
جگر میں انکے تھی جنکی نمودار / طراوت کے تھے ظاہر دل پہ آثار
یکایک تب ہوا ہے بارِ شادت / معارض انکے یہہ آثارِ ولادت
پڑی تب انکے یک آواز در گوش / عجب آواز تھی وہ غارتِ ہوش

ہوئیں اس شے سے اُسکے سخت بیتاب
پھر آیا ہے وہاں یک مرغ فی الحال
لگا اُن کے شکم پر پر پھیر اُسنے
عجائب تھے خواص اُس پر میں کمال
ہوا ہے محو اُس دم خوف سارا
نہ پیش آئی ولادت کی اذیت
ہوا حوران جنت کو پھر اُس دم حکم
کہ اب اوج رسالت کا وہ خورشید
ہو تاباں سر بسر نورِ ازل سے
ہوئے اتمام سب ایام موعود
اُسی دم آمنہ پر باصد انوار
کرو تم اُسکی جاکر دائگی اب
یہ سنکر آمنہ کے گھر میں ظاہر
لگیں کرنے کو سب خدمت گذاری
ہوا گھر آمنہ کا اُن سے روشن
جمال انکا بھی دیکھ اُس نور زاد
فرشتہ پھر ہوا حاضر وہاں ایک
بھرا تھا جام وہ شربت سے لبریز
نہایت تھا سفید وہ مثل کافور

ہوا الحق سبھی ہیبت کا اسباب
نہایت تھے سفید اُسکے پر و بال
سمن پر دستہ گوہر پھیرا اُسنے
ہوئی افسردہ اُس سے رغبتِ دل
طراوت تن میں آئی آشکارا
ہے وارد عورتوں پر جو اذیت
خدا کا حکم اُس صورت سے فی الفور
معلی آفتابِ چرخ امید
نکلتا ہے یقین برج حمل سے
مبارک ہے عجب ہنگام مولود
معارض ہیں ولادت کے یہ آثار
دلاسا دے کرو خدمت ادب سے
ہوئے حورانِ جنت آکے حاضر
نہایت قدوسیت اور جان سپاری
طرب افزا ہوا جوں ہفت گلشن
ہوئی ہیں آمنہ بس شاد خاطر
تھا اُسکے ہاتھ میں یک جام سبز رنگ
عجب خوشبو تھی اُسکی راحت افزا
زیادہ ساغرِ مہ سے تھا پُر نور

کہا تب اسنے یہہ ماء البقا ہے ‏ مقرر آب رحمت سے بھرا ہے
کرو نوش اسگھڑی یہہ جام راحت ‏ کہ جس سے ہووے پیدا استراحت
خنک ہو جاوے پینے سے جگر سب ‏ تماشا غیب کا آوے نظر سب
یہہ کہہ رکھہ جام وہ اسدم گیا ہے ‏ نظر سے اسگھڑی غائب ہوا ہے
عجب تھا جام وہ سرمایۂ ہوش ‏ کئے ہیں آمنہ نے اسکو تب نوش
مٹھاس اور ذائقہ اسکا عجب تھا ‏ حلاوت سے یقین معمور سب تھا
ہوا پینے سے اسکے ہوش قایم ‏ ہوئے آرام و راحت سب ملازم
ہنایت دلکو اس سے ہو گیا چین ‏ ہوا دل تازہ اور پر نور عینین
وہاں یک غیب سے آیا ہے تب نور ‏ کہ ہو ذرے سے جسکے مہر مستور
ہوا وہ نور گھر میں جلوہ گر تب ‏ ہوئے اس سے منور دار و در سب
نظر آنے لگا ہے غیب اسدم ‏ تمامی عالم لاریب اسدم
نظر کر غیب کا سب یہہ تماشا ‏ پڑین حیرت میں بی بی بے تحاشا
تھی یک دیوار گھر میں لٹکے نادر ‏ تھی تابان نور کے پرتو سے ظاہر
کھڑے ہو اسگھڑی بی بی نے یکبار ‏ لکھے ہیں پشت کو بر روئے دیوار
نظر پہنچی ہے انکی جب ہوا پر ‏ سو دیکھا آپ نے اوج سما پر
کھڑا رحمت کا سر پر سائبان ہے ‏ نوادر نور سے گوہر فشان ہے
سر ابر و لگے ہیں اسکے اطراف ‏ مثال برق ہیں روشن و شفاف
پھر آئی ایک تب آواز نادر ‏ ہوئی ہے غیب کے پردے سے ظاہر
کہ اس بی بی یہہ ہے اب عالم نور ‏ کرو آنکھوں سے سب کی اسکو مستور

یہہ جلوہ نور کا اِسپر عجب ہے
تجلی نورِ احمد کی یہہ سب ہے

دگر بار اُس عفیف با حیا نے
یہہ اوجِ ولایت پارسا نے

نگہ فرمائے جانب آسمان کے
تو دیکھے ہین تلے اُس سائبان کے

ہزارون مرغ ڈوبے ہین گہر مین
لگے یاقوت اُن سب کے ہین پر مین

زمرد کے ہین سر سب اُنکے نادر
عجب سبزی ہے سر مین اُنکے ظاہر

دگر شخصون کو بھی دیکھین ہوا مین
معلق تھے کھڑے اوجِ سما مین

ہر اِک کے ہاتھ ہے ابریق پُر نور
تمامی آبِ رحمت سے ہے معمور

ہر اک ابریق سے گرتا تھا ہر بار
زمین پر آبِ رحمت ہو گہر بار

ہوئی سیراب اُس سے وہ زمین سب
یہہ بس آثارِ رحمت تھے یقین سب

کھلا بی بی پر اُسدم عالمِ غیب
تمامی قدرتِ خلاقِ لاریب

نظر کی تھی رسائی قاف تا قاف
مشارق اور مغارب سب کے اطراف

ہوا ہے دل منور مثلِ خورشید
ہوئے ہین چشم رشکِ جامِ جمشید

علم پھر غیب سے ظاہر ہوئے تین
رفیع الشان با اجلال و تمکین

کھڑا تھا اک علم مشرق کی جانب
دگر مغرب مین با شانِ عجائب

علم وہ تیسرا کعبے کے اوپر
کھڑا تھا با کمالِ ہیبت و فر

منقش کلمۂ طیب سے تھے سب
نمایان تھی یہہ ظاہر قدرتِ رب

تماشا دیکھ یہہ خاتونِ طاہر
ہوئی ہین سہمگین ہیبت سے ظاہر

عرق گرنے لگا تب اُنکے تن سے
کہ جون ٹپکے ہے شبنم یاسمن سے

کیا ہے حق نے اُسدم اپنے افضال
ہوئے پیدا جہان مین مہرِ اجلال

نبوت کے صدف سے دُرِّ کامل | ہوئے روشن جہاں میں با فضائل
کھلا گل گلشنِ جاہ و کرم کا | ہوا ظاہر گہر دُرجِ قدم کا
عجب طالع ہوا خورشیدِ آفاق | گرامی ماہتاب برجِ اخلاق
ہوا گھر آمنہ کا اُن سے روشن | گئی ہے جس کی روشنی تا ہفت گلشن
ہوا پُر نور اُن سے عالمِ خاک | ہوئی ہے خاک رشکِ برجِ افلاک
شعاع اس نور کا ساتوں فلک تک | گیا ہے اس گھڑی ملکِ ملک تک
عجب طالع ہوئے یاورِ جہاں کے | ہوئے ہیں بخت رہبر انس و جان کے
غرض وہ آفتابِ جن و آدم | محمدؐ مصطفی سلطانِ اعظم
حبیبِ حق شہنشاہِ جہاندار | ہمایوں گوہرِ دریائے اسرار
شکم سے جس گھڑی آئے ہیں باہر | دکھا نور اپنا اس صورت سے ظاہر
دو زانو ہو وہیں بیٹھے ادب وار | گئے سجدہ طرف کعبے کے یکبار
یقیں شکرِ الٰہی میں اُسی دم | ہلال آسا ہوئی ہے پشت وہ خم
تھا تاباں نورِ رافت کا جبیں پر | رکھے ہیں تارکِ طاعت زمیں پر
ہو شاغل اس طرح طاعاتِ رب سے | اٹھائے سر وہیں خاک ادب سے
ادا کر سجدۂ حق پھر اٹھا مات | لگے کرنے دعائے پُر کرامات
لبِ نازک میں جنبش کا اثر تھا | تکلم کا کرشمہ جلوہ گر تھا
کیا تب برق نے غنچے سے پرواز | عجب ظاہر ہوا ہے نورِ اعجاز
لگے پھر چوسنے انگشتِ ابہام | ہوا ہے دودھ پیدا اس میں مادام
پھر اس دم یک سحابِ نور آیا | ادب سے انگو تب اُسنے اٹھایا

شہنشاہ

شہنشاہِ جہان سلطانِ غالب
ہوئے یکبار پھر نظرون سے غائب

ہوئی پھر غیب سے آواز یہہ تب
کہ اِس گلدستۂ اعجاز کو اب

لیجا دِکھلاؤ سب کون و مکان کو
تمامی عالمِ روح و روان کو

لقائے احمدیؐ کو دیکھ سارے
کرین حاصل سعادت اپنی بارے

پھر اِس نوغنچۂ باغِ قدم کو
ذرِ دریائے عظمت اور کرم کو

نبوت کے دِکھا دریائے اشفاق
رسالت کے دِکھا پھر بحرِ اخلاق

کر و صاف اُسمین اِنکا سر و اندام
وُجودِ نازک و رخسارِ گُل فام

پھر اُسکو لا رکھو اپنے مکان پر
طراوت اُسکی بخشو بوستان پر

گھڑی یک بعد پھر وہ ابرِ پُرنور
ہوا حاضر وہان با جاہ و موفور

تھے ساتھ اُس ابر کے وہ ماہ موصوف
قماشِ نور مین تھا نور ملفوف

مثالِ شبنمِ گُل قطرۂ آب
روان تھے اُس بدن سے جون دُرِ ناب

رکھا اُس ابر نے لا کر وہان تب
ہوا پُرنور حضرت سے مکان سب

وہان ہاتف نے با الحانِ نادر
کیا اُس طور سے یہہ حال ظاہر

کہا ہے اِس گُلِ باغِ ادب کو
نہالِ گلشنِ جاہ و طرب کو

لیجا کر اِسگھڑی ہر یک مکان مین
پھرا لائے ہین سب اقلیم جہان مین

قدم سے اِس وجودِ نازنین کے
ہوئے ہین جلوہ گر طالع زمین کے

کرین یہہ سب مسخر ہفت کشور
توابع اُن کے ہین سب یابس و تر

عجب اِن کی فضیلت ہے گرامی
سبھی پیغمبرون سے ہے یہہ نامی

زہے پُرنور بزمِ عز و جاہش
مہ و مہر است شمعِ بارگاہش

خلیل از خوانِ فیضش لقمہ خوار است
مسیحا بر حضرے در پیش زائش
زہے کوشش صلائے مرحبا زد
وہاں حاضر ہوئے بہتیرے اشخاص
انہوں میں ایک تھا رضوانِ جنّت
تھا ہمرہ آفتابہ اُنکے نادر
بھرا تھا آبِ رحمت اُسمیں لبریز
زمرد کا دگر ساتھ اُنکے تھا طشت
ہر ایک پہلو میں یک موتی لگا تھا
حریری پارچہ بھی ساتھ تھا ایک
اُٹھا رضوان نے اُس عالی گہر کو
وہیں اُس طشت کے پھر پاس لاکر
لگے کہنے کہ اے سلطانِ اقلیم
مُربع ہے عجب یہہ طشت نادر
یہہ ہے مشرق کی سرحد یہہ ہے مغرب
جنوب اور یہہ ہے کس نکا نکی
کریں جس سرزمیں کو آپ منظور
اُسی سرحد کو حضرت کے قدم سے
ملے دایم مقرر زیب و زینت

کلیم از درگہ او چوب دار است
مہارِ ناقہ گیرد چون سیاہش
دمِ اسرارِ طفیل بایشا زد
تھا پیشانی پہ جنکے نورِ خلاص
دگر دو ساتھ تھے دربانِ جنّت
تھا اُسمیں برق سے شفاف خاطر
نہایت صاف تھا پانی دلاویز
ولے تھا چار پہلو مثلِ گل گشت
ہر ایک موتی نوادر بے بہا تھا
مصفّا اور ملایم تھا زِسِ نیک
یہہ تو غیرتِ شمس و قمر کو
مربع طشت حضرت کو دکھا کر
معلّیٰ شب چراغِ بزمِ تقویم
نمونہ ہے یہہ اُس دنیا کا ظاہر
دگر دو سرحدیں یہہ ہیں عجائب
پسند آتی ہے اب سرحد کہاں کی
وہیں دولت سرا ہووےگا معمور
مبارک گرد و حالی کے دم سے
وہاں قایم یقیں ہووے سکونت

یہہ سن اُس نونہالِ باغِ دین نے
اُٹھا کر انگھڑی دستِ کرامات
اِشارت بس کئے نافِ زمین کی
کہا رضوان نے اندم بارک اللہ
یہہ اعلی سرزمین ہے سب جہان سے
فضیلت سے ہے یہہ اقلیم معمور
کہ یہہ رضوان نے اُس ساعت نبی کو
اور سے طشت مین بٹھلا کے ظاہر
غرض لے سات نوبت آبِ رحمت
بھرا وہ طشت پانی سے لبالب
یقین پہنچا ہے ہر سر حد مین پانی
حریری پارچے کو بعد ازان کھول
لے بوسے بر سرِ رخسار گل فام
پھر اُس دریائے عظمت کے گہر کو
رکھا ہے کھول کر اپنے پرون مین
نکالا یک گھڑی سے انکو باہر
لگا پھر کان سے حضرت کے یکبار
نہ اُس اسرار کی کسکو خبر ہے
گھڑی یک بعد پھر حضرت نے نادر

تکرم سر و گلزارِ یقین نے
رکھے ہین درمیان اُس طشت کے ہاتھ
حدِ بطحا مقامِ دل نشین کی
تکرم تر یہہ سر حد بس ہے دلخواہ
گرامی ہے بقدر ہر مکان سے
زیادہ آپنے بخشا ہے نور
حبیبِ حق رسولِ ہاشمی کو
لگا دھونے کو اندم جسمِ طاہر
یقین رضوان نے دھویا جسمِ حضرت
ہوئے ہین چار حد معمور سب
جہان کی ہے یہہ ایمان کی نشانی
رکھہ اُسمین انگھڑی وہ لعلِ انمول
لگا پھر چومنے حضرت کے اقدام
دُرِ بحرِ کرم لو لوے تر کو
چھپا لعلِ بدخشان گوہرون مین
نے پھر آغوش مین ہا مہرو وفا
نو اور بھید کے کہنے کو اسرار
نہ واقف کوئی اُس سے سر ہے
لگا ہے اسطرح کہنے کو ظاہر

که ای سلطانِ دین سالار و تاج
تمامی انبیا کے دُرّۃ التاج

کنوزِ معرفت بحرِ حقایق
چراغِ بینشِ چشمِ خلایق

ریاضِ عظمت و گلزارِ تقویم
بیاضِ حکمت و انوارِ تسلیم

چراغِ رَوزنِ مصباحِ تائید
ضمیرِ روشنِ صباحِ توحید

رسالت کے چمن کے سرو چالاک
کمالت کے صدف کے لولوے پاک

مُقرّر آپ پر فضلِ خدا ہے
منوّر آپ سے ہر دو سرا ہے

کلیدِ مکرمت حضرت کے ہی ہات
ہیں حضرت خازنِ گنجِ کرامات

علم بھی انبیا کے یک قلم سب
رہیں حضرت کے آ زیرِ علم سب

قیامت تک ز مشرق تا مغارب
رہیگا آپ کا یہہ دین غالب

بھی اُمت اپکی عالی قدر ہے
قیامت تک ہمیشہ باظفر ہے

فرشتہ ایک پھر آیا ہے نادر
تھا چہرہ پُر ملاحت اُسکا ظاہر

جمال اور حسن اسکا بس عجیب تھا
درخشان نورِ حق سے اُسکے سب تھا

تھا اُسنے حبیبِ ذو المنن کو
گلِ باغِ رسالت یاسمن کو

ملا لب اپنے پھر حضرت کے لب سے
کھلا نیکو لگا کچھ تحفہ ادب سے

کہ جس صورت سے بچے کو کبوتر
کھلاتا ہے لبون سے لب ملاکر

کھلاتا بھی اسدم آشکارا
اُسے کرتے تھے حضرت لب اشارا

اشارے پر وہ اپنے کھول کر لب
نبی کے اُنگھڑی کرتا تھا ز لب

کھلا کر اُسنے پھر لا ایک روغن
ملا ہے بر تمامی جسم روشن

انکا سرمہ پھر اس نور البصر کو
چراغِ دیدۂ جن و بشر کو

ہوا ہے لیکے غائب وہ اُسی دم
ہوئے محجوب تب سلطان عالم

گھڑی یک بعد پھر حضرت کو لا کر
رکھا گھر میں خبر یہہ خوش سنا کر

کہ میں نے اِس نہالِ سرو قد کو
گلِ نازک ہلالِ مہر خد کو

لیجا کر اُسگھڑی آدم کے بس پاس
دکھایا ہوں جمالِ افضل النّاس

نظر آدم نے کر یہہ جسم پُر نور
لقائے احمدی سے ہوئے مسرور

محبت کا ہوا آدم کو تب جوش
کئے ہیں آپ سے پُر نور آغوش

کئی بوسے دئیے پھر دست و پا کو
اُٹھائے بعد ازاں دستِ دعا کو

لگے کہنے کو اُس دم یا الٰہی
نگارِ ہر سفیدی و سیاہی

میری انکھونکا اب آیا ہے یہہ نور
ہوئی ہے نور سے آغوش معمور

خوشی حاصل ہوئی اب میرے دلکو
ملی ہے تازگی اِس آب و گل کو

میرے ہے گلشنِ ہستی کا یہہ پھول
یہہ ہے نورِ سوادِ چشمِ مکحول

بہار اسکی ہمیشہ دے چمن کو
طراوت دے سدا نازک بدن کو

درخشاں رکھہ ہمیشہ گوہر اسکا
منوّر کر چراغوں سے گھر اسکا

جہان میں کر عنایت سربلندی
عطا کر ہر گھڑی فیروزمندی

جبیں پر بھی کئی بوسے پدر وار
دئیے میں ہاتھ میں پھر میرے یکبار

وہاں سے اسگھڑی میں لیکے آیا
نبی کو آمنہ کے پاس لایا

سُنا یہہ حال اُس بی بی کو اُسدم
کیا ہے اُس ملک نے شاد و خرم

بھی ہے حضرت صفیہ سے یہہ منقول
کہ جو ہیں عمّہ سلطانِ مقبول

کہ میں تھی آمنہ کے گھر میں اُس رات
تولّد جب ہوئے شاہِ کرامات

سو دیکھی میں نے اُس نازک بدن سے — وجودِ پاک رشکِ یاسمن سے

بزرگی کی علامت آٹھ ساعت — ہوئی ظاہر مقرّر با کرامات

ہے اوّل یہ کہ جب وہ ماہ طاہر — کمالات کے ہوئے مطلع سے ظاہر

اُسی دم وہ گلِ باغِ رسالت — دُرِ دریائے تکریم و جلالت

دو زانو بیٹھ کعبے کی طرف تب — کئے سجدہ مقرّر ہو مؤدّب

دویم اُس لعلِ لب کو انگھڑی کھول — گہر ریزی کئے یک بار بے مول

کہ یعنی لا الٰہ الّا ہو ظاہر — پڑھے ہیں تا رسول اللہ آخر

سیوم اُن تن سے یک ظاہر ہوا نور — ہوا اُس نور سے تا قاف معمور

تجلّی تب اُسی کی شام تا روم — نظر آیا یقین ہر مرز و ہر بوم

چہارم میں نے چاہا اُس بدن کو — کروں پانی سے طاہر پاک تن کو

ہوئی تب مجھ کو یک آواز غیب — کہ نکلا ہے صدف سے دُر یہ بے عیب

نہیں اب تیرے نہلانے سے مطلب — شکم سے ماں کے آئے پاک یہ اب

ہے پنجم یہ کہ حضرت تھے شکم سے — بریدہ ناف اور مختون رحم سے

ششم پشتِ نبی پر با جلالت — تھا ثابت مرتسم مہرِ رسالت

کہ یعنے کلمۂ طیّب تھا ظاہر — نبوّت کی نشانی تھی یہ نادر

ہے ہفتم یہ کہ دیکھی میں نے دو لب — تھے جنبش میں نبی کے سر بسر تب

تو جا نزدیک میں نے تب کیا گوش — سنی آواز میں نے از سر ہوش

کہ یا رب اُمّتی کہتے تھے ہر دم — تھا اُمّت کا نبی کو یاد محکم

روایت فاطمہ سے ہے دگر خاص — کہ جو ہیں مادرِ عثمان بن عاص رضی

کہ گھر

که گھر مین آمنہ کے باسعادت
رسالت کے فلک کے جگمگی ماہ
نظر پہنچی ہے میری تب ہوا پر
تو دیکھی مین نے اُسدم سب کواکب
جھکے تھے اُس گھڑی سارے زمین پر
طرف اُس ماہ کے آئے تھے ہردم
بلاگردان سبھی اُس گھر پہ تھے وے
بھی دیکھا مین نے اُس ماہِ قدم سے
ہوا ہے جلوہ گر اُس گھر مین یک نور
فلک تک اُسکی پہنچی ہے جھلک تب
عجب اُسدم یہ تابان نور تھا بس
یہ دیکھا مین نے تب میرا گیا ہوش
روایت دوسری ہے یک شفا سے
که مین مولود کی شب آمنہ پاس
ہوئے جب وہ دُرِ دریائے عظمت
اُسی ساعت وہان یک غیب سے نور
نظر پرتو سے اُسکے آئے ظاہر
لگے وہ غنچۂ باغِ ترحّم
کیا یک نور نے پھر لب سے پرواز
مین بھی حاضر یقین وقتِ ولادت
ہوئے طالع بنورِ عزت و جاہ
یکایک اُس گھڑی چرخِ علا پہ
که جو تھے گنبدِ گردون پہ ثاقب
نہ ثابت کوئی تھا چرخِ برین پر
فدا شمعِ رسالت پر تھے باہم
یقین قربان اُس گوہر پہ تھے وے
متعلّی گوہرِ عالی ہمم سے
جہان اُسکے ہوئی پرتو سے معمور
نظر آیا میرے ملک و ملک سب
منوّر اُس سے تھا آفاق و انفس
رہی ہون بیخودی سے ہو ہم آغوش
وہ اُمِّ عبدرحمان باحیا سے
تھی حاضر بالکمالِ صدق انفاس
جہان مین جلوہ گر با نورِ رحمت
ہوا تابان مثالِ برقِ منشور
بلادِ شام کے سب قصر نادر
اُسیدم مثلِ گل کرنے تبسم
ہوا اُس سے منوّر ملکِ حجاز

سنی پھر میں نے اسدم کھول کر لب
لگے کرنے کو حضرت ذکر یارب

وہاں پھر غیب سے با عزّت و جاہ
یہ آئی ہے ندا یرحمکم اللہ

ہوا ایک نور پھر گھر میں درخشان
ہوا گھر اُس سے جوں لعلِ بدخشان

ہوئے اُس سے در و دیوار پرنور
بنے اسدم ہوئے نظروں سے مستور

نہ دیکھا میں نے جب وہ بدرِ کامل
ہوا ہے اسگھڑی حیرت زدہ دل

پڑی دہشت میرے پر سخت یکبار
سراپا میں ہوئی جوں نقشِ دیوار

پھر یکساعت میں تک دہنی طرف سے
ہوا ہے نور آوارد شرف سے

عجب اُس نور سے آئی ہے آواز
خوش الحان کوئی کہتا تھا یہی راز

کہ میں اِس گوہرِ بحرِ کرم کو
دُرِ دریائے اعزاز و نعم کو

گیا تھا لیکے مغرب کو اسیدم
کیا حضرت کو ہر یک شے سے محرم

کنوزِ مغفرت کے کھول سب گنج
رموزِ مکرمت سے کر گہر سنج

وہاں سے اُس چراغِ بزمِ دین کو
یقین شمعِ شبستانِ یقین کو

مزارِ انبیا کا سیر دکھلا
رکھا اِس حجرۂ عالی میں پھر لا

نظر کر میں نے پھر دیکھا ہوں گھر میں
سمایا نور کا عالم نظر میں

اسیدم گھر میں وہ مہرِ سحر گاہ
ہوئے ہیں جلوہ گر با حشمت و جاہ

مراتب دوسرے وُہ ماہِ مطلوب
ہوئے نظروں سے پھر یکبار محجوب

گھڑی یک بعد پھر یک نور نادر
ہوا ہے دوسری جانب سے ظاہر

نظر آئے ہیں تب وہ ماہِ کامل
چراغِ بزمِ دین قدسی منازل

کیا پھر ایک نے جاہ و طرب سے
بیان یہ اسگھڑی واضح ادب سے

کہ میں

کہ مین اِس نورِ چشمِ انبیا کو
امامُ المرسلین بدر الدُّجا کو

پھرا لایا ہون سب مُلکِ مشارق
دِکھا اِس دم رموزِ ہر سُرادق

پھر آخر اِس مہِ اَوجِ قدم کو
گرامی گوہرِ بحرِ کرم کو

ادب سے اِس گھڑی باصدقِ اِلتماس
گیا لیکر خلیل اللہ کے پاس

اُنھون نے لیکے اِس لختِ جگر کو
رکھا آنکھون پہ اِس نورِ بصر کو

سر و سینے پہ لے بوسے خوشی ساتھ
دُعائے خیر کو اُسدم اُٹھا ہاتھ

پڑھے ہین سربسر دعواتِ ماثور
ہوئے دیدار سے اِس مہ کے مسرور

پھر حضرت سے اُنھون نے ہو مخاطب
لگے اِس طور کرنے ذکرِ صاحب

کہ اے نورِ حدیقِ قرۃ العین
فروغِ دیدۂ بینائے کونین

چراغِ بزمِ دین شمعِ شبستان
طراوت بخشِ عالم راحتِ جان

نہالِ گلشنِ جود و عنایت
بہارِ روضۂ علم و ہدایت

بہت مدت سے سیر سے آئے گل مین
معطّر اِس ریاضِ جان و دل مین

بہت تھی آپ کے دیدار کی چاہ
نہایت اِس گلِ رُخسار کی چاہ

خدا نے آرزو بر لائی اِسدم
ہوا دیدار سے دل شاد و خورم

خوشی حاصل ہوئی ہے جان و تن کو
ملی ہے تازگی سارے بدن کو

خدا نے تم کو سب پیغمبرون پر
دیا رُتبہ گرامی سرورون پر

مبارک تم کو یہہ شانِ جلالت
مبارک تم کو فرمانِ رسالت

مبارک بادشاہی دو جہان کی
مبارک خسروی سب اِنس و جان کی

یہہ کہہ بوسے اُسیدم لے جبین پر
پھرا دستِ عنایت یاسمین پر

کیئے رخصت مجھے اس ماہ کو دے ش کونین عالی جاہ کو دے
وہاں سے اسگھڑی آیا ہوں اب میں یہہ آفاق کو لایا ہون اب مین
یہہ کہہ اسدم ہوا وہ نور غائب تماشا مین نے یہہ دیکھا عجائب
سنو اب حال عبدالمطلب کا شرافت کے چراغ منتخب کا
کہ جس شب وہ مہ اوج رسالت ہوئے پیدا جہان مین باجلالت
تھے عبدالمطلب کعبے میں اس رات خدا سے مشتغل با ذکر طاعات
سہانا وقت تھا تھی رات آخر ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر
یکایک آپنے دیکھا یہہ اسرار کہ کعبہ خود مکان سے اپنے یکبار
قدمگاہ خلیل اللہ کے پاس چلا آیا مثال قطع الماس
جھکا کعبے نے سر مثل قلم تب کیا سجدے مین اپنی پشت خم تب
اٹھا سجدے سے سر اسلم ادب کا بجا لا اسوضع سے شکر رب کا
مکان پر اپنے پھر جا کر اسطور یقین آ حالت اصلی مین فی الفور
زبان کھول اپنی در حمد خداوند نکالا اسطرح سے گوہر چند
کہ ای خلاق عالم صانع پاک خیام بے ستون پرداز افلاک
سرافرازی دو یک قبضۂ گل برافروز چراغ خلوت دل
مجھے طاقت نہین تیری ثنا کی بیان نعمت و شرح عطا کی
کیا ہے تو نے اب لطف و کرم سے مجھے آزاد سارے درد و غم سے
پڑا تھا شرک کے ظلمت میں آگر سیاہی کفر کی رکھا تھا گھیر
کرم سے تو نے اب شمع تجلا دیا ہے بھیج با نور تجلا

| | |
|---|---|
| غبارِ کفر سے کر صاف مجھ کو | کیا آئینہ ساں شفاف مجھ کو |
| ہوئے پیدا جہاں میں با جلالت | محمد مصطفیٰ با رسالت |
| طلوعِ اسلام ہوئے یہہ بدرِ روشن | کھلا دل اس سبب سے مثلِ گلشن |
| ہوئی پوری مرے اب دل کی امید | ہوا تاباں میرے گھر میں خورشید |
| اُسی دم بت گرے ہیں خاک پر سب | ہوئے ٹکڑے تمامی سر بسر تب |
| لگی ہے لات کے سر غیب کی لات | عزیزی سب گئی عزیٰ کی اُس رات |
| منات اُسی دم پڑا ہے سرنگوں ہو | ہوا ہے ہبل کا سر ٹوٹ کر دو |
| ہوئی ہے غیب سے پھر دھوم نادر | پڑا ہے کان میں یہہ راز ظاہر |
| کہ آئے آمنہ کے اب شکم سے | مبارک مطلعِ جاہ و کرم سے |
| محمد مصطفیٰ سلطانِ اجلال | معلی آفتابِ اوجِ اقبال |
| عجب چہرہ ہے انگارِ رشکِ خورشید | نبوت کے وہی ہیں مہر جاوید |
| ہوا ہے اب سحابِ نور نازل | کریں تا ماہِ نو تسیرِ منازل |
| بھی رضوان چھوڑ اب گلگشتِ جنت | لے اپنے ساتھ آیا طشتِ جنت |
| کرے تا اُس گلِ باغِ صفا کا | سر و تن اُس امام الانبیا کا |
| تمامی مثلِ گوہر صاف اور پاک | لجا کر پھر دکھاوے سیرِ افلاک |
| عجب ایام ہیں یہہ سب سے آخر | محمد کا ہوا اب دورِ ظاہر |
| ہوئے پیدا پیمبر بحر و بر کے | کھلے ہیں باب اب فتح و ظفر کے |
| منور ہووے اسلام منظرِ دین | کہ آئے آفتابِ خاورِ دین |
| دیا ہے کھول حق نے بابِ رحمت | کھلا ہے غیب سے یہہ خوانِ نعمت |

جہان سے اب اُٹھیگی بت پرستی
جہان مین ہے مبارک آج یہہ رات
ہوئے ہین باز در اُسدم فلک کے
زیارت تا کرین اُس تازہ گل کی
ملائک کو کیا ہے حق نے تاکید
بھی دُنیا مین کرے جو آج کی شب
خوشی اور انبسط اپنے سرا مین
رہے دُنیا مین بس وُہ شاد و خورم
یقین جنت کا وُہ ہووے سزاوار
نبیؐ کے جد بزرگوار اُس دم
بھی سن یکبارگی یہہ مژدۂ غیب
اُسی ساعت ہوئے ہین سخت بیتاب
گیا ہیبت سے اُنکا اُسگھڑی ہوش
نکل کعبے سے تب آئے ہین باہر
نظر پہنچی ہے جب کوہِ صفا پر
بھی دیکھے آپ نے مروے کو یکبار
صفا مروہ تھا سب پرنور سے معمور
یہہ دیکھا آپ نے جسدم تماشا
لگے ملنے کو انکھین ہو کے بیتاب

منور ہووے اب ایمان سے ہستی
عجب یہہ شب ہے موردِ کرامات
چلے آئے ہین زمرے سب ملک کے
یہہ افرح ہوا اُس شمع سُبل کی
کہ اِس شب کو کرین ہر سال وُہ عید
شب سو لو و کار رکھہ پاس یہہ سب
کرے جان صرف مدحِ مصطفیٰ مین
حرام اُس پر ہے عقبیٰ مین جہنم
ملے جنت مین بیشک اُسکو گلزار
نظر عظمت سے کر آثار اُس دم
نظر کر یہہ سبھی افضال لاریب
پڑے حیرت مین جون کشتی بگرداب
ہوئے ہین خوف و دہشت سے ہم آغوش
ہوا تھا خوف واقع اُن پہ وافر
مُعلّق اُسکو دیکھے ہین ہوا پر
تحرک مین سبھی تھے اُسکے احجار
ہوئے سمجھے کو وہ یہہ ذو قبۂ نور
ہوئی اُنسے وُہ حیرت بے تحاشا
کہ یارب ہے یہہ بیداری و یا خواب

گئی ہے انکی اُسدم ہوشیاری — ہوئی ہے سخت وارد بیقراری
تب آئے آمنہ کے گھر کی جانب — یہہ دیکھا آپ نے اُسدم عجائب
کہ بس چاروں طرف اُسگھر کے باہر — درختاں ہے شعاع نور وافر
کھڑا ابرِ سفید لٹکے ہے گھر پر — سفید یک مرغ بھی قائم ہے در پر
نکلتا ہے پروں سے اُسکے بس نور — زمین اُس نور سے بیشک ہے معمور
اُترا ابرِ سفید اُسگھر سے یکبار — طرف عبد المطلب کے ہو رہوار
وُہ آ رستے میں بس حائل ہوا ہے — مُقابل آپ کے آکر رہا ہے
یہہ دیکھ عبد المطلب ہوکے بیہوش — وہیں رستے میں بیٹھے ہوکے خاموش
رہے ہیں ایکساعت ہوکے مُضطر — غرض پھر آمنہ کے آئے در پر
جو دیکھا آپنے اُس در کو اُسدم — گویا کسنے کیا ہے بند محکم
تب عبد المطلب نے ٹھوک در کو — پکارے آمنہ والا گہر کو
غرض سُن آمنہ نے انکی آواز — گئے ہیں آکے اُسدم باب کو باز
نظر عبد المطلب کی مُقرر — پڑی ہے آمنہ کے تب لقا پر
جبین کو دیکھ اُسدم انکی خالی — نہ تاباں دیکھ نورِ لایزالی
کہے تب آمنہ سے ہوکے غمناک — کہاں ہے وُہ درختاں گوہرِ پاک
کہاں تمنے رکھا نورِ جبین کو — سُناوُ حال اِس جانِ حزین کو
ولادت کا بھی چہرے پر اثر کچھ — نہ واقع ہے نقاہت سربسر کچھ
یہہ سُن بی بی نے تب باشادمانی — کئے ہیں اِس طرح گوہر فشانی
کہ اب مجھ پر ہوا ہے فضل مولیٰ — پسر پیدا ہوا ہے سب سے اولیٰ

خجل ہووے قمر دیکھ اسکا دیدار
سراپا اسکا ہے سب پیکر نور
یہہ سن عبد المطلب نے کہے تب
یہان لخت جگر کو لاؤ باہر
مقرر یک نظر سے میرے دل کو
کہے تب ان سے خاتون زمان نے
کہ جس حجرے مین ہے وہ مہر انور
کہان کسمین ہے اس صورت سے یہہ تاب
وہان کثرت ہے اب روحانیون کی
کھلے ہین عالم بالا کے اب در
بھی ہین ارواح سارے مرسلون کے
نہ جاوے گی وہان کسکو رضا ہے
یہہ سن مشتاق عبد المطلب ہو
کہا کر آمنہ اب گھر سے باہر
وگرنہ اب ہے اس تلوار پر ہاتھ
کہے تب آمنہ نے ہو کے غمگین
مجھے رخصت نہ جانے کو ادھر ہے
تب عبد المطلب حجرے کے در پر
لگے کہنے یہہ کس نے بند کر در

ہین مشتاق خاطر اسکے رخسار
یقین حجرے کے مین وہ ہے گوہر نور
کہ جا کر آمنہ حجرے سے تم اب
دکھا چہرہ کرو مسرور ظاہر
ملیگی تازگی اس آب و گل کو
یقین اس پارسائے دو جہان نے
وہ حجرہ بند ہے اسدم مقرر
کہ دیکھے جا رخ مہر جہان تاب
عجب یک دھوم ہے نورانیون کی
زیارت کو ملک آئے ہین یکسر
مقرر سامنے اس شمع دین کے
اسصورت سے اب حکم خدا ہے
لگے کہنے کو اسدم مضطرب ہو
دکھاؤ مجھ کو دیدار اسکا ظاہر
کرون مین قتل اب اس تیغ کے ساتھ
کہ ہے حجرے مین اسدم گوہر دین
چلا جاوے کوئی زور و زر ہے
لگے ہین جا کے اسدم ٹھونکنے در
چھپایا گھر کا میرے بدر انور

اسی دم ایک نکلا لیکے شمشیر
مہیب اُس مرد کی تھی سخت تصویر

کہا مت کیوں بتری آئی ہے شامت
یہاں سے بھاگ جی لیکر سلامت

جمع گر ہووے سب عالم جہان کا
ملے مجمع اگر سب انس و جان کا

نہ اب حجرہ کا اُن سے کھل سکے باب
نہ آوے یہہ نظر مہر جہان تاب

تب عبد المطلب کا اڑ گیا ہوش
گری شمشیر اُنکی از سر دوش

نکل بھاگ آئے گھر سے اپنے باہر
کہا دل میں کریں یہہ راز ظاہر

اسیدم ہو گئی اُن کی زبان بند
کھلا نہیں بھید اُس حجرہ کا یکچند

غرض پھر تین دن سے وہ کھلا در
تب عبد المطلب آئے مقرر

نظر کر آپ کے حسن ازل پر
مبارک اُس جمال بے بدل پر

گئے شادی سے اُسدم مثل گل پھول
گئے ہیں دکھ زمانیکا بھی بھول

محبت سے اسیدم از سر جوش
گئے اُس نور سے معمور آغوش

خوشی ہو گھر سے لا حضرت کو باہر
گئے ہیں لیکے تب کعبے میں ظاہر

وہاں کر لب بشکر حق سے گہر بار
لگے پڑھنے عجب رنگین یہہ اشعار

الحمد للہ الذی اعطانی
ہذا الغلام طیب الاردانی

قد ساد فی المہد علی الغلمانی
اعیذہ بالبیت ذی الارکانی

حتی اراہ بالغ البنیانی
اعیذہ من شر ذی شنانی

تب عبد المطلب کے گھر میں اُس روز
خوشیکی تھی عجب ساعت دل افروز

جمع یکسر ہوئے تھے خاص اور عام
خوشیکا سب مہیا تھا سر انجام

قریشی ہو تمامی شاد اسدم
لگے دینے مبارک باد اسدم

عرض مولود کی وہ شب عجب تھی — بھری اجلال اور صولت سے سب تھی
بیان اُس شب کا نادر سر بسر ہے — جلالت کا کرشمہ معتبر ہے
کہاں کس سے بیان اُس شب کا ظاہر — لکھا جاوے مفصل اور باہر
ولے کر مختصر احوال شمہ — لکھوں مولود کی شب کا کرشمہ
کہ تا سننے سے اسکے خاص اور عام — مقدر بہرہ ور ہو جاویں اتمام
کریں معلوم صولت شاہِ دین کی — جلالت اُس امام المرسلین کی
ہے اِس صورت سے قول اہلِ سیر کا — تمامی راویانِ معتبر کا
کہ جس شب وہ مہِ اوجِ کرامت — معلی گوہرِ بحرِ امامت
ہوئے پیدا جہان میں با جلالت — منور جن سے ہے بزم رسالت
اُسی شب آپکی صولت سے یکبار — گرے ہیں بت جہان کے ہو نگونسار
رہا نہیں ایک بت ثابت زمین پر — پڑے ہیں خاک میں سارے مقرر
ولادت کی یہہ عظمت سر بسر ہے — یہہ صولت مصطفیٰ کی مشتہر ہے
ز مشرق تا بمغرب ہر مکان میں — ہوا واقع کرشمہ یہہ جہان میں
اُسی شب سب ہوئی تھی نامداری — ملی ہے خاک میں یکبار ساری
ہوئے ہیں زرد رو کفار اُس شب — کرشمہ دیکھ یہہ خائب ہوئے سب
روایت یک لکھوں نادر یہاں اب — کروں یک مختصر ظاہر بیان اب
کہ بت خانہ تھا یک قوم عرب میں — پرستش اسکی تھی مشہور سب میں
قدیم اُس دیر میں یک بت تھا ظاہر — سبھی تھے معتقد بس اسکے کافر
برس میں ایکدن معمول سب کا — تھا اِس صورت سے سب قوم عرب کا

کہ آ اُس روز

کہ اُس روز سارے خاص اَور عام
ہزاروں اشتروں کو کر ذبح تب
تھا اُنکا وہ مقرر عید کا روز
لگا پھر رات کو فانوس یکسر
سرود اَور ناچ کر اُسکے مقابل
اِسی صورت سے یکشب حسبِ دستور
تھا حاضر قوم اسدم سب عرب کا
اُسی شب آفتابِ مطلعِ دین
ہوئے پیدا مقرر سب جہاں میں
جلالت سے تب اُس ماہِ یقین کی
گرا وہ بت اُسی ساعت زمین پر
یہہ کفاروں نے دیکھ اسکی خرابی
اُٹھا کر اسکو با تعظیم یکسر
اُسیدم غیب سے اسکو دگر بار
دگر بار اسکے گرنے سے وہاں تب
اُٹھا پھر خاک ذلت سے اُسیدم
غرض وہ بت کئی نوبت گرا ہے
ہر یک نوبت سبھوں نے مِلکے اِسطور
پھر آخر اُسکے ہو گرنے سے حیران

جمع ہو کر وہاں با خیل و احتشام
ضیافت بس وہاں کرتے تھے وے سب
خوشی کرتے تھے اُسدن مثلِ نوروز
بُتِ ناپاک کو پہنا کے زیور
پرستش میں سبھی ہوتے تھے شاغل
وہ بتخانہ تھا اِس کثرت سے معمور
ہجوم اُس دیر میں قایم تھا سب کا
محمدؐ مصطفیٰ سلطانِ تمکین
ہے جنھہ سے روشنی کون و مکاں میں
حبیبِ حق شہنشاہِ امین کی
پڑی ہے غیب سے خاک اُسکے سر پر
اُسی ساعت سبھوں نے کر شتابی
بٹھائے لا کے پھر اُسکے مکان پر
لگی ٹھوکر گرا ہے پھر نگونسار
پریشان اسگھڑی کفار ہو سب
مکان پر اُسکو بٹھلائے ہیں محکم
زمین پر خاکساری سے پڑا ہے
بٹھایا ہے مکان پر اسکو فی الفور
اُسی ساعت ہو عاجز اَور پریشان

کمر میں ڈال رسّا اُسکے اُسدم | رکھے ہیں یک ستون سے باندھ محکم
اُسی ساعت وہ جاہِ احمدی سے | جلالِ بادشاہِ سرمدی سے
جھکا سر عاجزی سے اپنا یکبار | لگا پڑھنے طرب افزا یہ اشعار
تروی لمولود اضاءت بنورہ | جمیع فجاج الارض بالشرق والغرب
وخرّت لہ الاوثان طرا وارعدت | قلوب ملوک الارض جمیعا من الرعب
کہ یعنے اب ہوئے پیدا جہاں میں | پیمبر خاص رب کے انس و جاں میں
ہوا ہے نور سے سب اُنکے روشن | زمشرق تا بمغرب ہفت گلشن
پڑی ہے اُنکے پیدائش کی یہ دھوم | تزلزل میں سب آیا شام اور روم
نگون سر سب ہوئے ہیں بُت تمامی | ہوئے ہیں باطل اصنامِ رُخامی
پڑی ہیبت سے اُنکے بحر و بر میں | مہابت سب سلاطین کے جگر میں
غرض ہے اُس شبِ مولود کا یہ | کرشمہ ساعتِ مسعود کا یہ
بزرگی کا یہ اُس شب کے اثر تھا | جلالت کا یہ جلوہ سر بسر تھا
بھی لکھتے ہیں کہ آگے ہر زماں میں | کہانت کا تھا شہرہ سب جہاں میں
جہاں تک ہے شیاطینوں کا لشکر | ابالیسوں کی ساری قوم یکسر
قریب آسمان جاتے تھے ہر بار | مقرر غیب کے سُنتے تھے اخبار
فرشتوں میں وہاں جو گفت و گو تب | یقین ہوتی تھی جس صورت سے وہ سب
وہاں سُن کاہنوں سے آکے یکسر | بیان کرتے تھے ہر دم وے مقرر
اُسی قوت سے کاہن غیب دان تھے | مقرر واقفِ رازِ نہاں تھے
خبر دیتے تھے اُس باعث سے وہ عام | کہ ہوگا وہ فلانا اسطرح کام

یقین انکی کہانت کے موافق — سبھی ہوتا تھا واقع در خلایق
کہانت یہہ جیانت سر بسر تھی — مُقرّر غیب کی وہ سب خبر تھی
سبب اُسکے سے گمراہی کا تھا دور — تھا ابلیسون کی سنت کا سبھی طور
خدا نے جس گھڑی اُس شاہِ دین کو — کیا پیدا امام المرسلین کو
برکت سے تب اُس ماہِ جہان کی — یقین پیغمبرِ آخر زمان کی
کہانت کا کیا سب علم مفقود — ہوئے کاہن مُقرّر سارے مردود
شیاطین کا عروج اُسدن سے سارا — ہوا موقوف بے شک آشکارا
صعود انکا نہیں ممکن سما پر — ٹھکانا اب نہیں اُن کو ہوا پر
ولے شیطان کوئی قصدِ فلک کر — تمنّا سوئے گفتارِ ملک کر
قریبِ آسمان جاتا ہے جسدم — ملائک گرز آتش لیکے اُسدم
وہیں کرتے ہین رجم اُسکو مقرر — گرا دیتے ہین اُس ساعت زمین پر
وہ ظاہر دیکھہ آتش کا شرارہ — جہان کہتی ہے ٹوٹا یہہ ستارہ
نہین کب ٹوٹتا ہے اسطرح نجم — مگر ہے واسطے شیطان کے رجم
سبب یہہ ہے ظہورِ احمدی ؐ کا — نشان یہہ ہے جلالِ سرمدی کا
ملائک کی یہہ سب آتش فشانی — یقین ہے یہہ ولادت کی نشانی
یقین جسدن سے سلطانِ دو عالم — ہوئے پیدا امامِ جنّ و آدم
خدا کے قہر کی شیطان پر مار — لگی اُس روز سے پڑنیکو ہر بار
ہوا شیطان کا موقوف پرواز — ہوا ابلیس کا مردود سب ساز
کہانت کا جو شیوہ تھا یہہ جاری — ہوا موقوف تب سے ایکباری

نہ اب شیطان کا باقی رہا زور — کیا حق نے بطالت اُسکی سب دور
پڑا ابلیس پر قہرِ الٰہی — لگی چہرے پر اُسکے یہہ سیاہی
ہُوا مردود شیطان تا قیامت — قوی ہے اُسکو یہہ داغ ندامت
غرض مولود کی شب کا اثر یہہ — قیامت تک ہے باقی جلوہ گر یہہ
محض اجلال ہیں یہہ مصطفیٰؐ کے — کرشمے ہیں حبیبِ کبریا کے
مقرر حق نے اُس مولود کی شب — دکھایا آپ کے اجلال ہیں سب
اُڑی ہے آپکے صولت کی یہہ دھوم — گئے آثار اُسکے سب نے معلوم
نہ ہر مرسل کے بس مولود کی شب — نہ شیطان کا ہوا زائل اثر کب
یہہ حضرت کی جلالت کا اثر تھا — یہہ صولت کا کرشمہ معتبر تھا
بھی لکھتے ہیں کہ وہ محبوب مولا — ہوئے جس رات کو دنیا میں پیدا
اُسی شب سب سلاطین صاحبِ تخت — یقین اہل حکومت اور جوان بخت
گرے ہیں تخت سے اپنے زمین پر — لگے ہیں کانپنے دل سب کے یکسر
بھی حق نے قفل رکھہ انکی زبان میں — کیا ہے بے زبان اُنکو جہان میں
سخن گوئی نہ بولا یک شبان روز — عجب صولت تھی اُس شب کی دل افروز
یہہ سب اجلال دینِ احمدیؐ تھا — شکوہ جلوۂ نورِ نبیؐ تھا
خدا نے سرورِ دین کی بسالت — یہہ عظمت اور مہابت اور جلالت
دکھایا سب سلاطین زمان کو — تمامی بادشاہانِ جہان کو
بھی اُس شب محلِ کسرائے زمان کا — شہنشاہِ عجم نوشیروان کا
عجب جسکا رفیع الشان تھا کام — ملا چرخِ برین سے تھا لبِ بام

| | |
|---|---|
| در و بام اسکے محکم اور قوی تھے | وہ بیشک جلوہ گاہ خسروی تھے |
| عجب تھا وہ محل محکم و نادر | زبان جسکے بیان سے ہے بس عاجز قاصر |
| یکایک اس شب وہ ایوان عالی | معلی منزل و کیوان عالی |
| ہوا شق صولت و اجلال دین سے | شکوہ رفعت ما و یقین سے |
| گرے ہیں اسکے چودا برج اسدم | ہوا ہیبت زدہ سب اس سے عالم |
| صدا اسکی گئی تا گوش افلاک | سبھی جنبش میں آیا تختہ خاک |
| پڑی نوشیروان کے دلمین ہیبت | ہوئی وارد یقین اسپر مصیبت |
| کہا ہے دلمین تب یہہ فال بد ہے | دلیل مورد احوال بد ہے |
| ولے کس سے بولا حال یک چند | ہوئی تھی اسکی اس ساعت زبان بند |
| اسی شب سے ہمیشہ تھا وہ مغموم | ہوا نہین حال اس صولت کا معلوم |
| پھر آ کر تخت پر بیٹھا ہے یکروز | ولے تھا غرق تشویر جگر سوز |
| یکایک آ کے پہنچا قاصد اسدم | دیا خط ہاتھ مین کر چشم پر نم |
| عجب تھا خط مین یہہ مضمون ملفوف | کہ آتش گاہ فارس جو ہے معروف |
| ہزارون سال تھی اک اسمین دایم | نگہبان اسکے موبد سب تھے قائم |
| نہ ہرگز گل ہوئی وہ آگ تو کب | مجوسونکا قوی تھا اس سے مذہب |
| فلانی شب وہ آتش سر بسر سب | ہوئی ہے ایکدم مین بے اثر سب |
| ہوئی کس طرز سے آتش وہ گل | ہیں حیران اسکے گل ہونیسے کل کل |
| یہہ سن نوشیروان نے خط کا احوال | کیا تاریخ تب غور اسنے فی الحال |
| وہی شب تھی کہ جس شب محل کسرا | ہوا شق اور گرے ہیں برج چودا |

LIBRARY
Anjuman Taraqqi Urdu (Hind)

زیادہ تب ہوا یہہ سن کے غمناک / ہوا ہیبت سے سینہ اُسکا تب چاک
جمع کر اُس گھڑی سارے اکابر / وزیرِ معتبر عبّاد فاخر
کہا تب اُن سے دل کا راز سارا / کیا احوالِ باطن آشکارا
تھا حاضر تب وہاں یک مرد نامی / تھے موبد معتقد اُسکے تمامی
کیا تب عرض اُسنے ہو مؤدب / کہ دیکھا میں نے بھی یک خواب اُس شب
کہ آئے ہیں عرب سے اُشتر تیز / نہایت پر جسامت اور سبک خیز
سبھی دجلے سے یکسر ہو کے پار اک / ہوئے ہیں داخل اِس ملکمیں چالاک
شتر کو دیکھ گھوڑے سب عراقی / گئے ہیں بھاگ یکدم ہو نفاقی
بھی سائب نام یک مردِ عرب تھا / وزیرِ معتبر عالی نسب تھا
کیا عرض اُسدم اُسنے اِسطور / ادب سے سر جھکا کر اپنا فی الفور
کہ میں صحرا میں تھا ساکن اُسی شب / طراوت کا وہاں گم تھا نشان سب
ہوئے تھے صبح کے آثار ظاہر / سو دیکھا میں نے اُس ساعت یہہ نادر
کہ نکلا ہے عرب سے اُس گھڑی نور / ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے معمور
اِدھر کا قصد کر وہ نور سارا / چلا آیا اِدھر کو آشکارا
ہوا صحرا وہ اُسدم جلوہ گر سب / اُسی ساعت ہوا ہے سبز تر سب
گیاہ و سبزے سے معمور ہو دشت / ہوا سیراب نادر مثلِ گلگشت
وہاں سے نور پھر مشرق کی جانب / گیا ہے ہو درخشاں اور ثاقب
ہوا ہے قاف تا قاف اُس سے پُر نور / کیا ہے اُسنے سب عالم کو معمور
عرب میں نور وہ پھر سب گیا ہے / میری آنکھوں سے تب غائب ہوا ہے

کرشمہ یہہ نوادر دیکھ فی الحال
ہوئی ہے عقل حیری انگھڑی لال

یہہ سنکر ماجرا لئے نور یکبار
پڑے حیرت مین بہتیک سارے حصار

خبر دجلے سے بھی آئی اُسی دم
که تھا جو بادشاہی محل محکم

کیا اُس رات کو پانی نے بس زور
دیا بنیاد سے سارا مکان توڑ

دگر قاصد چلا آیا وہان تب
کہا اُسنے که دیکھا مین نے اُس شب

ہوا ساوے کا دریا خشک یکبار
اذیت جس سے تھی عالم کو بسیار

سماوے کا بھی صحرا تھا جو بے آب
کبھو کسنے نه دیکھا اُسمین سیلاب

ہزارون سال سے تھا خشک سب دشت
کیا ہے حق نے اُس شب اُسکو گلگشت

ہوئی ندی وہان یک خوب جاری
زمین اُس سے ہوئی ہے سبز ساری

عجب پانی ہے اُسمین پر حلاوت
ہو دلکو جسکے پینے سے طراوت

سنا نوشیروان نے جب یہہ احوال
ہوئی ہے عقل اُسدم اُسکی پامال

کہا یہہ حادثے جو مختلف ہین
یہہ واقع ہین اگرچہ مُختفی ہین

ظہور اُنکا اُسی شب کیا سبب ہے
یقین تاویل اُسکی سب عجب ہے

یہہ سنکر اُنگھڑی سب اہل تنجیم
که جو تھے واقفِ اسرارِ تقویم

اگرچہ سب کو تھا معلوم یہہ راز
که اُس شب ختم مرسل شاہِ اعجاز

ہوئے پیدا جہان مین باجلالت
یہہ سب ہین اُنکے آثارِ رسالت

ولے سب صولتِ نوشیروان سے
رہے خاموش سارے خوفِ جان سے

کہا ہین کسنے باعث اُسکا ہرچند
کئے سب نے ہو سبے جرأت زبان بند

غرض نوشیروان نے دیکھ اُسدم
خموشی کا یہہ ظاہر سب کے عالم

لکھا نعمان کو اِس صورت سے یکبار — کہ جو بصرے کا تھا حاکم وہ سردار
کہ یہہ آثار جو ہین مختلف سب — ویلے واقع سبھی پلٹے ہین یکشب
بلادِ شام مین اکثر ہین کاہن — ہر یک ہین واقفِ اسرارِ باطن
سبھون سے کر خلاصہ اسکا اب عرض — مفصل لکھہ بیان وار اسکو فی الفور
غرض نعمان نے پڑھہ اُسدم وہ مکتوب — نوادر دیکھہ اُسمین درج مطلوب
بلا عبد المسیح کو اُسنے آخر — مفصل سب سُنا حال اُسکو ظاہر
کہا تو جا سطیح کے پاس یکبار — سبھی یہہ عقدۂ مشکل وہ دشوار
کرے وہ ایک ساعت مین سبھی حل — بیان اُسکا سُنا پھر آ مفصل
سطیح کاہن غرض احوال نادر — خلاصہ اُسکا یہہ لکھتے ہین ظاہر
کہ تھا سب کاہنون کا بس وہ سردار — کہانت معتبر تھی اُسکی بسیار
عمر چھہ سو برس کی اُسکی تھی تب — نہ کاہن اسطرح پیدا ہوا کب
وجود اُسکا نہایت بس عجب تھا — بدن یک مضغۂ لحم اُسکا سب تھا
نہین تھے اُستخوان اُسکے بدن مین — نہ گردن اور سر تھا اُسکے تن مین
گویا تھا مرتبان یکتن وہ ظاہر — محض نکلا تھا مُنہہ چھاتی سے باہر
گیا عبد المسیح پاس اُسکے جسدم — تھی اُسپر حالتِ سکرات اُسدم
یہہ حالت دیکھ اُسکی سر بسر تب — کہا پیغام کر اُسکا اُسے سب
یہہ سُن اُسدم سطیح نے حال سارا — زبان اُس حال مین کھول آشکارا
کہا اُس شب کی سُن حالت عجب ہے — گرامی تر ہر یک شب سے وہ شب ہے
ہوئے اُس رات کو پیدا عرب مین — پیمبر خاص اعلی تر نسب مین

خلاصہ سب زمان کے اور زمین کے
یقین محبوب رب العالمین کے

شہنشاہ زمان سلطان لولاک
چراغ بحر و بر خورشید افلاک

سوار مرکب جاہ و جلالت
بہار گلشن عز و کمالت

گل نوباوۂ بستان اعجاز
نہال گلشن اجلال و اعزاز

سراج خانۂ علم و ہدایت
سحاب فضل و دریائے عنایت

شہ ہر دو جہان سلطان عالم
گرامی غنچۂ بستان آدم

مصفا گوہر درج نبوت
معلی اختر برج صفوت

سپہ سالار میدان فصاحت
چراغ افروز ایوان ملاحت

گرامی آفتاب برج ہستی
سراج محفل آفاق و ہستی

محمد مصطفی سلطان کونین
عروس بزمگاہ قاب قوسین

یقین اس رات کو بعثت سے انکی
جلال و حشمت و رفعت سے انکی

منقر محل کسرا کا ہوا چاک
گرے مین برج چودہ اسکے بر خاک

خلاصہ اسکا اس صورت سے ہے بس
کہ اب نسل کیان سے چاردہ کس

کرین ملک عجم کی شہریاری
پھر آخر ہووے ان کی تاجداری

قوی پھر ہووے دین سلطان دین کا
شہنشاہ جہان ماہ یقین کا

کرے حق انکی امت کو جوان بخت
ملے ان کو عجم کا تاج اور تخت

کرین اس ملک کی وے بادشاہی
سدا ان پر رہے فضل الٰہی

عرب کے آدین سب اشتر عجم مین
خزانہ لیکے جاوین انکے دم مین

کرین برباد سب آتش پرستی
کیان کا گشتہ پاوے ان سے پستی

کریں آتشکدے نابود اسدم | کریں آتش سبھی مفقود اسدم
بنا مسجد کریں وے ہر مکان میں | رہے قرآن خوانی سب جہان میں
رہیگی حق پرستی جگمیں دایم | ہمیشہ دین احمد ہووے قایم
ہوئے پیدا منفرد وے جہانمیں | گیا نور انکا سب کون و مکان میں
جہان اسکے ہوئی پرتوسے معمور | ہوا ظاہر ہر یک جا عالم نور
دکھایا حق نے یہہ انکی جلالت | کیا ظاہر یہہ سب انکی کمالت
برکت سے بھرائس ماہ مبین کی | رموز آگاہ رب العالمین کی
ہزاروں کفرکے دریاے خونخوار | عدم ہووین جہان سے سارے یکبار
رہیں جاری سدا دریاے ایمان | یقین لبریز ہووین بحر عرفان
جہان میں وو یقین پیدا ہوے اب | اٹھی انکی برکت سے بدی سب
ہوا مردود ابلیس آسمان سے | کہانت اٹھ گئی جب اب جہان سے
ہوا تنجیم کا باطل سبھی کام | گرے ہیں خاک پر بت اور اصنام
سطیح کا اب ہوا جب مال آخر | یہہ کہہ اسنے دیا جب جان آخر
سنا کسریٰ نے اسدم حال سارا | ہوا غمناک اسدم آشکارا
کیا معلوم صولت شاہ دین کی | جلالت رحمۃ للعالمین کی
عجب ہیں سرور عالم کے اعزاز | مکرم سب کرشمے اور اعجاز
ہوئی مولود کی شب جنکی یہہ دھوم | کہ کسرائے عجم اور قیصر روم
گرے ہیں تخت سے اپنے زمین پر | زبان اسکی ہوئی جب بند یکسر
غریب و شاہ تک پہنچی خبر یہہ | کرشمے آئے ہیں لاکھوں نظر یہہ

گیا

کیا جب غل زمین سے آسمان تک — خبر پہنچی ہے سب روحانیان تک
درِ جنت ہوئے ہیں باز اُس دم — ہوئے ہیں بند سب بابِ جہنم
کھلے رحمت کے دروازے تمامی — ہوئی عالم کو حاصل شادکامی
کہاں طاقت شبِ اول کے اعجاز — بیان سب کرسکے با جاہ و اعزاز
قلم عاجز زبان ہے سخت قاصر — یہاں سے اب کروں مجلس ہے آخر
ہزاروں نو بنو ہر بار صلوات — کروڑوں مرحبا لاکھوں تحیات
پڑھوں اُس گوہرِ درجِ صفا پر — محمد مصطفیٰ مشکل کشا پر
عزیزو اب پڑھو صلوات ہر دم — بروحِ آفتابِ ہر دو عالم

## پانچویں مجلس بیان میں آنحضرت کی مولودِ مسعود کے بعد جو اعجاز و کرامات وقوع میں آئے اور وہاں کے اکابر و اشراف اُس سعادتِ بے نہایت کو پائے اور حلیمہ سعدیہ کے شیر سے حضرت پرورش ہوئے

قلم نے تہنیت کی دھوم سب دیکھ — مبارک باد کا عالم عجب دیکھ
چلا ہے جب لکھنے رسمِ شادکامی — لکھے تا مجلسِ پنجم تمامی
خوشی کی اس میں نادر کیفیت ہے — تکرم پر شکوہ تہنیت ہے
خوشی کا ہے عجب حال اس میں مرقوم — مبارکبادی کی ہے جلوہ گر دھوم
بجی نوبت خوشی کی قاف تا قاف — نوادر اُس خوشی کے سب ہیں اوصاف

قیامت تک یہہ شادی ہے جہاں مین — خوشی کی دھوم ہے سب انس و جاں مین
ملک اِس تہنیت سے شاد ہین سب — سدا ہو مبارک باد ہین سب
عجب باغ رسالت کا کھلا گل — مبارکباد کی سب مین اُٹھی غل
خبر سُن اِس خوشی کی عالم نور — ہوئے یکبار سب شادی سے معمور
ہووے کیون خوشی ہر جزو و کل کو — بہارِ تازگی سب خار و گل کو
کہ نکلا مطلعِ ہستی سے خورشید — ہوئی پر نور جس سے چشم امید
کھلے یکبارگی رحمت کے سب در — ہوئی اس شادی میسر سب کو گھر گھر
بجا کر بخشہ نوبت یہان اب — خوشی کا لا سناؤن کچھ بیان اب
یہہ لکھتے ہین کہ جدم بدرِ انور — ہوئے پیدا جہان مین رب کے دلبر
خلاصے عالمِ روح و روان کے — وسیلے بے بدل سب انس و جان کے
شہنشاہِ جہان خورشیدِ عالم — مکرم اشرفِ اولادِ آدم
سپہ سالار خیلِ پاکبازان — چراغ خانۂ معنی طرازان
رموز آگاہ خلاقِ جہان دار — امام الانبیا سلطان ابرار
محمد مصطفی شاہِ جوان بخت — مسلم جنکو ہے کونین کا تخت
اسی ساعت خوشی کا سب اُٹھا غل — گرے سجدے مین ہر شاخ و شجر گل
زبانِ بے زبان کے بھی کھلے بند — سخن کرنے لگے شادی سے یکچند
رسومِ تہنیت سے جانور سب — ہوئے آپسمین گویان سر بسر سب
تکلم سے کر اپنے لب کو سب باز — ہوئے یکسر اُسی دم نغمہ پرداز
لگے کرنے کو سب چرچا خوشی کا — عجب عالم ہوا برپا خوشی کا

اسی صورت سے سارے تین دن تک
خوشی سے اُس گھڑی سب عرصۂ خاک
نہ یہہ شادی فقط تھی اس زمین پر
کھلے ہین بھی السّدم باب جنّت
ہوئین آراستہ جنّت کی سب حور
خوشی سے بیٹھہ ہو دل شاد باہم
بھی مالک نے کیا دوزخ کے در بند
ہوا فرمانِ حق السّدم ملک پر
کہ کھول یکبارگی افلاک کے در
ولادت کی نظر کر کیفیت سب
میرا السّدم ہوا محبوب پیدا
یہہ سن سارے فرشتے آسمان کے
ہو پروانے لقائے مصطفیٰ کے
اُترا فلاک سے السّدم تمامی
ہوا معمور السّدم تختۂ خاک
نظر کر اس جمالِ مصطفیٰؐ پر
ہو شیدا اُس گلِ باغِ طرب کے
لگے کرنے ملائک بس خوشی تب
کھلا ہر دل خوشی سے انکا جون گل

سخن کرتے تھے ہو مسرور بیشک
ہوا جون تختۂ گل بس طربناک
زیادہ دھوم تھی چرخ برین پہ
ہوا تیار سب اسباب جنّت
بجانے کو لگین سازِ طرب حور
لگین دینے مبارک باد ہردم
رہے ہین دوزخی دلشاد یکچند
تمامی ساکنانِ ہر فلک پر نہ
مبارکباد کو اُترے زمین پر
بجالاؤ رسوم تہنیت سب
خوشی لازم ہے اس ساعت ہویدا
سبھی ساکن مکان اور لامکان کے
ہو بلبل چہرۂ بدر الدجیٰ کے
زمین پر آئے با صد شادکامی
ہوا گھر آمنہ کا رشک افلاک
لقائے خواجۂ ہر دو سرا پہ
ہو فدوی سرورِ عالی نسب کے
ہوئے لبریز شادی سے نقیب سب
مبارک اور سلامت کی اُٹھی غل

عجب عالم تھا اُس ساعت طرب کا
تھا خندان چہرۂ پُر نور سب کا

غرض عالم خوشی کا وُہ عجب تھا
مکان عشرت سے وہ معمور سب تھا

اُسی ساعت جناب کبریا سے
ہوئی آواز درگاہِ خدا سے

کہ اے چرخِ بریں کے سب فرشتے
مقرّب نور کے سارے سرشتے

کیا ہون جب سے پیدا ارض و افلاک
تمامی آب و آتش باد اور خاک

نہ اِس صورت سے کب شادی کے ایام
کسی مخلوق نے دیکھا ہے انجام

نہ عالم تہنیت کا اِس طرح کب
کہین دیکھا کسھو نے پُر فرح کب

ہر یک دِن سے ہے یہہ دن بس گرامی
ہے حاصل آج سب کو شادکامی

نہ یہہ رُتبہ کسی دِن کو مِلا ہے
نہ ایسا دِن کبھی پیدا ہُوا ہے

میرے نزدیک ہر یک دِن سے یکسر
یقین مولود کا دِن ہے یہہ بہتر

فضیلت دے اِسیدن کو ہُوا پیدا
کیا اِس روز محبوب اپنا پیدا

خوشی ہے آج لازم سب ملک کو
تمامی ساکنانِ نہ فلک کو

بھی ہے تاکید میری اِسطرح اب
کہ ہر یکسال اِس مولود مین سب

کرو اِس روز عید بہجت افروز
تمھارے ہے یقین یہہ عید کا روز

فلک کو آج کے دِن دیجے زینت
کرو ہر سال رات بزم عشرت

سنوارو محفلِ جاہ و طرب کو
کرو آراستہ بزمِ ادب کو

درِ رحمت کو بھی کر باز اِس روز
رہو سب مل بعیش و ناز اِس روز

بھی دُنیا مین یقین جو آج کے دِن
رہے بزمِ خوشی مین ہو کے ساکن

شب مولود کی رکھے پاس خاطر
سنوارے مجلسِ مولود ظاہر

کرے اخلاص دل سے جو خوشی آج
بیان کرتا ہون مین اس طرح سے اب
کہ مین ہر بار اس عیش و طرب کا
بنا اپنا مقرب اسکو انجام
کرون اسکے مراتب کو گرامی
لجاؤن اسکو با ایمان جہان سے
بھی حرمت اسکی رکھہ روز جزا مین
نہ گذرے اسپہ کوئی واقع الم کا
رہے دنیا مین وہ دایم خوشی سے
غرض مولود کی شب یہہ عجب ہے
خوشی ہے آج کے دن آسمان مین
ملائک آج کرتے ہین خوشی سب
غرض جو ہین سعادتمند داریں
یقین ہر سال وے مولود کی شب
خوشی سے فائدہ آخر کو پاوین
غرض مولود کی شب ہے غنیمت
اگر ہووے جہان مین کوئی گنہگار
کرے گر وہ خوشی مولود کی شب
خوشی اس روز کی کرنے سے کافر
کرے تیار بزم دلکشی آج
یقین اسباب کے شاہد رہو سب
عوض دکھلا اسے حسن ادب کا
رکھون دو نو جہان مین شاد مادام
ہمیشہ اسکو بخشون شادکامی
رکھون زیر لحد امن و امان سے
کرون داخل اسے دار البقا مین
نہ دیکھے منہہ کدھی وہ درد و غم کا
رہے مادام وہ قایم خوشی سے
فضیلت سے بھری لاریب شب ہے
یقین ہے دھوم سب باغ جنان مین
در رحمت یقین کھلتے ہین اس شب
ہے خواہش جنکو خورسندی کی یارو
کرین تیار اسباب طرب سب
عجب یہہ لوٹ دنیا سے لجاوین
نہ اس شادی کی ہووے کس سے قیمت
مقر غرق عصیان ہووے ہر بار
نہ پھر کونین مین دیکھے وہ غم کب
عذاب اپنے کرے تخفیف خالق

سند لا اِس سخن پر بے بدل اب / لکھون نادر روایت بر محل اب

کہ یک لونڈی تھی عاقل بولہب کی / جمیلہ اور تھی مقبول رب کی

مقرر ثوبیہ تھا نام اُس کا / تھا آخر سب سے عالی کام اُس کا

جب آئے سیدِ عالم جہان مین / ہوئے پیدا پیمبر جس زمان مین

وہان لونڈی تھی وہ حاضر اُسیدم / سو دیکھہ اُسنے جمالِ شاہِ عالم

نویدِ شادمانی بولہب سے / کہا ہے اُسنے جا اُسدم ادب سے

کہ گھر بی آمنہ کے ایک لڑکا / ہوا پیدا گہر عصمت کی لڑکا

سُنا جب بولہب نے یہہ بشارا / خوشی اسکو ہوئی ہے اسقدر آرا

کہا پھر ثوبیہ سے ہوکے خرم / خوشیکی تین خبر لائی ہے اسدم

ہوا ہے دل میرا اُس سے بہت شاد / کیا مین نے خوشی سے تجھکو آزاد

یہہ بدلا ہے اسی شادیکا تجھہ کو / دیا مین نے خط آزادی کا تجھکو

اُسیدم ثوبیہ وہ پاک باطن / ہوئی ہین آمنہ کے گھر مین ساکن

نبی نے بھی پیا ہے دودھ اُنکا / ہوا اُس سے شرف افزود اُنکا

غرض پہنچی قضا جب بولہب کی / یقین اُس ملحد و مردود رب کی

گیا دنیا سے وہ مردود ہو کر / گیا ہے خاک مین نابود ہو کر

اُسے عباس نے دیکھے مین در خواب / کہے اے ملحد و مردود مرتاب

بیان کر اِس گھڑی تو اپنا احوال / سزائے سیرت و پاداش اعمال

کہا دایم گرفتار بلا ہون / عذابون مین ہمیشہ مبتلا ہون

دوشنبے کی ولے آتی ہے جب رات / گذرتی ہے میری وہ شب خوشی سات

عذاب اُس شب نہیں ہوتے ہیں مجھ پر
سبب اسکا سنو کہتا ہون اسدم
ہوئے ہیں آمنہ کے گھر میں پیدا
اُسیدم ثوبیہ تب گھر میں آئی
خبر یہہ سُن ہوا ایش شاد اُسدم
سبب سے اُسکے دوشنبے کی ہر شب
غرض نادر لطیفہ یہہ عجب ہے
یہان لازم ہے اب مومن کرین غور
مقرر سب جہان میں ہے یہہ ظاہر
بہت اقسام سے حضرت کو اُسنے
بھی جسکی شان میں قہرِ خدا ہے
نے حضرت کی پیدائش سے خوش ہے
بھیجے جو ہوئے حضرت یہہ پیدا
سو اِس باعث سے دوشنبے کی ہر رات
غرض جب کافرِ بیدین و مردود
عجب کیا پھر جو ہین [illegible] ار کامل
بھی ہر یک سال وے مولود کی رات
بہت آراستہ کر بزمِ مولود
دو زانو بیٹھہ صف در صف ادب سے

بھی پانی سے میرے ہوتے ہیں لب تر
کہ اُس شب کو محمد شاہِ عالم
ہوئی اُس سے خوشی سبکو ہویدا
نویدِ خوشدلی مجھہ کو سُنائی
کیا اُسکو یقین آزاد اُسدم
میرے پر بس ہے وارد نازگی سب
کرامت کا نشان ظاہر یہہ سب ہے
کہ اِس شادی کا پھل ظاہر ہے کسطور
کہ تھا بولہب مردود اور کافر
دکھایا ہے بشر رافت کو اُسنے
یہہ نازل سورۂ تبّت یدا ہے
کیا آزاد اُس نے ثوبیہ کو
خوشی حاصل ہوئی اُسکو ہویدا
یقین رہتا ہے اِس شب اِس خوشی سات
عوض میں اُس خوشی کے ہووے خوشنود
خدا اُس نام پر کرتے ہیں جو دل
تصرف مال اکثر کرتے ہیں خوشی سات
معطر کر زعطر و مجمرِ عود
جلال و عزت و جاہ و طرب سے

ثنا کرتے ہین ذکر اُس شاہِ دین کا
حبیبِ حق امام المرسلین کا

درود اُس نام پر پڑھتے ہین ہردم
دل و جان بس فدا کرتے ہین ہردم

ہمیشہ حق رکھے دل شاد اُن کو
کرے سب غم سے بھی آزاد اُن کو

رہے دُنیا مین عزت اُنکی دایم
رہے سب مال و دولت اُنکا قایم

سلامت بھی رہے ایمان اُن کا
نہ ہووے راہ زن شیطان اُنکا

رہین دلشاد ووے دو نو جہان مین
عذابون سے رہین امن و امان مین

لیجاوے اُن کو حق دار البقا مین
رہین دایم وسے فردوسِ عُلا مین

غنیمت ہی عجب یہہ کام یارو
یہہ راہِ دین ہی اجی دیندارو

کرو اِس کام مین بس جان نثاری
کہ تا ہووے قوی سب دینداری

غرض جس رات کو سلطانِ مرسل
ہوئے پیدا یقین سالارِ افضل

مبارک شب وہ کامل سربسر تھی
بزرگی اُسکی عالم مین نشر تھی

عجب تھے نادر اُس شب کے علامات
تھے ظاہر اُسکے آثارِ کرامات

جو راہب تھے مقرر اُس زمان مین
کتاب اللہ سے واقف جہان مین

یقین اُس رات کے آثار سب دیکھ
نوادر ہر گھڑی انوار سب دیکھ

اُسی ساعت کئے ہین سب نے معلوم
ہوا ہے اُس علامت پر یہہ مفہوم

کہ اُس شب شاہِ دین سالارِ ابرار
محمد مصطفی سلطانِ مختار

ہوئے ہین اِس گھڑی پیدا جہان مین
ہوئے ہین جلوہ گر کون و مکان مین

کتاب اللہ مین اِس شب کے احوال
یقین مرقوم تھے آثارِ اجلال

غرض اُس شب مین وہ آثار سب دیکھ
جہان مین جلوہ گر انوار سب دیکھ

پڑی بچار راہبون مین انگھڑی دھوم — گئے سب نے شب مولود معلوم
یہہ لکھتے ہین کہ راہب پاک باطن — کئی مکے کی سرحد مین تھے ساکن
صلاحیت تھی انکی سب مین مشہور — عبادت سے تھے سب اوقات معمور
ہریک تھا علم اور دانش مین استاد — کہن سال اور سب تھے مرد آزاد
مکان سے اپنے کم آتے تھے باہر — ریاضت اسکی تھی عالم مین ظاہر
غرض جس شب کو سلطان دو عالم — ہوئے پیدا امام جن و آدم
مخبر ہوتے ہی مل راہب تمامی — مثال عید کر پوشاک نامی
اداکر تہنیت کے انگھڑی طور — چلے کعبے مین سب آئے ہین فی الفور
قریشی تھے وہان سب خاص اور عام — سبھون نے دیکھہ با تعظیم و اکرام
تمامی راہبون کو لاکے یکسر — بٹھائے جاہ و عزت کے مکان پر
لگے تب پوچھنے یکبار راہب — قریشون کی طرف ہو کر مخاطب
کہ ای اشراف سب قوم عرب کے — سبھی مسند نشین فخر و نسب کے
تمھارے پاس ہم آئے ہین اس روز — یہہ لائے ہین سوال بہجت افروز
کہو کسکے ہوا گھر آج شب مین — تولد یک پسر عالی نسب مین
جواب انکو دیئے ہین سب نے اس طور — نہ کوئی پیدا ہوا ہے طفل فی الفور
یہہ سن سب نے کہے حیرت عجب ہے — خلاف واقعہ یہہ قول سب ہے
یقین ہمکے ہین اس شب ماہ تابان — ہوئے پیدا امام جن و انسان
کتابون مین یقین یہہ سب خبر ہے — شب مولود احمد یہہ نشر ہے
خلاف امر رب ہووے نہ کچھہ کام — تمھاری بات سے حیرت ہے انجام

یہہ سُنکر سب قریشی ہوگئے مخذول | لگے کرنے کو اُسدم فکر معقول
وہان آئے ہین عبد المطلب تب | زبان اُنکی کُھلی ہے اُسگھڑی سب
سخن وہ راہبون کا سُنکے یکبار | لگے کہنے زبان کو کر گہربار
کہ اے اہل الکتاب اُسدم تمھارا | سخن ہے صدق بیشک آشکارا
مقرر آجکی شب میرے گھر ایک | ہوا پیدا یتیم بے پدر ایک
وہ ہے لخت جگر میرے پسر کا | چراغ نور ہے میری نظر کا
گئے تب عرض سب نے باکرامت | کہو کیا تن مین ہین اُنکے علامت
یہہ سُنکر اُسگھڑی عبد المطلب | لگے کہنے کو اُسدم ہو مخاطب
کہ اُس لڑکے کے نادر سب ہین آثار | ہے تابان سب بدن سے اُسکے انوار
جبین پر ہے عجب یک نور پیدا | نشان بھی پشت پر ہے یک ہویدا
درخشان نور سے سب اُسکا تن ہے | بریدہ ناف و مختون البطن ہے
شکم سے مان کے جب آیا مقرر | نہ آلایش سے تھا اُسکا بدن تر
نہ تن پر اُسکے تھی آلودہ ناکی | بدن پر تھی صفائی اور پاکی
نہ مان پر اُسکی کچھہ گذری مصیبت | کہ جیسی عورتون پر ہے اذیت
شکم سے جسگھڑی آیا وہ باہر | ہوا ایک نور روشن اُس سے ظاہر
ہوئے ہین سب در و دیوار پر نور | کیا ہے نور نے سب گھر کو معمور
ندا بیشک ہوئی ہے غیب سے تب | کسے اُسکو نہ دکھلاؤ ذرہ اب
رہے گھر مین یہہ مخفی تین دن رات | نہ آوے اُس جگہہ انسان کی ذات
سُنی جب راہبون نے سب یہہ تقریر | خوشی سے کھل گئی ہے سب کی تصویر

بجالا سب نے سجدہ شکر کا تب
کہ اے جدِّ نبی عبدالمطلب
لکھے توریت میں یہہ سب نشان ہیں
یقین واللہ یہہ ختم رسل ہیں
یہی سرتاج ہیں سب انبیا کے
یہی ہیں آفتاب برج شاہی
یہی ہیں مشعل بزم ہدایت
نبوت کی صدف کے ہیں یہی دُر
زمین کے اور زمان کے ہیں یہی نور
منور ان سے ہووے گھر جہان کا
ہے رتبہ انبیا سے اُن کا برتر
یہہ کہہ کر سب نے کلمہ پڑھائے
خوشی ہوکر وہان سے سب گئے ہیں
فرشتون نے یہہ سن عظمت نبی کی
کئے اُس روز سے سارے دانے معلوم
دگر ہے ابن ثابت سے روایت
کہ تھین شہر مدینے میں تھا ساکن
میری تھی عمر اُسدم ہفت سالہ
سو یکشب میں نے اُٹھ وقت سحرگاہ

لگے یکبارگی کہنے کو وے سب
چراغ نور کے مشکوات ثاقب
علامت یہہ تمامی سب عیان ہیں
چراغ بزم دین نور رسل ہیں
یہی محبوب ہیں بیشک خدا کے
یہی ہیں شعشۂ نور الٰہی
یہی ہیں گوہر کان عنایت
کرامت کے فلک کے ہیں یہی خور
رسالت کی ہے مسند ان سے معمور
خجستہ حال سارے انس و جان کا
یہی ہیں قاسم جنت و کوثر
سبھی راہب مسلمانی میں آئے
مراد دو جہان حاصل کئے ہیں
بزرگی اور سب عزت نبی کی
کہ ہیں ختم رسالت شاہ معصوم
حسان ہے نام جسکا خوش نہایت
تھا نابالغ مقرر اور کم سن
تھے رخسارے میرے تب مثل لالہ
یہودی ایک دیکھا میں نے ناگاہ

بلندی پر مقرر وہ کھڑا ہو
یہہ سن اسکی ندا تب خاص اور عام
لگے ہین پوچھنے تب اُس سے سارے
کیا سب قوم کو اپنے ندا اب
کہا دیکھو فلک پر اک ستارہ
نشان ہے یہہ ظہورِ احمدی کا
دلیلِ بعثتِ ختم المرسلین ہے
مقرر آج وہ ختمِ رسالت
قریب آیا ہے اسدم دوران کا
نیا دین ہووے سب عالم مین بنیاد
تلف سب خانمان ہووے ہمارا
ہمارے دلپہ یہہ داغِ ندامت
یہودی مین یہہ سارے اسکی تقریر
کہ اے نادان یقین تو یاوہ گو ہے
اثر ہے یہہ تیری دیوانگی کا
یقین اب دورِ احمد ہے بہت دور
سبھون کی سُنکے کر تقریر یہہ گوش
کہ یہہ اقوال منبر سے سر بسر اب
عجب شب ہے یہہ نادر پُر کرامات

لگا ہم قوم کو کرنے ندا وہ
جمع اسکے ہوئے ہین گرد اتمام
کہ کس باعث سے تو اِسطور بارے
تیرے دلکا سنا سب مدعا اب
یہہ نکلا ہے عجب نادر ستارہ
پیام آور ہے دینِ سرمدی کا
شبِ مولودِ احمدؐ یہہ یقین ہے
ہوئے پیدا جہان مین باجلالت
یہہ نادر ہے نشان فی الفور انکا
رسومِ موسوی سب ہووین برباد
یہہ غارت مال وجان ہووے ہمارا
رہے قایم مقرر تا قیامت
لگے ہین بولنے ہو غرق تشویر
سخن مین تیرے نادانیکی بو ہے
نشان ہے عقل سے بیگانگی کا
ولادت کا نہ یہہ اختر ہے پُرنور
کہا پھر اسطرح سے سنکے کھا جوش
یقین واللہ بس ہین معتبر سب
نبیؐ کی ہے یہی مولود کی بات

اِسی شب وُہ نبیِ آخر زمان کے ہوئے پیدا ہیں سرِ انس و جان کے
فلک پر بھی یہہ ظاہر ہے علامت نشان مولود کا ہے با کرامت
نہ بولا ہوں خلافِ عقل آخر سخن فرزانگی کا ہے یہہ ظاہر
یہہ سُن سارے یہودی ہوئے مُضطر سبھی اسلام گئے اپنے مکان پر
حسان نے جب سُنے ہیں سب یہہ اقوال لکھے ہیں گھر میں جا تاریخ فی الحال
گئے جب سرورِ عالم نے ہجرت مدینے کی طرف آئے ہیں حضرت
نبی کی اُسگھڑی مولود کی شب حسان نے سب تحقیق کر تب
سو گھر میں اپنے جا دیکھے ہیں فی الفور ہوئے دو مُتفق اقوال مسطور
سخن اُسکا ہوا ہے راست اسلام وہی مولود کی شب بھی مکرم
بھی لکھتے ہیں دگر اِس طرح مذکور کہ تھا یثرب میں زاہد ایک مشہور
مُقرر بو قبیس اُسکا تھا بس نام نہایت پیر تھا وُہ نیک انجام
غرض مولود کی شب اُسنے نادر کرامت کی علامت دیکھ ظاہر
شب مولود کو تحقیق کر کر نشان اُس رات کے سارے نظر کر
فخر ہوتے لباسِ عید کر تب بجا لا وُہ رُسومِ تہنیت سب
ادا کر پھر وہ نہیں ذکرِ شہادت ہوا ہے اُسگھڑی اہلِ سعادت
غرض مولود کی شب وُہ عجب تھی کرامت سے بھری معروف سب تھی
نوادر شب تھی وُہ خوبی سے معمور سراپا نورِ محبوبی سے معمور
بیان اُس شب کا ہے سب بے نہایت نہیں ہے اُس بیان کا حد و غایت
محض لکھ کر بیان نادر یہہ شمہ کیا ظاہر جلالت کا کرشمہ

یہان سے اس بیان کو کرکے موقوف
لکھون طفلی کا اب احوال موصوف

بیان طفلی کا نادر سر بسر ہے
حلاوت اس بیان مین شیر سے ہے

عجب ہے عالم طفلی یہہ فاخر
ہر یک عالم سے ہے عالم یہہ نادر

ہے طفلی کو سباقت سلطنت پر
یہہ طفلی بادشاہی ہے مقرر

حضوصاً جو شہ کون و مکان ہین
مقرر بادشاہ دو جہان ہین

کہو پھر عالم ان کی طفلیت کا
دکھاوے طور کیا کیا کیفیت کا

بیان اس طفلیت کا کرکے اظہر
شکر لب شیر سے کرتا ہون اب تر

عجب اس شیرخوارگی کا بیان ہے
مزہ شیر و شکر مین یہہ کہان ہے

روایت اس طرح لکھتے ہین رنگین
فصاحت سے زبان ہے جنکی شیرین

کہ جب پیدا ہوئے شاہ جہان گیر
گرامی آفتاب برج توقیر

چراغ حجرہ چرخ معلا
حبیب خالق و محبوب مولا

محمد مصطفی سالار الکل
امام الانبیا سلطان مرسل

اسی ساعت یقین رضوان جنت
کہ جو مشہور ہے دربان جنت

ہوا ہے ملتجی السلام خدا سے
جناب خالق ارض و سما سے

کہ یارب دودھ دیوے پرون مین
عطا کر لولوء تر گوہرون مین

کہ تا اسلام شہنشاہ امین کو
پلاؤن دودھ ختم المرسلین کو

سرفراز انکی اب کردانگی سے
تونگر تر کر اس سرمایگی سے

اسی ساعت دعا کر حق نے مقبول
عطا انکو کیا یہہ قرب مسئول

تو رضوان نے پلائے تین دن تک
یقین سلطان دین کو دودھ بیشک

تھا اُس ایّام میں حجرہ کا دربند — گذرِ انسان کا تھا موقوف یکچند
وہاں حاضر تھے سب ارواحِ مرسل — مقرّب بھی فرشتے جو ہیں اکمل
سو اس باعث یقین رضوان نے تیر — پلایا آپ کو باعزّ و توقیر
دِگر اس باب میں نادر روایت — یہہ لکھتے ہیں طرب افزا حکایت
کہ جبتک آپ تھے حجرے میں محجوب — سو اُس ایّام میں وہ ربِّ محبوب
انگوٹھا اپنا رکھہ ہر بار لب پر — مقرّر شیر سے کرتے تھے لب تر
عجب انگشت تھا وہ چشمۂ نور — مقرّر دودھ سے دایم تھا معمور
وہ حجرہ عالمِ جبروت تھا بس — وہاں دودھ انگلیونکا قوت تھا بس
دگر ہے یک روایت بس شکرریز — حلاوت بخش اور شیرین انگیز
کہ تھا یک مرغ کوثر کے کنارے — سفید اُسکے مقرّر پر تھے سارے
وہ آ جنّت سے کھول اپنا پر و بال — پلاتا دودھ تھا حضرت کو بہر حال
تھے پر اُسکے منوّر رشکِ خورشید — بھرا تھا دودھ نادر اُسمیں جاوید
روایت ہے دِگر اِس طرح مرقوم — کہ حضرت شاہِ دین سلطانِ معصوم
فرشتوں کے لبوں سے میوۂ تر — یقین باریک کر کھاتے تھے اکثر
کبوتر کے غرض بیچے موافق — کھلاتے تھے ملک باشانِ لاہوت
وہ میوہ تھا یقین فردوس کا سب — تھا حجرے میں وہ قوتِ دلبرِ رب
لکھا بعضوں نے اُس حجرہ میں یکسیر — نبی نے کچھ نہ کھائے ہیں مقرّب
وہ حجرہ عالمِ جبروت تھا سب — مقرّر خانۂ ملکوت تھا سب
سو اُس باعث سے اُس عالم کا لے طور — رہے ہیں بے غذا حجرے میں مغفور

مثالِ عالمِ پرنورِ ملکوت
غرض حجرے کا جس ساعت کھلا در
ہوئے ہین شاہِ عالم بعدِ سہ روز
گئے ہین دودھ پھر نوش اپنی مان کا
ہوئے پھر ثوبیہ کے بخت عالی
اُنھون نے تب شہِ والاگہر کو
پلائے دودھ اپنا چار مہ تک
قبول انکا نبیؐ نے بھی کئے دود
حلیمہ کو دیا پھر حق نے اجلال
وطن سے اپنے وہ آئی ہین اسدم
اُنھون نے دودھ حضرت کو دئیے ہین
پھر آخر اُس نہالِ باغ جان کو
لیجا کر ساتھ تب اپنے مکان پر
رہے ہین دو برس باجاہ و تمکین
دگر اہلِ سیر نے یہہ روایت
کہ جسدم سرورِ دین شاہِ کونین
محمد مصطفیؐ سلطانِ کامل
ہوئے پیدا جہان مین بامکارم
ہوئی ہے غیب سے آواز اُسدم
یقین ذکرِ الہی تھا وہان قوت
ہوئے ہین آمنہ کے بخت انور
کنارِ آمنہ مین جلوہ افروز
یقین دن سات خاتونِ جہان کا
ہوا ہے اُنپہ فضلِ لایزالی
مہِ آفاق و مہرِ بحر و بر کو
شرف حاصل کئے ہین اُس سے بیشک
ہوئے اُن سے تنکر لبِ شیرآلود
ہوئے ہین اُنکے عالی بخت و اقبال
ملے ہین اُنکو یہہ اجلالِ اعظم
کمالِ سرمدی حاصل کئے ہین
فروغِ دیدۂ چشمِ جہان کو
رکھے ہین اپنے بیشک چشمِ جان پر
حلیمہ کے مکان پر سرورِ دین
لکھے ہین اِس طرح سے باغبایت
چراغِ ہر دو عالم نورِ عینین
شہنشاہِ جہان شمعِ منازل
جہان جنکے وسیلے سے ہے قائم
کہ اب پیدا ہوا خورشیدِ عالم

جہان سب اُن سے پاوی زیب و زینت  خلایق کو ملی ہے اُن سے عزت
عجب ہین بخت عالی اُسکے مسعود  پلاوے اپنا جو اُس ماہ کو دود
کرے جو پرورش اِس پاکتن کو  طراوت اُسکی بخشے یاسمن کو
بزرگی پاوے وُہ دونو جہان مین  شرف اُسکو ملے کون و مکان مین
نصیبہ اُسکا ہے دایم گرامی  اُسے حاصل ہے ہر دم شادکامی
ندا یہہ سُن جناب کبریا مین  تعلی حضرتِ ربّ العلامین
ہوئے ہین ملتجی سب کوہ و دریا  سحاب و ارض و افلاک و ثریا
دگر اشجار و انہار بیابان  طیور و مرغ و ماہی اور حیوان
کہ یارب کر عطا ہمکو یہہ توقیر  ہمارے جسم مین دے اِس گھڑی شیر
عنایت کر کرم سے اپنے رخصت  کہ تا یکبارگی باصد محبت
درِ دولت پہ جا سلطانِ دین کے  تکرم اُس امام المرسلین کے
پلاوین دودھ اُس شاہِ زمن کو  رسولِ حق حبیبِ ذوالمنن کو
شرف تا اُسمے پاوین دو جہان مین  رہین دلشاد ہو کون و مکان مین
جنابِ حق سے آئی ہے ندا تب  کہ اِس دولت سے تم محروم ہو سب
نہین تم اِس فضیلت کے ہو قابل  نہوگی یہہ فضیلت کسکو حاصل
یقین روزِ ازل سے یہہ مراتب  سعادت اور کرامت بامناقب
عطا ہم نے کئے اِس پارسا کو  حلیمہ پاک دامن باوفا کو
کہ جو ساکن ہے اب ملکِ عرب مین  ہے ظاہر پارسائی اسکی سب مین
وطن سے اپنے وُہ آوے مقرر  جلالِ سرمدی پاوے مقرر

حلیمہ کا لکھوں نادر بیان اب — کروں کلکِ سخن گوہر فشان اب
کہ تھا گمّے کے باہر ایک نامی — قبیلہ پاکبازوں کا گرامی
بنی اسعد تھا وُہ موسوم سب میں — یقیں مشہور تھا ملکِ عرب میں
اُنھوں میں پارسا تھی یک کریمہ — مبارک نام تھا اُنکا حلیمہ
نہایت تھیں وُہ بی بی پاکدامن — تھی اُنکی نیکبختی سب میں روشن
خدا کا اُنپہ تھا فضل و عنایت — تھی ظاہر اُن کی عصمت بے نہایت
قضارا اُس زمیں پر قحط سالی — ہوئی وارد نشانِ پائمالی
ہوئے اُس قحط سے سب خاص و عام — گرفتارِ مصیبت اور آلام
حلیمہ پر زیادہ تنگ دستی — ہوئی وارد مصیبت اور سختی
تھی اُن ایام میں وے حاملہ تھیں — گرفتار تھا گئے کاملہ تھیں
سو اِس باعث وُہ فاقے سے اذیت — اُٹھا رہتی تھیں دایم با مصیبت
ولے دایم خدا کے وُہ رضا میں — تھیں صابر اُس مصیبت اور بلا میں
اُسی فاقے میں با رنج و مصیبت — ہوئے ہیں وارد آثارِ ولادت
کیا حق نے عطا تب اُن کو فرزند — ہمایوں طلعت و شمشاد پیوند
ولے فاقے کے باعث تھیں وے دلگیر — نہایت خشک تر سینہ تھا بے شیر
حلیمہ کا اُسی محنت میں یک شب — قضارا آ گیا ہے جان بر لب
پڑی تھی جو کمہ کی سب تنیں آتش — یکایک اُنکو اُس دم آ گیا غش
سو دیکھا آپنے یکبار در خواب — جوانِ پاک صورت مثلِ مہتاب
پکڑ تب اُسنے ہاتھ اُنکا بتوقیر — لگا کہنے بارگی در چشمۂ شیر

بدن سب اُنکا کرتب اُس سے طاہر | پلا پانی لگا کہنے کو ظاہر
کہ ای بی بی یہہ پانی پر ضیا ہے | یقین یہہ چشمۂ دار البقا ہے
عجب ہے پُر حلاوت اِسکی تاثیر | نہ پانی بلکہ یہہ ہے چشمۂ شیر
یقین پینے سے اِسکے بے اذیت | رفع ہے یارب ہووے مُصیبت
بھی سینہ شیر مُشک آلودہ سے اب | مُقرر اِسگھڑی ہووے لبالب
تمھارے بخت اعلیٰ تر ہیں سب سے | قوی طالع ہیں بیشک فضلِ رب سے
تم اپنا دودھ ختم المرسلین کو | پلاؤگے شہنشاہِ امین کو
چلو تم اِسگھڑی تکیے کی جانب | یہان سے ہو روانہ با مطالب
لیں تم کو وہان وہ شیر خوارے | گرامی چرخ عظمت کے ستارے
ہلالِ اوج رافت مہرِ بطحا | شہِ ہر دو جہان رشکِ ثریا
شہنشاہِ جہان سلطانِ غالب | مکرّم آفتاب برجِ ثاقب
چراغ افروزِ بزم سربلندی | فروغ ہر دو چشمِ ہوشمندی
ہمایون فطرت و عالی خصایل | گرامی ہمت و والا فضایل
بہارِ گلشن جاہ و جلالت | مُعلّی غنچۂ باغ رسالت
سپہ سالار خیل رہنمایان | کلیدِ خانۂ مشکل کشایان
درخشان نیّرِ ایوانِ افلاک | چراغِ روح و شمعِ بزمِ خاک
محمد مُصطفیٰ سلطانِ آفاق | دُرِ دریاے وحدت نورِ اخلاق
یہہ کہہ اُسنے پھرا سینے پہ تب ہاتھ | گیا رخصت وہان سے لے خوشی ساتھ
حلیمہ کے ہوئے ہین چشم تب باز | گیا ہے عقل سے تب لیکے پرواز

نظر انکی پڑی چھاتی پہ جس دم
اُچھلتا اُس سے تھا فوارہ شیر
ہوا تھا تازہ تر سرو گل اندام
گویا آئی بہار اُسدم خزان کو
نہین تھی بھوکھ کی بید القاحت
ہوا تب اُنکے دلمین شوق غالب
اُسی ساعت ہوئے گھر کو راہی
وہان حضرت کے چہرے پر نظر کر
لے اپنے ساتھ اُس ماہِ فلک کو
وہان سے لائے ہین اپنے مکان پر
نبی کے سب قدم سے اُنکے گھر مین
ہوا سارا مکان نعمت سے معمور
اُسیدن ابر رحمت آگیا ہے
برسنے کو لگا ہے اُسگھڑی آب
ہوئی ہے دور اُسدم قحط سالی
برکت یہہ خدا نے اُس قدم کی
کیا حضرت کے باعث سبکو دلشاد
غرض اُس سرورِ عالی کے دم سے
ہوئی رحمت سے وُہ معمور سرحد

تو دیکھا آپ نے سب پیرہن نم
نظر آئی بدن کی اور تاثیر
کھلا تھا مثل غنچہ روئے گل فام
ملی ہے تازگی سرو روان کو
بھرا تھا پیٹ تھی سب تنمین راحت
جمالِ مصطفیٰ کے ہوکے طالب
ہوئے پروانۂ نور الٰہی
منوّر اپنے دیدے سر بسر کر
چراغ خانۂ مُلک و مَلک کو
رکھے ہین آپ کو چشمِ جہان پر
برکت آگئی سب خشک و تر مین
ہوا گھر سیم و زر سے انکا بھرپور
گھٹا اُس شہر پر اُس نے کیا ہے
ہوا انکا وطن سب سبز و سیراب
سبھون کے آگئی چہرے پہ لالی
دکھایا ہے وجودِ محترم کی
کیا قحط و بلا سے سب کو آزاد
مبارک آپ کے نامی قدم سے
ہوئے طالع بنی اسعد کے اسعد

ہوا

ہوا سیراب اسلام سب در و دشت
ہوئے ہیں کوہ و صحرا مثلِ گلگشت

کرشمہ یہہ عجب تھا مصطفیٰ کا
امام المرسلین نورِ خدا کا

قدم سے جنکے پائی زیب ہستی
ہوا آباد سب آفاق و بستی

اُسی سرحد میں آئے ہیں قدم وہ
ہوئے ہیں نور افشان دم بدم وہ

سو اُس باعث اُسی سرحد میں یکبار
نظر رحمت کے سب آئے ہیں آثار

ہوا آباد بس عالم تمامی
حلیمہ کو ملی جب شادکامی

لکھوں طفلی کے سب اعجاز نادر
سناؤں ہر سخن رشکِ جواہر

یہہ لکھتے ہیں یہاں اہلِ سیر سب
مقرر راویانِ معتبر سب

کہ جس دم اُس گلِ باغِ صفا پر
نہالِ بوستانِ مصطفا پر

تھے وارد عالمِ طفلی کے ایام
سو اُس ایامِ طفلیت میں مدام

علامت سب بزرگی کے نوادر
مقرر ہر گھڑی ہوتے تھے ظاہر

عجائب ہیں وہ نادر سب علامات
طفولیت کے آثارِ کرامات

بیان پُر مغز نادر یہہ عجب ہے
بھرا خوبی سے اور پاکیزہ سب ہے

یہہ لکھتے ہیں وجودِ مصطفیٰ کا
معلی آفتابِ پُر ضیا کا

نہ طفلی میں کبھی آلودگی سے
رہا مخلوط ہو آلودگی سے

تنِ نازک نجاست سے بری تھا
مقرر پاک و طاہر ہر گھڑی تھا

نہ اُس تن پر نجاست کا اثر کب
کہیں دیکھا کسی نے کر نظر کب

ہمیشہ تن میں تھی صافی دیا کی
سدا رہتی تھی دور آلودہ ناکی

نہ دیکھا کسی نے کب بستر پہ اُنکے
نجاست جامۂ اطہر پہ اُنکے

مقرر خواب مین وہ جامہ خواب — یہ حضرت کا ہوا ہے غرق پیشاب
بھی بیداری مین حضرت نے مقرر — کئے نہین کب وجود پاک کو تر
ہمیشہ رات دن مین ایک نوبت — قضاے حاجت کی تھی معمول ساعت
بھی حضرت کا ہمیشہ جسم تھا گل — معطر عطر سے ہر بار جون گل
عجب تھا حال نادر خوابگہ کا — سدا خوشبو سے بس رہتا تھا مہکا
خجل تھا عطر اُس بستر کی بو سے — مبارک جامۂ انور کی بو سے
بھی کس نے شرمگاہ مصطفیٰ کو — مبارک اُس وجود باحیا کو
مثال گل کدھی عریان نہ دیکھا — کدھی بے ستر و بے سامان نہ دیکھا
فرشتے تھے نگہبان شرمگہ پر — ہمیشہ ڈھانکتے تھے سب مقرر
حیا سے شرمگہ نادر تھا ممور — نگاہون سے تھا ہر دم سب کے مستور
بھی لکھتے ہین دگر یہ حال نادر — یقین اُس حالت طفلی مین ظاہر
مقابل آپ کے آجا نور سب — یقین کرتے تھے جس ساعت گذر سب
وہ ہر یک سر زمین پر ب ادب سے — سدا رکھتے تھے بس جاہ و طرب سے
کرشمہ دیکھ یہ حضرت کا نادر — ہو حیرت ناک سب رہتے تھے ناظر
جلالت کا دگر احوال مرغوب — لکھا ہے راویون نے اسطرح خوب
کہ اُس خورشید اوج مکرمت پر — معلّی مہر عالی منزلت پر
تھا جس ایام مین طفلی کا عالم — قماشش نور مین تھا سرو جس دم
شعا اُس ایام مین یک بار ہر روز — یقین باعظمت و جاہ و دل افروز
فلک سے نور خورشید جہان کا — مقرر آفتاب آسمان کا

اُترتا تھا

اُتر آتا تھا یک ساعت زمین پر      تصدق ہو امام العالمین پر
وہان خورشید کا وُہ نور یکبار      نبی ؐ کو اپنے دکھلاتا تھا انوار
بھی اُس ساعت مثالِ پیرہن ہو      نوادر ایک جامہ زیبِ تن ہو
یقین آغوش مین حضرت کو لے تب      سدا ملبوسِ تن ہوتا تھا وُہ سب
پھر آخر مقتبس کر نورِ اعجاز      فلک پر اُس گھڑی کرتا تھا پرواز
ہمیشہ آفتابِ عالم افروز      اسی صورت سے بس آتا تھا ہر روز
نبی سے اقتباسِ نور کر کر      یقین جاتا تھا اس ساعت فلک پر
یہی ہر روز تھا معمول اسکا      عجب تھا قاعدہ معقول اُسکا
تماشا یہہ عجائب سربسر تھا      جہان مین اُن دنون مشہور تر تھا
غرض حضرت کا وُہ جسمِ منوّر      نہایت تھا گرامی اور انور
مُعطّر آفتابِ اوجِ افلاک      نبی ؐ کا دیکھنا در چہرۂ پاک
یقین شیدا وُہ عاشق سربسر تھا      سراپا ایک پروانہ نگر تھا
سو اس باعث زمین پر آکے ہر روز      فدا ہوتا تھا بر سرو دل افروز
تجلی دیکھہ نورِ مصطفیٰ ؐ کی      چراغِ بارگاہِ کبریا کی
تپش خورشید کی ہوتی تھی زایل      اثر سوزش کا سب ہوتا تھا باطل
مقابل آپ کے جون گوہر نور      جلا دیتے یقین ہوتا تھا معمور
وجودِ مصطفیٰ مین یہہ اثر تھا      یہہ طفلی کا کرشمہ معتبر تھا
روایت دوسری ہے یہہ دل افروز      کہ اِس ایام طفلیت مین ہر روز
مُعلّا اُس جنابِ مصطفیٰ ؐ مین      منوّر بارگاہِ پُرضیا مین

یقین وہ مرغ آ ہوئے تھے حاضر
خجل تھا مہرِ تابان اُن سے ظاہر

صفائی سے پر و بال لُٹے تھے معمور
نہایت چاند سے رہتے تھے پُر نور

وے آ نزدیک جھولے کے مقرر
نظر فرما جمالِ مصطفیٰ پر

گریبان کھول پھر اُس ماہِ نو کا
ہلالِ دین چراغ پیش رو کا

اُتر کر اُسمین بس ہوئے تھے غائب
کرشمہ تھا نجم کا یہہ عجائب

لکھا مضمون نے بھی اِسطور نادر
کہ اِس صورت سے بس ہر روز ظاہر

ہمیشہ شخص وو ہوتے تھے پیدا
کرین جو یک نظر سے سب کو شیدا

سو آ حضرت کے وہ نزدیک یکبار
ہو عاشق ایک ساعت دیکھ دیدار

گریبان کھول پھر حضرت کا اُس دم
مثالِ طفل ہو یکبار باہم

گریبان مین اُتر ہوتے تھے محجوب
یہی تھا قاعدہ ہر روز مرغوب

وے یک شخص کو کِس نے دوبارہ
شمایل مین نہ دیکھا آنکھ وہ

نئے دو شخص با شانِ عجائب
گریبان مین سدا ہوتے تھے غائب

گریبان سے وے پھر جاتے تھے کدھر
سبھی اِس بھید سے بس بیخبر تھے

عجب حضرت کے یہہ نادر تھے آثار
کرامت کے ہویدا تھے یہہ اسرار

نہ اِس اسرار سے تھا کوئی آگاہ
نہ کِس پر یہہ کھلا ہے بھید ناگاہ

کہ وے دو مرغ اور دو شخص نادر
کہان سے آکے وہان ہوتے تھے حاضر

گریبان سے گذر پھر کس مکان کا
سفر کرتے تھے نادر تر کہان کا

وہ کیا اسرار اور کیا رہگذر تھی
نہ اِس اسرار کی کِسکو خبر تھی

غرض سِترِ نبی ہین سب عجائب
یہہ ہین اسرار نادر اور غرائب

نبی کی ذات بس نورِ خدا ہے
ہزاروں عارف اس دریا میں ہیں غرق
نہ اِس دریا کو پایاں اور حد ہے
بیاں دے اس سخن کو اختصاری
یہ ہے عباس رضی سے نادر روایت
کہ جس ایام میں سلطانِ اکوان
نہایت طفل رشک یاسمین تھے
سو یک شب کو حلیمہ نے تمامی
رکھے ہیں انکو بس جھولے میں لا کر
پڑا تھا چاندنی کا اسگھڑی نور
روا سے تب گرہ بازو پہ یکبار
کیا ہے درد نے تب انکو بے چین
ہوئے ہیں مستعد رونیکی جانب
اُسیدم چاند ایوانِ فلک سے
لگا جھولے کے گرد اگرد پھرنے
لگا ہے کھیلنے ماہِ یقیں سے
شہنشاہِ جہاں خورشیدِ آفاق
جدھر انگلی سے کرتے تھے اشارا
چلا آتا تھا اپنا سر جھکا کر

یقیں دریائے عظمت ادرولا ہے
نہ واقف ہے کوئی از پائے تا فرق
نہ واقف کوئی جز ذاتِ صمد ہے
کروں دیگر بیاں سے زرنگاری
کہ جو ہیں عم سلطانِ ہدایت
محمد مصطفیٰ دریائے احسان
نزاکت سے سراپا نازنیں تھے
نبی کے سرو قد کو دھو گرائی
گئے پھر کام کو لینے مقرر
مہ افلاک سے عالم تھا معمور
پڑی ہے پیچ کھا حضرت نے بسیار
یقیں اُسدم وہ سب کے نورِ عینین
گئے ہیں قصد رونے کا عجائب
اتر آیا شبستانِ فلک سے
تصدق آپ کو حضرت پہ کرنے
معلی اس چراغِ بزمِ دین سے
محمد مصطفیٰ سلطانِ عشاق
اُدھر ماہِ فلک وہ اشکارا
اشارے پر پھرا کرتا تھا کمیں

سرہانے آ کبھی ہوتا تھا تاقب کدھی آتا تھا بس پیرونکی جانب
کبھی دائیں کدھی بائیں طرف وہ یقیں پھرتا تھا ماہِ پرشرف وہ
مقابل آ کے پھر آ ادب سے لگا جب بولنے جاہ و طرب سے
کہ اے خورشید عالم بدرِ کامل ہلالِ آسمان نورِ منازل
خدا نے آپکے باعث جہاں سب کیا پیدا زمیں تا آسماں سب
خدا کے آپ دلبر بس یقیں ہیں مقرر رحمۃً للعالمیں ہیں
کیا جب آپ نے اب قصد یکبار کہ رونے سے کریں دیدے گہربار
ولیکن ایک قطرہ گر زمیں پر گرے اِس نرگسِ شہلا سے یکسر
ہلیگا اُس گھڑی عرشِ بریں سب تزلزل میں یقیں آوے زمیں سب
نہ نکلے پھر زمیں پر سبزۂ تر گیاہِ سبز ہووے خاک یکسر
اِسی باعث سے سب اُمت تمہاری یقیں ہو جاوے مضطر ایکباری
عجب تاثیر رونے کی ہے یہ شب نہ بہتر آپ کا رونا ہے اب جب
کرو اسدم نظر رحمت پہ اپنی شفقت بس کرو اُمت پہ اپنی
وہاں عباس اُس ساعت کھڑے تھے یقیں محوِ تماشا ہو رہے تھے
تب آہت چاند نے بس انگلی کر غور رہا جب آسمان پر جا کے فی الفور
غرض اُس سرورِ عالی نشانکی حبیبِ خالقِ ہر دو جہانکی
تو اور عالمِ طفلی عجب تھا منور جلوۂ خوبی سے سب تھا
نہ اِس طفلی کا عالم کس بشر نے نہ دیکھا جب کسی عالی قدر نے
مگر نورِ خدا وہ رب کے دلبر یہ طفلیت عجب رکھتے تھے یکسر

غرض طفلی کا خوش عالم عجب تھا
بھی حق کے مصطفیٰ تھے خاص محبوب
پھر اس طفلی میں محبوبی کے سب طور
بھی جس کا جو تشفیق ناز ہو وے
پیارے کا نہیں رونا کسے کب
سنو اس باعث یقین جان آفرین نے
پیارے کے نرکھہ رونے کو منظور
کہ تا بازی یہہ نادر کر دکھاوے
غرض یہہ ناز برداری عجب تھی
دُلارے کے عجب اعزاز سب تھے
یقین تھے مصطفیٰ حق کے پیارے
اتر کر ماہ نے بادل نوازی
نہیں یہہ طور آخر کچھ عجب ہے
نہ عالم تھا یقین وہ طفلیت کا
یقین طفلی میں حضرت کو خدا نے
کیا تھا واقف اسرار پنہان سے
وہ عالم گر تھا طفلیت سے منسوب
تھے واقف آپ ساری کیفیت سے
یقین مکشوف انپر غیب سب تھا

سبھوں کو طفل ہوتا ہے پیارا
خطاب انکو تھا محبوبی کا مرغوب
نظر آئے ہیں نادر تر یہہ فی الفور
کہو کیا اسکا پھر انداز ہو وے
پسند آتا ہے بکساعت کہو اب
خداوند سمٰوات و زمین نے
دیا ہے چاند کو یکبار دستور
یقین رونا تماشے میں بھلا دے
پیارے پن کی سرداری عجب تھی
یہہ محبوبی کے بیشک ناز سب تھے
پیارے کے عجب تھے ناز سارے
کیا محبوب رب سے کی بازی
نشان محبوبیت کا بس یہہ سب ہے
مقرر تھا وہ عالم قربیت کا
جناب حضرت رب العلا نے
رموز عالم کون و مکان سے
وے ستر الٰہی تھے نہ محجوب
گرامی تر رموز معرفت سے
تمامی عالم لاریب سب تھا

رکھا ہین کوئی شے مخفی خدا نے
کہو محبوب سے پردہ کہان ہے
نوادر اس سخن کے سب ہین آثار
سو اس باعث سنو لا ایک نادر
کہ یکدن آپ کی خدمت مین عباس رضؓ
ہوئے ہین عالم طفلی کے سائل
یہ سن حضرت نے تب انکی زبانی
کہ اے عم عالم طفلی عجب تھا
مجھے حق نے کیا جس روز پیدا
کیا آگاہ بیشک غیب سے سب
نہ کوئی سر حق مجھ سے نہان تھا
ہر یک شے جو زمین اور آسمان مین
مقرر اس سے واقف سربسر تھا
یہان تک جو قلم عرش علا پر
مین واقف تھا ہر یک اسکی رقم سے
یقین آواز لکھنے کی نوادر
مین اس آہستے سے اسکی باخبر تھا
بھی جو چرخ برین پر مہر اور ماہ
یقین سجدے مین سر رکھہ اٹھا ظاہر
مقرر اس جناب کبریا نے
یقین معشوق سے کیا شے نہان ہے
یہان لازم ہے اسدم کشف اسرار
تشفی سب کی بس کرتا ہون ظاہر
کہ جو بیشک ہین عم افضل الناس
کہ اس عالم مین تھا گویا قرب حاصل
کئے مین اس طرح گوہر فشانی
بھرا قرب الہی سے وہ سب تھا
اسی ساعت مین بس مجھکو ہویدا
تمامی عالم لاریب سے سب
رموز غیب بیشک سب عیان تھا
نہان ہے خلوت کون و مکان مین
تمامی جزو کل سے باخبر تھا
یقین اسدم جو لکھتا تھا مقرر
بھی اس ساعت جو لکھتے ہین قلم سے
میرے آ کان مین پڑتی تھی ظاہر
نہ غافل اس گھڑی مین سربسر تھا
جناب حق مین ہر شام و سحرگاہ
خدا کا ذکر جو کرتے تھے نادر

میں آواز انکا تب کرتا تھا بس گوش
نہیں تھا اسگھڑی میں طفل بیہوش

بھی جس شب میں مجھے حق نے جہاں میں
کیا پیدا مقرر جس زمان میں

اسی ساعت خدائے بحر و بر نے
مقرر خالق جن و بشر نے

کیا یک کوہ پیدا ہر فلک پر
وے ساتوں کوہ باعظمت مقرر

بلندی اور وسعت میں نہایت
نہیں رکھتے ہیں مثلک حد و غایت

فرشتے اسپہ کر پیدا اسی دم
کیا معمور سارے کوہ اعظم

سوا یہ حق کے تعداد انکی یکسر
نہیں معلوم ہے کسکو مقرر

قیامت تک اسی صورت سے ظاہر
ہی صلوات سب پڑھتے ہیں نادر

اللھم صل علی محمد فی الاولین والآخرین
وفی الملاء الاعلی الی یوم الدین

تو اب انکا میری امت کو بخشے
تمامی تابع ملت کو بخشے

غرض وہ کوہ اسدم سر بسر سب
میرے آئے تھے اس ساعت نظر سب

بھی آواز ہر فرشتے کی تمامی
یقین سنتا تھا ان کانوں سے نامی

غرض یہہ طفلیت کا کیا بیان ہے
نبی کی کیا بزرگی کا نشان ہے

مجھو کہو تو اسدم دیدۂ ہوش
یہہ عظمت کا بیان کر اسگھڑی گوش

کہو کیا شان ہے یہہ مصطفیٰ کی
حبیب خاص محبوب خدا کی

کہ جو طفلی میں تھا یہہ کشف نادر
بیان عرفان کا تھا بس یہہ ظاہر

کہو پھر جسگھڑی سلطان عالم
معلا کاشف اسرار اعظم

سریر جاہ و عزت کے ہو مالک
نبوت اسکے کئے ہیں تجھ ممالک

بکالت کے پھر اس ہنگام میں تب — کہ جو مہبط یقیں ہیں وحی کے سب
کہو کس شخ سے وہ واقف نہیں ہو — رہے ہیں بیخبر کس کام سے وو
یقیں جو عرش اعظم پر گئے ہیں — مکان و لامکان سب طے کئے ہیں
پھر انکا کشف غالب کس قدر تھا — نبیؐ سے کیا کہو محجوب تر تھا
یہاں ادراک کی کب ہے رسائی — جو پاوے مصطفیٰؐ سے آشنائی
نہ کام آوے یہاں اب خود فروشی — مکاں یہہ دیکھ بہتر ہے خموشی
خموشی اب یہاں منظور تر دیکھ — مقامِ انکساری سر بسر دیکھ
کروں اس مجلسِ پنجم کو آخر — ہزاروں تحفۂ صلوات فاخر
جنابِ مصطفیٰؐ میں بھیج انجام — سخن کو بس کروں خوبی سے اتمام
محبو با محبت از سرِ ہوش — کرو صلوات سے سینوں کو پرجوش

پڑھو صلوات محمد مصطفیٰؐ پر
اور ان کی آلِ پاک باصفا پر

اللّٰہم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وّ علیٰ اٰلِ سیّدنا محمّدٍ وّ بارِکْ وسلّم

## چھٹی مجلس

قلم نے دیکھ نادر شعلۂ نور — رکھہ اس کا غذ یہ اپنا فرقِ منشور
چلا ہے مجلسِ ششم میں کھا جوش — دکھاوے تا جہاں کو چشمۂ نوش
یہاں تک موج زن بحرِ کرم ہے — رواں تا حشر دریائے قدم ہے
ملائک تشنہ لب ہو صرف آویں — اسی دریا سے جامِ فیض پاویں

نبوت کا لکھوں اب حال نادر
لکھا ہے اس طرح سے ناقلوں نے
کہ حق نے اُس امام الانبیا کو
کیا مبعوث عالم پر تمامی
ہدایت پاوے حضرت سے جہان سب
نبی جو ہو گئے مبعوث یکسیر
فقط ہر قوم کے وے پیشوا تھے
نہ جنوں کو کیا دعوت کسی نے
وے سلطانِ مرسل شاہِ غالب
خلایق پر ہے بعثت انکا یقین عام
بنی آدم جہان تک بس سبھی ہیں
بھی جنوں کو کئے حضرت نے دعوت
ہوئے جو انبیا اور مرسلین سب
سو اُس باعث ہوئی حجت ہے قاطع
کواکب کا ہوا ہے نور مفقود
روایت اسطرح سے معنوی ہے
کہ جسدم سرورِ دین شاہِ عالم
ہوئے پیدا جہان میں باکمالت
ملک کو اُس گھڑی جان آفرین کا

کروں اجلال سب حضرت کے ظاہر
سبھی اہلِ سیر روشن کہیں ہے
رسولِ انس و جان خیر الورا کو
کریں تا انس و جان انکی غلامی
خلایق عام جو ہیں انس و جان سب
نہیں تھا عام بعثت انکا مقرر
نہ سارے خلق کے وے رہنما تھے
نہ پایا بعثت ایسا کس نبی نے
جو ہیں مہرِ مشارق اور مغارب
نبی سب کے ہیں حضرت ماہِ اسلام
سبھوں کے خاتم مرسل نبی ہیں
ہیں جن حضرت کے تابع اور اُمت
بشر آپ کے ہیں وے یقین سب
ہوئے ختم النبی یہ مہر ساطع
یہ ہیں خورشید عالم صاحب جود
ہر یک اِسناد سے روشن یہی ہے
محمد اشرف اولادِ آدم
درختان جن سے ہے اوج علا
ہوا فرمان ربّ العالمین کا

که جا کر اسگھڑی روئے زمین پر
نگہبانی کریں سلطان دین کی
ملک فرمانِ حق سے ہو گے مامور
نگہبانی کا پیشہ لیکے دایم
ہوئے جب ہفت سالہ شاہِ آفاق
ہوا فرمان اسرافیل کو تب
میرا محبوب وہ مشکین کلالہ
قد انکا نونہالِ باغ دین ہے
جبین اسکی منوّر با جلالت
تو اُس محبوب کی خدمتمیں جاکر
تو اسرافیل سن یہہ حکم رب کا
رہے خدمت میں اُس نور الہدا کے
ہمیشہ ہو مرافق اور ملازم
حضر میں اور سفر میں ساتھ تھے وہ
اسی صورت سے لے خدمت کا پیشہ
دکھا کب چہرۂ انور نبی ص کو
کدھی لب کھول با لحنِ طرب خیز
اسی صورت سے تھے ہمدم نبی کے
ہوئی جب عمر اُس فریاد رس کی

وہاں دہلیز ختم المرسلین پر
چراغ خانۂ علم و یقین کی
زمین پر آئے ہیں با فرِ منوّر
رہے خدمت میں آنحضرت کے قایم
محمد مصطفیٰ محبوب خلاق
کہ ہے دربار اعلیٰ کے مقرب
ہوا ہے اسگھڑی بس ہفت سالہ
گل رخسار شمع آفرین ہے
ہے روشن مطلعِ مہرِ رسالت
سدا محظوظ رہ نت فیض پاکر
زمین پر آئے شیوہ لے ادب کا
چراغ نجم و بدر الدجا کے
حضوری میں رہے ہیں دل سے قایم
نگہبان آپکے دن رات تھے وہ
تھے غائب از نظر حاضر ہمیشہ
یقین کرتے تھے وہ خوشتر نبی ص کو
سخن سے لب کو کرتے تھے شکر ریز
تھے دایم شاغل و محرم نبی ص کے
مقرر جسگھڑی پندرہ برس کی

وہ بیشک کامرانی کا تھا عالم
شکر لب سبزیِ خط سے تھے اخضر
خمیدہ تھے دو ابرو صرف جوں قوس
گلِ رخسار شمعِ بزمِ لاہوت
ہوا فرمان تب روح الامیں کو
کہ اُس محبوب کی خدمت میں جا کر
یہہ سُن جبریل تب حکمِ الٰہی
رہے ہیں خادمِ درگاہ ہو کر
ہمیشہ فدویت سے باصدِ اخلاص
خفی قربان تھے حضرت پہ ہمیشہ
ولے ظاہر کئے نہیں اپنا احوال
تعالیٰ اللہ یہہ کیا ہے شانِ حضرت
اور اُس ذات کی کس سے ثنا ہو
یقیں حضرت وہ محبوبِ خدا تھے
وہاں جبریل کے کیا ہیں تعشق
یہہ اک موتی گرانِ قیمت بہا ہیں
ہیں غواصِ معانی اسکے ناقل
کہ یکدن بارگاہِ مصطفیٰ میں
ہوئے روح الامیں جو رو ناگاہ

طلوعِ نوجوانی کا تھا عالم
تھے رنگِ سبزۂ دریائے کوثر
فدا تھے جن پہ سب محرابِ فردوس
خمار آلودہ نرگس جامِ جبروت
نگہبانِ درِ عرشِ بریں کو
رہے خادم ہو اپنا سر جھکا کر
ہوئے ہیں جا کرِ عظمت پناہی
نگہبانِ رسول اللہ ہو کر
مقامِ قرب سے پا مُہرۂ خاص
بلا گردان تھے حضرت پہ ہمیشہ
رہے مخفی ہو خادم تا چہل سال
تھے جبریلِ امیں قربانِ حضرت
صفت خورشید کی ذرّے سے کیا ہو
چراغِ بارگاہِ کبریا تھے
نہیں اُس نور کو کس سے تعلّق
ہے حضرت کی جلالت اور ثنا ہیں
کہ ہوتے ہے جنکے فیض حاصل
جنابِ حضرتِ شمس الہدیٰ ہیں
تھے میکائیل بھی اُس روز ہمراہ

وہیں جبریل نے تب مصطفیٰ کا — اٹھا کر گوشۂ دامن ردا کا
لگے رکھنے کو اپنے چشم تر پر — سواد دیدۂ عالی قدر پر
سو اُسدم اس امام المرسلین نے — حبیب خاص رب العالمین نے
نظر کر انکا یہہ ذوق و تعشق — نہایت چاپلوسی اور تملق
کہے اُن سے ردا بوسی یہہ کیا ہے — کہو اس ذوق کا کیا ماجرا ہے
کہے جبریل نے ای ذات معراج — تامی قدسیون کے درۃ التاج
نہ پوچھو مجھ سے تم اس ذوق کا حال — رموز عاشقی اور شوق کا حال
ہیں میکائیل حاضر بس یہان اب — سنو انکی زبانی یہہ بیان اب
تو حضرت نے طرف اُنکے نظر کر — لگے ہیں پوچھنے یہہ راز یکسر
سو میکائیل نے اُسدم ادب سے — کہے ہیں اسطرح محبوب رب سے
کہ ای نور سواد چشم جبریل — معلّٰی گوہر دریائے تجمیل
یہہ جبریل آج درگاہ احد میں — جناب لاابالی صمد میں
ہوے پرنے لقائے احمدی کے — جمال پادشاہ سرمدی کے
رکھہ اس دلپذیر کا بس شوق غالب — ہوئے رخصت طلب باستر مراتب
سو حق نے اُن پہ رحمت کی نظر کر — عنایت سے نوازش سر بسر کر
دیا ہے رخصت دیدار حضرت — شہود مظہر انوار حضرت
سو اس باعث یہہ بیتابی ہے انکی — حضوری سے فرح یابی ہے انکی
دلش چون بے رخت جز خون نگردد — فدائے روح پاکت چون نگردد
یہہ کیا ہے حسن شاہ لی مع اللہ — یہہ کیا ہے نور پاک اللہ اللہ

یہہ حالت تھی جہان اہلِ فلک کی
وہان پھر کیا بشر کی حاضری ہے
علی ہے پُر معاصی قبضۂ خاک
دِگر حضرت کے جاہ و قربت مین
روایت اِسطرح جبریل سے ہے
کہ جسدم اُس خُدائے ذوالمنن نے
کیا اِس طور سے خواہش ہُویدا
کِیا کافور جنت سے یقین تب
شُو اِس باعث سدا کافور تر سے
وہ تن مین اپنے خنکی ہر گھڑی دیکھ
نہ واقف تھا مین اُس سِرِ نہان سے
کہ کِس باعث خُدا نے مجھکو پُر نور
نہان اُس بھید مین اسرار کیا ہے
غرض جب آئی ہے معراج کی شب
کہ جا محبوب کی خدمت مین اِسدم
لیجا بُراق کی اُسدم سواری
دِکھا سیر اُسکو اب عرشِ عُلا کی
ولے وہ اُسگھڑی با عیش و راحت
اُسے بیدار باآہستگی کر

یہہ بیتابی و غمخواری ملک کی
تماگوئی کی کِس مین یاوری ہے
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
مُکرم جلوۂ محبوبیت مین
مُکرم حاملِ تنزیل سے ہے
فرازِ خیمۂ ارکانِ کُن نے
کرے مجھکو کرم سے اپنے پیدا
مُجسم جسم میرا سر بسر سب
خنک تھا جسم میرا اُس اثر سے
بدن کی یہہ طراوت پروری دیکھ
رموزِ کردگارِ دو جہان سے
یہہ بخشا ہے خنک تر جسم کافور
نہ بے حکمت مُجسم تن ہُوا ہے
ہوا فرمان مجھکو سر بسر تب
نہایت با جلال و شانِ اعظم
تھا اُسکو بقدرِ نامداری
مکرم اُس میرے خلوت سرا کی
ہے نائم بر سریر استراحت
ملالت سے ہووے تا مکدر

ہنو وے وہ سنگر خوابکا عالم
بہہ سن میں اسطرح حکمِ الٰہی
سُو دیکھا آپ کو بر بسترِ خواب
خمار آلودہ تھے چشمِ جہان بین
یقین وہ خواب راحت اُسگھڑی دیکھ
ہُوا حیرت زدہ میں سخت فی الفور
اُسی دم سوچ یہہ تدبیر نادر
قدم کے پاس آ حضرت کے فی الحال
بصد آہستگی با عزت و فر
وُہ رخسار و نکی خنکی کا اثر جب
طراوت سے تب اُسکے ایکباری
ہوئی مرفوع از چشمانِ حق بین
اُسی ساعت تب اُس محبوبِ رب نے
بصد عیش و طرب با فرِ مسعود
طراوت سے میرے رُخسار کے تب
کھلا اُس راتسے یہہ بھید نادر
اُسی شب کے لئے کافور تر سے
کہ تا حضرت کو میں معراج کی شب
کروں بیدار با آرام و عشرت

مبدّل با گرامی کچھ ہی اُسدم
ہُوا ہوں جانبِ محبوب راہی
ہیں اُس صورت سے مشغول سنگر خواب
عجب تھے دام نرگس جعد نسرین
تنِ نازک بعزت دلبری دیکھ
کروں بیدار با آرام کس طور
بدن اپنا خنک تر دیکھ ظاہر
کفِ پا پر رکھہ اپنے اُسگھڑی گال
لگا رُخسار ملنے تب قدم پر
کفِ پا پر ہُوا جو کارگر جب
بنرمی خواب کی نادر خماری
ملالت کچھ نہ پائے سرورِ دین
بہارِ گلشنِ جاہ و طرب نے
کیئے ہیں باز چشم خواب آلود
ہُوئے بیدار بیتک دلبرِ رب
بنایا حق نے میرا جسم ظاہر
مجسّم خنکیِ عالی قدر سے
قدم پر آپ کے رُخسار مل سب
بنا وے طبعِ نازک کچھ کدورت

گرامی اُس مزاج نازنین پر
اُسی باعث یقین کافور سے مین
غرض کھول اب بیان. دیدۂ ہوش
یہہ دیکھو آپ کے اعزاز و تکریم
سبب سے جن کے پا کر جسم کافور
کہ رکھہ رُخسار حضرت کے قدم پر
کرین بیدار اُس دلدار رب کو
عجب حرمت کے یہہ نادر ہین آثار
یہہ ہین توقیر سب معشوقیت کے
نوادر تر وے محبوب خُدا تھے
عجب یہہ دلبری کا شانِ اعظم
غرض حضرت کے اُس جاہ و شرف کا
ادا ہرگز ہووے کس سے ہر چند
نبوت کا لکھون اب حال شمّہ
کہ جب عمرِ گرامی شاہِ دین کی
درازی اور تقرب کر کے حاصل
نو پایا عالم خوبی نے اتمام
کھُلے ہین اُسگھڑی در آسمان کے
ہدایت کے ہُوئے ہین باب مفتوح

نہ واقع ہووے اُس ماہ جبین پر
مجسّم بس ہوا اُس نور سے مین
کرو دور اب خمارِ خواب خرگوش
یہہ کیا ہے ناز برداری و تعظیم
ہُوئے جبریل اِس صورت سے مامور
عذارِ پاک پائے محترم پر
حبیب بیچگون عالی نسب کو
عجب اعزاز کے ظاہر ہین اسرار
تکرّم طور ہین محبوبیت کے
سدا جبریل اُن کے خاک پا تھے
ہُوا ختم اُن پہ یا قرب تکرّم
بیان اُس راز دارِ من عرف کا
زبان ہے انکساری سے بیان بند
کہ ہے نادر جلالت کا کرشمہ
مبارک اُس سراج الاولین کا
جب آ چالیس تک پہنچی ہے کامل
نزول وحی کے پہنچے ہین ایام
ہُوئے اقبال یاور رب سبحان کے
عنایت کے ہُوئے اسباب مشروح

ہوئے خوش عالم ارواح سارے
خوشی حاصل ہوئی تا گنبد ملک مین
سنو اُس ایام مین سلطان عالم
عبادت کے لئے جب گھر سے باہر
سو رہ مین سر جھکا شاخ و شجر سب
جواہر کر نثار یکبار لب سے
سلام علیک یا بدر الکمالت
یہ سن آواز ان سارو نگا تادر
دگر لکھتے ہین اس صورت سے احوال
کہ جب عمر منیر صاحب گنج
سنو اس ایام مین حضرت گئے درگوش
صدا آتی تھی بیشک غیب سے وہ
یہ سن ہیبت بھری نادر صدا تب
بس اُس دمسے اہتزاز روح پاکر
اسصورت سے با اعزاز و اجلال
تب اُسدم اُس امام الانبیا کے
نظر آنے لگا تب جلوۂ نور
تماشا دیکھہ اُس نورِ ازل کا
منور اُس سے نت ہوتا تھا خاطر

دیئے ہین کھول رحمت کے فوارے
ہوئے مور و در رحمت نہ فلک مین
حبیب حق امام جن و آدم
بیابان کی طرف جاتے تھے ظاہر
بیابان کوہ و انہار و حجر سب
یہی کہتے تھے تعظیم و ادب سے
سلام علیک یا شمس الرسالت
یقین ہوتے تھے حضرت شاد خاطر
کہ ظاہر جسمین مین حضرت کے اجلال
ہوئی ہے متصل تا بیست و پنج
صدا پڑتی تھی یک سر مائۂ ہوش
مقرر عالم لا ریب سے وہ
حبیب حق رسول کبریا تب
سدا دل شاد رہتے تھے مقرر
گئے ہین عمر کے تیتیس جب سال
حبیب بارگاہ کبریا کے
کہ ہو ذرے سے چمکے مہر مستور
شعاع بیچگون وے بدل کا
طراوت تن مین آجاتی تھی ظاہر

بصارت کو تھی اُس سے روشنائی ۔ سدا سینے کو تھی حاصل صفائی
غرض جب دورِ جاہِ احمدی کا ۔ جلوسِ بادشاہِ سرمدی کا
قریب آیا جب بافرّ و جلالت ۔ کہ جس سے کفر نے پایا زوالت
سنو اُس ایام میں وہ رب کے محبوب ۔ چراغِ طالب و مصباحِ مطلوب
رہے خلوت میں جا کوہِ حرا پر ۔ مقامِ وحدت و جائے صفا پر
نبی کے بس وہ خلوت کا مکان تھا ۔ نہ خلوت بلکہ جلوت کا مکان تھا
تھی اُس کوہِ حرا میں یک عجب غار ۔ وہاں ساکن ہوئے سلطانِ ابرار
لگے میں کرنے کو وحدت کا وہاں سیر ۔ ہوئے ہیں شاغل از حق غافل از غیر
تھی تنہائی سے دل کو آشنائی ۔ تھی یکتائی میں بیدار روشنائی
عجب ہو قلزمِ وحدت کے غواص ۔ سدا محوِ تفکر ہو با اخلاص
لگے کرنے جمع اذکار کے گنج ۔ ہوا اسرارِ حقیقت سے گہر سنج
منور اُس سے کر کے بارِ دل کو ۔ مجلّی کر بدلنے آب و گل کو
ہوئے شاغل اُلوہیت سے حق کے ۔ عجب اسرار ماہیت سے حق کے
تماشا عالمِ وحدت کا سب دیکھ ۔ مقامِ قرب کے خلوت کا سب دیکھ
ہو خرم عالمِ اسرار سے تب ۔ شہودِ جلوۂ انوار سے تب
منور آپ کا بس دل ہوا جب ۔ نزولِ وحی کے قابل ہوا جب
اُٹھا جب دل سے پردا غیب کا تب ۔ حجاب اُس خلوتِ لاریب کا تب
ضمیرِ پاک میں ہر دم اُدھر سے ۔ کشش ہونے لگی ہمدم اُدھر سے
ولے تھا اُس گھڑی ہیبت کا عالم ۔ جلال و صولت و رعبت کا عالم

طبیعت پر خشیت زور تھی
وہ الفت اور انس بے اثر تھی

اسی ہنگامۂ آشفتگی میں
اسی مرہوبی و سرگشتگی میں

صدا ایک آپڑی جب کان میں تب
اسیدم جسم کے ارکان میں تب

پڑا لرزہ رسول بحر و بر کے
چراغ خانۂ عز و قدر کے

ہوئے میں اسگھڑی بیہوش و بیتاب
ہوا زہرہ عجب ہیبت سے بے آب

ہو صولت سے مکدر بے کم و کاست
لگے ہیں دیکھنے اسدم چپ و راست

نہ آیا کوئی نظر تب ہو گئے بیہوش
رہے ہیں اسگھڑی ہیبت سے خاموش

نہ تن میں تاب و طاقت کا اثر تھا
عجب دہشت کا عالم جلوہ گر تھا

اسی ساعت صدائے پر جلالت
پڑی پھر کان میں آیا نہایت

مبارک دل پہ تب اس سلطان دین کا
لگا ہلنے امام المرسلین کا

سو ہیبت کھا شہ عالی شرف تب
لگے ہیں دیکھنے بس ہر طرف تب

نہ آئی کسکی صورت تب نظر میں
پڑے ہیں اسگھڑی خوف و خطر میں

زیادہ اسکی ہیبت سے اسیدم
ہوئے بیتاب بس سلطان عالم

ہوا جب اسگھڑی یہ خوف غالب
کہ بیجان ہو رہا ہیبت سے قالب

غرض سیوم مراتب شاہ اعجاز
نہایت پر جلالت سن یک آواز

سو ہو کر خوف سے بیتاب تر تب
لگے کرنے کو ہر جانب نظر تب

نظر اسدم پڑا ایک شخص نادر
تن اسکا تھا عجب پر نور ظاہر

نبی کے پیشتر آ سر بسر وہ
چلا حضرت کی جانب کر نظر وہ

عقب میں اسکے سلطان زمانہ
چلے ہیں اٹھ وہاں سے بے بہانہ

وہان سے جلد تر تب وہ روان ہو
لگا ہونے کو اسدم طول قامت
سر انکا تب یکایک پھر زمین سے
پھر اسنے پر منور کھول یکبار
وے پر نور تھا شکل و شمائل
قدم تھے زرد اسکے بس نہایت
تھے سر سبز اسکے مشک بال ویر سب
تھا اُس کا چہرہ نورانی قمر سے
منور تھے عجب براق دندان
عجب زلفو نکا تھا بس سرخ تر رنگ
تھی گردن پر عجب یک اسکے تحریر
عجب تھے چشم مکحول اسکے سر مست
لکھا کلمہ شہادت کا جبین پر
غرض اس ہیبت و شان علا سے
پڑا جب نظر سلطان دین کے
ہوا ہیبت سے حضرت کا عجب طور
وے دل اپنا اُس ساعت قوی کر
تکر لب کھول اسدم با معانی
کہ اے مہ پارۂ خورشید منظر

صفا مروہ کے آیا درمیان وہ
وے تھا اسکا نورانی جسامت
لگا ہے اسکھڑی عرش برین سے
کیا ہے مشرق و مغرب کو پر کار
نمایان رخ پہ تھا نور فضائل
نہین زردی کو تھا کچھ اسکے غایت
کہ ہووے تاج جس سے بقدر سب
درخشان آب داری مین گہر سے
خجل تھا جس کے آگے برق خندان
کہ مرجان دیکھ سرخی جسکی ہو دنگ
فزون یا قوت سے تھی جسکی توقیر
مئے وحدت سے تھے مخمور شہوت
گویا جون نقش تھا ثابت نگین پر
عجب فر و شکوہ بے بہا سے
امام الانبیا و المرسلین کے
ہوئی گم تاب و طاقت انگی فی الفور
جلال و جاہ کی بس پیروی کر
کئے ہین اسطرح گوہر فشانی
چراغ بزم خوبی مہر خاور

رہے رحمت تیرے پر بس خدا کی — جناب مستطاب کبریا کی
عجب پر نور ہے تیرا یہہ قامت — عجب چہرہ ہے انور پر کرامت
نہ دیکھا مین نے اس عظمت سے کس کو — جلال و ہیبت و صولت سے کس کو
تو ہے کون اور کیا ہے نام تیرا — تو ادر حسن ہے گل فام تیرا
یہہ سن اس بندۂ درگاہ رب نے — کہا ہے اس طرح با ادب نے
کہ ای نور شبستان جلالت — چراغ معرفت شمع رسالت
مقرر مین یقین روح الامین ہون — میانجی نامی مرسلین ہون
مجھے بھیجا ہے رب العالمین نے — خدائے بے چگون جان آفرین نے
سکھاؤن تمکو تا مین علم دین کا — طریقہ سب ادب کا اور یقین کا
یہہ کہہ جبریل نے با فر و اجلال — ادب سے کھول اس ساعت پر و بال
نکالے ایک نامہ اپنے پر سے — کہ تھا پر نور تر روئے قمر سے
حریری خط تھا وہ پر نور و شفاف — زیادہ برق کے چہرے سے تھا صاف
بنا تھا گوہر و یاقوت سے وہ — لکھا تھا خامۂ لاہوت سے وہ
کرون خوشبو کی اسکے کیا مین اوصاف — ہوا جس سے معطر قاف تا قاف
سو دے ہاتھون مین ختم المرسلین کے — محمد صاحب تاج و نگین کے
کہے ای محمد باغ رسالت — گل نوبادۂ شاخ جلالت
پڑھو اس نامۂ عالی قدر کو — خط یاقوت و قرطاس گہر کو
گئے اس شاہ دین نے تب یہہ ارشاد — کہ امی ہون نہین پڑھنا مجھے یاد
یہہ سن جبریل نے تب شاہ دین کو — لئے مین داب سلطان یقین کو

بچھوڑے ہیں تن نازک کو تب سخت ہوا افسردہ جسم پاک یک لخت
بغل سے چھوڑ کر حضرت کو وہ فور اشارت پھر کئے پڑھنے کو اسطور
یہہ سُنکر آپ نے پھر انکا گفتار کئے ہیں بس اسیصورت سے تکرار
یہہ سُن جبریل نے با فر و آداب لئے ہیں سخت محکم آپ کو داب
اسیصورت سے بہتک تین نوبت ہوئی آپسمیں بس تکرار و حجت
ہر یک نوبت بصد آداب اُنکو لئے روح الامین نے داب انکو
سکھائے بعد اسکے باعنایت نبی کو سورۂ اقراء کی آیت
غرض سلطان دین کو تین نوبت لئے جبریل نے ضم باعنایت
کئی اسرار ہیں بس اسمیں مکتوم کروں بعضے روایت اُنسے مرقوم
سبب پہلا ہے اس صورت سے نادر کہ اُس سلطان دین کا جسم طاہر
کرے صبر و رضا میں استقامت شکیبائی سے ہووے پُر کرامت
نبوت کی گران باری میں اُنکو یقین اس امر دشواری میں انکو
رہے قوت ہمیشہ تن میں حاصل ہووین امر مین دعوت کے کاہل
کریں اس راہ دین میں استواری تن نازک کو حاصل ہو قراری
سبب ہے دوسرا اسطور مرقوم کہ حضرت شاہ دین سلطان معصوم
نظر کر حق تعالی کے جلالت بزرگی اور عظمت اور مہابت
زمین بس آخشیت کے مکان مین تھے غالب خوف و ہیبت جسم و جان مین
نزول وحی کے بار گران کی تھا القت دیکھ عظمت کے نشان کی
تحمل کا نہ تن میں کچھ اثر تھا نہایت قلب خاشع سر بسر تھا

سو اس باعث سے جبریل امین نے — مقرب بندۂ جان آفرین نے
افاقت سے نبی کو کرکے دلشاد — کیے ہین تاب روحانی سے امداد
سبب ہے تیسرا مرقوم از سطور — کہ حضرت کے مبارک دل مین فی الفور
نظر کر انکی عظمت اور جسامت — عجائب دیکھ کر یہہ شکل و قامت
کیا ہے خوف نے اکر مکان تب — تھا واقع رعب و ہیبت کا نشان تب
تب اُس آئینۂ دل مین دوئی کا — غبار آیا ہے بس ماؤتی کا
سو کر جبریل نے وحشت سبھی دور — کیے ہین یک دلی سے انکو مسرور
سبب جو تھا یہہ ہے مرقوم نادر — کہ جبریل امین گردون کے سائر
نبی کے نور اقدس سے ازل مین — مقام قدس و جائے بیخلل مین
تعلق دل سے رکھتے تھے نہایت — تعلق کو نہین تھا انکے غایت
سو اُس دن وہ جمال بے بدل دیکھ — لباس حسن مین نور ازل دیکھ
سو کھایا بحر دل نے انکے تب جوش — ہوئے فرط محبت سے ہم آغوش
جہان ہوتی ہے کامل آشنائی — وہان الفت سے ہے یہہ روشنائی
غرض جبریل نے شاہ جہان کو — رموز آگاہ اسرار نہان کو
پڑھا وہ آیت قدسی ہدایت — کیے تعلیم اُسدم باعنایت
قدم پھر اپنا مارے ہین زمین پر — نکل آیا وہان سے چشمۂ تر
مصفا آب حیوان سے تھا روشن — ہو جس سے روح کا سیراب گلشن
حلاوت اور مزہ مین بے بدل تھا — گویا سرچشمۂ فیض ازل تھا
سو دیے جبریل نے حضرت کو ترغیب — کیے ہین تب وضو بر حسب ترتیب

پھر حضرت کو وضو کروا بتعجیل — ہوئے ہیں پیشوا یکبار جبریل
نبی نے اُنکے پیچھے اقتدا کر — پڑھے ہیں رکعتیں السّلام ادا کر
کہے جبریل نے پھر مصطفیٰ سے — تمامی انبیا کے پیشوا سے
کہ اے سلطانِ دین یہہ راہ دین ہے — طریق اسلام کا یہہ بس یقین ہے
یہہ پایہ دین کا ہے بس قوی تر — رہو اِسکی ہمیشہ پیروی کر
شروع دین میں دو رکعت یہہ نامی — ہوئی ہیں فرض اِس دین میں گرامی
پھر اُس بعد از نماز پنج گانہ — ہوئے ہیں فرض حق یہہ جاودانہ
لکھا ہے یونکہ اُس سلطان دین کو — چراغ بحر و بر ماہِ یقین کو
نماز اور یہہ وضو با عزّ و تکریم — کئے ہیں دو مراتب لگکے تعلیم
روایت اِسطرح پر ہے علی سے — امیر المؤمنین حق کے ولی سے
کہ حضرت کے قریب بعث یکروز — کہ تھا وُہ روز بیشک راحت افروز
ہوئے جبریل نازل آسمان سے — جناب کردگار دو جہان سے
سوار السّلام تھے یک تختِ زرین — جلال و جاہ سے آئے زمین پر
منوّر تخت زیبا وہ عجب تھا — مکلّل گوہرِ اعلیٰ سے سب تھا
تھے پائے اُسکے روپے کے نوادر — زیادہ برق سے روشن تھے ظاہر
سوا اُسکے زرِ خالص تھا سارا — تھا خوبی مین قمر سے عالم آرا
لگے اُسمین جواہر سب عجب تھے — زمرّد یاچ اوّر یاقوت سب تھے
ملک اُس تخت کے جو گرد یکسر — تھے بس ستر ہزار السّلام مقرر
کہ آنحضرت کو با فوج ملایک — سکھاوین راہ دین کے سب مناسک

اسی شان و جلالت سے تب اگر
یقیں اترے ہیں بطحا کی زمیں پر

سلام و امن کے تحفے کوں لا سات
بجا لائے سبھی رسم تحیات

کہے حضرت سے ای شاہ کرامت
معلّی گوہر بحر امامت

اٹھو اور دیکھو سب دین کا ارکان
کہ قائم جس سے ہے ایوان ایمان

یہہ کہہ جبریل نے اُس دم زمیں پر
نکالے ایک چشمہ مار کر پر

بہشتی تھا عجب چشمہ وہ طاہر
مصفّا اور تھا پر نور ظاہر

اسی پانی سے پھر ترتیب کے سات
سبھی دھوئے ہیں اعضا تیں مراتب

بھی اس پانی سے حضرت کوں تعظیم
وضو کر و لئے ترتیب تعلیم

سو حاصل کر وضو سے تب فراغت
کہے ای گوہر کان بلاغت

وضو یہہ باعث دفع ضرر ہے
گناہوں کا کفارہ سربسر ہے

جو کوئی داخل ہو امت میں تمہارے
شریعت اور ملت میں تمہارے

کریگا گر وضو کامل اسی طور
بجا لا اسکے ارکان از رہ غور

تو حق اُنکے گناہاں سربسر تب
جو ہوں ظاہر و باطن پر خطر سب

کریگا سب عفو اپنے کرم سے
رہے وہ پاک ہو سر تا قدم سے

بھی ہووے جگھڑی قائم قیامت
رکھیگا آگ سے اسکو سلامت

عتاب و قہر سے محفوظ ہو کر
رہے جنت میں وہ محفوظ ہو کر

نماز اس دم پڑھے فوج ملک سات
پڑھے تکبیر سے سب تا تحیات

غرض یہہ دین عجب ہے شاہ دین کا
محمد مصطفی ماہ یقیں کا

عجب اس دین کے نعمت سربسر ہیں
فوائد کے عجب اسمیں اثر ہیں

غرض جس دم نبوت کا کھلا باب ۔ رسالت کے ہوئے موجود اسباب
سنو اس ایام میں سلطان دیں کے ۔ امام الاولین و الآخرین کے
نظر کر معجزات باہرہ سب ۔ کہ جو آیات حق ہیں قاہرہ سب
نصیبہ خیر تھا جنھ کا ازل سے ۔ جناب کردگار لم یزل سے
مقرر وہ سبھی اہل بصائر ۔ کرا اپنے باز تب چشم ضمائر
سبھی راہ خدا میں دل قوی کر ۔ یقین و صدق کی سب پیروی کر
سعادت جان اپنی راہ دیں میں ۔ رضامندی رب العالمین میں
ہو فدوی بارگاہ مصطفیٰ کے ۔ جناب حضرت خیر الوریٰ کے
کئے تسلیم اپنا مال و جان سب ۔ دیئے ہیں چھوڑ اپنا خانماں سب
رہے ثابت قدم حق کی رضا میں ۔ ہوئے ہیں بس فدا راہ خدا میں
تھا محکم سب سے بس ایمان انکا ۔ ہے شاہد شان میں قرآن انکا
وے ہیں اصحاب بیشک مصطفیٰ کے ۔ حبیب حق امام الانبیا کے
مکمل سب سے ہیں اعلیٰ وے دیندار ۔ سبھی قوم مہاجر اور انصار
خصوصاً چار اصحاب گرامی ۔ رسول اللہ کے احباب نامی
ستون دین میں ہیں بیشک وے اظہر ۔ ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر
بیان انکا سبھی مشہور تر ہے ۔ سبھوں کی جانفشانی بس نشتر ہے
بھی حضرت کے نبوت اور غزا کا ۔ بھی دعوت اور معراج علا کا
سبھی احوال وے مشہور تر ہیں ۔ بزرگی کے دلائل سر بسر ہیں
سنو اس باعث لکھا نہیں کچھ وہ احوال ۔ یہاں سے بس کیا موقوف اقوال

جمع کر معجزات قاہرہ سب / نبوت کے دلائل باہرہ سب
ہریک مجلس میں رکھ جوں مشعل نور / نئے ڈھب سے کیا ہریک کو معمور
کہ ہوویں سے پتے جسکے دل قوی تر / محبت کی رہیں سب پیروی پر
لکھوں حضرت کے اب اجلال پر ذوق / کہ جو ہیں انبیا کی شان سے فوق
لکھے ہیں اس طرح سے ناقلوں نے / سبھی اہل صفا روشن دلوں نے
کہ جو پیدا ہوئے ہیں ہر زماں میں / نبی اکمل و مرسل جہاں میں
بزرگی دے سبھو کو حق نے اول / کیا بعضوں سے پھر بعضو کو افضل
پھر انکی شان و عزت کے موافق / بزرگی اور عظمت کے موافق
عطا کر معجزوں کی سب کو قدرت / دیا ہر ایک کو مخصوص حجت
ہریک تخت سے ہریک کو دے بلندی / دیا گفتار پر فیروزمندی
ہریک اشیا پہ تھے ہر ایک قادر / تھے آثار انکے وہ عظمت کے ظاہر
چلایا نوح کا پانی پہ فرمان / اماں کشتی کو دے در بحر طوفان
خلیل اللہ پر کر آگ گلزار / دکھایا انکے یے عظمت کے آثار
عصا قدرت کا دے موسی کے بس ہات / چلایا سحر پر انکے کمالات
دکھا کر معجزہ صالح کا نادر / نکالا اونٹنی پتھر سے باہر
سلیماں کو بھی دے فرماں روائی / کیا ہج تخت کو انکے ہوائی
اگر عیسی پہ بھی باب فضل مفتوح / دیا ان کے سبب اموات کو روح
شعورتے ہریک کا دکھادور / دیا ہر ایک کو نادر عجب طور
ہریک مخصوص رکھتے تھے نشاں ایک / نبوت کے علامت بیگماں ایک

ولے حق نے امام المرسلین کون
عطا کر رتبۂ اعلیٰ سبھون سے
سو اِن باعث سے وے اعجاز سارے
عطا کر قوتِ ممتاز اُن کون
ہریک بحث کی ہریک کون دسترس تھی
نوادر معجزاتِ قاہرہ سب
تھے قائم ذات مین خیر الوریٰ کے
خدا نے کر عطا قدرت کی یہہ شان
سبھون سے معجزے کر اُنکے فائق
نہ یہہ خوبی کسی کی ذات مین تھی
سبھی حرکات اَور سکنات اُن کے
ہریک اشیا پہ کر کر اُنکو مختار
عطا کر قدرت و قوت تمامی
نظر کر اقتدار اُنکی یہہ ظاہر
ولے تھوڑا لکھون نادر بیان اب
پھر اُس عظمت کا نادر دیکھ یہہ طور
لکھون اب معجزہ یک از سرِ شوق
کہ یکدن گوہرِ دریائے رحمت
گئے ہین سیر کو بطحا سے باہر

سراج الاولین و الآخرین کون
کیا ممتاز ہر پیغمبرون سے
دیا ہے حضرتِ احمدؐ کو بارے
کیا ہے مجمعِ اعجاز انکو
سبھی وہ دسترس حضرت کو بس تھی
رسالت کے شواہد ظاہرہ سب
وجودِ پاک مین بدر الدجیٰ کے
دکھایا آپ کے عظمت کی یہہ شان
کیا ہے شان و عظمت کے موافق
نہ قوت کس کے یہہ حرکات مین تھی
تھے سارے معجزے دن رات آنکے
دیا ہے معجزے سب اُنکو یکبار
کیا ہے مظہرِ کُل بس گرامی
زبان عاجز ہے اَور ہے عقل قاصر
ہریک معجز کا دکھلاؤن نشان اب
کرین اہلِ خرد اُس شان کو غور
کہ ہے یہہ نوح کے اعجاز سے فوق
محمدؐ مصطفیٰ سلطانِ عظمت
سو پہنچے یک مکان پر آپ کے خاص

عجب تھا اُس مکان پر ایک تالاب
بھرا اُسمین نہایت صاف تھا آب

کنارے اُسکے سب پتھر وہ نچے تھے ڈھیر
اُٹھانے سے ہون جنکے پہلوان زیر

عجب تھا وہ مکان لیکن ہوا دار
سو ٹھہرے ہین وہان سلطانِ ابرار

ہوا جب عکرمہ تب آکے حاضر
پسر بوجہل کا مردود و کافر

سو حضرت نے کر اُسکی رہنمائی
کیئے دعوت بتوحیدِ الٰہی

جواب اُسنے دیا حضرت کو ظاہر
کہ مجھ کو معجزہ دکھلاؤ نادر

کہ تا اُس سے میرا ایمان قوی ہو
مجھے حضرت کی واجب پیروی ہو

یہہ سُنکر اُس سے محبوبِ خدا نے
معلّٰی گوہرِ بحرِ عطا نے

کہے ہین اُسطرف پتھر ہین سب ڈھیر
تو جا اب پاس اُنکے اور نہ کر دیر

کہہ اُن پتھرون سے عالی جاہ تم کو
بلاتے ہین رسول اللہ تم کو

یہہ سُن حضرت کی تقریر اُسنے انجام
کہا پتھرون سے جا حضرت کا پیغام

یہہ سُن پیغام شاہِ بحر و بر کا
حبیبِ حق رسولِ نامور کا

چلے پتھر مکان سے تب تمامی
چلے خشکی مین کرتے خوش خرامی

اُتر تالاب مین پتھر اُسیدم
ہوئے تیر اک اُس پانی پہ باہم

سو آئے تیرتے حضرت کی جانب
مقابل آپکے آ با مراتب

کھڑے پانی پہ ہو اُسدم ادب سے
ہوئے قائم مقرر حکم رب سے

کئے حضرت نے پھر اُنکو اشارہ
چلے سب باز پس ہو آشکارہ

سو آئے تیرتے اُسدم کنارے
گئے اپنے مکان پر سب وہ بارے

یہہ دیکھا حاضرون نے کھیل نادر
کئی آئے مسلمانی مین ظاہر

بھی آخر عکرمہ نے کام پایا / نبی کی ذات پر ایمان لایا
یہان اہلِ خرد دیکھیں نظر کر / کہ کس کی شان ہے اب ہمین بہتر
چلی کر نوح کی پانی پہ کشتی / تو اسمین کچھ نہین واقع درشتی
و لے یہہ معجزہ بس ہے عجب تر / کہ پانی پر ہوئے تیر اک پتھر
ہے کشتی اور پتھرون مین بہت فرق / تو ادرتر یہہ ہے پتھرے ہون غرق
عجب ہے معجزہ اعلیٰ یہہ تصریح / ہے اسکو نوح کی قوت پہ ترجیح
بھی حضرت نوح کے بیشک زمانین / بلا نازل ہوئی ہے سب جہانین
ہوا واقع خدا کا قہر بارے / ہوئے ہین غرق بیشک لوگ سارے
و لے حضرت کا جب آیا زمانا / درِ رحمت کھلے ہین جاودانا
امان پائے ہین سب قحط و بلا سے / مصیبت اور سب رنج و عنا سے
ہوئے سرسبز صحرا اور سب دشت / ہوئی دنیا مقرر مثل گلگشت
یہہ دیکھو بس نبی کا ہے عجب شان / سبب جنکے ہوا واقع نہ طوفان
نہ پائی خلق نے بھی کچھ اذیت / نہ پیش آئی کسی کے کچھ مصیبت
اگرچہ کافرون نے شاہ دین کو / حبیب حق امام المرسلین کو
دئے ہین سخت تکلیف اور آزار / بہت سا رنج پائے شاہ مختار
و لے برداشت کر تکلیف وہ سب / کئے حق مین نہ انکے بد دعا کب
عجب حضرت کی رحمت کی نظر تھی / محبت اور شفقت کی نظر تھی
اگر کرتے غضب سے یک اشارت / جہان ہوتی سبھی یکبار غارت
روایت ہے یہان بس یہہ گرامی / کہ حضرت مصطفیٰ سالار نامی

مصیبت کا فزون ہے سخت تر دیکھ — اذیت بے نہایت سر بسر دیکھ
ہوئے یکبار زبسکہ سخت غمناک — کیئے آزردہ اپنا خاطر پاک
اسی ساعت جناب حق سے جبریل — یہی پیغام لے آئے بتعجیل
کہ اے محبوب میرے شاہ معصوم — نہ کر تو خاطر نازک کو مغموم
کرے گر تو نظر سے یک اشارت — تو کرتا ہون جہان یک پل مین غارت
رضا تیری و قدرت بس میری آ — دو تو حاضر ہین کہہ اب دلکی مطلب
فرشتہ ایک پھر آیا فلک سے — ہوا حاضر وہان ملک ملک سے
بجا رسم ادب لائے نہایت — کہا اے گوہر بحر ہدایت
مجھے بھیجا ہے حق نے آپکے پاس — مین ہون محکوم حکم افضل الناس
موکل مین ہون بیشک سب جہانکا — بیابان و درخت و انس و جان کا
اشارت ہووے گر حضرت سے اسدم — تو غارت کر دکھاؤن سب یہہ عالم
یہہ سُن اُس رحمۃ للعالمین نے — حبیب حق امام المرسلین نے
دیے نہین حکم غارت اسکو یکسیر — گیا تب وہ رضا لے آسمان پر
عجب تھی ذات احمد مظہر جود — تھا یک رحمت کا دریا جسمین موجود
شفیق ایسا ہوا نہین کوئی جہان مین — رحیم و مہربان سب انس و جان مین
نبی کی شان مین عاجز زبان ہے — ثنا کی تاب اور طاقت کہان ہے
دگر حق نے کرا اپنا لطف و احسان — دکھایا ہے خلیل اللہ کی شان
کہ انکی ذات کو ہے یہہ کرامت — رکھا ہے آگ مین انکو سلامت
ولے حضرت کا کر شان اُس سے عالی — دکھایا ہے یہہ فضل لایزالی

کہ

کہ حضرت کا لباس پاک و اطہر — رکھا ہے آگ سے محفوظ یکسر
خواص حضرت کے تن کا یہہ عجب تھا — نوادر سربسر مشہور سب تھا
کہ جو کپڑا لگا حضرت کے تن سے — ہوا ملبوس جو واصل بدن سے
نہ پہنچی آگ سے اسکو ضرر کب — ہوئی نہین آگ اُس پر کارگر کب
یہہ بس تھا معجزہ حضرت کا نامی — لباس تن نوادر تھا گرامی
کہ جسکے واسطے سب آگ یکبار — سدا ہوتی تھی گلشن اور گلزار
نہین تھا آگین یہہ تاب و امکان — کہ ملبوس نبی کو دیوے نقصان
جسے کرتے تھے حضرت با عنایت — لباس اُس جسم اطہر کا عنایت
اگر میلا وہ کچھ ہوتا تھا فی الحال — اُسے دیتے تھے سارے آگین ڈال
وہ بس میلی آگ سے ہوتا تھا سب صاف — نکل آتا تھا کپڑا ہو کے شفاف
نہ پہنچے آگ تاگے کو ضرر کب — نہین تھا آگ سے اسکو خطر کب
محبو اب یہان ہے غور درکار — لباس اور تمین بس ہے فرق بسیار
جو عظمت تھی خلیل اللہ کے تن مین — وہ عظمت تھی نبی کے پیرہن مین
خلیل اللہ کا وہ جسم منفوس — نبی کے یہہ تن اطہر کا ملبوس
دونو عظمت مین یکسان سربسر ہے — دونو آتش سے مشک بیخطر ہے
لطیفہ یک یہان لکھتے ہین نادر — کہ حضرت کا لباس پاک و طاہر
بدن سے جو لگا حضرت کے یکسر — نہ آتش سے تھا خوف اسکو مقرر
پھر حضرت کی محبت جسکے دل مین — بھری ہووے سراپا آب و گل مین
قیامت مین اُسے پھر کیا خطر ہے — کہو کیا آتش دوزخ سے ڈر ہے

جو فدوی ہووے اُس فریاد رس کا — جلے نہین آگ مین یکبال اُسکا
محبت جو رکھے حضرت سے ہر بار — قیامت مین ہے دوزخ اُسکو گلزار
محبت آپکی دکھلاوے یہہ شرف — خوارق اُسکی آتش کو کرے برف
محبت مین یہہ حضرت کے اثر ہے — خواص اُسکا یہہ نادر سر بسر ہے
مجھو آتش دوزخ سے ہر بار — قیامت مین امان گر ہووے درکار
تو لازم تر ہے یہ الفت کا پیشہ — رہو حضرت کے فدوی ہو ہمیشہ
رہو اخلاص سے از پئے نا فرق — محبت مین سدا حضرت کے ہو غرق
کہ تا یہہ جان نثاری کے سب آثار — قیامت مین یقین ہو وین نمودار
بھی موسیٰ کی لو اور جو عصا تھی — وہ بیشک سحر پر فرمان روا تھی
دکھا کر اس عصا نے بس بحالت — کیا فرعون کے جادو کو غارت
حجر پر مارتے تھے اُسکو جب دم — نکل آتا تھا اُس سے چشمۂ نم
بھی موسیٰ نبی نے امت کو سارے — گئے ہین جسگھڑی دریا کنارے
ہوا دریا عصا سے شق وہ یکبار — ہوئے ہے موسیٰ گذر دریا سے تب پار
تھا موسیٰ کی عصا کا یہہ خوارق — و لے اُس سے زیادہ اور فایق
خدا نے مصطفیٰ کو بس دیا ہے — گرامی انگلی اُنگلی کو کیا ہے
عصا سے تھا زیادہ اُسمین خاصہ — سنو اُسکا ہے نادر یہہ خلاصہ
کہ حضرت نے کر انگلی سے یک اشارہ — کئے ہین چاند کو شق آشکارہ
عصا کا تھا عمل جاری سحر پر — و لے حکم اُسکا تھا نافذ قمر پر
کیا ہے حق نے جادو اُس سے غارت — ہوا شق چاند اُسکی پا اشارت

عجب جادو پر انکا بس عمل تھا
یہان رکھہ صاف اب چشم ارادہ
بھی انگلی سے نبی کے اکجاری
نکلتا ہے سدا تھر سے پانی
کہ انگشت مبارک کس قدر ہے
ہو جاری اُس سے نادر چشمۂ آب
یہہ عظمت ہے زیادہ بس نہایت
حشر مین بھی مقرر ختم مرسل
یقین جب ساتھہ لے اُمت کو اپنے
چلین عرصات سے جنت مین جسدم
اُسیدم ختم مرسل شاہ لولاک
تو ظاہر کر وہان صولت کو اپنے
تب انگشت کرم سے آشکارا
اُسیدم آگ سب ہو جاویگی دور
تب اپنی لیکے اُمت جاوین اُس پار
عصا سے معجزہ بس ہے یہہ دلکش
کرین ظاہر وہان صولت کو اپنے
کہو کیا شان حضرت کا عجب ہے
نہ اس عظمت سے عظمت کسکی برتر

اُسے ہے بس قدرت حق مین دخل تھا
کہو عظمت ہے کسکی بس نہ یاد
ہوئے ہین چشمۂ تسنیم جاری
وے عظمت کی ہے یہہ بس نشانی
وجود انکا نہایت مختصر ہے
کرے یک خلق کو معمور و سیراب
نہ اس قوت کو کچھہ ہے حد و غایت
کہ سارے انبیا سے جو ہین افضل
تمامی تابع ملت کو اپنے
تو ہین بس راہ مین ساتون جہنم
حبیب حق چراغ ارض و افلاک
جلال و عظمت و ہیبت کو اپنے
کرینگے جانب دوزخ اشارہ
شرر اسکے سبھی ہووینگے مستور
نہ کسکا یک جلیگا بال زنہار
کہ کر انگلی سے شق دریائے آتش
لجاوین پار کر اُمت کو اپنے
خدا کا فضل اور احسان ہے عجب
عجب یہہ شان ہے اللہ اکبر

دِگر یہہ معجزہ بس ہے عجائب — ہے صالح کے یقین قوت پہ غائب
کہ یک دِن بارگاہِ مصطفیٰ میں — جناب حضرت خیر الوریٰ ہیں
کئی حاضر ہوئے ہیں آ کے کفار — کہ جو تھے سخت مردود اور شرار
کہے سب نے دکھاؤ اپنی عظمت — نبوت کا کرشمہ اور قوت
کہے حضرت نے ای کفار سارے — کہو کیا مانگتے ہو مجھ سے بارے
کہے سب نے کہ یہہ اشتر جو ظاہر — یہاں ہے اپکی خدمت مین حاضر
کرو اِسکی طرف تم یک اشارہ — کہ اِسکی پشت سے اب آشکارہ
نخل آوے جو خرمے کا درخت ایک — لگے خرمے کا میوہ اُسپہ بھی نیک
اُسے ہم کھا کے اب لاتے ہیں ایمان — یقین ہوتے ہین بیشک اب مسلمان
یہہ سُن اُس نونہالِ باغِ دین نے — نکل ایجاد و گلزارِ یقین نے
اشارت یک کئے اشتر کی جانب — اُسی دم قدرتِ حق سے عجائب
نکل اُسکی قفا سے نخل نادر — لگا میوہ اُسے قدرت سے ظاہر
یہہ عظمت دیکھ عالی بخت سارے — ہوئے ہین صاحب ایمان بارے
وو ناقہ سنگ سے آئی تھی باہر — ولے یہہ معجزہ ہے اُس سے نادر
کہ اشتر کے مقرر تن مین جان ہے — یقین بس گوشت اور سب استخوان ہے
نخل آیا درخت اُس سے قوی ایک — اُسی ساعت لگا میوہ اُسے نیک
نہین تھا بیخ و بن اُسکا زمین پر — رواں تھا جانور با نخل یکسر
جو پتھر مین مقرر اور سب سنگ — نکلے اُس سے ہین جاندار خوش رنگ
ولے اشتر سے نکلے نخل اعلا — قوی یہہ معجزہ ہے اُس سے بالا

سلیمان کا بھی گرچہ تخت نادر
ہوا پر سیر بس کرتا تھا ظاہر

ولے حق نے شب معراج مین بس
نبی کی شان کر سب سے مقدس

دیا ہے بھیج یک براق نادر
سراپا اسکا تھا غرق جواہر

سلیمان کے تھا عالی تخت سے وہ
مکرم سلطنت اور بخت سے وہ

سواری اسپہ کر سلطان لولاک
ہوئے ہین سایر جنت و افلاک

جلو مین تھے ملائک آسمان کے
مقرب تر خداوند جہان کے

بھی آئے سیر کر عرش علا کا
سبھی افلاک اور دار البقا کا

سلیمان کا نہ اعلی ان سے تھا تخت
کہان براق سے ہے نسبت تخت

یہہ تھا رہوا ربس اوج ہوا کا
وہ سایر تھا یقین عرش علا کا

ہوا پر جا بور اڑتے ہین ہر دم
ولے منزل ہے نادر عرش اعظم

سلیمان کے تھے ہمراہ دیو سارے
ملک ہمراہ تھے حضرت کے بارے

یہہ رتبہ اور یہہ جاہ و جلالت
یہہ شان عظمت و قدر کمالت

یہہ کرنا سیر ساتون آسمان کا
یہہ پھرنا سب مکان و لامکان کا

سلیمان کو میسر یہہ کہان تھا
کہان ان مین اس عظمت کا نشان تھا

سلیمان دولت فانی سے خوش تھے
اسی دولت و سلطانی سے خوش تھے

ولے حضرت نے کر ہمت کو معمور
رہے اس دولت دنیا سے بس دور

لکھون اب اس مکان پر یک روایت
کہ بس نادر ہے وہ بینتک روایت

کہ یکدن بارگاہ شاہ دین مین
جناب رحمۃ للعالمین مین

ہوئے روح الامین بس آکے حاضر
بجا لا سب ادب کے رسم وافر

کہے حق نے کہا اس طرح پیغام
اگر دنیا کی کچھ دل مین ہوس ہے
تو دے کر انگشتری سب تاج اور تخت
جواہر اور زر کے دے خزانے
جہان ہووے اسیدم سب میسّر
ملے پیغمبری اور بادشاہی
یہہ سن حضرت نے اس سے منہہ پھرائے
کہ دنیا سے نہین ہے مجھکو کچھ کام
مجھے ہے آرزو دولت وہان کی
مجھے عقبا کی شاہی بس عطا کر
غرض حضرت نے از فضل الہی
ولے جب ہووینگی قائم قیامت
سلیمان ہووین اس شاہی سے نادم
بھی سلطان دو عالم فضل رب سے
مکان جنت مین پاوین سب سے اعلی
بھی سارے انبیا کے بعد یکبار
یقین سب مرسل عالی نسب سے
یہہ دنیا کی ہے شاہی کا عجب شان
بھی عیسی کا دکھا کر حق نے یہہ شان
کہ اے محبوب میرے رحمت عام
تمنا سلطنت کی ہم نفس ہے
کرون حضرت کو سلطان جہان بخت
کرون دولت کے بخشش کار خانے
مسخّر ہووین بیشک ہفت کشور
رہو دل شاد از فضل الہی
یہی جبریل کو پھر کہہ سنائے
نہین یہہ سلطنت درکار یادام
قیامت اور اس باغ جنان کی
ہمیشہ مالک ملک بقا کر
قبولے نہین یہان کی بادشاہی
سو دیکھ حضرت کی شاہی باکرامت
ہووگی ان کو یہہ دولت ملازم
یقین جنت مین جاوین پیش سب سے
زیادہ سب سے قرب حق تعالی
سلیمان کو ملے جنت کا گلزار
مکان ادنی ملیگا ان کو سب سے
ہے جس سے دین کی شاہی کو نقصان
دیا ان کے سبب اموات کو جان

فزون ان سے نبی کی کر کرامت
دیا ہے معجزے کوں ان کے عظمت

دکھا کر حق نے فیضِ لایزالی
کیا ہے شان کوں حضرت کے عالی

کر عظمت آپ کی عالم مین مفتوح
دیا بز غالۂ بریان کوں روح

عجب یہہ معجزہ عالی ہے یکسر
یقین ہے شان سے عیسی کے برتر

اگر جیتے ہوئے اموات سارے
نہین ہے کچھہ تعجب اُسمین بارے

یقین بز غالۂ بریان کوں جاندار
دکھائے کر کے سلطانِ جہاندار

عجب ہے شان یہہ عالی مقرر
یقین عیسی کی قوت سے ہے برتر

دہم مجلس مین واضح یہہ بیان ہے
بزرگی کا نبی کے سب نشان ہے

یہان اس بات کوں کر مختصر اب
لکھا نہین معجزہ تصریح کر اب

غرض سلطانِ دین کے سب مراتب
ہین اعلیٰ اور نامی با مناقب

کہان ہے تاب وطاقت کس بشر مین
کسی مشتِ گیا ہے قدر مین

کہ حضرت کے سبھی اوصاف نامی
کرے مرقوم با عظمت تمامی

قصوری کا زبان سے کر کے اقرار
درودِ بیحد و صلوات بسیار

پڑھون بر روح سلطانِ دو عالم
فدا ہو مرقدِ عالی پہ ہر دم

پڑھو اے اسعدِ دارین صلواۃ
بروح سیّد الکونین صلواۃ

اللّٰہمّ صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وّعلیٰ آلِ
سیّدنا محمّدٍ وّبارک وسلّم

# ساتوین مجلس

قلم مداح شاہِ بحر و بر ہو — فدائے طلعتِ خیر البشر ہو
ہوا ہے مجلسِ ہفتم کا سالک — کہ سامع جسکے ہین سارے ملائک
عجب نورِ یسمین نادر جلوہ گر ہے — کہ تا عرشِ برین جسکی قدر ہے
بیان دیکھ اس کا سب خوبی سے معمور — بلا گردان ہے اس کے عالمِ نور
نظر کر اس کی خوبی ماہ و انجم — طلائے از زمین تا چرخِ ہفتم
مقرر بیخودی سے غش کرین سب — یہہ خوبی دیکھ کر غش کرین سب
عجب ہے مجلسِ ہفتم یہہ نادر — کرشمے ذاتیہ ہین اسمین باہر
یقین یہہ معدنِ نورِ مبین ہے — شمائل نامہ سلطانِ دین ہے
بھری ہے یہہ نوادر کیفیت سے — جمالِ مصطفےٰ کی سب صفت سے
تما اُس ذات کی مرغوب ہے سب — بیان محبوب کا محبوب ہے سب
یقین حضرت کے نادر سب شمائل — تھے آثارِ نبوت کے دلایل
نشان تھے وو مکمل قربت کے — شواہد تھے عجب محبوبیت کے
خواص اُس تن کے سب مخصوص ہین — بزرگی کے علامت بے حصر ہین
سو بعضے وے علامت بس نوادر — اسی مجلس مین اب لاتا ہون ظاہر
ہین راوی معتبر اسکے تمامی — سخن مین متفق ہین سب گرامی
یہہ لکھتے ہین کہ حق نے مصطفےٰ کا — متعلی اُس حبیبِ با صفا کا
بنایا تھا نوادر سر و قامت — سبھی محبوبیت کے وے علامت

کیا تھا جسم کوں حضرت کے پرنور
تمامی جلوہ خوبی سے معمور

نبوت کے دلایل اُسمین قاطع
رکھا تھا سر بسر پرنور و لامع

عجب وہ سرو قد تھا سب سے ممتاز
تھا بیشک معدنِ عظمت و اعجاز

وجودِ پاک خوبی مین علم تھا
بھرا اعجاز سے سر تا قدم تھا

کرشمے اور ادا سب قربت کے
بھرے تھے اُسمین سب محبوبیت کے

سوا حضرت کے کس عالی قدر مین
یہہ خوبی تھی نادر کس بشر مین

تھا حضرت کا طرب افزا عجب تن
تھا بیشک گوہرِ عظمت کا معدن

خواص اُس تن کے نادر سب عجب ہین
دلایل مکرمت کے بس وے سب ہین

غرض حضرت کے اُس ناز و ادا کا
عجب عالم تھا حسنِ دلربا کا

تھا پہلا معجزہ یہہ اُسمین نادر
کہ بے سایہ تھا تن حضرت کا ظاہر

کدھی پر چھانوں اُس عالی نسب کی
امام الانبیا محبوبِ رب کی

گری نہین ایک ساعت بر سرِ خاک
یہہ نادر تھا خواصِ عنصرِ پاک

عجب تھا رشک گوہر سروِ قامت
تھی ظاہر اُسمین یہہ نادر کرامت

مُقرر تھا وہ تن نورِ الٰہی
کہان ہے نور مین ظاہر سیاہی

کہلے بے سایہ حق نے جسمِ مختار
کئی اُس بھید مین مائل ہین اسرار

سبب پہلا ہے اُس صورت کے مسطور
کہ تھا جسمِ نبی اللہ کا نور

نہین آئین وُئی کا کچھہ دخل تھا
مُقرر جسم عالی بے مثل تھا

شہودِ قرب تھا عین اُسکو حاصل
یہہ نقطہ ہے اُسی وحدت کا دال

یہہ ممتازی کی خوبی بس عیان ہے
شہودِ عین وحدت کا نشان ہے

علامت تھی یہہ ظاہر معرفت کی / یہہ نادر ہے دلیل اُس کیفیت کی
کہ قطرہ اک نکل دریا سے باہر / وجود اپنا دکھا کر سب کو ظاہر
ہُوا ہے پھر اُسی دریا مین وہ غرق / نہ دریا مین نہ اُسمین کچھہ رہا فرق
یہہ یکتائی کی بس ہے عین منزل / نہ حضرت کے سوا یہہ کس کو حاصل
سو یکتائی کی تن نے کیفیت یہہ / کیا حاصل خوارق اور صفت یہہ
اِسی باعث رہا سایے سے ہو دور / ہے سایے کا بیان معدوم مذکور
غرض یہہ بھید نازک تر ہے کامل / نہین ہے عام کو فیض اس سے حاصل
ولے اہل ولایت بس مقرر / سبھی اس رمز کے قایل ہین یکسر
سبب دیگر یہہ ہے مرقوم نادر / کہ تھا جسم نبی شفاف ظاہر
کدورت کا نہ کچھہ اُسمین نشان تھا / مصفا جسم اطہر بے گمان تھا
صفائی روح مین جو سربسر تھی / صفائی جسم مین بھی اُسقدر تھی
لطافت مین مقرر جسم اور جان / لطیف اور پاک بس دونو تھے یکسان
لطافت کے سبب سایہ بھی یکسر / نہ آیا ہے نظر کس کو مقرر
صفائی کا یہہ جلوہ تھا عجائب / تھا سایہ اس سبب نظرون سے غائب
یہہ خوبی اُس لطافت کی تھی اعظم / کہ جس سے سایۂ جسم مکرم
رہا پوشیدہ تر سب کی نظر سے / نہ واقف کوئی ہوا اُس کے اثر سے
سبب دیگر یہہ لکھتے ہین عجائب / کہ حضرت کا مبارک جسم تاقبا
نہایت نور سے لامع یقین تھا / وہ غالب تر بجب نور زمین تھا
مقابل اُسکے تھا خورشید بے نور / مقرر ماہ کا تھا نور کافور

سو غالب پن دکھاوے اپنا یکسر ہوا نہیں خاک پر کب سایہ گستر
مثل بھی یہہ یقین مشہور تر ہے کہ معلومی مین سایہ سربسر ہے
شمع اور ہووین مشعل گر ڈو یک جا شمع کا ہووے سایہ پھر ہویدا
مقابل اسکے یہہ معدوم ہووے سو پرچھایہ وہان معلوم ہووے
بھی بعضون نے لکھی ہے یہہ روایت کہ سایہ آپ کا حق نے امانت
قیامت کے لئے محجوب کر سب رکھا ہے اسکو مخفی سربسر سب
یہہ لکھتے ہین کہ جب ہووے قیامت کرے عرصات مین خلق استقامت
سو آ خورشید سب کے سر پہ یکبار تپش کے اپنے سب دکھلاوے آثار
وہان سایہ نبی کا ہووے حاضر سو امت کے سر پر اپنے ظاہر
کرے اس دم کرم سے سایہ بانی تپش خورشید کی کر دیوے فانی
سو اس باعث یقین ظل کرامت رکھا محجوب حق نے کر امانت
بھی بعضون سے ہے نادر تر بیان یہہ سبب بے سایہ پن کا ہے عیان یہہ
کہ ہے روئے زمین یہہ پر علایق مقرر ہے گذرگاہ خلایق
سدا مخلوط با آلودگی ہے ہمیشہ قابل فرسودگی ہے
سو اس باعث سے خلاق جہان نے خداوند زمین و آسمان نے
وے عزت اپنے سائے کو نبی رفع اسکو کیا دایم مقرر
کہ تا روئے زمین سے ہووے محجوب گرے نہیں خاک پر کب عکس محبوب
مقرر جو حبیب کبریا ہو ہوئے کیون اسکا سایہ نقش پا ہو
یہہ محبوبی کی خوبی سربسر تھی خدا کے پاس سائے کی قدر تھی

دگر اُس سرورِ عالی کے سر پر    مبارک تارکِ والا گہر پر
عجب تھا سایہ گستر ابرِ نادر    کرامت کا چھتر تھا سر پہ ظاہر
تھے اُس ابر کے وہ ماہ اِتام    یقین کرتے تھے ہر جا بشر مادام
ہمیشہ ابر تھا وہ سر پہ قایم    عجب تھا سائبان رحمت کا دایم
تھے اُس ابر کے قندیل جاوید    تھا ایک آویختہ جون قرص خورشید
بھرا تھا آبِ رحمت سے لبالب    عجب یہہ شان محبوبی کا تھا سب
دو جانب اُسکے ڈو اُڑتے تھے طایر    درخشان تھے پر و بال اُنکے ظاہر
ہمیشہ کھول نادر بال و پر وو    عجب تھے سایہ گُستر سر پر وو
یہہ کیا عظمت اُس عالی جاہ کی تھی    یہہ رحمت آپ پر اللہ کی تھی
نہ دیکھا کس نے اِس صورت سے کسی کو    کسی پیغمبرِ روشن نفس کو
کہ اُنکا اِسطرح سے جسم و جان تھا    سحابِ نور سر پر سائبان تھا
مگر یہہ شان اُس محبوب کا ہے    یہہ روپ اُس گوہرِ مطلوب کا ہے
سحابِ نور سر پر تھا عیان یہہ    جلالت کا تھا حضرت کے نشان یہہ
کہ تا یہہ دیکھ عظمت مصطفیٰ کی    عجب اُس گوہرِ صدق و صفا کی
ہو واقف آپکی سب قربت سے    مکرم جلوۂ محبوبیت سے
دفع ہو جاوے شک دلسے سبھی کے    یقین ہو جاوین سب فدوی نبی کے
بھی لکھتے ہین کہ جو مرسل جہان مین    ہوئے پیدا اسقدر ہر زمانین
خدا نے شان ختم المرسلین کا    بیان کر اُن سے جاہ دلنشین کا
تماشائی کی دکھلا یہہ علامت    کیا تھا واقف اُن کو باکرامت

کہ ہوویں جو نبی آخر زمان کے
کرے ابر انکے سر پر سایبانی
یہہ رمز انکے یقین محبوبیت کا
سنو اس باعث علامت سر بسر یہہ
غرض حضرت کے سر پر ابر نادر
نبوت کے مقرر پیش رتب
کہ یہہ لاریب ختم المرسلین ہین
ہوا جی تک سبھو نکے لیے تب دور
بھی بعضے راہبون نے یہہ نشانی
ہوئے ملکِ عرب مین آ کے ساکن
ہوئے جب سرورِ آفاق پیدا
کیا تھا حق نے جنکے بخت عالی
قدم بوسی کی وے پائے ہین دولت
کہ جیسے شام کے رستے پہ مشہور
نبی کے بس رہے تھے منتظر ہو
یہہ نادر دیکھ سر پر سب علامت
نبوت کے مقرر پیشتر وہ
یقین انھہ مجلسون مین لا یہہ مذکور
سنو اس باعث دکھا مین نے اشارہ

یقین شد اخلاصے سب جہان کے
یہہ دکھلایا تھا عظمت کی نشانی
کیا تھا سب نے ظاہر قربیت کا
تھی سارے خلق مین مشہور تر یہہ
یہہ عظمت کی نشانی دیکھ ظاہر
ہوئے ہین وقف تب بہرہ ور سب
نبی آخر زمانے کے یقین ہین
یہہ خوبی دیکھ سب نور علی نور
یقین رکھہ یاد با صد جان فشانی
رہے ہین منتظر ہورات اور دن
علامت دیکھ یہہ سر پر ہویدا
تھا جنپہ پر خاص فضلِ لایزالی
ملی کونین مین ان کو سعادت
تھے راہب دو بحیرا اور نسطور
سفر مین دیکھ حضرت کو یقین وو
مقرر اس نشان پر باکرامت
مسلمان بس ہوے عالی قدر وو
کئے ہین حضرتِ قاسم نے مسطور
لکھا نہین سب مفصل آشکارہ

غرض حضرت کی یہہ جاہ و قدر تھی  یہہ کیا عظمت نوادر شہرہ تھی
بتایا کس نبی نے یہہ علامت  نشان حضرت کے تھے یہہ پر کرامت
محض یہہ فضل رب العالمین تھا  کرشمہ دلبری کا یہہ یقین تھا
دگر عظمت کے یہہ آثار پر نور  تھے حضرت کے مقرر سب مین مشہور
کبھی سر پر نبی کے اُڑ کے ظاہر  گیا نہین کوئی پرندہ اور طایر
نہ کس جاندار مین تھا تاب اس طور  کہ جاوے ڈال سایہ سر پہ فی الفور
ادب رکھتے تھے ہر دم جانور سب  نہ رہ تیا ہوئے بالائے سر کب
ہمیشہ سب پرندے جوق در جوق  مقابل آپ کے آ از سر شوق
دو جانب بیچ چلے جاتے تھے صف چیر  سبھی آہستہ تر باعز و توقیر
تماشا یہہ پرندون کا عجب تھا  یقین تعظیم کا شیوہ یہہ سب تھا
دگر حضرت کے اُس سرو روان پر  مبارک قامت عالی نشان پر
نہین تھی یہہ مگس کو تاب و طاقت  کہ بیٹھے آ مقرر ایک ساعت
وجود پاک پر راحت طلب ہو  رکھے اقدام اپنے بے ادب ہو
نہین تھا حق تعالی کو یہہ منظور  کہ حضرت کا مبارک جسم پر نور
نشیمن ہووے یکساعت مگس کا  پڑے سایہ نبی پر بد نفس کا
کہ عاشق وہ نجاست پر یقین ہے  مقرر ہر گھڑی غلاظت نشین ہے
وہ بیٹھے آ تن عنبر فشان پر  مبارک آپ کے سرو روان پر
عجب اُس جسم کی یہہ سب قدر تھی  یہہ محبوبی کی عظمت سر بسر تھی
نہایت قدر تھی اُس تن کی عالی  نہین یک موئے تھا عظمت سے خالی

ہر یک بال اُس امامِ بحر و بر کا
مبارک اُس تنِ عالی قدر کا

گرامی تر مقرر سر بسر تھا
خراج اُس کا تمامی بحر و بر تھا

فدا صد تاج زر تھے اُسپہ ہر بار
ظفر تھی دام مین اُسکے گرفتار

کرامت بال کی لکھتا ہون ظاہر
سنو عظمت کا اُسکے طور نادر

کہ یکدن اُس ہمائے بحر و بر نے
یقین عنقائے صحر لئے ظفر نے

سرِ عظمت کی کروا کر حجامت
مبارک موئے عالی پُر کرامت

کئے ہین آپنے سب کو عنایت
جو حاضر تھے وہان اہلِ ہدایت

ملا جنھ کو مبارک سر کا یکبال
کھلے اُس بال سے تب اُنکے اقبال

لیا جس نے رکھا ہے آپنے گھر مین
برکت اُس مکانِ پُر قدر مین

اُسی ساعت ہوئی ہے آکے ساکن
یہہ فیضِ موئے سر تھا رات اور دن

تھے خالد بھی وہان خدمت مین حاضر
سنو حضرت کے مبارک موئے فاخر

گئی ہاتھہ اُنکے آئے ہین اُسیدم
اُنھون نے دیکھہ وہ موئے مکرّم

بنا تعویذ اُس کو برسرِ تاج
کئے ہین اُسکو بیشک گوہرِ تاج

سب اُس تاج کے خالد کا تھا شور
عطا کر حق نے اُن کو قوت و زور

کیا غالب مقرر سب جہان پر
تھی تیغ اُن کی کلیدِ فتحِ کشور

مقرر سب عجم مین اور عرب مین
ہوئے ہین زور ور مشہور سب مین

ظفر اُنکا ہمیشہ ہم عنان تھا
مسخر اُن کا بیشک سب جہان تھا

مقابل اُنکے اگر پہلوان سب
یقین ہوتے تھے مثلِ ناتوان سب

ہوا وہ تاج جب گم اُنکے گھر سے
اُسیدم اُن کی بازوئے قدر سے

گیا ہے اٹھہ مقرر وہ اثر سب ۔ ہوئی قوت وہ زائل سر بسر سب

غرض خوبی یہہ اُن بالونکی سب تھی ۔ یہہ عظمت انکی نادر بس عجب تھی

دگر تن اُس امام المرسلین کا ۔ مُعلّی جسم اُس ماہِ یقین کا

یقین دایم تھا خوشبوئی سے معمور ۔ تھی خوشبو اُسکی سب عالم مین مشہور

خجل تھا عطر سب اُسکے مُقابل ۔ عبیر و مشک کی تھی قدر زائل

عجب وہ سرو قد رشکِ چمن تھا ۔ خجالت بخش گلزارِ سمن تھا

سیہ زلفِ معنبر رشکِ سنبل ۔ مُعطر تھے مثالِ نافۂ گل

زیادہ گل سے بھی خوبی تھی اُن مین ۔ سراسر بوئے محبوبی تھی اُن مین

گویا دو زلف تھے دو طرۂ ناز ۔ پر و بالِ ہمائے اوجِ اعجاز

تھی خوشبو اُسکی سب عالم مین ظاہر ۔ عجب تھے روح پرور زلفِ عاطر

پسینا بھی تھا یکسر عطر آلود ۔ تھی خوشبو اُسکی ہر خوشبو سے افزود

عرق اُس تن کا گویا عطر تھا خاص ۔ زیادہ عطر سے تھا اُسمین اختصاص

لکھوں اوصاف کیا حضرت کے تن کے ۔ مُبارک جسم رشکِ یاسمن کے

بدن خوشبو سے وہ معمور سب تھا ۔ گلاب افشان تنِ نازک عجب تھا

یہہ لکھتے ہین کہ حضرت شاہِ عالم ۔ محمد مُصطفیٰ سلطانِ اکرم

قدم رکھتے تھے اپنا جس مکان پر ۔ مکان ہوتا تھا وہ سارا مُعطر

وہان رہتی تھی خوشبو یک شبانروز ۔ خواص اُس تن کا تھا یہہ جلوہ افروز

وہ خوشبو سے مکان معمور سب دیکھہ ۔ در و دیوار مین خوشبو عجب دیکھہ

نظر آثار یہہ کر سب نوادر ۔ یقین معلوم سب کرتے تھے ظاہر

کہ آئے تھے یہاں وہ رب کے مقبول
بھی جاتے تھے نبی جس رہ گذر سے
اُسی خوشبو سے کوچے میں سب رواں ہوں
نبی کے پاس سب جاتے تھے اکثر
بھی دولت خانۂ سلطانِ مختار
مکان ہر ایک حضرت کے قدم سے
غرض حق نے نبی کے جسم و جان میں
کیا بے شبہہ یہہ خوبی عنایت
وہ قد تھا لالۂ گلزارِ جنت
عجب اُس تن میں نزاکت کا تھا عالم
بھی تھا یہہ معجزہ حضرت کا ظاہر
مبارک ہاتھ سے اپنا ادب ساتھ
یقین اُس ہاتھ کی تاثیر سے تب
معطر تا بمدت ہاتھ اُسکا
بھی لکھتے ہیں کہ جب وہ سرورِ کل
اُٹھا دستِ گلاب افشان معطر
مدام اُس طفل میں رہتی تھی خوشبوے
مبارک ہاتھ کا یہہ فیض نادر
پسینے کا لکھوں حضرت کے کیا حال

بہارِ گلشنِ ایجاد کے پھول
لپٹ خوشبو کی آتی تھی اُدھر سے
معطر طالب سرور رواں ہوں
عجب تھی رہنما خوشبو معطر
تھا بیشک عزتِ دوکانِ عطار
طراوت بخش تھا باغِ ارم سے
معلی اُس قدِ نکہت فشاں میں
مکرم بوے محبوبی عنایت
خمیرہ مایۂ دیوارِ جنت
مثالِ گل تھی خوشبو اُس سے باہم
کہ خدمت میں ہوا جو آکے حاضر
ملایا جس گھڑی اُس مرد نے ہاتھ
معطر ہاتھ ہو رہتا تھا وہ سب
بہم رہتا تھا خوشبو ساتھ اُسکا
بہارِ گلشنِ تکریم کے گل
اگر سرِ طفل کے رکھتے تھے سر پر
تو نادر تھی نشانی بس یہہ دیکھو
یقین جاری تھا اُس صورت سے ظاہر
مقابل جسکے تھے سب عطر پامال

پسینا وہ نوادر سر بسر تھا — گلاب و مشک سے عالی قدر تھا
مقابل جس کے لاکھون خرمنِ گل — عرق آلودۂ تشویر تھے گل
پسینے کے عجب تھے سب خوارق — تھی ہر یک عطر سے بو اسکی فایق
پسینے کی ہے خوبی بے نہایت — و لے لکھتا ہون یک نادر روایت
کہ یکدن بارگاہِ مصطفیٰ مین — جنابِ حضرتِ خیر الوریٰ مین
گیا شخص نے آ عرض اس طور — کہ اے سلطانِ عالم صاحبِ غور
میرے ہے گھر مین لڑکی ایک مستور — نہایت خوبصورت غیرتِ حور
جمال و حسن کی خوبی مین ہے طاق — بھی ہے عصمت مین وہ مشہور آفاق
نظر کر اسکی اب مین نے جوانی — بہار افزاے باغ زندگانی
کیا ہون ایک سے منسوب ظاہر — و لے فاقے سے ہون دلتنگ آخر
سو اس باعث بیان کر حال سارا — عنایت کا ہون طالب آشکارا
بہہ بس اس گوہرِ بحرِ قدم نے — دُرِ دریاے الطاف و کرم نے
عنایت سے کئے اسکو سرفراز — کیا اس نے طلب پھر عطر ممتاز
کہے حضرت نے شیشی کر تو حاضر — بہہ بس شیشی وہ لے آیا ہے ظاہر
عجب تھا اسگھڑی گرمی کا ہنگام — عرق آلودہ تھا حضرت کا اندام
اٹھا ایک شاخ خرما آپ نے تب — پسینہ اس سے اپنا کر جمع سب
کیئے مین اسگھڑی شیشی کو لب ریز — عجب تھا وہ مصفّا عطر گل بیز
اٹھا شیشی کو با لطفِ نہایت — کیئے پھر آپ نے اسکو عنایت
لے شیشی ہاتھ مین وہ مرد اسدم — گیا ہو گھر مین اپنے شاد و خرم

دیا

دیا شیشی وہ جا دختر کو فی الحال
غرض جسدم وہ شیشی کر کے مفتوح
لگائی تھی بدن مین اپنے وہ جب
ہے اُس خوشبو کا اِس صورت سے مذکور
تھی اُس خوشبو کی سارے خلق مین دھوم
اُسی خوشبو کے باعث وہ مقرر
تھی حضرت اُم سلمہ پاک دین سے
کہ یکدن تھا عجب گرمی کا ہنگام
مکان پر لا میرے تشریف یکبار
پھر آخر جا میرے بستر پہ حضرت
ہوئے مشغول خوابِ راحت انگیز
بدن حضرت کا بیشک ہو گیا کُل
لگے تب جھڑ سے گرنے ثریّا
اُسیدم مین نے یک شیشی کو کر صاف
کیا شیشی کو مین نے انگھٹری پُر
پھر آخر مین نے اُس شیشی کو کر بند
میرے تھی ایک ہمسائے مین دختر
عروسی اُسکی بس ہوتی تھی اُسدم
پسینہ اُس گلِ ایجاد کا لے

کھلے دختر کے اُس خوشبو سے اقبال
لی اُس سے ایک قطرہ رحمت روح
معطّر اُسکا ہوتا تھا بدن سب
کہ ہوتا تھا مدینہ اُس سے معمور
مقابل اُسکے تھے سب عطر معدوم
ہوئی مشہور سب عالم مین یکسر
یہہ ہے منقول امّ المؤمنین سے
اُسی ساعت امامِ خاص اور عام
معطّر کر مکان تا سقف و دیوار
امام الانبیا سلطانِ ملّت
وہ لے گرمی سے اُس ساعت گہر ریز
عرق آلودہ تھے رخسار جون گل
ہوا اُن موتیوں سے رشکِ دریا
عرق لے آپ کا با حسن اوصاف
ہر یک قطرہ تھا بیشک غیرت حور
دیئے صندوق مین رکھ لے یکچند
جمیلہ اور نہایت پاک گوہر
سو مین نے کھول اُس شیشی کو بیغم
عرق اُس غنچۂ ارشاد کا لے

معطر بس گئی اسکا سبھی تن ۔ ہوئی خوشبو کی اسبدن سے وہ معدن

یقین دنیا مین جبتک تھی وہ قایم ۔ رہی خوشبو بدن مین اسکے دایم

بدن پاکی سے وہ کرتی تھی جب صاف ۔ اسیدم عطر کی خوشبو پر اوصاف

نکلتی تھی بدن سے اسکے اظہر ۔ مدینہ اس سے ہوتا تھا معطر

ہوئی پھر اس سے جو اولاد پیدا ۔ معطر تن سبھو کا تھا ہویدا

رہی اولاد مین وہ عطر کی بو ۔ نشانی اس پسینے کی یہہ دلجو

مدینے مین یقین اس خاندان کا ۔ سب اس گلدستۂ عنبر فشان کا

اسی خوشبو کی باعث سب نے انجام ۔ رکھے ہین بیت عطارین بس نام

عجب تھا یہہ پسینہ مصطفی ؐ کا ۔ عرق اس معدن صدق و صفا کا

مقابل جسکے تھے سب عطر معدوم ۔ یہہ خوشبو کی مقرر اسکے تھی دھوم

پسینے مین جب انکے یہہ صفت تھی ۔ عرق مین یہہ نوادر کیفیت تھی

کہو پھر زلف عنبر بوے انکی ۔ نوادر گیسوئے دلجوے انکی

جہان مین کس طرح عنبر فشان تھی ۔ کہو نکہت مین کیا عالی نشان تھی

سہر کیا دلاویزی تھی ان مین ۔ لطافت اور گلبیزی تھی ان مین

لکھون حضرتکے کیا بالون کی تعریف ۔ عیان قرآن مین ہے جسکی توصیف

ہے جسکی شان مین واللیل نازل ۔ اشارہ زلف کا ہے جس سے یہہ کامل

سیاہی اسکی تھی ہر شب پہ غالب ۔ نہان ہر بال مین تھا سر عجایب

نمایان تھا سیاہی مین عجب نور ۔ بلاگردان تھے جس پر گیسوئے حور

عجب تھی زلف مشکین دام تسخیر ۔ ہوا ہے ملک اسری جسکا نخچیر

بھری تھی اُسمین نادرِ سیاہی
نہایت تھی مصفّا اور ملایم
ہریک بال اُس ہمائے نازنین کا
جنابِ حق مین زلفِ مصطفیٰ کی
نہایت تھی بزرگی اور عزّت
اُنہین زلفون کا لانا در بیان اب
کہ جسدم وہ حبیبِ سرو قامت
بناز و ناز کا جس دم کھلا در
مقدّس بارگاہِ کبریا مین
ہوئے ہین ملتجی ناز و طرب سے
کہ یارب تونے جبریلِ امین کو
بزرگی اور عزّت دے نہایت
مجھے اسکے عوض مین کیا دیا ہے
جنابِ حق سے تب آیا یہ آواز
تیری زلفِ معنبر کے جو ہین بال
یقین جبریل کے چھ لاکھ پر پر
تیرے گیسو مین جو خوبی عیان ہے
قیامت آشکارہ ہووے جس دم
عوض مین تیرے ہریک بال کے تب

تھا ظاہر جلوۂ نورِ الٰہی
تھا سنبل دیکھ اُن بالونکو نادم
تھا ہمسر جاہ مین عرشِ برین کا
معلّی گیسوئے خیر الوریٰ کی
ہریک شی سے زیادہ تھی حرمت
لطیفہ ایک لکھتا ہون یہان اب
گئے معراج کو باصد کرامت
سنو اُس ہنگام مین وہ ربکے دلبر
جنابِ خالقِ ارض و سما مین
نہایت سرنگون ہو کر ادب سے
مقدّس طائرِ چرخِ برین کو
کیا چھ لاکھ پر اُن کو عنایت
عطا وہ کون سی نعمت کیا ہے
کہ ای محبوب میرے سب سے ممتاز
میرے نزدیک وہ ہر بال فی الحال
ہین غالب تر بزرگی مین مقرّر
پہ جبریل مین وہ بس کہان ہے
سنو اُس میدان مین ای محبوب اعظم
مبارک ہووے فرخ فال کر تب

کرون چھہ لاکھہ مین آزاد ہر بار ۔۔۔ کرم سے اپنے عاصی اور گنہگار

پرِ جبریل مین گر ہی یہہ اوصاف ۔۔۔ کہ ڈھلپنے اپنے پر سے قاف تا قاف

قیامت مین اگر تو باصد اکرام ۔۔۔ کھڑا ہو جاوے اپنے زلف کو تھام

گنہ گارون کو اُس دم قاف تا قاف ۔۔۔ کرون آزاد تجھہ پر رکھہ نظر صاف

جہنم مین رہے باقی نہ عاصی ۔۔۔ عذابون سے سبھی پاوین خلاصی

عزیزو دیکھہ لو حضرت کی عزت ۔۔۔ یہہ کیا ہی ناز برداری و حرمت

جناب حق مین جنجھہ کے زلف کا تار ۔۔۔ ہی اس صورت سے باعظمت و مقدار

بزرگی کو کہان پھر اُن کی حد ہی ۔۔۔ فضیلت سے بھرا کیا سرو قد ہی

پرِ جبریل سے بہتر ہی یک موئے ۔۔۔ کہو پھر کس طرح ہی جسم دلجوئے

جناب حق تعالی مین مکرم ۔۔۔ ہی اُنکے ذات کی کیا قدر اعظم

غرض حضرت کے ہین کیا شان عالی ۔۔۔ عجب ہی اُنہہ فضل لایزالی

گرامی جنجھہ کے ہین زلف معنبر ۔۔۔ کرامت کے سبب سے جنجھہ کے ایکہ

رہائی پاوین دوزخ سے گنہگار ۔۔۔ سبب سے جس کے بخشے سب کو غفار

وسیلہ جنجھہ کو ایسا معتبر ہی ۔۔۔ قیامت مین کہو کیا اُن کو ڈر ہی

علی ہی اب تجھے کس بات کا غم ۔۔۔ وسیلہ ہی تیرے سر پر یہہ محکم

مطالب اپنے کر حاصل یہان اب ۔۔۔ فدا کر آپکے چہرے پہ جان اب

لکھون اُس چہرۂ انور کے اوصاف ۔۔۔ جمالِ ساقیِ کوثر کے اوصاف

عجب چہرہ تھا اُنھہ کا پر فضایل ۔۔۔ ثنا مین جسکے ہی قرآن نازل

یقین ہی والضحی اُسکی صفت مین ۔۔۔ بھی ہی والشمس اُسکی کیفیت مین

عجب تھا روح پرور حسن جاوید
تھا چہرے پر عیان اُن کے ملاحت
بھرا محبوبیت کا اُسمین تھا نور
عجب طور اُنکے تھا جلوہ گری کا
عیان تھے اُسمین سب خوبی کے انوار
بیان اُس حسن کا کس سے ادا ہو
عجب وُہ حسن تھا اور تھا عجب رنگ
اگرچہ کیفیت تھی اُسمین ظاہر
بظاہر اُسمین گرچون وچگون تھا
نہان اسرار گوناگون تھا اُسمین
عیان تھا نور فرہنگی کا ظاہر
ملوّن تھا برنگِ آشنائی
عجب چہرے کا عالم سربسر تھا
کیا جب نور حق نے جلوہ کاری
بہین خورشید را با نورِ شہود
نہان ہے رشتۂ عقل و خرد گم
یہ اسرار معانی مختصر کر
کہ کیا تھا حسن حضرت مصطفیٰ کا
مُقرر اُس خدا نے دو جہان نے

تھے ذرّے جسکے آگے ماہ و خورشید
تھا ظاہر جلوۂ نورِ صباحت
کہ جنبہ کے خاک پا ہیں جنّت و حور
عجب تھا شان اُسمین دلبری کا
ملائک کو نہین تھا تاب دیدار
بشر سے آپکی تعریف کیا ہو
صفت مین جسکے ہے عقل و خرد دنگ
ولے بے کیفیت تھا سب مظاہر
ولے معنی مین نورِ بے چگون تھا
نمایان جلوۂ بیچون تھا اُسمین
بھرا تھا رنگ بے رنگی کا نادر
تھا ظاہر مظہرِ نورِ الٰہی
وہ یک نورِ الٰہی جلوہ گر تھا
کیا اِس حسن نے آئینہ داری
نہان در پردۂ سہ جلوہ فرمود
زبان مین اب نہین تاب تکلم
بظاہر دیکھ لو اُسکو نظر کر
سہ اوج سپہرِ اصطفیٰ کا
خداوند زمین و آسمان نے

دیا نہیں حسن یہہ عالم میں کس کو ملائک اور نبی آدم میں کس کو
ہر یک خوبی سے اُن کو برتری دے کیا ممتاز بشانِ دلبری دے
روایت یک لکھوں نادر یہاں اب کروں اُس حسن کی خوبی بیاں اب
کہ جس شب حق نے محبوبِ ازل کو مقرر اُس حبیبِ بے بدل کو
بلا معراج کو بالائے نہ طاق دیا ہے بھیج مرکب اُن کو براق
ہوئے جب وہ حبیبِ خاص راہی رواں معراج کو سوئے الٰہی
ملائک آپکے لاکھوں تھے ہمراہ تھا چہرہ ہر ملک کا غیرتِ ماہ
ہر یک کے ہاتھ تھا یک مشعلِ نور ہر یک مشعل تجلّی سے تھی معمور
مقابل تھا ہر یک مشعل کے خورشید عرق آلودۂ تشویر جاوید
اُسی دم بارگاہِ کبریا سے جنابِ خالقِ نور و ضیا سے
ہوا جبریل کو یہہ حکم نامی کہ اِس محبوب کا نورِ گرامی
رکھا ہے میں نے سب سے بے نشاں کر یقیں دس سو حجابوں میں نہاں کر
حجاب یک اُسکے چہرے سے تو کر دور دکھاوے تا تجلّی نورِ مستور
یہہ سن جبریل نے فرمان اُسی دم اُٹھائے ایک پردہ ہوکے خرم
اُسی دم آں جمالِ مصطفیٰ سے مبارک چہرۂ بدر الدجا نے
درخشاں ہو بانوارِ تجلّی عجب ظاہر کیا اپنا تولّی
ہوا نور اُسکا سب مشعل پہ غالب ہوئی اُسی دم تجلّی سب کی غائب
عزیزو کھول کر اب چشمِ انصاف نظر کر آپکے نامی یہہ اوصاف
کہو یہہ کیا جمالِ دلربا ہے مبارک چہرۂ بدر الدجا ہے

کہان جن کس بشر مین تاب طاقت
کہان کس کے سخن مین یہہ لیاقت
لکھے خوبی جمالِ مصطفیٰ کی
مقدس طلعتِ نور الہدیٰ کی
بیان انکی فضیلت کا سناوے
کرشمے سارے ظاہر کر دکھاوے
وہلے نادر روایت لکھ یہہ پُر نور
سخن کرتا ہون اب خوبی سے معمور
کہ یکشب عائشہ خاتونِ مقبول
تھین گھر مین اپنے یادِ حق سے مشغول
شبِ دیجور تھی ظلمات تھا سب
چراغ اُنکے نہین تھا گھر مین اُس شب
یکایک اُس گھڑی سلطانِ عشاق
ہوئے وارد وہان بانورِ آفاق
تجلی سے جمالِ مصطفیٰ کے
چراغ بارگاہِ کبریا کے
مکان وہ ہوگیا پر نور اُس دم
تجلی سے ہوا معمور اُس دم
کیا ہے مشعلِ وحدت نے پھیرا
ہوا مفقود اُس سے سب اندھیرا
اُسیدم عائشہ بانوئے دین نے
مکرم حجلۂ عصمت نشین نے
جمالِ مصطفیٰ سے سربسر سب
نہایت دیکھ روشن اپنا گھر سب
زبان تب کھول باصد عزت و جاہ
لگین کہنے کو یون العظمۃ للہ
یہہ کیا نورِ جمالِ مصطفیٰ ہے
تجلیِ رخِ بدر الدجا ہے
کہ گھر یکبارگی اُسکی جھلک سے
ہوا روشن زیادہ تر فلک سے
کلام انکا یہہ سُن حضرت نے یکبار
اُسیدم اپنے کر دیدے گہربار
لگے کہنے کو اے صدیقہؓ پاک
مین انکے شخصون کے غم سے اب ہون غمناک
کہ جو اعمال کی شامت سے یکسر
یقین روزِ قیامت مین مقدر
میرے دیدار سے محروم ہو سب
رہین زیرِ ملامت شوم ہو سب

عجب ہے عائشہؓ روزِ قیامت
میرے دیدار سے جو ہوویں فیروز
مگر محروم سب معدوم ہوویں
یہہ سنکر عائشہؓ نے آپ سے تب
کہو ہیں کون وے گمراہ اور شوم
قیامت مین جمالِ مصطفیٰ سے
جواب انکو دِئے تب شاہِ دین نے
کہ ہین اے عائشہ محروم تر وو
کہ جو سن اسم با اکرام میرا
کرے انکے جاہ و عزت کو فراموش
میرے اِس نام کا جنکو نہین پاس
رہین مردود وے سب دور مجھ سے
غرض حضرت کا ہے یہ فیض نادر
عزیزو گر ہے خواہش در قیامت
تو ہر دم سن مبارک نام ان کا
کرو صلوات سے سینے کو پُر جوش
علی اِس راہ مین کر جان نثاری
سو اب اُس دُرِّ دندان کی تعریف
کہ جنکا ہے گران سب مول اور تول

سو اُس میدان مین با صد کرامت
کرون انکی شفاعت جلد اُس روز
شفاعت سے میرے محروم ہوویں
کہی ہین اے حبیبِ حضرتِ رب
رہین دیدار سے جو ہو کے محروم
نہ پاوین فیض اُس نورِ خدا سے
حبیبِ کبریا نورِ مبین نے
قیامت مین مقرر بے بصر وو
منور اور لامع نام میرا
سدا صلوات سے رہتے ہین خاموش
شفاعت سے مقرر ہو کے سب نے اُس
قیامت مین رہین مہجور مجھ سے
عجب نعمت ہے دیدار اُن کا ظاہر
جمالِ مصطفیٰؐ با صد کرامت
منور اسم با اکرام اُن کا
رہو مت ایکدم غفلت سے خاموش
مقرر ہے یہہ راہ رستگاری
مبارک لولوئے تابان کی تعریف
دو عالم ایک تبسم کا ہے بس مول

نوادر تھے عجب وہ سلکِ دندان
خجل تھا جبھہ کے آگے صبحِ خندان

سراسر غیرتِ لولوئے تر تھے
لطافت مین گویا سلکِ گہر تھے

عجب الماس تھے خوبی سے معمور
فدا اُن پر تھا دایم عالمِ نور

لب نوشین تھے مثلِ درجِ یاقوت
تھی جبھہ سے دل کو قوت روح کو قوت

شعاع دانتون کی تھی اُس مین ہویدا
شفق مین تھے گویا عقدِ ثریا

تبسم جسگھڑی کرتے تھے حضرت
امام الانبیا سلطانِ ملت

مثالِ برق اُسدم نور نادر
درخشان لب سے بس ہوتا تھا ظاہر

مکان سب نور سے ہوتا تھا معمور
قمر کی روشنی ہوتی تھی مستور

عجب دانتون مین یہہ نادر اثر تھا
چراغِ شام جس سے بے بصر تھا

تبسم گر نظر وہ ارنسرِ ہوش
سحر کا دل تھا بس ہیبت سے مدہوش

عجب موجِ تبسم کا تھا عالم
نکلتا نور تھا جس سے دمادم

بیان لکھہ اُس تبسم کا نوادر
درخشان اب کرون کاغذ کو ظاہر

کہ یکدن عایشہ رض وہ پاک دامان
عروسِ شاہِ دین سروِ خرامان

لے مجمع ساتھہ اپنے عورتون کا
بنا گلدستہ اہلِ عصمتون کا

باہم بیٹھی تھین گھر مین اپنے خوشحال
نوادر تھا ہر یک کا شغل و اشتغال

کوئی سیتی تھی کپڑا اپنا اُسدم
کوئی رشتے کو لے بیٹھی تھی باہم

اِسی اشغال مین اُسدم ہوئی شام
اندھیرا ہو گیا حجرہ وہ اتمام

تھا گھر مین اُنکے بے روغن فتیلہ
سنو اِس باعث وہ خاتونِ جمیلہ

پڑی تھین بے چراغ یکبار غم مین
اندھیری سے نہایت تھین الم مین

یکایک اُس گھڑی سلطانِ آفاق
ہوئے تشریف فرما اُنکے گھر مین
اُسیدم اُس مہِ اوجِ فلک نے
نہ حجرے مین چراغ ملتہب دیکھ
لگے کہنے کو تب اُس مہ جبین سے
کہ گھر ہے بے چراغ اُسیدم تمھارا
اگر درکار ہووے گھر مین اب نور
خجل اُس نور سے مہتاب ہووے
نہ لائد ہے فتیلہ اور روغن
اُسیدم عائشہؓ نے شاہِ دین سے
بجا لائین خوشی سے رسمِ خدمت
یہہ سُن کر اُس مہِ اوجِ سُبل نے
تبسم سے کئے ہین غنچہ لب باز
مکان وہ سب ہوا پُر نور اُسیدم
رہا وہ نور گھر مین تا سحر گاہ
غرض تب عائشہؓ کے گھر مین یکبار
گیا شادی سے دل یکبارگی پھول
بھی مستورات جو اُسیدم تھین حاضر
لگی ہین کام کرنے اپنا اُسیدم

ہُوئی شب چراغِ بزمِ عشاق
مُکرم حجرۂ عالی قدر مین
چراغ خانہ حور و ملک نے
بھی اُس بی بی کو اُسیدم مضطرب دیکھ
اُسی ساعت اُس ام المومنین سے
معطل ہو رہا ہے کام سارا
تو اُسیدم نور سے کرتا ہون معمور
جگر خورشید کا بس آب ہووے
چراغ نور اب کرتا ہون روشن
سخن یہہ گوش کر یاہ یقین سے
کہین فرماؤ اب ممنون ہمت
معلی آفتابِ جزو و کُل نے
کیا یک نور نے تب لب سے پیدا
تجلی سے ہوا معمور اُسیدم
خجل ہو کے جھکے آگے مہر اور ماہ
درخشان سر بسر یہہ دیکھ آثار
ہوئی ہین کام کے کرنے مین مشغول
ہوئین اُس نور سے تب شاد خاطر
عجب تھا نور کا سب گھر مین عالم

رہی

رہی عجب روشنی وہ صبحدم تک
روایت اسطرح سے بھی دگر ہے
کہ یکشب عایشہؓ خاتون نسوان
نبیؐ کا پیرہن سے چند اُس کو
چراغ اُسدم ہوا یکبارگی گل
گری سوزن یکایک ہاتھ سے تب
ملی سوزن اندھیرے مین نہ آخر
یکایک آگئے تب شاہِ عالم
ہوئے موجِ تبسم سے شکرلب
مبارک دانت سے نکلا عجب نور
وہ سوزن نور کے پرتو سے یکبار
ہوئی ہین عایشہؓ تب شاد خاطر
کہے یکبارگی تب ہو کے مسرور
سخن یہہ اُس امام المرسلین کا
کہ اسمین بس تفاخر کا اثر تھا
پسند آیا نہ درگاہِ خدا مین
ہوا اسدم حضرتِ جبریل نازل
کہا حق نے یہہ حضرت کو پیغام
ہوئے تم دانت کی خوبی مین مشغول

عجب تھا نور اُنھہ دانتون کا بیشک
طرب افزا نہایت معتبر ہے
مکرم زوجۂ سالار کوان
لگی ہین تانکنے پیوند اُس کو
مکان مین سب اندھیرا ہو گیا کل
ٹٹولا ہے انھون نے وہ مکان سب
ہوئی ہین اس سبب آزردہ خاطر
چراغ بزم گاہِ جنّ و آدم
درخشان آپ کے یکبارگی سب
ہوا ہے روشنی سے گھر وہ معمور
ہوئی ہے اُس اُجالے مین ہویدا
نبیؐ نے شادمان دیکھ اُن کو ظاہر
کہا ہے لامع میرے دانتون مین کیا نور
یقین محبوب ربّ العالمین کا
تھی اذکارِ حق سے سربسر تھا
مقدس بارگاہِ کبریا مین
لگے کہنے کو ای سلطان کامل
کہ ای محبوب میرے ماہ اتمام
گئے صنعت کو میرے اُکھڑی بھول

نہیں محبوب کو لازم ہے اس طرز — کہ بھولے اپنے صانع کو وہ بے خوز
گئے دانتوں کی خوبی تمنے اظہار — شکست اُن مین دکھاؤن تم کو یکبار
اُحد کے جنگ مین یہہ تم سے آخر — لیا جاویگا بدلا اِس کا ظاہر
غرض جب اُحد کا حضرت نے آہنگ — کئے ہین با کمالِ جاہ و فرہنگ
وہان کافر نے یک پھینکا ہے پتھر — ہوئے اُس سے شکستہ سلکِ گوہر
ہوا خون دانت سے یکبار جاری — وہین جبریل آ از حکم باری
لے اپنے ہاتھ مین تب خونِ حضرت — مبارک رشحۂ گلگونِ حضرت
نہین گرنے دئے اسکو زمین پر — رکھے ہین ہاتھ زخمِ نازنین پر
کہے حق نے کہا ہے مجھہ سے اِس طرح — جمع کر خون سب حضرت کا فی الفور
نہ گرنے دے اُسے تو خاک پر اب — کہ تا گرنے سے اسکے یہہ زمین جب
تزلزل مین نہ آوے ایک باری — نہ پاوے عرش اُس سے اضطراری
غرض حضرت کے دانت اُسدم گرے چار — رکھے حضرت نے پاس اپنے وہ یکبار
نظر جبریل نے کر اُس کی جانب — شکستہ دیکھہ یہہ گوہر عجائب
کئے تب التماس حضرت سے یکبار — کہ اے محبوب حق سالارِ مختار
مقرر یہہ جواہر بے بہا ہین — یہہ دانت حضرت کے بس نورِ خدا ہین
یہہ چاہتا ہون کہ مجھہ کو کر سرفراز — یہہ بخشین گوہران بے مول ممتاز
انھین یکبارگی تعویذ کر اب — رکھون بازو مین با عز و قدر اب
کہ تا اُسکے سبب سے با عنایت — مقرب حق کا ہو جاؤن نہایت
رہون آزاد ہو کر سب خطر سے — ہمیشہ حق تعالی کے قہر سے

یہہ

یہہ سُن اُس محرمِ درگاہِ حق نے ۔ شہنشاہِ جہان آگاہِ حق نے
کہے جبریل سے اِس طور گفتار ۔ کہ پنہان اِس جواہر میں ہیں اسرار
نہ آگہ اِن کی تم خوبی سے ہو اب ۔ نہ واقف سِرِّ محبوبی سے ہو اب
گران اِنہہ جوہروں کا ہے یقین تول ۔ مقرر یہہ جواہر سب ہیں بے مول
حشر کا ہووے جس دم گرم بازار ۔ سو اُس ہنگام میں یہہ دُرِّ شہوار
میں لیکر اُنکھری ساتھ اپنے ظاہر ۔ یقین عرصات میں ہو جاؤں حاضر
اُسی دم حق تعالیٰ ہو خریدار ۔ طلب مجھ سے کرے یے دُرِّ شہوار
بہا میں اِنہہ کے سب اُمت کو میرے ۔ اُسی دم تابعِ ملت کو میرے
کرے آزاد دوزخ کے الم سے ۔ نعیم اُن کو یقین بخشے کرم سے
عزیزو کھول اِس دم دیدۂ دل ۔ یہہ دیکھو مصطفیٰ کی کیا ہے منزل
نظر اُن کی کرو محبوبیت اب ۔ مکرم تر یہہ شانِ قربیت اب
کہ کیا اُس ذات کی عالی قدر ہے ۔ یہہ کیا عزت و عظمت سر بسر ہے
کہ جِسکے گوہرِ دندان کی یہہ جاہ ۔ خدا کے پاس ہے باعزت و جاہ
کہ بخشے سب کو حق اُسکے بہا میں ۔ نوادر ہدیۂ فیض و عطا میں
محض یہہ شان ہے سب دلبری کا ۔ یہہ شیوہ ہے نزاکت پروری کا
عجب یہہ بھید معشوقی کے تھے سب ۔ نہ واقف اُس سے بن جبریل تھے کب
ز رمزِ عشق کس عارف نباشد ۔ میانجی ہم ازو واقف نباشد
غرض یہہ حال اُس سلکِ گہر کا ۔ دُرِ دندان شاہِ بحر و بر کا
لکھا ہوں مختصر کر بس نوادر ۔ بیان محبوبیت کا ہے یہہ ظاہر

سنو اب فیض اُس آبِ دہن کا
زلالِ چشمۂ خورشید تن کا

کہ یک بحرِ کرامت تھا وہ پُرنور
سراسر آبِ رحمت سے تھا معمور

عجب تھی تھوک حضرت کی گرامی
کرے آبِ بقا جسکی غلامی

خدا نے آپ کے آبِ دہن کو
معلیٰ اُس زلالِ یاسمن کو

ہر یک رشحات سے ممتاز کر کر
رکھا تھا چشمۂ اعجاز کر کر

عجب اُس لعل نوشین مین اثر تھا
کرامت کا کرشمہ معتبر تھا

ہزارون معجزے ہر بار نادر
ہوئے اُس چشمۂ عالی سے ظاہر

یہہ لکھتے ہین کہ ہر یک زخم تن کو
ہمیشہ سب کے ناسور بدن کو

دوا اتھی تھوک بس حضرت کی کامل
شفا ہوتی تھی فی الفور اُس سے حاصل

بھی ہر یک چاہ مین پانی جو بیکار
سدا رہتا تھا گندہ اور بودار

گری گر تھوک اُسمین شاہ دین کی
دُرِ دریائے عظمت اور یقین کی

یقین اُس تھوک کے گرنے فی الفور
مبدل اُسکے بس ہوتے تھے سب طور

نہایت آب وہ ہوتا تھا شیرین
بھی خوشبودار اور ہوتا تھا نمکین

نبیؐ کی تھوک مین بس یہہ اثر تھا
کرشمہ یہہ ہمیشہ جلوہ گر تھا

یہہ لکھتے ہین کہ جنگِ احد مین ایک
صحابہ تھے پیمبرؐ کے بہت نیک

کسی کافر نے اُن پر مار کر تیر
دیا حلقوم اُن کا اُکھڑی چیر

ہوئے جینے سے تب اپنے وہ بے آس
اٹھا اُن کو نبیؐ کے لائے ہین پاس

نظر کر اُن کی جانب مصطفیٰؐ نے
تکرّم اُس طبیبِ باصفا نے

لگاتے زخم کاری پر وہین تھوک
اُسی دم زخم وُہ بے شک گیا سوک

شفا اُن کو ہوئی یکبار حاصل
بھی لکھتے ہیں کہ تھے یکمرد صاحب
قضا را آگ میں ہاتھ اُن کا یکروز
وہ ہو مضطر جنابِ مصطفیٰؐ میں
نظر کر آپ نے تب اُنکی جانب
لگائے زخم میں تھوک اُنکے یکبار
کیا اُس تھوک نے سب درد زائل
بھی لکھتے ہیں کہ یک کافر تھا بدکار
اُسیدم ہاتھ بازو سے جدا ہو
تو اُسنے ہاتھ وہ لے اپنے ہمراہ
چلا آیا جنابِ مصطفیٰؐ میں
لگا کہنے کو اُسدم یا محمدؐ
کیا اِس زخم نے اب مجھ کو رنجور
اگر مل جاوے یہہ بازو سے یکبار
نظر کر یہہ کرشمہ آپ کا اب
یقین ہوتا ہون اِس ساعت مسلمان
یہہ سُن اُس سے جنابِ مصطفیٰؐ نے
ملا کر ہاتھ وہ بازو سے اُس طور
اُسی ساعت خدائے لم یزل نے

عجب تھا تھوک میں یہہ فیض کامل
تھا نام اُن کا محمد ابن حاطب
جلا ہے سخت با تابِ جگر سوز
یقین آئے ہیں دربارِ عُلا میں
وہ بیتابی عیان دیکھے ہیں جناب
ہوئے سوزش کے اُسدم دور آثار
ہوئی صحت مقرر اُن کو حاصل
کیا تھا اُس پہ کِس نے تیغ کا وار
گرا ہے خاک پر بشتک دو تا ہو
اُسی ساعت بصد فریاد اور آہ
مقدس بارگاہِ مجتبیٰؐ میں
دکھاؤ اپنا تم اب فیض امجد
رہا ہے ہو کے تن سے ہاتھ یہہ دور
درستی کے نظر سب آوین آثار
شہادت پر اُسی دم کھول کر لب
فدا کرتا ہون شبعت پر میری جان
دو عالم کے یقین حاجت روا نے
لگائے ہیں لب اُس پر لیکے فی الفور
حکیم پاک بیچون بے مثل نے

دکھا فیض اُس لبِ گوہر فشان کا
اثر اُس چشمۂ عالی نشان کا

کیا اُس ہاتھ کو بازو سے وصل
کیا سب زخم کے آثار زائل

ہوا اوّل سے اُسکا سخت بازو
ہوا ہے زور ور مثل ترازو

یہہ کامل دیکھہ صحت اُس نے یکبار
کیا کلمے سے لب اپنے گہربار

نبیؐ پر صدق دل سے لاکے اخلاص
کیا ایمان سے حاصل رتبۂ خاص

اُنس سے بھی روایت ہے یہہ منقول
نہایت روح پرور اور مقبول

کہ تھا ایک چاہ میرے گھر مین بے کار
تھا پانی اُسکا گندہ اور بُودار

نہایت تلخ جون قارورۂ قیر
تھا کڑواہٹ سے اپنے پا بزنجیر

نہ خواہش اُسکی تھی ہرگز بشر کو
تھی نفرت بلکہ اُس سے جانورکو

غرض حضرت مکان پر آکے یکروز
ہوئے اُس چاہ پر آ جلوہ افروز

اُسیدم اُس دُرِ دریائے دین نے
سحابِ مکرمت بحرِ یقین نے

مبارک لعل لب سے تھوک فی الحال
دئیے ہین بامزہ اُس چاہ مین ڈال

اُسیدم چاہ وُہ یکبار کھاجوش
ہوا آبِ بقا سے بس ہم آغوش

بدل اُسکی گئی یکبار تاثیر
ہوا ہے آب شیرین اُسکا جون شیر

ہوا پانی نہایت صاف تر وُہ
چھلکنے کو لگا مثل گہر وُہ

لگی آنے اُسمین مشک کی بوئے
عجب پانی ہوا اُسدن سے دلجوئے

سبھی اہلِ مدینہ حسبِ دلخواہ
لگے اُس چاہ کی کرنے کو سب چاہ

ہزارون معجزے اُس طور نادر
ہین اُس آبِ دہن کے سب مین ظاہر

سو اُس باعث سخن یہہ مختصر کر
دو صد عالم فدا ہئے یک نظر کر

لکھوں اس دیدۂ پر نور کا حال
مبارک نرگس مخمور کا حال

سیاہی میں عجب تھی اسکے مستی
سفیدی مایۂ ایزد پرستی

سیاہی تھی وہ گویا مطلع نور
سفیدی اسمیں روشن مثل کافور

تھی سرخی اس سفیدی میں نمودار
محبّ الفت سے تھی مادام سرشار

عجب دیدے تھے وہ اندودۂ عشق
سراسر تھے خمار آلودۂ عشق

عجب عالم تھا اسمیں دلبری کا
حیا اور ناز اور پیغمبری کا

چنین دیدہ بمستی سر کشیدہ
ستایش دیدۂ عالم پذیدہ

صفِ مژگان بقوس مثل شمشیر
لگا جس سے دل اشرار میں تیر

دو ابرو تھے نشانِ قاب قوسین
ہلالِ آسمان محراب عینین

تلے اسکے دو آنکھیں مثل قندیل
چراغ نور در فانوس تکمیل

بھرا تھا نور بینائی کا اسمیں
حقیقت اور شناسائی کا اسمیں

عجب دو گوہر احسان تھے وو
چراغ خانۂ عرفان تھے وو

ہر یک گوہر بہا گردان تھا ان پر
سوادِ شام بت قربان تھا ان پر

ان آنکھوں کی نوادر سب صفت ہے
نرالی سر بسر سب کیفیت ہے

عجب ہے اُنکے بینائی کی تعریف
بصارت اور شناسائی کی تعریف

یہہ اک دریا ہے احوالِ بصارت
وے لکھتا ہوں ہر یک با اشارت

نوادر تر اشارت ہے یہہ اول
کہ حضرت شاہِ دین سلطانِ مرسل

شعلی آفتاب عرشِ اعظم
منور شب چراغ بزم عالم

اجالے میں ہر یک شخص جو نظر سے
یقیناً دیکھتے تھے اس بصر سے

اندھیرے میں بھی آتا تھا نظر وو — مقرر دیکھتے تھے سربسر وو
تھا بینائی کا یک عالم نرالا — برابر تھا اندھیرا اور اُجالا
پڑا نہیں کب چراغ و شمع سے کام — تھی تیزی اس قدر آنکھوں میں مادام
دوئم کرتے تھے جسدم آنکھہ کو بند — نہ فرق آتا تھا بینائی میں ہرچند
کھلی اور بند آنکھیں تھیں برابر — تھی بینا ہر دو حالت میں مقرر
کھلے پن میں جو آتا تھا نظر سب — وہی مربوط کرتے میں بصر تب
تھیں بینا اُس موافق بے تفاوت — یہہ بینائی کی تھی نادر لطافت
سیوم لیکر ردا از پائے تا سر — اگر کرتے تھے دیدہ بند یکسر
ردا پردہ نہوتا تھا نظر کا — حجاب اُس دیدۂ عالی گہر کا
ردا سے پار ہوتی تھی بصارت — نظر آتا تھا سب کچھہ بے تفاوت
چہارم آپکے روشن بصر سے — ہوئی نہیں کوئی شے غائب نظر سے
اُنھیں آئینہ سب دیوار و در تھا — کرشمہ یہہ نظر کا معتبر تھا
برابر تھا ہر یک غائب و حاضر — مساوی تھا ہر یک باطن و ظاہر
ہے پنجم یہہ کہ سلطان دو عالم — معلی شب چراغ عرش اعظم
تھے بینا جسطرح انکھوں سے کامل — نظر سے دیکھتے تھے جوں مقابل
اُسی صورت پہ ہر یک شے قفا سے — نظر کرتے تھے پشت پر ضیا سے
تھا بینائی میں یکساں پشت اور رو — تھے ناظر بے تفاوت آپ ہر سو
تھی بینائی عجب حضرت کی یاور — قفا اور سامنے سب تھا برابر
یہہ خوبی اُس بصارت کی عجب تھی — درستی اُس نظر کی بس یہہ بھی تھی

نبوت کی شمع تھے آپ حضرت ۔ چراغِ بحر و بر خورشیدِ ملت
شمع کی ہر طرف کامل نظر تھی ۔ تجلی اُس کی ہر سو بسر تھی
تھی بینائی قفا کی جو نوادر ۔ خلاصہ اُسکا ہے اِس طور ظاہر
کہ اُس خورشیدِ عالم کے قفا پر ۔ یقیں پُر نور پُشتِ پُر ضیا پر
عجب روشن تھے دو سوراخ باریک ۔ مقرر آپ کے شانوں کے نزدیک
وے دو سوراخ دو آنکھیں تھیں کامل ۔ بصارت کے تھے روزن پُر فضائل
انھیں سوراخ سے تھا جلوہ گر سب ۔ یقیں حضرت کے آتا تھا نظر سب
اگرچہ پیرہن رہتا تھا تن میں ۔ لباس و جامۂ زیبا بدن میں
بصارت پر نہ ہوتی تھی وہ موقوف ۔ عجب دیدے تھے وے سوراخ موصوف
بصارت کے دریچے تھے وو نادر ۔ تھی بینا پشت اِس باعث سے ظاہر
قفا پر تھیں عجب آنکھیں وو روشن ۔ تھے ایوانِ نبوت کے وو روزن
عجب حق نے حبیبِ با وفا کو ۔ رسولِ انس و جان خیر الورا کو
قفا سے اِسطرح بینا کیا تھا ۔ یہ آنکھیں آپ کو نادر دیا تھا
کہ تا پیچھے کھڑے ہو کر منافق ۔ نہ استہزا کریں سب نا موافق
بھی دشمن پشت پر حضرت کے اگر ۔ نہ پہنچا وین ضرر یکدم دغا کر
غرض حضرت کی بینائی عجب تھی ۔ بصارت اور شناسائی عجب تھی
بصارت کی عجب تھی سب یہ تاثیر ۔ عجب تھی یک نظر وہ رشکِ اکسیر
کرامت کی بصارت میں نشان ہے ۔ عجب عالم بصارت کا عیاں ہے
نظر نے جنکے سیرِ لامکاں کر ۔ کیا ہے نوش جامِ وصل یکسر

کہاں تعریف ہووے اُس نظر کی
بھرا تھا جسمیں سب لاہوت کا سیر
نظر حضرت کی سب سے تیز تر تھی
سمایا جسمیں سب نقشِ عدم تھا
نہ بینائی کو قوت تھی زمیں تک
تماشا جلوہ گر سب غیب کا تھا
بصارت نے سفر کر اِس گذر سے
صفائی نور کی تھی اُسمیں ظاہر
غرض حضرت کی کیا عالی نظر تھی
رسائی جس نظر کی تھی وہاں تک
نوادر اُس نظر کی کیفیت عجب
لکھوں اُس کیفیت پر نقل نادر
کہ جسدم بادشاہِ ملکِ لولاک
وہاں سے ہو سکے تو لامکاں تک
پیئے وحدت کو کر یکبارگی نوش
بدید آنچہ از حدِ دیدن برون بود
ہوا فرماں تب اُس نازنیں کو
مقامِ قرب سے کر رُخ اِدھر کا
بس فرمانِ حق محبوبِ رب نے

تماشا بینائی عالی گہر کی
عیاں تھا عالمِ ملکوت کا سیر
نوادر آپ کی روشن نظر تھی
نمایاں جلوۂ لوح و قلم تھا
رسائی تھی سدا عرشِ بریں تک
مقدّس قدرتِ لاریب کا تھا
عجب اسرار سب دیکھا نظر سے
بصارت تھی ہر یک خوبی سے باہر
خدائی جسمیں ساری جلوہ گر تھی
مقرر قرب گاہِ لامکاں تک
نظر وہ جلوہ گاہِ معرفت ہے
دلیلِ مختصر با شانِ وافر
گئے معراج کو بر بامِ افلاک
مقامِ قرب کو پہنچے ہیں بیشک
ہوئے بحرِ مکاشفہ سے ہم آغوش
میسّر آثارِ کیفیت کہ چون بود
شرف بخشیں قدم سے پھر زمیں کو
کریں اُس لامکاں سے قصد گھر کا
حبیبِ حق شۂ عالی نسب نے

جدائی سے نہایت خستہ جان ہو — اسیرِ دامِ فریاد و فغان ہو
مبارک چشم کو رشکِ گہر کر — مژہ کو رشتۂ لولوئے تر کر
لگے ہین مارنے دم بیخودی کا — ہوا موجود عالم بےخودی کا
نظر کر حق نے یہہ محبوب کا حال — معلی کو یہہ مطلوب کا حال
کہا حضرت سے ای محبوبِ اقدس — چراغِ خانۂ آفاق و انفس
نہو میری جدائی سے تو غمناک — نکر اس نرگسِ شہلا کو نمناک
خوشی سے جانب امت گذر کر — تیری عظمت سے سب کو بہرور کر
ہو اس ساغرِ وحدت سے مدہوش — نکر اُمّت کو تو اپنے فراموش
وسیلہ ہے ترا اُن سب کو یکسر — نجات اُن کو ترے سے ہے میسّر
جدائی سے مرے ہے گرچہ مغموم — نہ اس دولت سے بھی تو ہووے محروم
خوشی ہو اپنی جا اُمّت سے تو مل — فراغت ہووے جسدم تجھ کو حاصل
توجہ ہے لگا اُسدم ادھر دھیان — میری جانب نظر کر از دل و جان
اٹھاؤن اُسگھڑی سب پردۂ غیب — دکھاؤن تجھ کو وحدت گاہِ لاریب
نظر آوے ترے قدرت کا سب کھیل — رہے دایم یہی چاہت یہی میل
بصارت کو ترے دے روشنائی — کرون مکحول کحلِ آشنائی
لکھا ہون تیرے سر پر وصل کا تاج — بصارت کو ترے ہردم ہے معراج
یہہ سن اُسدم امام المرسلین نے — یقین محبوبِ ربّ العالمین نے
وہان سے اپنے گھر تشریف لائے — خوشی سے عالمِ دنیا مین آئے
اُسی دن سے اُٹھا کر پردۂ غیب — کیا ہے حق نے سب مکشوف لاریب

بصارت کو دیا کھول ان کے یہاں
رہی ہیں کوئی شئے حضرت سے پنہاں
ہوا ہے آپ پر فضل الٰہی
دلیل اثبات پر بس ہے قوی ہے
کہ پہنچی جنھکی بینائی وہان تک
نظر میں جنھکے ظاہر ہے صفت بھی
کہو پھر ان سے سب حال اس جہاں کا
رہا محجوب کس صورت سے ہر چند
یہاں حضرت کی اب خوبی کو دیکھو
بزرگی اور کرامت مصطفیٰ کی
غرض جس طور کامل تھی بصارت
سماعت تھی عجب خوبی سے معمور
تھی بیداری میں جس صورت سے حضرت
اسی صورت سے حضرت خواب میں شب
ہمیشہ گوش کرتے تھے نوادر
تھی حضرت سرور عالم سفر میں
ہر یک شئے سے جو کرتے تھے ملاقات
صدا نادر تمامی جانور شہ
تھیں کرتے تھے حضرت ہر گھڑی گوش

کھلے ہیں ظاہر و باطن کے اسرار
تمامی حاضر و غائب تھا یکساں
ہوا ہے کشف از سمہ تا بماہی
عیاں ظاہر ہے یہ راز معنوی ہے
رسائی تھی نظر کی لامکاں تک
خدا کی جن کو حاصل معرفت تھی
معما عالم کون و مکاں کا
کریں غور اس سخن کو اب خردمند
عیاں اسرار محبوبی کو دیکھو
ہوئی ہے ختم اس شمع ہدیٰ پر
اسی صورت سے کامل تھی سماعت
سبھی سنتے تھے خواہ نزدیک خواہ دور
یقیں سنتے تھے جو سلطان ملت
سراسر گفت و گو کے تیئں یقین سب
سماعت کی یہ خوبی بس تھی ظاہر
ہمیشہ ہر گھڑی ہر رہ گذر میں
نبی پر بھیجتے تھے سب تحیات
دواب و طایر و شاخ و شجر کی
عجب تھے گوش وے سرمایۂ ہوش

کتابوں میں خلاصہ انکا سب ہے ہر یک احوال نادر اور عجب ہے
طوالت کے سبب سے مختصر کر مفصل کچھ لکھا نہیں حال تحریر
تھا پر نقش بھی نادر تھا مرقوم نبوت کی نشانی تھی یہہ مختوم
لکھا تھا لا الٰہ الا ہو ظاہر محمد تا رسول اللہ آخر
بریدہ ناف اور مختون تھے خاص ہوئے پیدا یقین سلطانِ اخلاص
تولد کے بیان میں حال ہے سب لکھا ہوں سربسر احوال یہہ سب
وے دو ہاتھوں کی حضرت کی صفت کیا لکھوں اسکی نوادر کیفیت کیا
کرم میں جس سے دریا سب خجل تھے یقین کانِ گہر سب منفعل تھے
قمر نے دیکھہ اس سے یک اشارہ ہوا ٹکڑے فلک پر آشکارہ
بھی جاری سب ہوئے ہیں اس سے چشمے بیابان میں ہوئے سیراب تشنے
دیا ہے مادہ بے شیر نے دود ہوئے ہیں چشم کافر گرد آلود
بھی لکھتے ہیں کہ شاہِ دو جہان نے حبیبِ حق امامِ انس و جان نے
قتادہ کے یقین چہرے پہ یک روز پھرائے ہیں وو دستِ عالم افروز
یقین اس ہاتھ کی عظمت سے فی الفور عجب چہرے نے بدلا انکے سب طور
ہوا چہرہ اسیدم ان کا انور درخشاں مثلِ آئینہ منور
مقابل بیٹھے ان کے لوگ ہر بار ہمیشہ باندھتے تھے اپنا دستار
وہ آئینہ تھا چہرہ سربسر سب ہر یک نقش آئینہ آتی تھی نظر سب
یہہ خوبی آپکے ہاتھوں کی نادر عیاں تھی سارے اصحابوں میں ظاہر
عجب آئینہ میں تجلی کا اثر تھا یہہ ہاتھوں کا کرشمہ معتبر تھا

کہاں تعریف اُنکی کس بشر سے — لکھی جاوے کسی عالی قدر سے
قدم کے بھی تو اور سب ہیں اوج صاف — ہوا جس سے منوّر قاف تا قاف
قدم وہ زینتِ عرشِ بریں تھے — مقامِ قدس کے سایہ یقیں تھے
عجب تھی اُس قدم کی خاک پُر نور — ہوئے جس سے منوّر دیدۂ حور
اگر تعریف اُنکے خاکِ پا کی — عجب اُس توتیائے پُر ضیا کی
سیاہی اپنی لے آنکھوں کی ہر دم — لکھیں تا حشر گر سب جنّ و آدم
تو لکھنا اُن کا بیشک سب بجا ہے — ولے تعریف یہ بے انتہا ہے
کہو پھر کب علی سے سب شمائل — لکھے جاویں نبی کے با فضائل
کہ جن کے خاکِ پا کی یہ ثنا ہے — یہ عظمت اور حرمت بر ملا ہے
سو اِس باعث گذر ترکِ ادب سے — ثنا اب دیکھ خاموشی یہ سب سے
کروں اِس مجلسِ ہفتم کو اتمام — درودِ بے بہا با جاہ و اکرام
پڑھوں اُس آفتابِ اوجِ دیں پر — امام الانبیا والمرسلیں پر

پڑھو اے حاضرو با لحن خوشتر
بروحِ مصطفیٰ صلوات اطہر

اللّٰھم صلِ علیٰ سیدنا محمدٍ و علیٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلم

## مجلس آٹھوین

قلم نے سر جھکا راہِ ہدیٰ میں — فدا کر روح مدحِ مصطفیٰ میں
چلا ہے صفحۂ کاغذ پہ یکبار — کرے تا مجلسِ ہشتم کو تیار

نہ مجلس ملکہ یہہ گلزار دین ہے
بہار گلشن علم و یقین ہے

عجب ہے اسمین عالم کیفیت کا
بھرا ہے طور سب معشوقیت کا

بہار اس کے بیان کا دیکھہ روشن
فدا ہو جاوین اس پر ہشت گلشن

چمن ہے معجزون کا بس یہہ پر نور
ہے سب اوصاف سے حضرت کے معمور

غرض حضرت کے جو اعجاز ہین سب
نہ کس سے ہو سکے انکا بیان سب

ہے دریا معجزون کا بس یہہ پر جوش
ہین سب اہل خرد کے گم یہان ہوش

نہ سب کس کے بیان کرنے مین آوے
کہان کوزے مین یک دریا سماوے

ولے حضرت کے جو ہین خرق عادات
ہے سنّا اسکا بینتک سب عبادات

سو اس باعث کئی اعجاز نہ فاخر
لکھا کلک سعادت نے کہ ظاہر

کہ تا سننے سے اسکے ایک عالم
کرے حاصل سعادت اپنی ہر دم

لکھا ہے اسطرح سب وصفون نے
سبھی علمائے دین اور عارفون نے

کہ جو تھے خرق عادت شاہ دین کے
حبیب کبریا ماہ یقین کے

جہان مین معجزات انکا ہے بس نام
ہین عاجز دیکھہ جس کو خاص اور عام

اسی اعجاز کو با جاہ و تکریم
کئے حضرت نے بینتک مین تقسیم

جو اعلی سب سے تھی تقسیم نادر
صحابون مین رکھے ہین اسکو ظاہر

یقین تقسیم وہ روز حشر مین
کرین ظاہر سبھی جن و بشر مین

وہان عظمت دکھا کر اپنی یکبار
چھڑاوین اپنی امت کے گنہگار

محض امت کی یہہ سب غم خوری ہے
عجب یہہ طور امت پروری ہے

کہ تا روز قیامت مین وہ سارے
نہ ہووین مبتلا کس غم مین بارے

نظر کر اپنی اُمّت کے سب اعمال
سو اِس باعث یقین روزِ حشر کا
سبھون پر بس عنایت کی نظر کر
کہ تا سب عام اُس سے فیض پاوین
یہہ لکھتے ہین کہ جب آوے قیامت
جہنم کا نظر کر اُس طرف شور
کرین مغلوب سب آتش کو ہمدم
دِکھاوین زور اپنی قربت کا
سو غالب اُس سے ہو اُمّت کو اپنے
بیان یہہ سب نوادر سر بسر ہے
سو لا کر گیارھوین مجلس مین تتمہ
غرض تقسیم جو اوسط ہے نادر
یقین وہے معجزاتِ قاہرہ ہین
سو حضرت کی مبارک ذات مین سب
بھرے بے انتہا تھے سر بسر وو
ہوئے ہین آپ سے ظاہر جو اعجاز
کتابون مین ہین وے مرقوم سارے
سو اوسط کے یقین ہین تین اقسام
ہے ذاتی ایک جو حضرت کے تن مین
نہین فارغ تھے حضرت اُس سے در حال
تفکر کر وہان کے شور و شر کا
رکھے تقسیم وُہ محجوب کر کر
یقین ہو بے خطر جنت مین جاوین
سو اُس میدان مین وُہ ماہِ کرامت
اِدھر اعجاز کا دِکھلاوین سب زور
تمامی شعلۂ سرکش کو اُس دم
مُقرر شیوۂ محبوبیت کا
چھڑاوین بندۂ اُلفت کو اپنے
مُطوّل ہے نہین یہہ مختصر ہے
جلالت کا سناؤن سب کرشمہ
تمامی خرقۂ عادات ظاہر
نبوت کے دلائل باہرہ ہین
یقین حرکات اور سکنات مین سب
مُقرر تھے تمامی بے حصر وو
سو سب اعجاز مین لاریب مُمتاز
وے بے انتہا ہین سب وو بارے
یقین ہر قسم کا نادر ہے جس نام
تھے ظاہر ہر گھڑی سارے بدن مین

تنِ بے سایہ اور جسمِ معطّر
صفائی قسمِ دیگر جو ہے موسوم
ریاضت اور تقویٰ اور یقین ہے
دگر اخلاق ہیں مشہور سب میں
خبر قرآن میں اسکی معتبر ہے
قسمِ ثالث وہ بس ہے ذو المعارج
کہ یعنے وے یقین ذات و صفت سے
یقین خارج میں بھی ہیں تین اقسام
کہ جو واقع ہوا سابق زمان میں
ولادت کے جو آگے سر بسر ہے
بھی آگے جو ہوا ہے خیر و شر سب
ہے علمی وہ کہ جو تھا ہونہارا
کہ یعنے فتح اسلام اور دگر شخ
ہے ساتھ اسکے علامت بھی حشر کی
سیوم فعلی ہے قسمت اسمین نادر
قسم پہلا ہے اس سے پُر فتوّت
دوئم بعد از نبوّت تا بہ آخر
یقین ہے یہ قسم ثانی کا سب احوال
وہ باقی جو رہا ہے قسم ثالث

سوا اسکے بہت ہیں اور دیگر نا
وے ہیں اخلاق شاہنشاہِ معصوم
سخاوت حلم اور بھی علم دین ہے
یقین ہند اور عجم اور سب عرب میں
یقین ہے خلقِ عظیم آیت نشر ہے
اُسے سب بولتے ہیں بس خوارج
ہیں خارج ظاہراً دو کیفیت سے
ہے نقلی ایک کا مخصوص تر نام
نبوّت کا کرشمہ سب جہان میں
بزرگی کا بیان سب جلوہ گر ہے
دیئے حضرت نے بھی اسکی خبر سب
خبر اسکی دیئے ہیں آشکارا
کہ بعد از فوت جو واقع ہوا ہے
تو اور کیفیت ہے اس خبر کی
ہوئے حضرت سے جو عالم میں ظاہر
ولادت سے مقرر تا نبوّت
کہ رحلت کی ہے بس ساعت و ظاہر
کہاں ہوں سب سے ظاہر کرکے اجمال
ہوئے امّت کے کامل اسکے وارث

دیئے حضرت نے وہ سب اولیا کو
یقین امت کے سب اہلِ ولا کو

کرین تا اولیا سب اسکو جاری
رہے سب دین کی قائم تا مداری

جو ہین سب اولیا کے خرقِ عادت
اسے سب بولتے ہین بس کرامت

حقیقت مین وہے اعجازِ نبی ہین
ولے اہلِ تصرف سب ولی ہین

کرامت اولیا کے جو ہین نادر
وہ جاری فیض ہے حضرت کا ظاہر

کہو اب غور کر ای اہلِ انصاف
کہ سارے معجزون کے یہہ ہین اوصاف

بیان سب کا کہو ہووے کدھر سے
ہے خارج سب یہہ امکانِ بشر سے

ولے بعد از نبوت جو ہوا در
ہوئے ہین معجزے حضرت سے ظاہر

وے سارے معجزے بس دل کشا ہین
بہت اقسام سے بے انتہا ہین

سنو شمہ لکھہ بیان اسکا سناؤن
تماشا اس کا عالم کو دکھاؤن

ہے پہلا معجزہ حضرت کا نامی
وہ ہے قرآن مقرر بس گرامی

بزرگی اسکی عالم مین نشر ہے
فصاحت مین یقین ممتاز تر ہے

وہ یک دریا ہے عظمت کا لبالب
ہین فصحا دیکھہ کر حیران اسے سب

جمع ہوویں اگر جن و بشر سب
کرین گر فکر کامل تا حشر سب

ہووے ایک سورت ان سے زنہار
کلام اللہ کے نادر ہین آثار

دگر شق القمر کا معجزہ بس
یہہ ہے مشہور آفاق اور انفس

سوا اسکے بہت ہین معجزے اور
ہر یک کا ہے جدا گانہ عجب طور

روایت ہے دگر اہلِ سیر سے
ہے مروی راویانِ معتبر سے

کہ یکدن وو الوہیت کے مظہر
محمد مصطفیٰ ؐ خورشید خاور

نمازِ ظہر سے فارغ ہو یکبار — تھے بیٹھے ساتھ لے مجلس کے حضّار
یکایک وحی کے آثار ظاہر — ہوئے چہرے پہ حضرت کے تاثر
ہوا چہرہ عرق آلود اُس دم — نزولِ وحی کا تھا سخت عالم
سو حضرت نے سر اپنا تب علی کے — رکھے زانو پہ شیرِ جہبلی کے
درخشاں نور تھا اُس چہرۂ خد میں — گویا خورشید تھا برجِ اسد میں
تھے بیٹھے مرتضیٰ اُس دم ادب وار — ہوئی جب شام اُس حالت میں یکبار
ہوا جب جس گھڑی خورشید غائب — اُٹھائے سر کو تب سلطانِ غالب
لگے ہیں پوچھنے تب مرتضیٰ کو — گُلِ باغِ محبت اور وفا کو
نمازِ عصر سے فارغ ہوئے ہو — ویا تم یا علی بیٹھے رہے ہو
کہے تب مرتضیٰ نے مصطفیٰ سے — حبیبِ حق وہ محبوبِ خدا سے
کہ حضرت کا میرے زانو پہ سر تھا — میسّر مجھکو بہر عز و قدر تھا
سو اِس باعث نمازِ عصر تکبیر — ہوئی نہیں اسگھڑی مجھکو میسّر
ولے حاصل کیا میں نے سعادت — کہ خدمت آپکی ہے بس عبادت
بہت سن اُس آفتابِ اوجِ دیں نے — مہِ برجِ کمالات اور یقیں نے
مبارک اپنے اُس ساعت اُٹھا ہاتھ — ہوئے ہیں ملتجی اسطور رب ساتھ
کہ یارب تھا علی با مہرِ وافر — تیرے محبوب کی خدمت میں حاضر
سو اِس باعث نماز اسکی قضا اب — اسی ساعت ہوئی ائے کبریا اب
کیا محبوب تو نے مجھ کو ظاہر — سو رکھ محبوبیت کا پاس خاطر
تیرے سے بس یہی رکھتا ہوں اُمید — کہ باہر آوے اب مغرب سے خورشید

ہو طالع پھر دیکھاوے آشکارا
کہ تا اُس سے نماز اسدم علی کی
دُعا کرتے ہی حضرت کے اُسی بار
کہ یعنے اُسگھڑی خورشید ظاہر
بلندی پر ہُوا اگر نمودار
ہُوا اسدم یہہ فضلِ کبریائی
ہوئی سورج کے پرتو سے جہان سب
نمازِ عصر پڑھہ اسدم علی رضؓ نے
گیا خورشید پھر مغرب کی جانب
یہہ عظمت دیکھہ محبوبِ خدا کی
گئی کفار اسدم کفر کو چھوڑ
ہدایت کی دِگر مشعل سے لے نور
کہ تھا مکے کے باہر یک قبیلہ
بھری تھی اُن مین چالاکی و چستی
سب اُن سبنے رسولِ انس و جان کا
ہوئے ہین متفق اسدم تمامی
تھا ایک بُت پر جو اہر اُن کے ہمراہ
گئے ہین بارگاہِ مصطفیٰ مین
کہے سب نے ہبل اِس بُت کا ہے نام

نمازِ عصر کی ساعت دُو بارا
ادا ہووے چراغ منجلی کی
ہُووے ظاہر قبولیت کے آثار
نکل مغرب سے تب آیا ہے باہر
ہوئی حیرت جہان کو اُس سے یکبار
نمازِ عصر کی ساعت پھر آئی
مُنور از زمین تا آسمان سب
کئے شکرِ خدا کامل ولی نے
تماشا سب نے یہہ دیکھا عجائب
محمدؐ مصطفیٰ نور الہدیٰ کی
مسلمانی مین آئے دین سے دل جوڑ
روایت کے کرون محفل مین معمور
سبھی تھا زور ور بیتک قبیلہ
رسومِ خود پرستی بُت پرستی
سُنے احوال سلطانِ زمان کا
تھے سب بارہ ہزار اسوار نامی
سبھی مکے مین آیا عزت و جاہ
جناب سرورِ خیر الورےٰ مین
پرستش اُسکی ہم کرتے ہین سب عام

اگر یہہ بت رسالت کی گواہی — ہمارے سامنے دیوے گواہی
تو ہم فی الفور اب لاتے ہیں ایمان — یقین ہوتے ہیں بیشک اب مسلمان
یہہ سن اُس پیشوائے دو جہاں نے — یقین پیغمبرِ آخر زماں نے
مبارک رُخ کر اُسدم بُت کی جانب — کئے ہیں اس طرح اُسکو مخاطب
کہ اے بُت کھول تیں اِسدم زباں کو — بیاں کر سب میرے نام و نشاں کو
اُسی ساعت بُتِ بیجان نے یکبار — فصاحت سے کر اپنے لب گہربار
کہا اے گُلبنِ باغِ رسالت — بہارِ گلشنِ جاہ و جلالت
محمدؐ آپ کا ہے نام انور — یقیں ہو آپ سب عالم کے سرور
رسولِ خالقِ ارض و سموات — مکرم صاحبِ قرآن و آیات
ثناخوان آپ کا سبحان بس ہے — گواہِ مکرمت قرآن بس ہے
یہہ سُن سارے قبیلے نے بیان وار — رکھے ہیں سر کو تب سجدے میں یکبار
مسلمانی سے سب نے کام پائے — خدا سے عزت و اکرام پائے
ہوئے بارہ ہزار اسوار نامی — مسلمان اُسگھڑی باشادکامی
دِگر یک معجزہ روشن و باہر — کیا ہے اِسطرح راوی نے ظاہر
کہ جسدم سرورِ دین شاہِ غالب — مدینے سے گئے کعبے کی جانب
تھے رستے میں یمامے کے قبائل — سبھی تھے اُسمیں دانا اور عاقل
ہوئی ہے تب وہاں مشہور یہہ بات — کہ آئے ہیں مہِ اوجِ کمالات
ہوئے اُسدم جمع ادنیٰ و اشراف — سبھی اہلِ یمامہ با دلِ صاف
ہوا اُس قوم میں پیدا اُسی روز — کسو کے گھر میں یک لڑکا دل افروز

اُٹھا اُسدم وہ لڑکا ساتھ لائے
کہے سب نے اگر تم ہو نبیؐ خاص
تو یہہ لڑکا ہمارے جو ہَے ہمراہ
کہے تم کو رسولِ کبریا اب
تو ہم ایمان اب لاتے ہَین یکسر
یہہ سُن کر اُس امامِ بحر و بر نے
کئے ہَین یک نظر لڑکے کی جانب
کہے اُس سے کہ ای لڑکے زبان کھول
رسالت کی میرے دے اب گواہی
زبان کھول اپنی اُس لڑکے نے اُسدم
مُقرّر آپ ختم المرسلین ہَین
بزرگی حق نے دی پیغمبرون پر
فصاحت ساتھ پھر کلمہ ادا کر
کہے ہَین مرحبا تب شاہِ دین نے
یہہ سُن اہلِ یمامہ خاص اور عام
وُہین کلمہ شہادت کا ادا کر
روایت کے چمن کا اور بلبل
کہ یک قومِ عرب مکے کے باہر
شرافت اُنکی تھی عالم مین مشہور

جنابِ پاک مین حضرت کے آئے
پیمبر صاحبِ اجلال و اختصاص
رسالت کی گواہی دیوے دل خوش
پیمبر صاحبِ تاج و لوا اب
سبھی اعلیٰ و ادنیٰ بس مُقرّر
بہارِ گلشنِ فتح و ظفر نے
شکر لب کھول اُسدم باسطاب
خدا کا حکم ہَے بیشک سخن بول
تیری ہَے اسگھڑی مطلب کیا ہی
کہا اَے بادشاہِ جنّ و آدم
یقین محبوبِ ربّ العالمین ہَین
دیا تم کو شرف نامآورون پر
رہا خاموش وہ سب کو سُنا کر
امام الاصفیا ماہِ یقین نے
سبھون نے کفر سے دھو دل کو تمام
مسلمان سب ہوئے ہَین بس مُقرّر
سخن کرتا ہَے پا کر نکہتِ گُل
تھے ساکن سب تونگر اور فاخر
شجاعت اور کرم سے سب تھے معمور

تھی ظاہر اُن کی سب مین پہلوانی
دلیری مین نہ کوئی رکھتے تھے ثانی

غرض جس دم نبوّت شاہِ دین کون
دیا حق نے سراج الآخرین کون

ہوئی جب یہہ خبر مشہور سب مین
اُٹھا ہے شور اُسکا سب عرب مین

یقین اُس قوم نے جب یہہ خبر سُن
ہر یک سے یہہ کلام مُعتبر سُن

ہوئے اسلام جمع پیر و جوان سب
مُقرّر متفق ہو پہلوان سب

جناب مستطاب مصطفیٰ مین
سبھی آئے ہین درگاہِ علیٰ مین

تھا گُنگا ایک مادر زاد اُن مین
سخن گوئی سے تھا آزاد اُن مین

نہ طفلی سے کیا اُسنے سخن کب
جنونی سے بھرا تھا اُسکا تن سب

کئے ہین سب نے یہہ حضرت سے تقریر
کہ ہے عالی نسب سلطان توقیر

مسلمانی کی سب کو آرزو ہے
ولے باقی یہی اب گفت و گو ہے

کہ یہہ گُنگا جو ہے مشہور سب مین
ہے شہرت اُسکی سب قوم عرب مین

رسالت کی گواہی دیوے گر یہہ
کہے گر آپ کو پیغامبر یہہ

تو اب ایمان ہم لاتے ہین بارے
مسلمان اُسگھڑی ہوتے ہین سارے

یہہ سُن حضرت نے اُنکا قول و اقرار
کئے جانب توجہ اُس کے یکبار

کہے اُس سے اگر تو کیفیت سے
میرے آگاہ ہووے معرفت سے

تو کھول اپنی زبان گفتار کر تو
میرے اجلال کون اظہار کر تو

تب اُس گُنگے نے سُن یہہ بات محکم
فصاحت سے زبان کھولا ہے اسدم

کہا بیشک نبی ہین آپ سب کے
مُقرّر خاص ہین مقبول رب کے

نہ ثانی آپکے پیغمبروں مین
کئی پیدا ہوا ہے رہبروں مین

عطا کر آپ کو حق نے یہہ دین اب ۔ کیا عالم مین ختم المرسلین اب
شرف جو آپ کے پاوے قدم سے ۔ رہے آزاد ہو سب درد و غم سے
مخالف آپ کے ملعون سب ہین ۔ مقرر بے شبہ مقہور رب ہین
اگر ہر بال میرا سب زبان ہو ۔ رہے تعریف مین گوہر فشان ہو
تو حضرت کی ثنا بیشک سرموئے ۔ ہووے کب ادا تا حشر دل جوے
یہہ اس گنگے کی سن بچیار تقریر ۔ مسلمان سب ہوئے با عز و توقیر
لکھا راوی نے اس صورت سے یکسر ۔ کہ وہ گنگا اسی دن سے مقرر
سخن گوئی سے سب عالم مین ہو طاق ۔ فصاحت مین ہوا مشہور آفاق
ہر یک افصح مقابل اسکے ہر بار ۔ قصوری کا سبھی کرتے تھے اقرار
محض یہہ فیض تھا حضرت کا اسپر ۔ ہوا عقل و سخن گوئی مین اظہر
دگر عباس بن مرداس سے ایک ۔ روایت ہے گران الماس سے ایک
کہ جس دم سرور دین ختم مرسل ۔ امام الانبیا سلطان افضل
نبوت کی ہوئے مسند پہ قایم ۔ پڑا شہرہ جہان مین انکا دایم
سو اس ایام مین یک روز نادر ۔ تماشا سب نے یہہ دیکھا ہے ظاہر
کہ یعنے شخص یک با صورت خوب ۔ نظر آیا ہر یک خوبون سے محبوب
قبا تھی اسکے تن اوپر غیرت برق ۔ سفیدی مین سراپا اسکا تھا غرق
شتر مرغ اسکا تھا مرکوب نادر ۔ ہمارے شہر مین آیا ہے ظاہر
عجب چہرے پہ تھی اسکے صلابت ۔ زیادہ شیر سے اکمل مہابت
عجب تھی عقل فرسا اسکی آواز ۔ چلا ظاہر یہی کہتا ہوا راز

که اب ظاہر ہوئے آخر زمان کے — محمد رہنما سب انس و جان کے
نشر سب مین ہوا ہے دور انکا — عجب عالی ہے سب سے طور انکا
بزرگی مین ہر یک سے ارجمندی — دیا ہے حق نے انکو سربلندی
کرین اب دین سے معمور عالم — توابع ان کے ہین سب جن و آدم
نبی ایسے نہ کب پیدا ہوئے ہین — عجب مقبول رب پیدا ہوئے ہین
کرین گر یک نظر سے وے اشارت — زمین اور آسمان سب ہووین غارت
یہہ کہہ اسدم ہوا نظرون سے غائب — عجب تھا تیز رو مرکوب راکب
قبیلے نے یہہ سب دیکھا ہے اسرار — ہوئی ہے گم سبھون کی عقل یکبار
بھی اُس ایام مین یہہ بات مشہور — که جو جبتون کے ہین سر اور منصور
شتر مرغون پہ وے ہوئے ہین اسوار — صلابت ناک انکے سب ہین اطوار
سو اُس باعث اُسیدم خاص اور عام — ہوئے ہین خوف سے سب اُسکے ناکام
تھا بت خانہ وہان مشہور تر ایک — تو ادر بت تھا اُسمین نامور ایک
خمار اُس بت کا تھا مشہور تر نام — پرستش مین تھے اُسکے خاص اور عام
تمامی خلق وہ پر وہم و وسواس — جمع اسدم ہوئے اُس بت کے آ پاس
که تا اُس جن سے پاوین وے امان سب — بچاوین ایک ساعت اپنی جان سب
یکایک اُسگھڑی بت کے شکم سے — عجب آواز یہہ نکلا عدم سے
که اے قوم خمار آلودہ غم — سراپا درجہان فرسودہ غم
کرو بس دور غفلت کی خماری — که اب آیا ہے دور دین داری
خمار اسدم یقین ہووے نگونسار — پرستش سے بتون کی ہت رکھو کار

چلو اب بارگاہِ مصطفیٰ مین
ہوئے مبعوث سالارِ زمن آج
ہے دین انکا یقین سب دین سے غالب
جہان مین ہین مکرم تر نبی وہ
پیمبر ہین یقین آخر زمان کے
جو اُن کی ملتِ اطہر مین آوے
رہے جو دین سے اُن کے مخالف
سُنے مین سب نے جس دم تب سے یہہ راز
جمع ہو آئے اسلام خاص اور عام
خمارِ بُت پرستی چھوڑ اُس دم
روایت کے گلاب و قند سے اب
کہ یک کافر حصین تھا نام اُس کا
تھا یک بُت گھر مین اُسکے سخت بے نور
پرستش مین تھا دایم اُسکی مشغول
سو یکدن اُسکے گھر آئے سرورِ دین
کئے دعوت اُسے اسلام و دین پر
حصین نے مُنہہ پھرا اُنکی طرف سے
کہ مجھہ کو دین نیا منظور کب ہے
پرستش اُسکی مین کرتا ہون دایم

جنابِ حضرتِ خیر الوریٰ مین
محمدؐ رہبرِ دین بُت شکن اب
بزرگی اُنکو دی حق نے عجائب
رسولِ ابطحی ہین ہاشمی وہ
مقرر رہنما ہین دو جہان کے
وہ بس دونو جہا مین فیض پاوے
رہے عالم مین وہ مادام خائف
کئے معلوم یہہ ہین دین کے اعجاز
جنابِ مصطفیٰ مین باصد اکرام
مسلمانی سے پائے فیض اعظم
کرون پھر طوطیِ جان کے شکر لب
تھا دایم بُت پرستی کام اُسکا
عبادت اُسکی تھی عین اُسکو منظور
نہ رہتا تھا کوئی دم ہوکے معزول
شغلِ آفتابِ اوجِ تمکین
مکرم راہِ ایمان اور یقین پر
کہا اُس سرورِ عالی شرف نے
پرستش بُت کی ہر دین سے احب ہے
ہون اُس بُت کی سدا خدمت مین قایم

نہ اب منظور ہے مجھکو نیا دین
پدر سے اپنے یہہ سیکھا ہوں آئین

کہے تب اُس سے شاہِ نامور نے
حبیبِ خالقِ جن و بشر نے

کہ گر یہہ بُت رسالت کی میری اب
گواہی دیوے اپنے کھول کر لب

سُنے گر اسکے منہہ سے یہہ گواہی
کرے منظور تب عہد دینِ الٰہی

جواب اسنے دیا تب شاہِ دین کو
دُر دریائے وحدت اور یقین کو

کہ ہے یہہ بس سخن حضرت کا نادر
نہ گویا بُت ہوا ہے کب یہہ ظاہر

پرستش اسکی میں کرتا ہوں دن رات
کیا ہا ہین اسنے آخر مجھہ سے کب بات

تمھارا اُس سخن نادر وہ یکبار
رسالت کا کرے کس طور اقرار

یہہ سن حضرت نے تب اسکی زبانی
کئے ہین بُت سے نت گوہر فشانی

کہ اے بُت کھول تو اپنی زبان اب
میرے نام و نشان کو کر بیان اب

اسی دم قدرتِ حق سے وہ بے روح
زبان کو کر سخن سے لبے مفتوح

لگا کہنے فصاحت اور ادب سے
مکرم اُس شہِ عالی نسب سے

کہ اے سالارِ عالم صاحبِ تاج
چراغِ بحر و بر سلطانِ معراج

عطا کر آپ کو حق نے جلالت
دیا ہے بے شبہ ملکِ رسالت

نہین کچھہ شک رسول اللہ ہین آپ
حبیبِ حضرتِ اللہ ہین آپ

ہوا ہے پھر یہہ بیان وہ خاموش
حسین نے اسکی یہہ تقریر کر گوش

غبارِ کفر کو دھو دل سے وہ سب
ہوا فدوی رسول اللہ کا تب

دگر گوہر روایت کے صدف نے
نکالے بے بہا عز و شرف سے

کہ تھی مکے مین کافر ایک عورت
نہایت پُرجفا ناپاک سیرت

تھی عادت اسکی اس صورت سے ہر روز
کہ اگر آپ کی خدمت مین ہر روز

زبس کرتی تھی شوخی بے ادب ہو
نہایت ناروا مغضوب رب ہو

اذیت اُس سے تھی شاہِ زمن کو
شفیعِ کُل رسولِ ذو المنن کو

تھا گھر مین اُسکے لڑکا ایک نادر
ہُوئے تھے دو مہینے اُسکو ظاہر

لیے گودی مین وہ شمعِ شب افروز
جنابِ پاک مین آئی تھی یک روز

نظر لڑکے کی اُسدم شاہِ دین پر
پڑی تھی اُس امام المرسلین پر

تب اُس لڑکے نے با فیضِ مکرم
فصاحت سے زبان کھول اپنی اُسدم

کہا ہے کر ادا تسلیم اکمل
سلام علیک یا سلطان مرسل

نظر حضرت نے کر تب اسکی جانب
ہُوئے ہین اس طرح اُس سے مخاطب

کہ تجھ کو کیا خبر مین شاہِ دین ہون
امام الانبیا والمرسلین ہون

جواب اُس نے دیا تب با عنایت
کہ اے خورشید کیوانِ ہدایت

کیا مجھ کو عطا اب حق نے توفیق
ہدایت کی دکھایا راہِ تحقیق

وہی ہے رہنمائے جنّ و آدم
مجھے اپنے کرم سے اُسنے اُسدم

مراتب سے کیا حضرت کے واقف
بزرگی سے کیا حضرت کے عارف

کھڑے جبریل یہہ ہین آپکے ساتھ
نظر آتی ہے میرے اُن کی یہہ ذات

کہان ہے تاب و طاقت اس زبان مین
لیاقت اس لبِ گوہر فشان مین

کہ حضرت کے مراتب کہہ بیان وار
کرے ظاہر مناقب اور آثار

جنابِ پاک کا یہہ شان بس ہے
ثناخوان آپ کا سبحان بس ہے

یقین حضرت پہ جو ایمان لاوے
مقرر دو جہان مین فیض پاوے

کرے انکار جو حضرت سے یکدم — وہ بیشک ہے سزاوار جہنم
یہہ سن اقوال جان پرور سرانجام — کہے حضرت نے کہہ کیا ہے ترا نام
کہا مان نے میری نا کام میرا — رکھا ہے عبد عزّا نام میرا
میں ہون اس نام سے بیزار ہر دم — نہ اسمین خوب ہین آثار ہر دم
یہہ سن اس سے شہ خیر الامم نے — حبیب حق رسول محترم نے
شکر لب کھول با اجلال و اکرام — کہے لڑکے سے اے شمع گل اندام
عطا کر عزت و اکرام تجھہ کو — بس عبد اللہ دیا ہون نام تجھہ کو
یقین ہر نام سے یہہ نام ہے خوب — خدا کے پاس ہے یہہ نام محبوب
کیا پھر عرض لڑکے نے ادب سے — نہایت شادمانی اور طرب سے
کہ ہے حضرت سے ظاہر التجا ایک — مجھے مطلوب ہے بیشک دعا نیک
کہ حق مجھکو کرے حضرت کا خادم — رہون جنت مین بیشک ہو ملازم
اسیدم دلبر دلدار حق نے — ہمایون محرم اسرار حق نے
کہے ہین کھول لب اے طفل مسعود — ترے حاصل مقرر ہو وین مقصود
تو پاوے خلد جنت اور انہار — جوار رحمت سلطان ابرار
کیا لڑکے نے اس مژدے کو جب گوش — خوشی کا اسکے سب تن مین ہوا جوش
نبی پر اسگھڑی جان کر فدا وہ — گیا ہے جانب دار البقا وہ
تب اسکی مان نے یہہ احوال سارا — نظر سے دیکھہ اپنے آشکارا
کہی قدرت یہہ کیا اللہ کی ہے — عجب عظمت رسول اللہ کی ہے
زبان کھول اپنی اسدم باشہادت — کی حاصل یقین گنج سعادت

پھر آخر جو ز سر اپنا قدم سے
لگی کہنے امامِ محترم سے

کہ صد افسوس میری عمرِ آخر
ہوئی ہے صرف بدبختی مین ظاہر

میرے دستِ جفا پرور سے ہر بار
نبی کی ذات کو پہنچا ہے آزار

تھا بیشک ناروا اب کام میرا
نہ بہتر ہے مگر انجام میرا

اُسی ساعت بیقین مقبولِ ربانی
شہِ کونین و سالارِ عرب نے

کہے عورت سے مت کھا دل مین افسوس
نہ ہو افضالِ حق سے سخت مایوس

تیرے اقبال یاور سے بس ہین
تیرے اجلال رہبر سے بس ہین

تیرے باعث فرشتے آسمان سے
کفن لائے ہین اب باغِ جنان سے

یہ سن عورت نے حضرت سے بشارت
قدم سے سر اٹھائی باسعادت

نہایت اسگھڑی کر شادمانی
گئی ہے چھوڑ یہ دنیاے فانی

قدم پر آپ کے بیشک فدا ہو
گئی ہے طالبِ ملکِ بقا ہو

کفن اُنکا وُہین باغِ جنان سے
فرشتے لیکے آئے آسمان سے

صحابون نے تب اُس فرزند و زن کو
بحالِ جنت و سرو چمن کو

اُٹھا تکریم اور عزت سے اسدم
کیے ہین خاک مین مدفون باہم

یہان ہے غور لازم اے عزیزو
تامل ہے ضرور عالی تمیزو

کہ تھی عورت نہایت وہ جفاکار
اذیت اس سے تھی حضرت کو بسیار

وسے حضرت کی یک عالی نظر جب
پڑی اُس پر نگاہِ پر قدر جب

ہوا ہے اُسپہ کیا فضلِ الٰہی
دفع ہوئی اُسکے ظلمت کی سیاہی

ہوا اُسپہ کرم جان آفرین کا
ملا ہے باغ فردوسِ برین کا

کفن

کفن اسکا ملائک لیکے آئے
یہہ رتبہ اسکا عالم کو دکھائے

غرض جس پر کرم ہے مصطفیؐ کا
وہ ہے مقبول بیشک کبریا کا

الٰہی اس نبی کے اب کرم سے
نگاہِ رافت و چشمِ نعم سے

مجھے یکبارگی سرشار کر تو
میرا بیڑا جہان سے پار کر تو

علی فندوی تمھارا یا نبیؐ ہے
جہان مین آرزو اسکی یہی ہے

کہ در سے آپ کے با کحلِ مقصد
بصارت کو دے اپنی نور جاوید

رہے دنیا و دین مین شادمان ہو
رہے مطلب سے اپنے کامران ہو

دگر باغ روایت کے شجر سے
کرون شیرین زبان شیرین ثمر سے

کہ سفیان بن حرب تھا سخت کافر
اشد تھا سارے کفارون مین ظاہر

تب اُسنے صولتِ دینِ نبی دیکھ
بزرگیِ رسولِ ہاشمی دیکھ

عداوت سے کر اپنے دلکو مذموم
گیا ہے چھوڑ مکہ جانب روم

کئی اسکو ملے رستے مین راہب
ہر یک راہب کے منہہ سے وہ عجائب

لگا سُننے جلالت شاہِ دین کی
رسولِ حق امام المرسلین کی

غرض پہنچا ہے سفیان روم کو جب
سو جا خدمت مین قیصر کی رہا تب

وہان بھی سُن ثناخوانی نبیؐ کی
شفیع کل رسولِ ہاشمی کی

تعجب سے کہا کھا دل مین غصہ
محمدؐ کا نوادر سب ہے قصہ

صفت اسکی ہر یک جا مشتہر ہے
ثناخوان اسکا بیشک ہر بشر ہے

وہان سے قصد کر اپنے شہر کا
چلا مشتاق ہو پھر اپنے گھر کا

ملے ہین جا نور جو اُس کو در راہ
زبان سے انکے وہ سنتا تھا ناگاہ

مقرر لا الٰہ الا ہو ہر دم
یہہ سن ہوتا تھا حیران وہ ہمدم
نہایت دلمین کرتا تھا عجائب
ملا تب راہ مین گھوڑا اُسے ایک
مُقرّر بے لگام اُس کی تھی گردن
نظر سفیان نے کر وہ اسپ نامی
ہُوا ہے پیچھے مین اُسکے گرم رفتار
کر اس گھوڑے نے تب اُسکی طرف رُخ
کہا ہے لا الٰہ الا وظاہر
یہہ سن سفیان نے اُس گھوڑے سے تقریر
کہ اے اسپ ہمایون یہہ عجب ہے
کہا گھوڑے نے اے نادان کافر
وہے نادر تر اس سے ہے تیرا کام
کہا سفیان نے وہ ہے کونسی بات
کہا گھوڑے نے یہہ ہے بات نادر
کیا ہے تجھ کو یک قطرے سے پیدا
وہے تو اُس سے نافرمان ہوا ہے
کہا سفیان نے اس گھوڑے سے یہہ تب
کہا ہین وے محمد صاحبِ تاج

محمد ختم مرسل شاہِ عالم
پریشانی سے رکھتا تھا قدم وہ
اُسی حیرت مین تھے ہوش اُسکے غائب
تھا بے زین قامت در رفتار مین تنگ
پہاڑون کے چلا تھا زیر دامن
سو دیکھ اُس کی نوادر خوش خرامی
یہہ چاہا تا کرے اُس کو گرفتار
بالحانِ خوش و آوازِ فرخ
محمد رہبرِ دین تا باخر
کہا ہے اُس سے ہو کر غرق تشویر
تیری گفتار نادر تر یہہ سب ہے
تکلم گرچہ ہے حیوان کا نادر
خسارہ اس سے ہے تجھکو سرانجام
نوادر تر میری وہ کیا ہے حرکات
کہ بیشک حق نے اب قدرت سے ظاہر
بھی روزی تجھ کو دیتا ہے ہویدا
نبی سے اُسکے منکر ہو رہا ہے
نبی ہے کون اُسکا کر بیان اب
رسولِ ہاشمی سلطانِ معراج

مقرر

مقرر وہ قریشی اور عرب ہین ‎ رسول ابطحی مقبول رب ہین

کرے جو انکی نافرمان روائی ‎ سو ہے مردود و مقہور الہی

یہہ اتنا کہہ ہوا ہے گرم رفتار ‎ پہاڑون کے گیا دامن مین یکبار

غرض سفیان نے یہہ تقریر کر گوش ‎ رہا ہے ایکدم حیرت سے مدہوش

پھر حضرت کے مبارک دین مین آیا ‎ سلامتی سے اپنا کام پایا

دگر ہے یک روایت عشق آموز ‎ کہ اعرابی کوئی آیا ہے یکروز

منقل بارگاہ مجتبی مین ‎ جناب مصطفیٰ خیر الوری مین

نوادر ساتھ اُسکے تھا شتر ایک ‎ نہایت سرو قد رفتار مین نیک

لطافت سے بھرا از گوش تا سم ‎ ثریا سے منور اسکی تھی دم

سراپا خوش نہایت اور موزون ‎ پشیمان دیکھہ جس کو ہووے گلگون

غرض اشتر وہ سلطان زمان کے ‎ پسند آیا شہ کون و مکان کے

سو حضرت نے نشکر لب کھول یکبار ‎ کئے تعریف سے اسکے گہر بار

وہان حاضر تھے اسد مہر اقطاب ‎ عمر فاروق عادل ابن خطاب

یہہ سن حضرت سے وہ تعریف نادر ‎ گئے ہین پاس اعرابی کے خطاب

خرید اشتر کئے ہین نسیم و زر وے ‎ گران قیمت نہایت سر بسر وے

تب اُس اشتر کو لا با فرح کامل ‎ قطارون مین کئے حضرت کے داخل

کھلے اقبال اشتر کے نوادر ‎ بندھا رہتا تھا وہ حجرے کے باہر

سو کیسف آفتاب اوج توصیف ‎ مکان سے اپنے باہر لائے تشریف

شتر نے دیکھہ اسد م شاہ دین کو ‎ مہ اوج کمالات و یقین کو

فصاحت سے زبان کر اپنی شیرین
سلام علیک یا بدر التمامہ
سلام علیک یا خیر الخلایق
سلام علیک یا نور البصایر
سلام علیک یا مصباح سنت
یہہ سن حضرت نے اشتر کی زبانی
ملاطفت ہو طرف اسکے قدم سے
لگے وین پوچھنے احوال اسکا
زبان کھول اسنے اپنی با دو صد ناز
کہ ای محبوب درگاہِ الہی ہو
میرا مالک تھا اول ایک بد کار
غضب انگیز تھا سب کام اسکا
سو بھاگا ایکدن اسکی جفا سے
بیابان تھا وہ سب شیرون کا مسکن
مجھے شیرون نے جب دیکھا ہی یکبار
میرے آچار جانب سر بسر شیر
کہ یہہ مرکب ہے سلطانِ زمان کا
کریں اسپر سواری شاہِ عالم
عجب ہین بخت اس اشتر کے اعلا

لگا پڑھنے کو یہہ مضمون رنگین
سلام علیک یا زین القیامہ
سلام علیک یا بحر الحقایق
سلام علیک یا شمس الضمایر
سلام علیک یا مفتاح جنت
نوادر بے بہا گوہر فتانی
نہایت مہربانی اور کرم سے
نوادر حال فرخ فال اس کا
لگا کہنے کو یہہ احوال ممتاز
بہارِ ہر سفیدی و سیاہی
نہایت ناخدا ترس و دل آزار
اسی باعث تھا غضب نام اسکا
گیا میں یک بیابان مین دغا سے
بھرے تھے شیر از کہہ تا بدامن
جمع اس دم ہوئے ہین شیر بسیار
لگے ہین بولنے بانگ دگر شیر
محمد مصطفی ہے شاہِ جہان کا
سعلی آفتاب جن و آدم
یہہ برج حمل ہے حمالِ مولا

نہ لازم کسی کو اب جور و جفا سے ۔ اذیت اسکو پہنچاوے دغا سے
ہوئی ہے اس سے اب نادر ملاقات ۔ فرح بخش اس کی ہے ظاہر ملاقات
فضیلت پرور اسکی یک نظر بس ۔ ہماری بہرہ مندی اسقدر بس
یہہ سنکر میں نے شیرونکی زبانی ۔ کیا ہوں بس نہایت شادمانی
اسیدن سے ہوئی یہہ مجھکو امید ۔ کہ راکب ہوویں مجھہ پر نور خورشید
کریں خیر البشر مرکوب مجھہ کو ۔ سواری سے کریں منسوب مجھہ کو
بحمد اللہ ہوا حضرت کا مرکوب ۔ کیا حاصل سعادت حسب مطلوب
شرافت پا قدوم پاک سے اب ۔ ملا اگر شہ لولاک سے اب
ہوئی ہے مجھکو حاصل سر بلندی ۔ یہہ کافی اسقدر ہے بہرہ مندی
یہہ سن حضرت نے اسکی حسن تقریر ۔ زبان کھول اپنی با اعزاز و توقیر
کہے ہیں اسسے اے مرکوب مسعود ۔ نہایت اب ہوا ہوں تجھہ سے خوشنود
ہے عالی سے ہر دم کام تیرا ۔ رکھا اب میں نے عضبا نام تیرا
تو ہے کس بات کا اب اشتیاق ۔ دگر امید کیا ہے تیری باقی
بیان کر اسگھڑی تو اپنی حاجت ۔ تو پاوے اپنی مطلب بے لجاجت
کہا تب اسنے اے سلطان ابرار ۔ معلی آفتاب چرخ دوار
یہی میری اک التجا حضرت سے بس ہے ۔ یہی باقی میرے دلکی ہوس ہے
کہ جنت میں کرے حق مجھکو داخل ۔ وہاں بھی آپ کی خدمت ہو حاصل
نہ جنت کے مراکب دیکھہ زین پوش ۔ کریں حضرت وہاں مجھکو فراموش
وہاں بھی کر کرم سے یاد مجھہ کو ۔ سواری سے کریں دلشاد مجھکو

دگر یک عرض ہے دنیا مین حضرت
مجھے گر چھوڑ جاوین سوئے جنت

تو بعد از آپ کے دیکھون نہ خواری
نہ میرے پر کرے پھر کوئی سواری

سوا یہ آپ کے مجھ پر الم ہے
اُٹھانا پھر کسی کا سخت غم ہے

یہہ سن حضرت نے مسئول اُسکا یکبار
کئے یہہ عرض مقبول اُسکا یکبار

غرض رحلت کے جب ایام جانکاہ
قریب آئے ہین جب حضرت کے ناگاہ

سو حضرت نے بلا تب فاطمہؓ کو
یہہ اوج جلالت نور سہ کو

وصیت سے کئے تاکید ظاہر
کہ اے آرامِ جان نور البصایر

یہہ میرے بعد پھر مرکب وفا کیش
نہ اسواری سے ہووے کس کے دلریش

جدائی کا میرے ہے درد اس کو
نہ آزردہ کرے کوئی مرد اس کو

میرے بعد از خبرداری سے اسکی
نہ غافل ہو جو غمخواری سے اسکی

ملے اس کو ہمیشہ آب و دانہ
نہ غفلت اسمین جایز ہے بہانہ

نہ پہنچے ایک دم اسکو اذیت
میری ہے اسطرح ثابت وصیت

غرض جس دم شہنشاہِ جہان نے
کئے رحلت امامِ انس و جان نے

ہوا ہے اُس شتر پر غم نہایت
جدائی سے ہوا بیدم نہایت

لگا ہے خون بہانے چشم تر سے
ہوا بیتاب بس دردِ جگر سے

محبت تھی عجب حضرت کی اُسکو
وفاداری شہِ ملت کی اُسکو

جدائی کے الم سے تین دن تک
نہ یک تنکا اٹھایا اُسنے بے شک

نہ پروا اسکو تھی آب و علف سے
عجب الفت تھی شاہِ پر شرف سے

سو تکلیف فاطمہؓ بنتِ پیمبر
خبرگیری کو آئی ہین مقرر

شتر نے دیکھہ اس بی بی کو ناگاہ
کیا آقا کے غم سے اپنے یکسر آہ

کہا پھر درد و غم سے ہوکے مضطر
سلام علیک یا بنت پیمبر

کہوں کیا ماجرا اس درد و غم کا
فراق و محنت و سوز الم کا

ہوا دیدار سے حضرت کے محروم
جدائی نے کیا ہے سخت مغموم

ہوئی ہے تلخ میری زندگانی
حرام اس دن سے ہے دانہ و پانی

نہ اب تن میں رہا ہے صبر باقی
ہوا ہے دل نہایت اشتیاقی

یقین دنیائے فانی چھوڑا بدم
چلا ہوں آپ کی خدمت میں بیغم

چلا بنت نبیؐ سے ہو جدا اب
ملا ہے مجھکو ساغر وصل کا اب

یہہ کہہ بی بی کے پھر قدموں پہ رکھہ سر
دیا اس جانور نے جی مقرر

عجب اس جانور میں تھی وفائی
محبت اور طرح آشنائی

غرض مرنے سے اس اشتر کے خاتون
ہوئی ہیں سخت غمگین اور محزون

پھر آخر دے کفن کرپاس کا سب
گئے ہیں خاک میں مدفون اسے تب

روایت میں دگر راوی نے ظاہر
لکھا ہے حال اس اشتر کا نادر

کہ اس اشتر کو مدفون جس مکان پر
گئے تھے سب نبی باصد عزت و فر

ہوئے دن سات جب اشتر کو یکبار
وہاں کھودا کسو نے لیکے ہتھیار

ولے اسمیں نہ کچھہ اسکا اثر تھا
نہیں اس خاک میں وہ جانور تھا

نہ کس کو کچھہ نشان اسکا ملا ہے
نہ کوئی استخوان اسکا ملا ہے

عزیزو کیا بیان ہے یہہ دلاویز
نہایت شعلہ پرور شوق انگیز

کہ الفت میں نبیؐ کے جانور وہ
یقین کھاتا تھا بس خون جگر وہ

اسی اُلفت مین بیشک وُہ فِدا ہو
محبت نے کیا ہے اسکے کیا کام
بیان اسکا نوادر کرکے یہہ گوش
کہ تا اُس رُتبۂ عالی کوں پاکر
یقین جو جان نثارِ مصطفیٰ ہے
الٰہی کر علی کوں تو سر افراز
کہ تا دُنیا سے حضرت کی محبت
رِوایت کی دِگر شاخ طرب سے
کہ مسجد مین نبی کے تھا ستون ایک
سو حضرت شاہِ دین سلطانِ اخلاص
کھڑے رہ اُس ستون کوں دیکے تکیہ
رَوِیہ تھا نہ اِس منبر کا سابق
صحابون نے کر اِس تکلیف کوں غوث
کہ تا نیچہ اُس پہ سلطانِ زمانہ
قبول اُس بات کوں کر شاہِ مختار
ستونتی تکیہ گیری چھوڑ اُس روز
لگے پڑھنے کوں خطبہ با فصاحت
ستون نے گوش کر حضرت کا آواز
نلا نا تب جدائی ہو کے ناشاد

رہا ہے جان نثارِ مصطفیٰ ہو
مقامِ قرب دِکھلایا ہے انجام
محبت سے کرو سینے کوں پر جوش
مکانِ فردوس مین پاوے گا یکسر
وُہ بیشک لائقِ دارالبقا ہے
محبت دے نبی کی سب سے ممتاز
لجا اپنی کرے پُر نور تربت
یہہ میوہ خوش نکالا یاد سے
بزرگی مین گویا طوبیٰ سے تھا نیک
تکرم رہنمائے عام اور خاص
سدا پڑھتے تھے اِس صورت سے خطبہ
تھی بیشک خطبہ خوانی اِس ہو موافق
لئے ایجادِ منبر ایک فی الفور
کرین وعظ و نصیحت جا و دانہ
امام الانبیا عالم کے سردار
ہوئے منبر پہ آکر جلوہ افروز
ستعلی گوہرِ کانِ ملاحت
جدائی کا نوادر دیکھ یہہ ساز
لگا ہے اُس گھڑی کرنے کوں فریاد

عجب آواز تھا اس کا حزین تر
مثالِ بچۂ اشتر مقرر

سُن آواز اسکا ہو یکبار بیتاب
لگے رونے کو سب مسجد مین اصحاب

اُتر منبر سے آئے شاہِ عالم
حبیبِ حق امامِ جنّ و آدم

لگا چھاتی سے اُسکو با محبّت
لگے ہین پوچھنے یکبار حالت

ستون نے تب کہا ہے ہو کے مغموم
کہ اے سلطانِ عالم شاہِ معصوم

مین ہون خون کردۂ الفت تمھارا
جدائی اب نہین مجھکو گوارا

رہا ہون ایک مدت آپ سے مل
جدائی نے کیا اب مجھکو بیدل

میرے دل پر ہے اسدم بیقراری
یہہ فرقت کے سبب ہے آہ و زاری

تب اُسکی کر تسلی شاہِ دین نے
مکرم صاحبِ تاج و نگین نے

کہے ہین مت ہو اس صورت سے غمگین
صبوری سے دے اپنے دل کو تسکین

اگر دنیا مین تو طالب میرا ہے
اسی صورت سے رہیں راغب مرا ہے

تو مین ہر دم بنا کر تجھ کو تکیہ
کھڑا ہو کر پڑھون مسجد مین خطبہ

وگر در کار ملکِ سرمدی ہے
تمنا قربِ گاہِ احمدی ہے

تو کرتا ہون زمین مین تجھ کو مستور
قیامت مین کرے حق تجھکو محشور

کرون اسدم تجھے جنت مین داخل
مقامِ قرب ہووے تجھ کو حاصل

کریگا حق وہان تجھ کو شجر ایک
تیرے پُر بار ہووین ثمر نیک

میری اُمت تناول سب کرین پھل
تجھے ہووے میسّر قربِ اکمل

تجھے کس بات کی اب آرزو ہے
یہان کی یا وہان کی جستجو ہے

اسدم اُس ستون نے ہو کے مسرور
کیا ہے دولتِ عقبیٰ کو منظور

دفن اسکو کئے مین خاک مین تب / کیا ہے اسنے حاصل اپنا مطلب
چڑھے منبر پہ پھر سلطان عالم / کئے اصحاب سے تقریر اسدم
کہ تھا بس یہہ ستون بیتاب تراب / فراقت سے مرے تھا نوحہ گر اب
نہ چھاتی تھے اگر اسکو لگاتا / تسلی کی نہ کچھ باتین سناتا
تو فرقت مین میرے یہہ تا قیامت / سدا فریاد کرتا با ندامت
محبو اب یہان ہے غور منظور / محبت کا یہہ دیکھو کیا ہے مذکور
کہ بیجان وہ ستون بس سربسر تھا / مقرر ایک لکڑا خشک تر تھا
اسے تھی کیا محبت شاہ دین کی / رسول بحر و بر راہ یقین کی
وہ اس الفت سے کس عظمت کو پہنچا / بزرگی اور کس رفعت کو پہنچا
ہوا ہے اسکا رتبہ سب سے عالی / ملا ہے اسکو ملک لایزالی
محبت یک ستون مین اسقدر ہو / جدائی سے نبی کے نوحہ گر ہو
تو پھر لازم ہے جو ہین اہل ایمان / سو کہلاتے ہین عالم مین مسلمان
کہ کر حضرت پہ ہر دم جان نثاری / کرین حاصل مقدم رستگاری
نہ اس الفت سے غافل ہووین یکدم / نہ ہیزم سے رہین رتبے مین ہو کم
محبت سے نبی کے ایک لکڑا / دکھاوے اپنا رتبہ کر کے اعلا
تو پھر ہین جو مسلمان پاک پیشہ / رکھین حضرت سے گر الفت ہمیشہ
کرین اخلاص سے گر جان فشانی / کرین صرف محبت زندگانی
ملے گر انکو جنت کیا عجب ہے / رہ جنت محبت اور ادب ہے
جنہے ہووے محبت شاہ دین کی / رموز آگاہ رب العالمین کی

وہ ہے مقبول خلاق جہاں کا
ولی ہے کردگار انس و جاں کا

کیا ہے حق نے اس معنی سے آگاہ
ہے فاتبعونی پھر یحببکم اللہ

کہا ہے حق نے اس صورت سے نادر
عجب آیت ہے یہہ قرآن میں ظاہر

کہ کر آگاہ تو اے میرے محبوب
خدا کی گر محبت ہووے مطلوب

تو تم میری رہو فرمان بری میں
محبت اور وفا اور چاکری میں

کرے مقبول تم کو حق تعالی
ولایت کا ملے رتبہ یہہ اعلی

غرض جسکو ہے الفت مصطفی کی
محبت ہے نشہ ہر دوسری کی

وہ ہے مقبول بیشک بس خدا کا
وہ ہے محبوب الحق کبریا کا

بھی مردودِ نبی مردودِ حق ہے
یقیں ملعون خلاق الخلق ہے

خلافِ مصطفی بس ہر کہ باشد
اگر ملعون نباشد گو چہ باشد

محبت سے نبی کے جو ہے خالی
ستون کا ہے مراتب اس سے عالی

ہے لکڑے کی بزرگی سے بھی وہ کم
مگر ہیزم ہے وہ بہر جہنم

الہی اب کرم اپنے سے بار بار
جہاں میں جو ہیں مومن اور دیندار

محبت سب کو حضرت کی عطا کر
اسی سے مرتبہ سب کا علا کر

محبت دے ہر یک کے جان و دل میں
صداقت دے سبھوں کے آب و گل میں

محبت سے نہ کر حضرت کے مہجور
نہ کر اس دولت جاوید سے دور

مجھے بھی خاکپائے مصطفی کر
دو عالم میں فدائے مصطفی کر

علی کے ہے یہی بس دل میں امید
تو ثابت اسکی رکھ امید جاوید

کیا امید پر مجلس یہہ اتمام
پڑھوں لاکھوں درود از صبح تا شام

بروحِ سرورِ سُلطان عالم — اکرم سیدِ اولادِ آدم
پڑھو اے حاضرو صلوات جاوید — کہ تا بر لاوے حق سب دل کی اُمید

## مجلس نوین

قلم غواص ہو بحرِ شرف کا — گریبان چیر ناخن سے صدف کا
نکال اُس سے کئی روشن جواہر — اُسے لا مجلس ہم میں ظاہر
دکھا مجلس میں سب اُسکی جھلک اب — کیا ہے اسکو رشک نہ فلک اب
عجب ہیں بے بہا یہہ گوہر ناب — خجل ہے جس سے خورشید جہان تاب
فلک گر جوہرو سے لاکے بدلے — ارادہ یہہ کرے تا اسکو تولے
گرانی سے نہ اسکا کر سکے تول — کہو پھر کون اسکا کر سکے مول
وے گوہر معجزاتِ مصطفیٰ ہیں — کرشماتِ حبیب کبریا ہیں
کہ حق نے جس کے باعث سب بنایا — فلک اور عرش و کرسی کر دکھایا
بنے ہیں نور سے جنکے سب افلاک — کہا ہے شان میں بس اُنکے لولاک
کواکب کے ہیں دیدے جنکے سے پُرنور — بصارت کا ہے عالم جنکے سے معمور
بصارت آنکھ کی کامل یہہ سب ہے — جہان میں اور فلک تیا عجب ہے
نبی سے سب کے ہیں پُرنور عینین — سبھی کہتے ہیں اُن کو قرۃ العین
ہے اُنکے خاک در میں وصف ظاہر — کہ عالم کے کرے روشن بصائر
روایت ایک یہان یہہ بر محل ہے — تھا اُس خاک در کی بے بدل ہے
کہ تھا اندھا یہودی ایک مدبر — نہایت کور باطن اور کافر

ہمیشہ کام بیجا اسکا سب تھا — جناب مصطفیٰ سے بے ادب تھا
حسد تھا دل میں اسکے اور عداوت — تھا مستغرق سراپا در بغاوت
جہالت سے تھا باطن اسکا معمور — ضلالت اسکی تھی عالم میں مشہور
تھی اسکی اس طرح سے رسم و عادت — ہمیشہ کر جمع ہر یک نجاست
لجا کر پھینک دیوے اسکو در پر — جناب مصطفیٰ کے رہ گذر پر
تھا اس صورت سے ہر دم کام اسکا — اذیت بخش تھا انجام اسکا
تھی گھر میں ایک لڑکی اسکے دانا — نہایت خوب صورت پر تمنا
خدا نے دی تھی اسکو پارسائی — سعادت سے تھی اسکو آشنائی
دل و جان اپنا راہِ مصطفیٰ میں — فدا کرتی تھی الفت اور وفا میں
محبت میں جناب پر شرف سے — سدا تھی مست جامِ سرِ عرف سے
پدر اسکا سراسر پُر شرر تھا — ہمیشہ مصدرِ جہل و ضرر تھا
سو اس باعث چھپا وہ راز اپنا — نہ بتلاوے کبھی انداز اپنا
نہاں اندھے سے رکھہ وہ دینداری — سدا کرتی تھی وہ خدمت گذاری
سو یکشب کو وہ بستر میں اپنے — رہا تھا سو مقرر گھر میں اپنے
تب اس لڑکی نے فرصت پایہ نادر — ہوئی خدمت میں جا حضرت کے حاضر
سعادت کرکے حاصل وہ نکوکار — ہوئی رخصت طلب حضرت سے یکبار
وہ حجرے سے نکل جب آئی باہر — وہاں نعلین تھے حضرت کے ظاہر
پڑی نعلین پر اسکی نظر جب — اٹھا تھا جوش دل سے سر بسر تب
غرض لے ہاتھ میں نعلین یکبار — لگی تھی چومنے اسکو ادب وار

کدھی سر پر اُٹھا رکھتی تھی یکدم / کدھی ملتی تھی اُس پر دیدۂ نم
لگا چھاتی کو بھر عزّ و طرب سے / کبھی ملتی تھی رخسارین ادب سے
بجا لا اُسنے الفت کا قرینہ / مجئی الفت سے کر معمور سینہ
زمین پر رکھ دِئی نعلین یکبار / پھر اُس سے خاک لے باقدر و مقدار
مکان پر اپنے تب آئی ہے ظاہر / تھا ساتھ اُسکے عجب کحل الجواہر
سو آئی وُہ پدر کے پاس اپنے / یقین اُس نے بصر کے پاس اپنے
پڑا بستر پہ چیت وُہ بے خبر تھا / بدن سے لپنے غافل سر بسر تھا
تب اُس لڑکی نے اُس فرصت کو کر غور / لے اُس نعلین کی وُہ خاک فی الفور
دِئی ہے آنکھ مین اُسکے لگا تب / لگی ہے آنکھ کی کامل دوا تب
غرض آثار جدم صبحدم کے / درخشان ہو سبھی عالم مین چمکے
اُسی ساعت ہوا وُہ کور بیدار / یقین اُس خاک کی حرمت سے یکبار
کھلی آنکھین تو اُسدم صبح دم کا / نظر آیا ہے عالم صبحدم کا
بصارت کے ہوئے آثار ظاہر / ہوئے ہین صبح کے انوار ظاہر
سمایا نور عالم کا نظر مین / بصارت آگئی ہے بے بصر مین
پڑا حیرت مین اُسدم کور جہّال / بلا لڑکی کو نزدیک لپنے فی الحال
دکھا آنکھین کہا حیرت عجب ہے / ہوئین پُر نور آنکھین کیا سبب ہے
نہ مین نے کچھ کئی اُسکی دوائی / ہوئی پیدا کہان سے روشنائی
کہا لڑکی نے قدرت ہے خدا کی / برکّت ہے نبیؐ کے خاکِ پا کی
گئی تھی رات کو مین گھر سے باہر / جناب مصطفیؐ مین جا کے ظاہر

اُٹھا نعلین کی حضرت کے بس خاک
لگائی انکھ مین تیرے اپی شب
کھلا اُسکے سبب انکھو نکا روزن
گرامی ہی عجب وہ خاکِ نعلین
سخن جسدم کیا جاہل نے یہہ گوش
ہُوا غُصے سے جلکر اُسگھڑی تیز
نہایت خشگین تب ہوکے ظاہر
خُدا نے اپنی بس قدرت سے اُسدم
دِگر انکھین کیا اُسکو عطا تب
پھر انکھین اپنی دو تابت نظر کر
پھر اپنی کھود اُسدم دیدۂ پاک
نئے سر سے پھر انکھین اُسکی لا رب
غرض ہر بار اُس نے تیز ہو ہو
نکال انکھین منقرتین نوبت
ہر یک نوبت خُدا نے جل و شان نے
یقین اپنی دِکھا عظمت کو ہر بار
نئے سر سے بصارت اُسکو پھر دے
غرض اُس کور نے چوتھے مراتب
دونو انکھین نکال اپنی وہ فی الحال

اُسے لا گھر مین مثل سرمہ کے پاب
ہوئی ظاہر برکت اُسکی یہہ سب
ہوئی انکھین تمھاری صاف و روشن
یقین اُس سے ہوئے پر نور ہمنین
جہالت نے کیا ہی اُسکے تب جوش
لے سکین ہاتھ مین اُسدم بڑی تیز
نکال انکھین دیا ہی پھینک باہر
یقین اُس خاک کی حرمت سے اُسدم
ہوا بینا یقین وہ پر جفا تب
نہایت خشگین ہو اور مضطر
دیا ہی ڈال پھینک بر سر خاک
اُسی ساعت ہوئین پر نور از غیب
نہایت خشگین اور بے جگر ہو
دیا ہی پھینک ہر دم بے ثبات
خداوندِ زمین و آسمان نے
دِکھا اُس خاک کی حرمت کو ہر بار
کیا پر نور ہر دم اُسکے دیدے
ارادہ یہہ کیا غصے سے غالب
سر اُسکا خاک مین دیوے انھین ڈال

ہوا جب اسکے گھری آواز از غیب — کہ اے جاہل نادان بخت پر عیب
قیامت تک گران آنکھون کو ظاہر — نکالے اور دیوے پھینک باہر
تو ہم ہر بار الطاف و کرم سے — محبت رکھہ حبیب محترم سے
یقین اسکے مراتب پر نظر رکھہ — سد النعلین کی اسکے قدر رکھہ
نئے سے تیری آنکھون کو دے نور — بصارت سے کرین ہر بار معمور
دکھاوین تجھہ کو قدرت کا تماشا — بزرگی اور عظمت کا تماشا
عبث تین آپ کو محنت مین مت ڈال — نکر عقل و خرد کو اپنے پامال
عناد و بغض تیرا سر بسر سب — ہے بے حاصل مقرر اسقدر سب
کیا اس مرد نے یہہ راز جب گوش — رہا حیرت سے ساقط اور خاموش
اٹھے غفلت کے پردے اسکے دل سے — ہوئی زایل ضلالت آب و گل سے
اس سید مصطفی کے آ قدم پر — گرا ہے عاجزی سے اپنا رکھہ سر
ارادہ صدق دل سے اپنا لا خاص — مسلمان ہو گیا با صدق اخلاص
عجب تھی آپ کے نعلین کی خاک — نہین تھی خاک وہ تھا سرمۂ پاک
سبب سے جس کے آنکھین بد گہر کی — ہوئین پر نور ہر دم بے بصر کی
پھر اسکے دیدۂ باطن کو دے نور — کیا حق نے یقین ایمان سے معمور
عزیزو کھول کر اب دیدۂ دل — کرو بس غور حضرت کے فضائل
یہہ دیکھو کیا ہے رتبہ مصطفی کا — مکرم اس حبیب کبریا کا
کرامت اور فضائل انکے کیا ہین — یقین عالی منازل انکے کیا ہین
کہ جنکی خاک پا مین یہہ اثر تھا — یہہ حرمت کا کرشمہ معتبر تھا

ہوئے ہیں جس سے بینا کور باطن
ہوئے انوار سے ایمان کے مومن

عجب تھی خاکِ پا وہ رشکِ اکسیر
یہہ اسکی ہے بزرگی اور نہ توقیر

پھر اُنکی ذاتِ اقدس کے فضایل
کہو کیا ہیں مکرّم اور کامل

تھی حق کے پاس کیا توقیر انکی
گرامی تھی عجب تصویر اُن کی

عجب تھے مصطفیٰ محبوبِ داور
مُقرّر تھے الوہیت کے مظہر

جسے ہو دیدۂ باطن کرے غور
ہو بینا تو نظر فرماوے سب طور

ولے جو کور و بدبخت ازل ہیں
بھی مغضوبِ خدائے لم یزل ہیں

کہاں اُنکو بصارت کی نظر ہے
شقاوت اُنکے دل میں سر بسر ہے

نبی کی عزت و حرمت سے اُن کو
بزرگی اور اس عظمت سے اُن کو

ہے ظاہر سر بسر بغض و عداوت
نہایت دل میں رکھتے ہیں بغاوت

یقیں ہے ہیں وے منافق اور کافر
ہے اُن کی دین داری حسبِ ظاہر

ولے باطن میں کافر سے ہیں بدتر
بھی مشرک سے زیادہ بد ہیں اکثر

الٰہی دے مسلمانوں کو اخلاص
محبت مصطفیٰ کی سب کو دے خاص

رکھ اُن بدباطنوں کے قرب سے دور
نبی کے قرب سے کر سب کو مسرور

محبت اُن کے سب اصحاب کی دے
بھی آلِ سیّد الاحباب کی دے

خصوصاً جو ہیں نامی چار اصحاب
کھلا ہاتھوں سے جنکے دین کا باب

وے منظورِ جنابِ کبریا ہیں
قبولِ خواجۂ ہر دو سرا ہیں

محبت انکی دے ہر بار سب کو
نہ جانے اُنکے حرمت اور ادب کو

نہ کر اصحاب سے منکر کسے تو
نہ کر بدبخت اور مدبر کسے تو

طفیل اُن کے علی کو کر عنایت
صحاب و آل کی اُلفت بہ نہایت

منور گوہرِ ایمان عطا کر
ہمیشہ خاکِ پائے مصطفیٰ کر

روایت کا دگر لے سرمہ دان اب
نکالون سرمۂ گوہر فشان اب

کہ تھی عورت کوئی ساکن یمن مین
تھی گلبن پارسائی کے چمن مین

دیا فرزند حق نے اُسے ایک
نہایت حسن اور صورت مین تھا نیک

وے اندھا وہ مادر کے شکم سے
ہوا شید الیقین کیتم عدم سے

سو مان تب اُسکو نابینا نظر کر
ہوئی غمناک بیتک اور مضطر

غرض حضرت کے سن پھر اُس نے اوصاف
ارادت سے عقیدہ اپنا کر صاف

پھر اپنے ساتھ لے تحفے نوادر
مدینے کی طرف آئی ہے ظاہر

سو آ پہنچی ہے دربارِ علا مین
جناب خواجۂ ہر دو سرا مین

پسر کو رکھ قدم پر ہو ادب وار
کئی ہے کورپن کا حال اظہار

یہ سن اُس نورِ ابصارِ ملک نے
معلّی آفتابِ نہ فلک نے

عنایت کا اُٹھا کر اُس گھڑی ہاتھ
رکھے ہین اُسکے دیدے پر خوشی ساتھ

اُسی دم حق نے کر لطف و عنایت
دکھا اُس ہاتھ کی حرمت نہایت

تب اُس عورت کے اُس اندھے پسر کو
دیا قدرت سے آنکھین بے بصر کو

جو تھا معذور و نابینا شکم سے
ہوا بینا وہ حضرت کے کرم سے

عجب تھے ہاتھ حضرت کے جہانتاب
کھلے ہین جس سے بینائی کے ابواب

تب اُس عورت نے پائے مطالب
ہوئی ہے شادمان اُس دم عجائب

یہ عظمت دیکھ حضرت کی مکرّم
قبیلے مین گئی ہے اپنے جس دم

قبیلے نے نظر کر سب یہہ اسرار
ہوا ہے اعتقاد اُن کا زیادہ
مُسلمان تب ہوئے خدمت مین آ کر
الٰہی اب کرم سے مصطفیٰؐ کے
میرے جو دیدۂ بینا ہین بے نور
دے انکو نور اب عزّو شرف کا
سیاہی معصیت کی کر کے غارت
برکت سے نبیؐ کے یا الٰہی
کر ایمان سے میرے اب دلکو بینا
علی ہے گرچہ نابینا مقرّر
روایت کا دِگر لے سرمۂ نور
کہ اصحابون مین تھے یک مردِ دانا
سفیدی سے بھرے تھے اُنکے دیدے
بصارت کا نہ مطلق کچھ اثر تھا
سو نکلے ایک دِن وہ گھر سے باہر
زبان بس عاجزی سے کھول اُس نے
کہ اے چشم و چراغ جن و آدم
دریغا حق نے تجھ کو دے بصر کر
لگا آنکھوں مین شمع روشنائی
پسر کو دیکھ بینا اُسکے یکبار
سبھوں نے صاف دل سے لا اِرادہ
ہوئے شادان نبی کا فیض پا کر
یقین اُس معدنِ صدق و صفا کے
بصارت سے کر اسلام انکو معمور
لگا سرمہ مقرّر من عرف کا
دے اُنمین معرفت سے اب بصارت
سبھی دھو اُس میرے دلکی سیاہی
لجامت قبر مین کر کور اعمیٰ
وے روشن ہین انوارِ پیمبر
کرون پھر دیدۂ باطن کو معمور
نہین تھے خورد سالی سے وہ بینا
نہایت کور تھے اور غم رسیدے
سیہ عالم نظر مین سر بسر تھا
جنابِ مصطفیٰؐ مین آئے ظاہر
لگے کرنے بیان اُس دم جگر سوز
فروغ دیدۂ پُر نور عالم
رکھا ہے اِس طرح معذور تر کر
بصارت سے نہ بخشا آشنائی

اگر دیدے میرے یہہ کاش اس طور
تو حضرت کے جمالِ بے بدل کو
نہ ہو محروم روئے احمدی ص سے
نہ رہتا اس طرح سے بے سعادت
ولے حق نے کیا اس دولت سے محروم
یہہ سنکر اس طبیبِ دردِ دل نے
کئے ہیں انکی انکھوں پر اسیدم
اسی ساعت خدا نے پاک دم کی
سفیدی انکھ سے سب انکے کر دور
ہوئی آنکھیں تب ان کی اسقدر تیز
ضعیفی میں بھی تیز انکی نظر تھی
حبیبِ مدرک اس صورت سے نادر
کہ میرے باپ مدرک جنکا ہے نام
درِ دولت پہ لیکن مصطفیٰ ص کے
سدا رہتے تھے حاضر با سعادت
سو اس عادت موافق اپنے یکدن
گئے خدمت میں شاہِ محترم کی
سو اس دن مصطفیٰ ص نے مرحمت ساتھ
یقیں اس ہاتھ کی حرمت سے یکبار

نہ ہووے کور اس عالم میں نعوذ
ہمیشہ دیکھتا حسنِ ازل کو
لقائے بادشاہِ سرمدی سے
کہ ہے دیدار حضرت کا عبادت
کیا دیدار کی نعمت سے محروم
شناسائے رموزِ آب و گل نے
دم پر نور راحت بخش عالم
برکت یہہ دکھا نورِ قدم کی
کیا عینین کو بس انکے پرنور
بصارت تھی ہمیشہ شہرت انگیز
کرامت یہہ نبی ص کی سربسر تھی
روایت دوسری لکھتے ہیں ظاہر
تھے نابینا طفولیت سے مادام
امام الانبیا و الاولیا کے
تھی اس صورت سے بیشک انکی عادت
نکل گھر سے یقیں وہ پاک باطن
بہ اوجِ ہدایت اور کرم کی
رکھے آنکھوں پہ انکے دُرفشاں ہاتھ
ہوئی آنکھوں میں بینائی نمودار

اسی ساعت سعیدی سب ہوئی دور ہوئی آنکھیں مصفا اور پرنور
بصارت کا کھلا ہے اسقدر باب نظر آتے تھے ماہی تا بہ مہتاب
عجب آئی ہے تیزی اس نظر مین نہ ویسی تھی بصارت کس بشر مین
رہے دنیا مین وہ اسّی برس تک نہ حاجت تھی لگاوین کب وہ عینک
سوئی باریک اور باریک سے تار پروتے تھے یقین ہاتھون سے ہر بار
عجب تھے ہاتھ وہ حضرت کے پرنور بصارت کا تھا عالم اس سے معمور
غرض اسمین یہہ نادر سب اثر تھا جلالت کا کرشمہ سر بسر تھا
فدا ان پر ہون کیون چشم عالم اثر تھا جسمین بینائی کا ہر دم
دگر گل اس روایت کے چمن سے نکالا تازہ تر برگ سمن سے
کہ یک لڑکا کسی کافر کا تھا خوب بنایا تھا اسے بس حق نے محبوب
قضارا بام سے اپنے وہ یکبار گرا ہے خاک پر ہوکر نگونسار
تب اس لڑکے کا اسدم ضرب کے ساتھ اکھڑ کاندھے سے ٹوٹا انگھڑی ہاتھ
پدر نے تب لگا کر لیپ اسدم جبیرے سے اسے باندھا ہے محکم
وہ لڑکا اتفاقاً گھر سے اس روز کہین جاتا تھا با آہِ جگر سوز
اسے تب دیکھ شاہِ ذو الکرم نے حبیب حق امامِ محترم نے
بلا کر اسکو با رفق و مدارا جبیرہ کھول اسدم آشکارا
عنایت اور نہایت مہر کے ساتھ پھرائے ہاتھ پر اسکے یقین ہاتھ
تب اس لڑکے کا بیشک ہاتھ اسدم درستی پا ہوا ہے سخت محکم
جبیرہ ہاتھ مین دے اسکے یکبار کہے حضرت نے جا گھر کو سبکبار

غرض لڑکا گیا جب اپنے گھر کو
تب اُس لڑکے سے پوچھا حال سارا
پدر نے اُسکے سُن یہہ حال نادر
قبیلے کو بھی اپنے ساتھ لایا
یہہ لکھتے ہیں جوانی میں وہ لڑکا
اُٹھا تا تھا سہولیت کے لیں ساتھ
نبی کے ہاتھ کی لیس یہہ صفت ہے
روایت کے دگر دار الشفا سے
کہ اصحابوں میں تھے کامل کوئی ایک
برص زانو پہ اُنکے سربسر تھا
دوا اُسکو ہوئی نافع نہ ہرگز
یہی اُس باعث ملالت اُنکے دل پر
سو ایکدن اپنی وہ بی بی کو لے پاس
نظر کرنا اُمیدی کے وہ آثار
کہ لیس کیا کام ہے یہہ درد کا دوا
مرتضیون کا منذر اگ پر اثر ہے
تجب عیسیٰ کو بزرگی جنکے دم سے
عجب ذات مقدس مظہر نور
سو حاضر ہے محمد مصطفیٰ کی
ہوئی حیرت نہایت تب پدر کو
بیان اُسنے کیا احوال سارا
جناب پاک میں آیا ہے ظاہر
یقین ایمان کی دولت کو پایا
اُسی کمپ ہاتھ سے مومن کا پوچھا
قوی اُسکا ہوا تھا اقتدار ہاتھ
نوادر تر عجب یہہ کیفیت ہے
نکالا نقل یک کامل دو ہے
معاذ ابن عفرنام اُنکا تھا نیک
مقرر کو زرہ کا ظاہر اثر تھا
ہوئے آخر دوا کرنے سے عاجز
نہایت غم کی حالت اُنکے دل پر
تھے بیٹھے ہو دوہے اُنکے بہ آتش
کہا اُس پارسا نے اُن سے یکبار
کھلا ہے باب اب دار الشفا کا
شفا بخش جہان روشن نظر ہے
خلیل اللہ کو راحت قدم سے
گہر افروز چشم عالم جود
چراغ بارگاہ کبریائی

گر بیت

بکرو مدت دیر بس خدمت مین جا آب
رسوم بندگی لاکر بجا اب

کہو سب ماجرا اس درد و غم کا
برص کی یہہ سفیدی اور سقم کا

مقرر آپ کی اب یک نظر سے
عنایت اور عطا نے مقرر تبسے

دفع سب کوڑھ کی ہووے سفیدی
رہے باقی نہ درد و نا امیدی

سنا بی بی نے یہہ روشن فضائل
علاج معتمد تدبیر کامل

تب اسدم راہ لے دار الشفا کی
مقدس بارگاہ مصطفیٰؐ کی

سو حاصل کر مقرر بہرہ یابی
کئے احوال سب ظاہر شتابی

یہہ سن کر اس طبیب بحر و بر نے
حکیم صادق عالی گہر نے

عصا دے ہاتھ کا اپنے مقرر
کہے ہین اب عصا یہہ منیر الکبر

لجاؤ گھر مین اپنے آشکارہ
کرو اس کوڑھ کو اس سے اشارہ

اشارے سے سفیدی ہووے سب دور
رہے دل ہو تمھارا شاد و بہرہ ور

یہہ سن کر ہاتھ مین لے وہ عصا تب
سو گھر مین لیکے جا با مدعا تب

دکھاتے ہین مرض کو اپنے اس طور
مرض نے اس عصا کو دیکھ فی الفور

ہوا جب خوف کھا بیمار غائب
اسیدم اڑ گیا تن سے عجائب

رہی باقی نہ کچھ اس کی نشانی
ہوئی بیمار کو بس شادمانی

اسی ساعت مرض اپنا سبھی کھو
رہے ابن عفر تب شادمان ہو

جلالت کا یہہ دیکھو کیا بیان ہے
بزرگی اور عظمت کا نشان ہے

عصا کو دیکھ جنکے کوڑھ سارا
ہوا غائب نظر سے آشکارا

یہہ ظاہر جب اثر تھا اس عصا مین
کہو پھر اس وجود مصطفیٰؐ مین

ہہین عظمت کی ہتی وہ کونسی شے
کیا ہے حق نے ختم اُن پر رسالت
روایت سے دگر ہے اسرِ ستہ نور
کہ لونڈی ایک ہتی مکے مین عاقل
سو آ خدمت مین یکدن مصطفی ؐ کے
ہوئی ہے صدق دل سے وہ مسلمان
قضارا اُس پہ گذرے ہین کئی روز
کہ ہیے آنکھ سے اُسکے گیا نور
قریشی حال سے ہوا اُسکے واقف
کہے ہین ایک دل ہو اُس سے سب نے
کہ تو نے بت پرستی سے اُٹھا دہیان
اُسی شومی سے جو بد ہین یہ اعمال
کئے ہین لات اور عزا نے تجھہ کو
محمد ؐ کے اُٹھا اب دین سے دل
کر اُسکے دین سے دوری تو ہر دم
کہ شاید ہو تیرے پر مہربان اب
یہہ سن اقوال اُس فرخ لقا نے
کہ ہے ذات اُس نبی ؐ کی مظہر نور
یقین تہا پر تو سے اُنکے بس منور
خدائی جنکے باعث سب بنی ہے
کیا ہے ختم بہی اُنپر جلالت
کرون چشم ارادت اُس سے معمور
زنیرہ نام بس نیکو خصائل
سنتہ عالم رسولِ کبریا کے
کئی حاصل سعادت اور ایمان
ہوا اک عارضہ اُس کو جگر سوز
ہوئی ہے سخت نابینا و معذور
گئے ہین پاس اُسکے سب مخالف
مقرر اُس گروہِ بے ادب نے
محمد ؐ کے اوپر لائی ہے ایمان
گئی ہین پھوٹ آنکھین تیری فی الحال
اسیصورت سے نابینا خفا ہو
کہ شومی اُسکی یہہ ظاہر ہے کامل
بتون کے سامنے کر پشت کو خم
کرین بینا مقرر تجھہ کو وہ سب
جواب اُن کو دیا اُس پارسا نے
ہدایت کا ہے عالم اُن سے معمور
ہوئے دیدے میرے دل کے منور

ہدایت کی ملی ہے مجھہ کو دولت
ہوئی پر نور باطن کی بصارت

نہ تم کو اس بصارت کی خبر ہے
گدھے کو زعفران کی کیا قدر ہے

درِ دولت پہ حضرت مصطفیٰ کے
چراغ بحر و بر شمس الہدیٰ کے

فدا ہے سب میرا یہہ مال اور جان
یہہ آنکھین ہین قدم پر اُن کے قربان

بصارت جو گئی آنکھون کی یکسر
خدا کی ہے یہہ خواہش بس مقرر

کسو نحش کا نہ اسمین کچھہ سبب ہے
مقرر بے شبہ یہہ امر رب ہے

نہ تم ہو دین کی خوبی سے آگاہ
کیا ہے حق نے بے ننگ تمکو گمراہ

یقین یہہ بت پرستی سب ہے باطل
بتون کی کچھہ نہین طاعت سے حاصل

یہہ پتھر ہین یقین انھ سے خطر کیا
نفع کیا ان سے عاید اور ضرر کیا

یہہ سن اُسدم قریشی سب خجل ہو
گئے ہین گھر کو اپنے منفعل ہو

جب آئی رات تب وہ گھر مین اپنے
یقیناً سو گئی بستر مین اپنے

غرض وہ جان نثارِ مصطفیٰ تھی
نہایت معتقد اور باوفا تھی

سو اُس باعث خدائے دو جہان نے
یقین دانائے اسرار نہان نے

طفیلِ مصطفیٰ سے بس اُسی شب
کرم کی کر اُس عورت پر نظر تب

نئے سر سے کر آنکھین اُسکی پر نور
بصارت کے کیا عالم سے معمور

غرض جب صبح نے آثار اپنے
دکھائے ہر طرف انوار اپنے

ہوئی ہے اسگھری عورت وہ بیدار
اُسیدم کھل گئے چشم اُسکے یکبار

نظر اُس سے پڑا عالم سحر کا
ہوا منفتوح در اُسدم نظر کا

تب اُس عورت نے آنکھین دیکھہ پر نور
کئی شکرِ الٰہی ہوکے مسرور

غرض جس کا عقیدہ صاف تر ہے
وہ دیکھے فائدہ دنیا و دین کا
مطالب اسکے بر لاوے خدا سب
کسی چیز کا نہ وہ محتاج ہووے
مگر جو ہین منافق اور بے دین
سزا اعمال کی وہ اپنے پاکر
روایت اس محل پر معتبر اب
کہ تھا مکے مین اندھا ایک کافر
تھی اس مردود کی ظاہر بغاوت
جفا کاری مین دایم مستعد تھا
تھا اسکے گھر مین اک نیزہ بہت تیز
سو یکدن گھر سے اپنے پر جفا وہ
عداوت کی چلا بانی پہ اخر
اسی دم وہ سپہ اوج سعادت
نماز اندر تلاوت مین تھے مشغول
چلا آواز کے اسدم اثر پر
عداوت دل مین رکھہ اسدم پلید و
اٹھایا ہاتھہ جب سلطان دین پر
اسی ساعت مین اس مقہور رب کا

فدا حضرت پہ جو شام و سحر ہے
مقرب ہووے رب العالمین کا
مقاصد اپنے پاوے یے دعا سب
ہمیشہ سرخ رو عالم مین ہووے
ہین جنکے کور تر چشم خدا مین
رہین دونو جہان مین ہو کے مضطر
لکھون پاداش حال بے بصر اب
نہایت کور باطن اور فاجر
نبی سے سخت رکھتا تھا عداوت
سیہ دل زشت منظر اور بد تھا
بھرا تھا زہر کے پانی سے خونریز
لے نیزا ہاتھ مین مثل عصا وہ
سو کعبے مین وہ پہنچا ہے ظاہر
محمد مصطفیٰ کان عبادت
سنا آواز تب وہ کور مجہول
سو آپہنچا ہے وہ نزدیک خیر
کیا ہے مارنے کا تب ارادہ
حبیب حق امام المرسلین پر
گیا ہے سوکھہ ہاتھہ اس بے ادب کا

پڑا دہشت سے تن مین اسکے لرزہ
وہان سے بھاگ آیا اپنے گھر مین
ہوا مردود وہ دوزخ مین داخل
کریگا جو بدی کام اسکا بد ہے
فلک پر مہر ہے تابان مقرر
نہ جاوے خاک وہ اسپر بصد زور
چراغی راکہ ایزد بر فروزد
نگہبان جس کا خالق سر بسر ہے
دگر درج روایت اسگھڑی کھول
کہ جب پائے نبوت شاہ ابرار
سو اس ایام مین اہل شقاوت
انہین لوگون مین تھا ایک پر علائق
قریشون کے وہ پاس آیا ہے اک روز
تھے حاضر تب وہان بوجہل و شیبہ
کہا ان سب سے فرصت یہہ نشتر ہے
کہ بیٹھا ہے مسلمانون کا سردار
کہو اب کس مین ہے یہہ نامداری
چلا کعبے پہ اب جاوے مقرر
سو پورا ہووے اسدم کام اسکا

گرا ہے ہاتھ سے یکبار نیزہ
سو بے دم ہوگیا یکدم سقر مین
سزا پایا ہے اپنی سخت کاہل
مثل ہے یہہ بدی از بہر خود ہے
اڑاوے خاک جو کوئی اسپہ تکبیر
ولے دیدے کریگا اپنے بس کور
کہ خواہد تف زند ریشش بسوزد
کہو دشمن سے کیا اسکو ضرر ہے
نکالا اس سے موتی کیا ہے بے مول
ہوا دعوت کا اسدم گرم بازار
کمر بستہ ہوئے ہین بر عداوت
یقین مشہور تھا نام اسکا طارق
نکل کعبے سے با داغ جگر سوز
ولید بے حیا بولہب و عتبہ
محمد پر یہی وقت ظفر ہے
یقین کعبے کے اسدم زیر دیوار
کہ لیوے ہاتھ مین یک سنگ بھاری
وہان سے پھینک دیوے اسکے سر پر
یقین ہوتا ہے اب انجام اسکا

کہے سب نے قوی ہے نام تیرا
محمدؐ کو اگر مارے تو اس دم
یہہ سُن اُس کام کا کرنے آہنگ
دِکھا قوّت مُقدّر اپنی فی الحال
غرض جس کا نگہبان کبریا ہو
وونہین دیوار سے کعبے کے ظاہر
تب اُس کعبے کے پتھر نے اُسے تھام
اُسے کعبے کے پتھر نے زمین پر
دو تو پتھر مُعلّق بس وہان تھے
وہان بیٹھے تھے جبتک شاہِ ابرار
اُٹھے ہین جسگھڑی حضرت وہان سے
تب اُس کعبے کے پتھر نے مقرر
گرا ہے خاک پر وہ تب کے فی الفور
ہوا دیوار مین کعبے کے داخل
نظر طارق نے کر کر یہہ تماشا
گرا حضرت کے آ قدمون پہ یکبار
دِگر کافر وہان بھی جو تھے حاضر
روایت کے دِگر درجِ کرم سے
کہ یکدن بوجہل اُس بدعمل نے

ہی ہے اِسگھڑی بس کام تیرا
سمجھتے ہم مال دے کرتے ہین خرّم
گیا کعبے کے اوپر لے گران سنگ
دِیا ہے آپ کے سر پر اُسے ڈال
ضرر اُسکو کسی دشمن سے کیا ہو
گئی پتھر نکل آیا ہے باہر
رکھا ہے جون امانت بس تہ بار
نہین گرنے دیا اُس نازنین پر
گویا سر پر نبیؐ کے سایبان تھے
مُعلّق تھے وہ دو پتھر گران بار
ہوئے تشریف فرما اُس مکان سے
دِیا ہے چھوڑ اُس پتھر کو یکسر
مبارک سنگِ کعبہ پھر اُسی طور
ہوا اپنے مکان مین جا کے واصل
اُتر کعبے سے آئے بے تحاشا
مسلمان ہو گیا یہہ دیکھ اسرار
مسلمانی مین سب آئے ہین ظاہر
پرویا ایک دُر نوکِ قلم سے
لعینِ دو جہان کورِ ازل نے

تزاید دیکھ دینِ احمدیؐ کی
حسد سے چاک کرتے اپنا سینہ
سنو یکدن سارے کفار ون مین آکر
کہ آیا ہے محمدؐ کا عجب دور ہو
جہان کو اپنے سب کرتا ہے تابع
مجھے اس بات کا بس سخت غم ہے
کہ گر وہ اسگھڑی کعبے مین آوے
تو مین یک سنگ بھاری پھینک اوسپر
قریشون سے یہہ کہکر اوٹھنے یکبار
اسی ساعت امام ہر دو عالم
طرف کعبے کے آکر با جلالت
یہہ فرصت دیکھ اسدم بوجہل نے
کئی من کا اٹھا کر سنگ محکم
چلا آیا طرف حضرت کے وہ کور
اسیدم قدرتِ حق سے وہ پتھر
ہوے تین ہاتھ اسکے انگھڑی بند
ہوا ہے زور و قوت اسکا زایل
گیا پھر اوٹھنے خواہش اوروں کے ساتھ
ولے اسکا ہوا باطل ارادہ

بزرگی بادشاہ سرمدی کی
لگا کرنے عداوت اور کینہ
کہا اس کور نے سب کو سنا کر
وہ دکھلا ہر گھڑی اپنے نئے طور
بتون کے کیش کو کرتا ہے ضایع
یقین اب لات و عزا کی قسم ہے
خدا کی بندگی مین سر جھکاوے
یقین کرتا ہون اب بیجان نقشِ زر
کیا اسکام کا بس عہد و اقرار
شہِ دنیا و دین سالارِ اکرم
ہوئے ہین اسگھڑی مشغولِ طاعت
غنیمت جان اسکو نا اہل نے
لے اپنے ہاتھ پر قوت سے اسدم
گیا ہے قصد پھینکے اس کو کر زور
لگے اسکے پڑا ہاتھون کو یکسر
گویا ہو کر رہا پتھر کا ٹونڈ
پڑی ہے اسپہ آکر سخت مشکل
لگا لے اپنا اس پتھر سے تب ہاتھ
ہوا ہے درد ہاتھون مین زیادہ

ہو عاجز تب جناب مصطفیٰ مین — سُعلی بارگاہِ مجتبیٰ مین
لگا تھا اُسگھڑی کرنے گوزاری — نہایت عاجزی اور خاکساری
تھا دل حضرت کا دریائے عنایت — نہین تعریف کو جسکے نہایت
تب اُسدم اُس امامِ محترم نے — سحابِ جود و دریائے کرم نے
نگاہِ لطف سے کر اُسکو خورسند — چھڑائے اُسکے دو ہاتھون کے تب بند
ہوا اُسدم بند سے آزاد کافر — گیا ہے سامنے سے بھاگ ظاہر
غرض جسکی نگہبانی کرے حق — خدائے دو جہان خلاقِ مطلق
کسی دشمن سے کیا اُسکو خطر ہے — عداوت سے کسو کے کیا ضرر ہے
روایت کا دگر لے شب چراغ اب — کرون حضار کے روشن دماغ اب
کہ جب طالع ہوئے بدرِ رسالت — سو ہر روز آپ کے جاہ و جلالت
لگے ہونے زیادہ سب مین مشہور — تھا روز افزون بزرگی کا بھی نور
نظر کر طور یہہ اہلِ جفا تب — لگے حسرت سے ملنے ہاتھ کو سب
جمع ہو سب جفا کاران دلسوز — ہوئے ہین متفق سارے وہ یکروز
کئی اُن مین قریشی تھے جفا کیش — بنی مخزوم بھی تھے سب بد اندیش
سبھون نے کہا قسم عزا کی یکبار — گئے ہین اس طرح سے عہد و قرار
کہ گر کعبے مین آوین ختمِ مرسل — امام الانبیا سلطانِ افضل
سو کر تلوار سے یکبار حملہ — کرین قصد اُس نبی کا ملکے جملہ
اِسصورت سے کر سارون نے چُستی — گئے اس عہد و پیمان پر درستی
غرض سلطانِ دین بعد اُسکے یکروز — ہوئے کعبے مین آکر جلوہ افروز

زیارت کر ہوئے مشغولِ طاعت
سن آواز اپکا تب قوم کفار
اسی دم حق نے کر لطف و عنایت
کہ یعنے وہ مکرم رب کے محبوب
وہاں کفار سب بے دین و ملت
ہوئے غائب تھی صورت مصطفیٰ کی
نہ دیکھہ حضرت کا اسدم جسم طاہر
اسی آواز کی جانب سبھی آ
دِگر جانب سے پھر آواز کر گوش
پھر اس آواز کے رخ پر اِدھر سب
دِگر جانب سے پھر آواز نادر
اسی صورت سے پھر وہ چار جانب
یعیں کفار وے حیران سب ہو
سبھی رہتے تھے ساقط الکیاست
اسی آواز کے آہٹ پہ کر دَور
نہ دیکھہ آخر جمال مصطفیٰ کو
سبھی کفار اس ساعت خجل ہو
گئے ہیں پھر وہاں سے اپنے گھر سب
غرض جسکی نگہبانی کرے حق
لگے الحان سے پڑھنے قراءت
جمع ہو کر سبھی آئے ہیں یکبار
کیا جب کور چشم بے ہدایت
ہوئے انکھوں سے اسدم سبکے محجوب
سبھی سنتے تھے آواز قراءت
حبیب کبریا نور الہدیٰ کی
سبھی کفار سن آواز ظاہر
طرف آواز کے کرتے تھے بلوا
ہو حیرت ناک اسدم مثل خرگوش
جمع ہوتے تھے اگر بے بصر سب
سبھون کے کان میں پڑتا تھا ظاہر
کرشمہ دیکھہ حضرت کا عجائب
پریشان اور مضطر بس عجب ہو
گھڑی ایک بعد پھر سنکر قراءت
جنونی ہو پھر اکرتے تھے ہر طور
لقائے مہرِ اوجِ اصطفیٰ کو
نہایت زرد رو اور منفعل ہو
ہوئے تھے حکم حق سے بے بصر سب
اُسے کیا خوف ہے دشمن سے مطلق

LIBRARY
Anjuman Taraqqi Urdu (Pak)

محض یہہ خاص فضل انکون تھا
فاغشیناہم فہم لا یبصرون تھا

بھی بعضون نے کرشمہ معتبر یہہ
جلالت کر نظر سب سر بسر یہہ

اٹھا انکھون سے تب غفلت کے پردے
ہوئے حضرت کے جان و دل سے بردے

کیے معلوم یہہ فضل خدا ہے
مکرم شرف ذات مصطفیٰ ہے

اِسی صورت سے اس دنیا مین ظاہر
جلالت سے نبیؐ کے جو ہین منکر

خدا نے کور کر یارون کے دیدے
یقین انکھون پہ ڈالا سبکے پردے

سو اِس باعث جلال احمدی سے
سبھی منکر ہین جاہ سرمدی سے

بھری ہے جا انکے دلمین سب سیاہی
سبھی ہین غرق در قہر الٰہی

وہ کیا جانین مراتب مصطفیٰ کا
حبیب حق رسولؐ کبریا کا

الٰہی دور رکھہ صحبت سے انکی
سبھون کو ہر گھڑی الفت سے انکی

کہ تا سوجھی نہ انکی کچھہ دکھا زور
کرے سب مومنون کے چشم کو کور

علی کو انکی دے صحبت سے دوری
نبیؐ کی دے محبت سے حضوری

شہادت مین قوی کر اسکی انگشت
نہ کر بوجہل آیا در مشت

روایت کے خزانے مین درخشان
ہے اس صورت سے یہہ لعل بدخشان

کہ یکدن بوجہل وہ ناخردمند
لے اپنی مشت مین کئی چیز کر بند

جناب پاک مین آیا نبیؐ کی
حبیب حق رسول ہاشمی کی

کہا تب یا محمدؐ اسمین کیا ہے
بتا گر تجھہ کو اب علم خدا ہے

خبر دیتا ہے تو تب اسمان کی
خبر دے اب میرے مشت نہان کی

یہہ سنکر اُس سے تب سلطان دین نے
رموز آگاہ و رب العالمین نے

کہے جو نہ تھہ ہیں تیرے نہان ہے
تجھے کہتا ہوں وہ عجب کونسی چیز
جھی وہ سخن جو تیرے ہے ہاتھہ میں بند
رسالت کی میرے ہوئی ہے شاہد
یہہ سن بوجہل نے حیران تر ہو
کہا یہہ بات ہے اوس سے عجائب
کہے حضرت نے تیرے ہاتھہ میں اب
اوسیدم اوسنے کھولا ہاتھہ یکبار
ہر یک پتھر نے کھول اپنی زبان تب
کہا ہے لا الہ الا ہو الحق
یہہ سن پتھروں سے تب اونکار نادر
عناد و جہل سے دل کو نہ کر پاک
کہا جادو محمد صلعم کا قوی ہے
کیا ہے اسنے ہر یک سخن کو تسخیر
یہہ کہکر رو سیاہی لے گیا ہے
لکھوں اب معجزہ دیگر نوادر
کہ اعرابی تھا یک مرد نکو کار
سو اک دن وہ جناب مصطفی ص میں
کہا تب اوسنے ای سلطان آفاق

مجھے احوال اونکا سب عیان ہے
نہ حاجت اسمیں ہے کچھہ غور و تجویز
اسی ساعت بافضال خداوند
زبان سے اسکے سن شیرین عقاید
نہایت غرق حیرت سر بسر ہو
نوادر ہے نہایت پر غرائب
مقرر جچھہ نہان پتھر ہیں وہ سب
ہوئے ہیں جچھہ یقین پتھر نمودار
ہو بالحان خوش گو ہر فشان تب
محمد ہیں رسول اللہ مطلق
ہو حیرت ناک بس بوجہل کافر
اوسیدم ڈال پتھرے بر سر خاک
یہہ اسکی سحر میں بس خود روی ہے
ہے جادو اسکی بس کامل جہان گیر
یقین قہر الہی لے گیا ہے
کھلے ہے سب کلی ہر دل کی ظاہر
نہایت پاک صورت نیک گفتار
ہو حاضر بارگاہ اصطفی میں
مسلمان کا بس ہوں دل سے مشتاق

وے اک التجا حضرت سے اب جب — مجھے اک معجزے کی بس طلب جب
کہ تا اس سے میرے دلکا کھلے باب — تسلی کا نظر سب آوے اسباب
یہہ سن حضرت نے اعرابی سے اسطور — کئے ہیں دُرفشانی اس سے فی الفور
کہ ہے جو سامنے تیرے شجر اب — ہے جڑ اسکی نہایت سخت ترتب
تو جا نزدیک اسکے برملا اب — میرے لے نام جلد اسکو بلا اب
یہہ سنکر مرد ہو وہ تیز رفتار — کہا ہے اس شجر سے جا کے یکبار
کہ اے نامی شجر تجھ کو مقرر — بلائے ہیں محمد رب کے دلبر
سنا جب جھاڑ نے نام مقدس — وونہیں جنبش میں آیا اسگھڑی بس
ہوا حضرت کی جانب پھر روانہ — ادب سے سامنے آ بے بہانہ
جھکا سر اس شجر نے اپنا یکبار — اٹھا پھر سر خوشی سے ہو ادب وار
کہا ہے تب بجا لا کر تحیہ — سلام علیک یا خیر البریہ
یہہ سن اس جھاڑ سے مضمون بور — لگے کہنے کو حبشی آپ ظاہر
دیئے ہیں پھر رضا سلطان دین نے — یقین اس جھاڑ کو ماہ یقین نے
درخت اوپر روانہ ہو کے سالم — ہوا ہے جا مکان پر اپنے قائم
وہاں ادنی و اعلی جو تھے حاضر — تماشا سب نے یہہ دیکھا ہے ظاہر
اس اعرابی نے یہہ حالت نظر کر — گرا ہے آپ کے آ کر قدم پر
قوی اسکا ہوا ہے دین و ایمان — ہوا ہے صدق دل سے وہ مسلمان
بہت کافر یہہ عظمت دیکھہ اس روز — ہوئے ایمان کی دولت سے فیروز
روایت کا دگر گل لے پڑا وصاف — کروں اس سے معطر قاف تا قاف

کہ جب مکے سے سلطانِ زمن نے
کیے ہجرت حبیبِ ذوالمنن نے
قدم سے آپکے اُس دم مدینہ
ہوا پُر نور تر مثلِ نگینہ
بنا مسجد لگے کرنے وہاں جب
ہوئے ہیں متفق اصحابِ دیں سب
کئے پھر عرض سب نے شاہِ دیں سے
حبیبِ حق امام المرسلیں سے
کہ اب تعمیر کو مسجد کے اسدم
نہ ہوتے ہیں میسر چوب ہیزم
یہاں لکڑے مدینے میں ہیں نایاب
سوا اُسکے مہیا سب ہی اسباب
تھے صدیق رضہ انکی خدمت میں اسدم
تاسف سے نہایت دلپہ لا غم
کیے افسوس کر تب شاہِ دیں سے
رسولِ انس و جان ماہِ یقیں سے
کہ اے سلطانِ عالم شاہِ کونین
دُرِ دریائے وحدت نورِ عینین
ہے مکے میں میرے گھر ایک انبار
کئی لکڑے ہیں اُسمیں اس طرحدار
ولے گھر دور اسدم سر بسر ہے
یہاں لانا یقیں دشوار تر ہے
اگر لکڑے یہاں ہوتے وہ حاضر
تو کرتا صرفِ مسجد اُس کو ظاہر
ہزار افسوس اب گھر ہے بہت دور
رہا اس کام کے کرنے سے معذور
غرض صدیق رضہ کے جی سے یہ اسدم
تاسف کا نمایاں سب تھا عالم
نظر حضرت نے کر تب اُن کی جانب
کہے صدیق رضہ سے ہو کر مخاطب
کہ یا بوبکر رضہ وے لکڑے تمھارے
وہاں ہیں اسگھری مکے میں سارے
اگر ہووے تمھاری خواہش آں طور
تو حاضر اب یہاں کرتا ہوں فی الفور
وے مکے سے ہو لیساعت مہاجر
تمھارے سامنے ہوتے ہیں حاضر
وہاں سے ہو کے اِسدم برقِ رفتار
منازل قطع کر آتے ہیں یکبار

کہو اب کیا تمھارا مُدعا ہے
یہہ سُن صدیقؓ نے ہو شادمان تب
اُسی ساعت رسولِ کبریا نے
کہے مکے کی جانب کر اشارہ
اُسی ساعت خدا کے بحر و بر نے
جو لکڑے گھر مین تھے صدیقؓ کے تب
وے لکڑے اُڑ زمین سے مثلِ طائر
سو ہو گئے تھے سب یکبار راہی
منازل ایک پل مین طے سبھی کر
غرض مکے سے ہو لکڑے وہ رہوار
ہوا سے پھر اُتر لکڑے وہ ظاہر
یہہ عظمت دیکھ اُس ماہِ فلک کی
کہا حضار کا شادی سے سینہ
ہوا ایمان قوی سب اہلِ دین کا
مُنافق بھی نفاق اپنے کو دے چھوڑ
وے لکڑے حضرت صدیقؓ کے جب
دِگر گل اُس روایت کے چمن سے
کہ اِک دن وہ گلِ باغِ لطافت
گئے ہین سیر کو صحرا کے اطراف

پریشانی کی یہہ کامل دوا ہے
کہے بہتر ہے بلواؤ یہان اب
حبیبِ خالقِ ارض و سما نے
کہ اے لکڑو سب آؤ آشکارہ
مُقرر خالقِ جن و بشر نے
عطا اُن کو کیا قدرت سے پر سب
ہوئے ہین راہ پیما اور سائر
مثالِ برق ہو اُس دم ہوائی
چلے آئے ہین سب حکمِ نبی پر
مدینے مین سبھی آئے ہین یکبار
ہوئے خدمت مین آنحضرت کے حاضر
چراغِ خانۂ ملک و ملک کی
ہوئے دلشاد سب اہلِ مدینہ
کھلا در اُسکے گھر کی صدق و یقین کا
رہے اسلام سے یکبار دل جوڑ
لگائے مسجدِ پر نور کو سب
ہے غالب اِسطرح متکلفین سے
بہارِ گلشنِ جاہ و شرافت
تھے ہمراہ آپ کے ادنی و اشراف

سو آیا ہے وہاں اک گرگ ناگاہ
مہیب اسکی عجب تھی شکل جاں کاہ

کھڑا ہو دور تر یکبار سب سے
رکھا سر اپنا خدمت میں ادب سے

نظر کر اسکی جانب شاہ دیں نے
بلائے اسکو ختم المرسلیں نے

سو آ نزدیک حضرت کے قدم پر
رکھا ہے گرگ نے یکبارگی سر

ادب سے پھر اٹھا سر اپنا یکبار
فصاحت سے لگا کرنے کو گفتار

کہ اے محبوب حق سالار آفاق
شہنشاہ جہاں سلطان اخلاق

میں لے آیا ہوں اب شیروں کا پیغام
دگر جو ہیں درندے دشت میں عام

اجازت ہووے گر حضرت کی یکبار
ادب سے سب کروں خدمت میں اظہار

کہے حضرت نے کہہ تجھ کو رضا ہے
درندوں کی سنا کیا التجا ہے

زباں پھر کھول اسنے با فصاحت
کہا اے گوہر کان ملاحت

ہے سابق سے درندوں کی یہی چال
کہ جو پاتے ہیں اشتر اور بزغال

اسی ساعت وہ ہر یک کا شکم چیر
تناول میں نہیں کرتے تھے تقصیر

درندوں کی مقرر وہ خورش ہے
ہر یک کے خون سے انکی پرورش ہے

پیمبر جو ہوئے سابق میں مشہور
ہر یک کے تھا یہی امت کے دستور

کہ راس المال سے وہ اپنے ہر سال
کئی یک گاو اشتر اور بزغال

درندوں کا وہ حصہ سب جمع کر
لجا رکھتے تھے سب صحرا میں یکسر

وہ حصہ دے درندوں کے سر سے
سدا رہتے تھے امن خوف و ڈر سے

دلے حضرت کا اب آیا زمانہ
جلالت کا ہے یہ سب کارخانہ

سو اس باعث مجھے کر اپنا قاصد
یہاں بھیجا ہے سب نے با مقاصد

جنابِ پاک مین حضرت کے آب
یہہ سُن سلطانِ دین سالارِ عظّام
وسے اِس صورت سے گر حصّہ مقرّر
کہ تا اُسکے سِوا وسے جانور کب
مقرّر جِس طرح حصّہ کرین وو
یہہ سُن پیغام شاہِ محترم نے
کہے اصحاب سے ہو کر مخاطب
کئے ہین عرض سب اصحاب نے تب
کرینگے آپ صادر حُکم جس طور
وے حکم خدا سے بس ہر یک سال
سِوا اُسکے درندے پاوین قسمت
مُناسب اب نہین ہے انکا حصّہ
یہہ سُن کر گرگ سے حضرت نے یکبیر
کہ دعوی ہے تمھارا صرف ناحق
کہا اُسنے مجھے اُمت سے کیا کام
جواب اُسکو دئے حضرت نے یکبار
درندے سب میری اُمت سے آخر
سُنا جب گرگ نے حضرت سے یہہ بات
کہا یہہ سب کا یک پیغام ہے اور
کیا مین نے سبھو نکا عرض مطلب
کرین اُمت سے ظاہر سب کا پیغام
درندون کو کرے دل شاد تکمیہ
نہ کھاوین اور نہ پہنچاوین ضرر کب
قبول اب اُسکو ہم کرتے ہین جوش ہو
مکمّل حامیِ خیر الامم نے
کہو کیا ہے جواب انکا مُناسب
کہ اے غمخوارِ اُمت دلبرِ رب
قبول اُسکو سبھی کرتے ہین فی الفور
زکواۃِ مال ہم دیتے ہین ہر حال
تو ضایع ہووے بیشک اُس سے اُمت
ہے نا منظورِ اسدم سب کا قصّہ
کہے پیغام کہہ سب کو مقرر
نہ اُمت اب میری ہے اُسپہ راضی
محض حضرت پہ لے آیا ہون پیغام
کہ اُمت ہے میری اِس شے مین مختار
نہ حصّہ پاوین اِس صورت سے ظاہر
رہا ہے سرنگون ہو کر ادب سات
اجازت ہووے تو کہتا ہون فی الفور

کہے حضرت نے دی تجھکو رضا اب
کہا گر آپ کی اُمت کا جاندار
درندے گر اُسے کھاوین شکم چیر
تو اُمت سے کہو حق مین ہمارے
نہ اُنکی بد دُعا کا کسمین ہے تاب
دُعائے بد سے اُنکی سب درندے
کہے حضرت نے جو تم کو ملے شے
اُسے تم کھاؤ اب میری رضا ہے
یہہ حصہ تم کو بخشا مین نے بس خوب
سُنا ہے گرگ نے جب اِس وضع سے
کہ حق نے آپکے در سے مقرر
رضا لے پھر گیا صحرا مین اُسدم
غرض حضرت کے اِس فیض و عطا سے
نہ کوئی محروم بیشک کب ہوا ہے
الٰہی یہہ علی بے کس یقین ہے
کہ سے حضرت کے اُس خوانِ نعم
نہ کر مایوس تو اب یا الٰہی
زیارت سے نہ کر دُنیا مین مہجور
شفاعت پر سخن کو کر کے موقوف

درندو نکا بیان کر مدعا اب
ملے گر جانور صحرا مین بیتاب
اگر صادر یہہ ہووے اُن سے تقصیر
نہ کوئی بد دعا فرماوے بار سے
جگر شیرو نکا اِس دہشت سے ہے آب
نہ رہوین کوئی پھر دُنیا مین زندے
وہ صدقہ اُن کے جان و مال کا ہے
وہ کھانا باعثِ دفعِ بلا ہے
گروہ حصے مین اپنے اُسکو محسوب
کہا شکرِ خدا کر دل جمع سے
نہ محروم اب کیا ہے ہم کو یکسر
سکان پر آئے حضرت ہو کے خرم
مبارک اُس جنابِ با صفا سے
ہر یک نے مدعا حاصل کیا ہے
سگِ درگاہِ ختم المرسلین ہے
متعلی اُس درِ فیض و کرم سے
نہ دے محرومیت سے روسیاہی
شفاعت سے نہ کر عقبیٰ مین تو دور
درود بے بہا صلوات موصوف

پڑھوں ہر دم بروح شاہ لولاک | چراغ بزم ہستی نور افلاک
پڑھو اے حاضرو صلوات ہر بار | بروح سرور دین شاہ ابرار

اللّٰہم صلّ علیٰ سیّدنا محمّد و علیٰ آل سیّدنا محمّد و بارک و سلّم

## دسوین مجلس

قلم نے کھول در باغ ثنا کا | تماشا دیکھ مدح مصطفیٰ کا
گئی لے دستہ گل اس سے نادر | اسے لا مجلس دہم مین ظاہر
کیا مست اس سے بیشک سب جہان کو | کیا مخمور سب روح و روان کو
عجب بو ان گلوں کی ہے پر اوصاف | معطر ہووے جس سے قاف تا قاف
ملائک مست ہو اسکی مہک سے | اتر آوین سبھی اوج فلک سے
تماشا دیکھ اسکا غش کرین سب | اسی مجلس مین آ دل خوش کرین سب
عجب ہے ان گلون کی دلفریبی | کرین بیشک ملائک عندلیبی
وہ گل ہین معجزے سلطان دین کے | کرشمے ہین امام المرسلین کے
دم عیسی سے دم جسکا ہے برتر | رخ یوسف سے ہے چہرہ منور
بنایا حق نے جسکو اپنا محبوب | کیا ہر وصف سے وصف اکمل بس خوب
اگرچہ حسن ہے یوسف کا مشہور | دم عیسیٰ کا ہے عالم مین مذکور
وے اس حسن کا عالم عجب ہے | دم عیسی سے برتر دم عجب ہے
بنا جس حسن سے سب عالم نور | ہوئے پیدا ملک غلمان اور حور
بھی حضرت کے عجب اس پاک دم سے | سبھی ہستی مین آگئے ہین عدم سے

ملی سب عالم و آدم کوں ہستی
ہوا دی روح سب آفاق و ہستی

دم عیسی میں یہہ خوبی کہاں ہے
بھی یوسف میں یہہ محبوبی کہاں ہے

یقیں حضرت کے پرتو سے سیہ رو
ہوا ہے یوسف ثانی و مہ رو

یہاں اک معجزہ یہہ بر محل ہے
دلیل اثبات پر بس بے بدل ہے

کہ یکدن تھے سفر میں شاہ اکوان
حبیب حق دُرِ دریاے عرفان

تھے ہمراہ آپکے اصحاب سارے
سپہرِ جاہ و عظمت کے ستارے

ہوا ہے اتفاقاً آب نایاب
تھے مشکیزے تمامی خشک بے آب

ہوئے ہیں خشک لب یاروں کے اسدم
نہایت تشنگی سے سب تھے بیدم

تب اُس دریاے عظمت اور کرم نے
سحابِ جود و انوارِ قدم نے

کہے ہیں مرتضیٰ کوں جا کے فی الفور
کرو پانی طلب وادی میں کر غور

علی مرتضیٰ تب ہوکے اسوار
لگے تجویز کرنے آب یکبار

غرض پانی کی گم تھی سب نشانی
نہ یک قطرہ ہم پہنچا ہے پانی

مگر آیا نظر یک اُنکے اُشتر
دو جانب اُسکے دو مشک آب تھے پُر

غلام اُشتر تھا اک راکب سیہ رو
بدن میں اُسکے تھی مُردار تر بو

نظر کر اُسکی صورت اور شمائل
کرے عفونت اپنی عقل زائل

سو جا کر پاس اُسکے مرتضیٰ نے
گئے پانی طلب شیرِ خدا نے

کہے ہیں اُس سے با رفق و مدارا
کہ دے یک گھونٹ پانی اُشتکا را

نہ مانا بات اُسنے اُن کی آخر
چلا ہے مُنہہ پھرا کر اپنا ظاہر

اُسی دم تھام اشتر کوں علی نے
پکڑ لائے ہیں اُس کوں ہیلی نے

تب اس سرچشمۂ جود و عطا نے — سحاب مکرمت بحر سخا نے

دیئے مین حاضرون کو حکم یکسر — کہ ان مشکون کے کھولو اگھڑی سر

صحابون نے دیئے مین مشک تب کھول — ہوا پانی روان تب اس سے بیمول

ہوا جو اسقدر پانی وہ جاری — گویا ریزان ہوا ابر بہاری

ہوئے اصحاب سارے سیر و سیراب — پیا گھوڑون نے اور اونٹون نے پھر آب

ہزارون مشک بھی بھر بھر لئے ہین — وو مشکین بند اسکی تب کئے ہین

وے مشکین اسکی ہتھین اسدم لبالب — مرتب تھین گویا پانی سے وے سب

تب اس عظمت کے تئین کر کر نظارہ — غلام زشت رو نے آشکارہ

اسی ساعت نبی ص کے پاس آ کر — رکھا ہے سر ادب سے تب قدم پر

اٹھا سر اسکا مقبول خدا نے — رسول ص حق حبیب کبریا نے

کرم سے اپنا پھیر دست گرامی — پھر آئے اسکے چہرے پر تمامی

اسی ساعت سیاہی سب ہوئی دور — ہوا چہرہ نہایت اسکا پر نور

ہوئی ہے محو اسدم سب درشتی — گئی کانور ہو یکبار زشتی

بدل مین آ گئی اس سے طراوت — دکھائی حسن نے اپنی حلاوت

نظر آنے لگے رخسار جیون گل — سیہ زلف معنبر رشک سنبل

جمال اسکا یقین ناز و ادا سے — مجلی ہو گیا نور خدا سے

کہ جس کو دیکھ یوسف غش مین آوے — زلیخا حسن یوسف بھول جاوے

عجب تھی ہتھ مین حضرت کے تاثیر — فرشتہ بنگیا یک دیو تصویر

صحابون سے دلا پھر توشۂ راہ — کئے رخصت اسے باعزت و جاہ

دو مشکین لے شتر پر ہو کے اسوار
سبھوں نے دیکھ اسکا حسن گلفام
کہ آیا یوسفِ ثانی کہاں سے
یہ مشکین ہیں ہماری اور اشتر
کہا اس نے میں ہوں خادم تمھارا
یہ سن اقوال جان پرور کسو نے
پھر اسنے سب بیان کر اپنا احوال
سبھوں نے ماجرا نادر یہ کر گوش
اٹھا پھر آنکھ سے غفلت کے پردے
دئے ہیں دل سے پھر سب نے گواہی
لگے کہنے کو اسلام خاص اور عام
عجب دستِ نبی میں ہے یہ تاثیر
کہ تھا یہ عبد بد ہر بد گہر سے
عجب عظمت ہے انکی پر تصرف
نہ یہ طاقت نہ یہ ہے تاب کس میں
کہ جنکی یک نظر سے با حلاوت
مقرب سب سے عالی جاہ وے ہیں
عجب دریائے عظمت میں گہر خیز
یہ کہہ اسلام جنابِ مصطفیٰ میں
گیا اپنے قبیلے میں وہ یکبار
لگے حیرت سے کہنے خاص اور عام
مگر اترا فرشتہ آسمان سے
ولے راک کمی ہے غیرتِ حور
غلامِ زشت رو دایم تمھارا
کیا ہمنیں اسگھڑی باور کسو نے
کیا ظاہر حبیبِ حق نے اجلال
رہے ہیں ایکدم حیرت سے خاموش
کر اپنے چشمِ دل کے باز دیدے
کہ ہے ذاتِ نبی نورِ الٰہی
یہ عظمت ہے عجب اور ہے عجب کام
عجب انکی نظر ہے رنگ اکسیر
فرشتہ ہو گیا ہے یک نظر سے
کئے ہیں دیو کو ثانی یوسف
نہ یہ عظمت نہ یہ ہے آب کس میں
یہ پاوے صورتِ خلقی تفاوت
یقین بیشک رسول اللہ وے ہیں
عجب ابرِ کرامت میں شکر ریز
سبھی آئے ہیں دربارِ علا میں

سبھوں نے صدق سے ایمان لائے — یقین وہ تو جہان میں فیض پائے
دگر اعجاز کے خرمن سے یکبار — نکالی ایک دانہ بس طرحدار
کہ یکدن بوہریرہؓ پاک سرشتہ — تو اور ایک لے خرمے کا خوشہ
جنابِ مصطفیؐ میں آ ادب سے — کئے ظاہر شہِ عالی نسب سے
کہ ای سالارِ دین سلطانِ و تاج — پڑا ہوں مسکنت میں ہو کے محتاج
میرے ہمراہ یہہ خرمے کا خوشہ — یہی ہے مسکنت کا میرے توشہ
سو لایا ہوں جنابِ پاک میں اب — یہی فدوی کے بس ہے دلکا مطلب
کہ حضرت کی دعا سے اسمیں ہر بار — برکت کا نشان ہووے نمودار
میرے دایم عیال اس شے کو کھاویں — اسی خوشے سے اپنا قوت پاویں
اسیدم اس امام محترم نے — درِ دریای عظمت اور کرم نے
یہہ سنکر بوہریرہؓ کی زبانی — کئے ہیں اس طرح گوہر فشانی
کہ ہے یا بوہریرہؓ گر یہہ مطلوب — تو اک تدبیر بتلاتا ہوں یہہ خوب
کہ اس خوشے سے خرمے کو جدا کر — رکھو یک مرتبان میں تو اسکو جا کر
پھر اس سے جس قدر ہووے کفایت — نکالو خرمہ تو بے نہایت
کھلاو جس قدر منظور ہووے — شکم سب کا سدا معمور ہووے
نہ ہووے مرتبان خالی وہ یکدم — اگر ہر روز کھاوے لاکھہ عالم
یہہ سن احوال حضرت سے تو اور — نہایت اسگھڑی ہو شاد خاطر
وہ خرما لیگئے ہیں گھر میں فی الفور — رکھے ہیں مرتبان یک لا اسی طور
ہوا وہ مرتبان تب معدنِ عجب — سراپا مخزنِ افضال لاریب

ہر اک دن ابو ہریرہ پاک پیشہ
کھلاتے تھے زن و فرزند کو سب
بھی اُنکے دوست اور مہمان ہمیشہ
بھی ہمسائے میں جو تھے اُنکے ساکن
بھی بعد از رحلتِ ختمِ رسالت
خلافت میں بھی صدیق و عمر کے
شہادت کا پیا عثمان نے جب جام
تب اوباشوں نے سب لوٹ انکا گھر بار
تو اودر مرتبان بس وہ عجائب
دگر یک شمع لے بزمِ طرب سے
کہ تھی یک پارسا عالم میں مشہور
نہایت حسن و خوبی میں جمیلہ
جنابِ مصطفیٰ میں خاص تھی وہ
ہمیشہ اُنکی خدمت میں نادر
اسی عادت موافق اپنے یکبار
اُٹھا لونڈی کے سر پر رکھہ طرب سے
قبول اسکو کرم سے کر نبی نے
کئے ہیں امّ سلمہ کو اشارا
یہہ خالی مرتبان لونڈی کے دے ہاتھہ

نکال اُس ظرف سے خرما ہمیشہ
نہ گھر میں اُنکے کچھ بھی کھا رہا کب
سدا کھاتے تھے خرما وہ مقرر
کھلاتے تھے سبھوں کو رات اور دن
تھی جاری مرتبان کی بس یہہ حالت
تھے ست دان اُس سے سب لوگ اُنکے گھر کے
ہوا جب اُسگھری بس بلوۂ عام
گئے ہیں مرتبان لیکر وہ یکبار
ہوا اُس لوٹ میں یکبار غائب
رکھا محفل میں لا اِسدم ادب سے
دل و جان اُنکا تھا ایمان سے پرنور
نکوکاری میں مشہورِ قبیلہ
سراپا مایۂ اخلاص تھی وہ
تحائف لا کے وہ کرتی تھی حاضر
کیا یک مرتبان گھی بھر کے تیار
دی گئی بھیج خدمت میں ادب سے
حبیبِ حق رسولِ ہاشمی نے
کہ لے اُس مرتبان سے گھی یہہ سارا
کرو اُسکو روانہ بس خوشی ساتھہ

یہہ سُنکر اُمّ سلمہ حکم عالی
دیا لونڈی کو پھر اُسنے لیجا کر
کئی دن بعد اُس بی بی کو انجام
اُٹھا لائی ہے ہت کونے سے یکبار
تعجب سے دیئے ہین مرتبان کھول
ہوا اُس پارسا کو پھر گمان یہہ
قبول اسکو کئے ہین شاہِ دین نے
سو ہو غمناک آ خدمت مین یکبار
کہے حضرت نے مت غمناک ہو اب
نہ ہو اس بات سے آزردہ خاطر
خوشی سے اپنے گھر مین جا تو فی الفور
رہے مادام گھی سے مرتبان وہ
نہ گھی ہووے کدھی پھر اُس سے خالی
محض یہہ حق تعالی کی عطا ہے
یہہ سُنکر گھر مین وہ آئی خوشی سے
لگی ہے خرچ کرنے گھی وہ مادام
ہوا ہے مرتبان دریاے روغن
سدا لبریز تھا اُس سے گھی وہ
محض یہہ آپکا فضال سب تھا

گر اُس دم مرتبان وہ گھی سے خالی
رکھی وہ گھر کے لا کونے مین یکسیر
پڑا ہے مرتبان کا اُسگھڑی کام
نظر آیا ہے وہ بیشک گران بار
تو دیکھے گھی بھرا ہے اُسمین ہمول
کہ بس گھی سے بھرا ہے مرتبان یہہ
حبیبِ حق امام العالمین نے
لگی ہے معذرت کرنے کو بسیار
اُسی ساعت وہ گھی شہ نے لیا سب
برکت ہے یہہ اُس ہدیے کی ظاہر
سدا گھی خرچ کر تو اُس سے بے غور
یقین لبریز ہر دم بے گمان وہ
نہ لا تو دل مین اپنے کچھہ ملالی
یہہ ہدیے کی برکت بے بہا ہے
ہوا معمور سب گھر اُسکا گھی سے
لبالب مرتبان تھا گھی سے انجام
مُصفّا گھی عجب تھا اُسمین روشن
ہوا ہی نہین مرتبان پھر کب تہی وہ
مبارک معجزہ یہہ بس عجب تھا

برکت تھی عجب ہدیے کی پُر نور / تھی دایم مرتبان وہ گھی سے معمور
کئی مدت تلک اُسنے گھی وہ کھایا / ہزارون مین سدا سب کو کھلایا
غرض جب تک تھا ثابت مرتبان وہ / تھا یک دریاے روغن بے گمان وہ
یقین وہ مرتبان ٹوٹا جس روز / کرشمہ یہہ ہوا موقوف اُس روز
روایت کا بچھا پھر خوانِ نعمت / کھلاتا ہون عجب الوانِ نعمت
کہ اِک دِن آپکے چہرے پہ آثار / نہایت بھوکھ کے تھے بس نمودار
طلیحہ تھے وہان خدمت مین بخیر / سو پژمردہ نظر کر غنچۂ تر
کیئے ہین بھوکھ کی معلوم حالت / سو ہو یکبارگی غرقِ ملالت
وہان سے جلد تر آئے ہین گھر مین / نہین تھی دسترس کچھ اُنکو زر مین
سو یک روٹی پکا گندم کی اُسدم / لے روغن پھر ملائے اُسکو باہم
کیئے تاکید تب اپنے پسر کو / کہ جا اب بادشاہِ بحر و بر کو
خبر اِس ماحضر کی بس سُنا اب / بُلا اِس کلبۂ احزان مین لا اب
یہہ سُن لڑکا گیا مسجد مین اُسدم / وُہان تھے رونق افزاے دو عالم
سو کر آداب بہت عرض احوال / بُلایا جب مکان پر اپنے فی الحال
وہان حاضر تھے ہشتاد اصحاب / سبھی تھے بھوکھ کی حالت سے بیتاب
اُسی ساعت امام ہر دو عالم / رسولِ حق شفیعِ جن و آدم
لیے سب اصحاب کو آئے ہین گھر مین / طلیحہ کے مکانِ مختصر مین
کیے حاضر جو ہووے اب شتابی / اُسے لاست کر اُسدم اضطرابی
طلیحہ نے کیئے روٹی وہ حاضر / کہے حضرت نے رکھہ تو جمعِ خاطر

جو ہیں اب بھوکھ سے بیتاب یہہ
سو اُس دم اُس امامِ انس و جان نے
رکھا اُس روٹی پہ ہاتھ اور پاک دم
طلیحہ سے کہے پھر شاہِ دین نے
کہ یہہ تیرا امکان بس مختصر عجب
بُلا دس کو اُس کنے اور روٹی کھلا اب
غرض اُسی وہاں تھے مرد حاضر
بھی کھا سلطانِ دین نکلے وہاں سے
طلیحہ نے وہیں دیکھے ہیں اُس دم
کھلا پھر لوگ اپنے گھر کے سارے
ہوا نہیں لیک لقمہ اُس سے غائب
روایت ہے دگر خوانِ کرم سے
کہ یکدن حضرتِ خیر النسا نے
نظر کر بھوکھ کی سختی نہایت
کہا اے بابا جی اِس دم گھر میں تنگی
دو لختِ جگر بھوکھے ہیں اِس دم
یہہ سُن حضرت نے اُس ساعت اٹھا ہاتھ
کہے پھر اُنسے آزردہ رہو مت
اُسے لے نامِ حق اور مصطفیٰ اب

سبھی کھا سیر ہوئے ہیں یقین اب
مُعَلّی قلزمِ گوہر فشان نے
دِیے پھونک الطاف و کرم سے
چراغِ خانۂ علم و یقین نے
نہ گنجایش کا موقع سر بسر تھی
اِسی صورت سے کھاوین ملکے دس دس
سبھوں نے پیٹ بھر کھائے ہیں وو
مکان پر آئے اپنے اُس مکان سے
وُہی تھا وزن روٹی کا نہ کچھ کم
کھلائے بعد ہمسایوں کو بارے
برکت کی یہہ صورت تھی عجائب
کروں سیر اب سامع کو نعم سے
کہ مریم بانو نے دار البقا نے
کہے حضرت سے تب آکر شکایت
کرو مت فیض بخشی میں درنگی
کرو نعمت سے اپنے شاد و خرم
سو کر اُس باب میں درخواستِ حق تا
تمھارے گھر میں بھیجا حق نے نعمت
تناول کر کرو شکرِ خدا اب

اُسی ساعت پدر سے لیکے رخصت
سو آئیں گھر میں خاتونِ قیامت

نظر اُن کے پڑا خوانِ جواہر
بھی نعمت اسمیں سب جنت کی ظاہر

عجب کھانا تھا اسمیں سب مزیدار
خجل تھا بو سے اُسکے مشکِ تاتار

غرض خاتونِ جنت صاحب جاہ
لے حسنین اور علیؑ کو اپنے ہمراہ

رکھ اپنے سامھنے خوانِ جواہر
سدا کھاتی تھیں ہوکر شاد خاطر

عجب معمور تھا وہ خوان ہر دم
نکھانے سے ذرہ ہوتا تھا کچھ کم

مزہ اور تازگی اسمیں وہی تھی
بھی خوشبو اُسکی ثابت نِت جیسی تھی

نہایت خورد سال اُسدم تھے حسنین
نبیؐ کے راحتِ جان نورِ عینین

نہ واقف تھے وہ اسرارِ نہاں سے
رموزِ کردگارِ دو جہاں سے

حسن بس کھیلتے باہر سے یکروز
ہوئے ہیں گھر میں آکر جلوہ افروز

سو کھول یکبارگی خوانِ جواہر
نکال ایک گوشت پارہ اُس سے نادر

اُسے کھاتے ہوئے گھر سے نکل کر
چلے آئے ہیں باہر تب مقرر

یہودی کی وہاں حاضر تھی عورت
نظر کر اُسنے وہ حلوانِ نعمت

لگی کہنے کو اے سبطِ پیمبرؐ
دلِ خاتونِ زہرا جانِ حیدرؓ

تمھارے ہاتھ یہہ ٹکڑا عجب ہے
معطّر اُسکی بو سے روح سب ہے

مجھے بھی بھوکھ ہے اُسدم نہایت
کرو یہہ گوشت اب مجھکو عنایت

سُنے معصوم نے جب اُس سے یہہ بات
لگے دینے اُسے تب طول کر ہات

اُسیدم ہاتھ سے وہ گوشت پارا
فرشتہ لے گیا یکبار سارا

گیا وہ خوان بھی اُسدم فلک پر
ملائکہ لے گئے اوجِ فلک پر

ہوئے ہیں بعد اُسکے پھر وہ گر بار / نبی سے فاطمہؓ اگر طلب گار
روایت ہے کہ دو گرچہ تھے کو بس کھول / یہہ یاقوتی عجب لایا ہون مقبول
کہ تھی جابر کے گھر میں بس غنم ایک / تھا فربہ گوشت اُسکا اور بہت نیک
اُسے کر کر ذبح جابر نے یکبار / مسالہ دے کے دم پخت تیار
پھر اُسکو خوان میں رکھہ کر طرب سے / جناب مصطفیٰؐ میں لا ادب سے
کہے ہیں عاجزی سے یا رسول اب / کرو فدوی کا یہہ ہدیہ قبول اب
اُسیدم اُس امام نامور نے / حبیب حق شہ عالی گہر نے
قبولیت کی دے اُن کو بشارت / کئے ہیں عام دعوت کی اشارت
اُسیدم لوگ انصار و مہاجر / ہوئے ہیں آپ کی خدمت میں حاضر
کہے حضرت نے کھا اِس گوشت کو اب / نہ توڑو ہڈیاں ثابت رکھو اب
اسی صورت سے کھا گوشت یکبار / ہوئے ہیں سیر اُس کھانے سے حضار
جمع پھر ہڈیاں کر مصطفیٰؐ نے / سحاب جود و دریائے بقا نے
تمامی ہڈیوں پر باعنایت / رکھے ہیں اُسکے ہی دست ہدایت
برکت سے یقین اُس ہاتھ کے تب / ہوئی ہیں ہڈیاں وے منتظم سب
اُسیدم آگیا ہے گوشت اُس پر / عجائب عشق سے پھر پوست اُس پر
بدن میں آگئی ہے اُسکے تب جان / اُٹھی ہے خاک سے بکری ہلا کان
نظر کر حاضروں نے یہہ تماشا / لگے پڑھنے درود ین بے تحاشا
وہاں حاضر جو تھے اُسدم منافق / عقیدہ تھا جنھوں کا ناموافق
یہہ عظمت دیکھہ محبوب خدا کی / رسول حق حبیب کبریا کی

مجزہ

محبت رکھہ رسولِ خاص سے تب — مسلمان ہووے ہوئے اخلاص سے تب

روایت ہے کہ دیگر جشمے کو کر باز — نکالون آبِ حیوان روح پرواز

کہ آیا ایکدن یک مرد کافر — جنابِ پاک مین حضرت کے ظاہر

کہا اُسنے رسولِ محترم سے — بہارِ گلشنِ جاہ و کرم سے

کہ تھی گھر مین میرے خورشید پیکر — نہایت خوب صورت ایک دختر

گئی طفلی مین وہ دنیا سے بیچار — کیا ہے غم نے اُسکے دل کو بیمار

جنابِ پاک مین آیا ہون اسدم — عقیدہ صدق سے رکھہ دلمین محکم

اگر حضرت کے وہ آوے کرم سے — جہان مین اس گھڑی دارِ عدم سے

تو بس ایمان اسدم لا مقرر — فدا حضرت کی بیعت پر کرون سر

یہہ سُنکر اُس دُرِ بحرِ شرف نے — چراغِ بزم گاہِ من عرف نے

کہے اُس سے میرے تو ساتھہ آ اب — نشانی قبر کی اُسنے دکھا اب

لجا تب اُسنے اُس شاہِ زمن کو — دکھایا قبرِ نورِ ذو المنن کو

پکار آپ نے لڑکی کا لے نام — اُسیدم گور سے اُٹھے باکرام

کہا لبیک یا شمس التمامہ — شفیع الناس فی یوم القیامہ

کہے حضرت نے تب ای ماہ پارہ — اگر دُنیا کی خواہش ہے دوبارہ

انشا لیے اسی لحظے مین ظاہر — نکالون گور سے اب تجھہ کو باہر

جواب اُسنے دیا ای پیشوا اب — نکالو مت مجھے بہرِ خدا اب

ملے گر مجھکو اس دم زندگانی — ولے دُنیا ہے دو دن آخر ہے فانی

نہین ہے موت سے آخر رہائی — غلط ہے سب جہان کی آشنائی

نہ دو تو سوت کی شدت میں مجھ کو
دوبارہ اسگھڑی زحمت میں مجھ کو

کہے ہیں اس سے پھر مادہ ہد ای
محمد مصطفیٰ مشکل کشائے

نہ نکلے گور سے باہر اگر تو
نہ دنیا میں کرے بیشک سفر تو

تیرے ماں باپ کب پاویں ہدایت
ترا جینا مقرر ہے کفایت

سبب ان کے ہی ایمان کا بس ہے
ہی اقرار انکا ہمنفس ہے

کہا لڑکی نے پھر سلطانِ دین سے
رسولِ حق شفیع المذنبین سے

کہ اے دریائے رحمت ابرِ احسان
معلی آفتاب برج ایمان

نہ مطلب مجھکو ہے اب انکے دین سے
نہ حاجت لےکے ایمان و یقین سے

نہ انکے کفر سے مجھکو خلل ہے
ہر یک کے ساتھ ہر یک کا عمل ہے

مجھے کیا فائدہ انکی خوشی سے
چھڑا یا پائی اس غم کشی سے

یہ سن ماں باپ نے لڑکی کا آواز
بھی سن اس گور کے بھیتر کا یہ راز

غبارِ کفر سے دھو دل کو اتمام
مسلمانی سے پائے حیز انجام

دگر ہے اک روایت روح پرور
لطافت میں ہے حیوان سے فزون تر

کہ اعرابی تھا اک صحرا میں ساکن
نہایت نیک سیرت پاک باطن

سنا ہے انہنے جب حضرت کے اوصاف
وو نہیں مکے میں آیا با دلِ صاف

جناب پاک میں آ کر ادب سے
کہا اس سرورِ عالی نسب سے

کہا آیا ہوں مسلمانی کا رکھ دھیان
مبارک ذات پر لاتا ہوں ایمان

وَلے یک معجزہ دکھلائیے اس دم
کرو مجھ کو نہایت شاد و خرم

کہے حضرت نے ہے کس بات کی چاہ
دکھاؤں معجزہ اب جب تو دلخواہ

کہا

کہا اُسنے کہ اِک لڑکی میری خوب ... نہایت تھی جمیلہ اور محبوب
طفولیت کا تھا ایام اُسپر ... مجمل تھا اُسکے آگے مہر انور
قضارا اُسکو دریا کے کنارے ... گیا اِک روز لیکر گھر سے بارے
یکایک ہاتھ سے میرے وہ بے غور ... گری ہے ایکدم دریا مین فی الفور
ہوئی غائب اُسی دریا مین وہ تب ... ہوئے ہین بیس برس تب سے گمان اب
توجہ سے اگر حضرت کے ظاہر ... سلامت آوے اُس دریا سے باہر
تو اب لاتا ہون مین ایمان ہو خوش ... یقین سب کفر دھو با جان ہو خوش
یہہ سُن اُس گوہرِ بحرِ حیا نے ... دُرِ دریائے رحمت اور عطا نے
گر اُسکے حال پر تب مہربانی ... کئے ہین اسطرح گوہر فشانی
کہ جا اُسدم تو دریا کے کنارے ... جہان لڑکی ہوئی ہے غرق با
کھڑا ہو اُس مکان پر تو مقرر ... لے نام اُسکا یقین اُسکو ندا کر
اُسیدم حق تعالی کے کرم سے ... نکل آوے وہ دریائے عدم سے
سخن وہ سُن یہہ ختم المرسلین کا ... مُعلا گوہرِ بحرِ یقین کا
گیا دریا کنارے ہوکے خورم ... پکارا نام لے لڑکی کا اُسدم
یکایک اُسنے تب دیکھا ہے اسطور ... ہوا ہے جوش اُس دریا مین فی الفور
اُسی ساعت وہ لڑکی با کرامت ... نکل آئی ہے دریا سے سلامت
ہوا ہے اُسگھڑی وہ شاد و خورم ... قبیلہ اپنا لے آیا ہے اُسدم
کدورت کفر کی دھو آب و گل سے ... مسلمان بس ہوا ہے جان و دل سے
روایت کے چمن کا باغبان اور ... حلاوت بخش لکھتا ہے بیان اور

که یکدن بارگاه مصطفا مین — جناب مستطاب مصطفا مین
کہین سے آگئے ہین تین اشخاص — نصارا تھے مقرر تین وه خاص
نہین تھا پاس انہین کچهه ادب کا — نه خاطر تھا کسی عالی نسب کا
کہا تب ایک نے ماه عرب سے — حبیب کبریا محبوب رب سے
که مین نے یہه سنی ہے بات نادر — کہا ہے آپنے یہه قول فاخر
که میرے ہین کمالات اور فضائل — بزرگی کے مراتب با منازل
خلیل الله کے عز و شرف سے — زیاده جاه و عزت کی طرف سے
جواب اسکو دئے ختم رسل نے — مکرم آفتاب جزو و کل نے
که یہه سب فضل رب العالمین ہے — میرا رتبه زیاده تر یقین ہے
کہا ہے حق نے مجهه کو خاص محبوب — یقین خلقت محبت سے ہے مغلوب
اگر وه ہین خلیل الله مادام — حبیب الله بیشک ہے میرا نام
کہا تب دوسرے نے شاه دین سے — امام الانبیا و المرسلین سے
که مین نے بھی سنا اسطور سے اور — کہا ہے آپنے کھا فخر اس طور
که ہین میرے مکارم اور مراتب — کلیم الله کے رتبه سے غالب
یہه شوخی اور تفاخر کب روا ہے — نه موسی سے کوئی برتر ہوا ہے
لجا بس طور سینا پر مقرر — کلام ان سے کیا ہے حق نے اکثر
نه پھر ایسا ہوا ہے شان کس کا — نه یہه رتبه ہے با امکان کسی کا
جواب اسکو دئے شاه زمان نے — حبیب حق امام انس و جان نے
که تب فضل الهی سے مقرر — میرا رتبه یقین موسی سے برتر

یہہ ہے مشہور آفاق اور انفس
ولے حق نے مجھے لطف و کرم سے
بلا معراج کو عرشِ بریں پر
نہ دیکھا وہ مکاں کسی نے نظر سے
نہ یہہ رتبہ ملا کسی انبیا کو
فرشتے جو ہیں اعلیٰ اور مرسل
یہہ ہیں حضرت کے سب جاہ و مکارم
کہ کہتے ہو ہمیشہ تم مقرر
اگر ہیں آپ عیسیٰ سے مکرم
تو عیسیٰ کا مقرر تھا یہی کام
ہر یک مردے کو جیتا کرے ظاہر
اگر ہے آپ میں یہہ تاب و طاقت
تو یہہ دعویٰ یقیں پیغمبری کا
مقرر اس گھڑی ہے صدق اور راست
بھلا دیکھیں تمھارا خرقِ عادت
ہووے آپ میں گر دسترس یہہ
تو پھر دعویٰ نبوت کا دغا ہے
یہہ سن اقوال اُنکے مصطفیٰ نے
یہہ شوخی دیکھہ اُن تینوں کی اُس دم

ہوئی معراج اُن کو طور پر بس
بزرگی اور جلالِ محترم سے
کیا دیدار سے خوش اپنے یکسر
نہ پہنچا ہے وہاں کوئی ادھر سے
نہ دیکھا کسی نے اُس عرشِ علا کو
نہیں اُنکو وہاں امکانِ مدخل
کہا ہے تیسرے نے ہوکے نادم
کہ ہیں عیسیٰ سے ہوں عالم میں ہر
فضائل آپکے ہیں اُن سے اعظم
کہ لے ہر دم خدائے پاک کا نام
یقیں لانے لگے وہ قبروں سے باہر
کریں مُردے کو جیتا بے شناخت
مقام قربت اور سروری کا
نہیں اسمیں تفاوت اور کم و کاست
کہ ہے کس طور سب جاہ و کمالات
نہ ایسا معجزہ دکھلاویں جب یہہ
محض تقلید ہے اور افترا ہے
مکرم پیشوائے انبیا نے
ہوا شفقت نہایت اور برہم

پکارے آپ نے السلام علیؑ کو — بشہ آفاق ماہ منجلی کو
یقین وہ مظہر سر عجائب — بہت تھے دور السلام اور غائب
وہاں حضرت کا آواز مکرم — پڑا ہے کان میں انکے السلام
قدم رکھتے ہوئے خدمت میں حاضر — ہوئی نہیں دیر کچھ آنے میں ظاہر
علیؑ کو تب گئے ہیں حکم اس طور — کرامتوں کو لجا وہ ساتھ فی الفور
ہے یوسف بن کعب کی سب عرب میں — پرانی قبر وہ مشہور سب میں
سو جا کر انگوٹھی اس قبر کے پاس — پکارو نام لے بے وہم و وسواس
وہیں شق قبر اسکی ہووے ظاہر — یقین وہ قبر سے آجاوے باہر
کرے وہ کھول کر تب تک زبان آپ — میرے فضل و کمالات کا بیان سب
نظر کر اسکی حالت سب مخالف — جلالت سے میری ہو جاوین واقف
کریں اس دین کی عزت کو معلوم — بزرگی اور اس عظمت کو معلوم
یہہ سنکر انگوٹھی فرمان حضرت — علی سر دفتر دیوان حضرت
لیکر گئے قبر پر یوسف کے انجام — پکارے ہیں وہیں یوسف کا لے نام
علیؑ کا سن وہ آواز مکرم — ہوئی ہے قبر شق یوسف کی السلام
پکارا آپ نے اسکو دگر بار — ہوا ہے جسم انگشت نمودار
تب اس شیر خدا نے نام سیوم — کہے ہیں انگوٹھی یوسف کو بس قم
اٹھا ہے خاک سے وہ چست و چالاک — بدن سے دور کر سب گرد اور خاک
سلام السلام کر اٹھتے تب ادب سے — کہا شیر خدا عالی نسب سے
کہ میں ہوں آپ کا فدوی سرانجام — ہے یوسف ابن کعب تب تک میرا نام

کیا تھا حق نے مجھکو علم مین طاق
رہا دنیا مین مین دس سو برس تک
ملک تبع تھا اول سخت خونریز
نصیحت سے میری دنیا مین کامل
ہی ہر دم سرورِ آخر زمان کا
بیان کرتا تھا خوبی اور اوصاف
ہی امید تھی ملت مین ان کے
شرف اس دین کے عالی مین سب سے
ہوئے ہین نو برس اور تین سو سال
رہا ہون سو اسی خاکِ عدم مین سے
ہوا ہے غیب سے اب مجھکو الہام
کہ مین مر گئی بد بخت و فاجر
تو وے لگنے رسالت کی گواہی
نبی کے بس توجہ اور کرم سے
ادا کر اسگھڑی ذکرِ شہادت
رضا سے پھر گیا ہے خاک مین وہ
ہوئی ہے قبر اسدم اسکی ہموار
تب ان تینون نے بس لائے ہین ایمان
ار روایت کے چمن کا پھول یہ باغ

سخاوت مین سدا مشہور آفاق
ملک تبع کو بھی دیکھا ہون بیتک
نہایت پر جفا اور ظلم انگیز
ہوا ہے دادگستر اور عادل
رسولِ حق امامِ انس و جان کا
تھا مداح نبی مشہور تا قاف
ملاوے حق مجھے امت مین انکے
فضائل ہین قوی افضالِ رب سے
ہوا اس دنیائے دون سے فارغ البال
نہ باقی ہے کوئی امید دم تن
کہ اپنی قبر سے اٹھ اب سر انجام
رسول اللہ کی حرمت سے منکر
اٹھا اِس طور سن حلمِ الٰہی
دوبارہ پھر اٹھا خاکِ عدم سے
کیا یوسف نے تب حاصل سعادت
رہا خاکِ عدم مین اسگھڑی سو
بے عظمت کے تمامی دیکھ آثار
ہوئے کافر بھی اسدم مسلمان
نکالون پھول نادر ایک بیداغ

که اصحابون مین تھے یک مرد مشہور — تھا دل اخلاص سے سب اُنکا معمور
تھی گھر مین اُنکے بی بی بارسا ایک — نہایت نیک سیرت با وفا ایک
قضارا وہ ہوئے بیمار اک روز — ہوا واقع مرض اُن پر جگر سوز
کیا ہے اُس مرض نے اُنکو عاجز — حقیر اُنکا ہوا سب تن بتقدیر
ہوئے چلنے سے اور پھرنے سے معذور — رہی نہین جسم مین طاقت و مقدور
کیا بیماری نے اِس قدر زور — سنو آپہنچے ہین اُس دم تا لب گور
پھر یک دن موت نے دکھلائے آثار — ہوئی سکرات کی حالت نمودار
رہی چھاتی مین یک باقی رمق تب — تھا نزدیک اُنکا ہووے جان بحق تب
یکایک اُس گھڑی سالار نامی — مسیحا جنکی کی کرتے تھے غلامی
عیادت کے لیئے آئے وہان تب — ہوا پر نور اُن سے وہ مکان سب
تو دیکھا آپ نے وہ جان بلب ہے — مسافر اِس دار دنیا سے اب ہے
یتیم اُنکے کھڑے چارون طرف ہین — عجب حسرت سے گریان ضعف مین
سرہانے اُنکے جورو با ملالت — قیامت کی لیئے بیٹھی ہے حالت
یتیمون نے جب اُس سرور کو دیکھے — مسیح اور خضر کے رہبر کو دیکھے
نکل آیا ہے بت مرگ پدر سے — صدا لئے الغیاث اُنکے جگر سے
نظر حضرت نے کر تب اُنکی زاری — یتیمی اور درد بے قراری
تھا دل حضرت کا یک دریائے مواج — ہوا ہے اُسگھڑی رحمت سے مواج
سرہانے یک پیالہ اُسکے تھا پاس — دوا تھی ایک قطرہ اُسمین لا باس
اُٹھا تب وہ پیالہ مصطفیٰ نے — گرامی گوہر بحر بقا نے

سو کھول اُس صاحب سکرات کے لب
پلائے ہین دوا اُسکو یقین تب

مزا جب حلق میں پہنچا دوا کا
کھلا جب باب اُسدم بس شفا کا

اگرچہ جان باقی تک رمق تھا
متحرک دُگدگی سے بس حلق تھا

ولی اُس ہاتھ کی حرمت سے یکبار
ہوئے سکرات کے معدوم آثار

نئے سر سے تمامی اُن کے تن میں
مُقرر روح پھر آئی بدن میں

اگرچہ وہ پیالہ تھا دوا کا
وسیلے اُسدم ہوا ماء البقا کا

کرین ساقی کوثر جس کے لب تر
بقا اُسکو نہو وے کیون ہمیشہ

جو ہوئے ہاتھ سے حضرت کے پر جام
ملے کیون موت کا جام اُسکو انجام

غرض کر حق نے اُسدم مہربانی
دئے اُن کو از سر نو زندگانی

کیا سکرات کا زائل اثر تب
رکھا مرنے سے باقی سر بسر تب

مرض بھی سب ہوا فی الفور زائل
ہوئی ہے تندرستی اُنکو حاصل

عجب تھے آپکے وے خیر مقدم
ہوئی ہے جس سے یہہ دولت مسلّم

امان پا مرگ کے نشتر سے یکبار
اُٹھے وہ موت کے بستر سے یکبار

مرض کا بھی نشان کچھ اُسکے تن میں
رہا نہیں اُسگھڑی باقی بدن میں

یقین حضرت کا اُسدم یہہ کرم دیکھ
مبارک یہہ عجب شرف قدم دیکھ

ہوئے خوشنود اُسگھڑی فرزندان سب
لگے صلوات پڑھنے کھول کر لب

پدر کی زندگی سے شاد ہو کر
رہے سب درد سے آزاد ہو کر

گرے کر سجدے اُسگھر کا پایہ
جہان ایسے نما کا ہووے سایہ

تب اُسدم وہ شفا بخش علیلان
دو لئے زخم ابد اُن خلیلان

بشاشت اور فرحت بخشی ان کو | مکان پر اپنے بس آئے ہین خوش ہو
روایت کی دگر جو ہے عطا سے | تشکر لب تر کرون آب بقا سے
کہ تھی یثرب مین ساکن پیرزن ایک | نہایت پاک دامن ذات مین نیک
رہی تھی لیکے عصمت کا قرینہ | تھے ہم قوم اسکے انصار مدینہ
مکرم مصطفیٰ کی ذات سے خاص | قوی تھا اور محکم اسکا اخلاص
فدا کرتی تھی حضرت پر دل و جان | ہزارون دل سے تھی حضرت پہ قربان
خدا کا اسپہ تھا فضل و عنایت | تھے خوشنود اُس سے سلطان ہدایت
جوان اس پارسا کا یک پسر تھا | نہایت خوب روئی مین نشتر تھا
جوانی کا تھا عالم اسپہ ظاہر | کرین غش دیکھ چہرہ جس کا ناظر
تھی مشہور اسکی عالم مین جوانی | شجاعت مشتہر با پہلوانی
خرد اور عقل مین تھا سب سے وہ طاق | جمال و حسن مین مشہور آفاق
قضا را وہ ہوا ہے سخت بیمار | اذیت دیکھ اس دنیا سے یکبار
گیا ہے چھوڑ تب دنیائے فانی | کیا رحلت بملک جاودانی
ہوئی ہے پیرزن اس غم سے بیہوش | گئی ہے صبر و طاقت کو فراموش
خبر یہہ سن مہاجر اور انصار | سبھی آئے مکان پر اسکے یکبار
کئے تیار سب اسباب میت | دئے ہین غسل اسکو بے اذیت
اٹھا اسکو کفن مین لائے یکبار | دکھائے پیرزن کو اسکا دیدار
ہوئی اس پیرزن پر تب قیامت | رہی باقی نہ اسمین استقامت
اٹھا پھر بیکسی سے اپنے دو ہات | لگی ہے حق سے کرنے تب مناجات

کہ اے جان پرور جان بخش عالم
خدائی تجھ کو ہے بیشک مسلّم

تیری قدرت سے ہے بالا و پستی
کیا ہے تو نے پیدا ملک ہستی

تو جان بخش جہان جان آفرین ہے
یقین خالق و ربّ العالمین ہے

اگر چاہے کرے میت کو جان دار
نہ قدرت سے تیرے یہہ کام دشوار

طفیل اُنکے کہ جو ہیں رہبر عام
محمّدؐ روح پرور جنکا ہے نام

وہ ہیں رہبر تمامی رہبرون کے
سپہ سالار ہیں پیغمبرون کے

کیا باعث ہے اُن کے جز و کل سب
کیا پیدا چمن میں خار و گل سب

وہ ہیں مقبول تیرے اور محبوب
صفت قرآن میں ہے جنکی مکتوب

محبت انکی میرے جان و دل میں
بھری بے انتہا ہے آب و گل میں

میں رکھتی ہوں محبت خاص اُن سے
نہایت ہے مجھے اخلاص اُن سے

سدا ہے مجھ کو اُن سے جان نثاری
ہمیشہ رسم و راہ حق گذاری

سمجھتی ہوں میں اپنے جان و مال سے
زیادہ اُن کو ہر دم مال و جان سے

طفیل اُن مصطفیٰ کے اب کرم کر
میرا سب دور اندوہ درد و غم کر

نرکھ دل پر میرے جون لالہ داغ
جدائی کا میرے فرزند کے داغ

نہ اس داغ جگر کا مجھ کو ہے تاب
شکیبائی کا ہے اسباب نایاب

تو واقف ہے یہی میر السر ہے
میرا آرام جان نور البصر ہے

سوا اسکے نہیں ہے کوئی غمخوار
یہی تھا اس ضعیفی میں مددگار

تیری قدرت ہے ظاہر یا الٰہی
ہیں بندے تیرے بیشک مرغ و ماہی

دکھا فیض اس شہ لولاک کا اب
مکرم اس حبیب پاک کا اب

طفیلِ مصطفیٰ کر مہربانی — دگربار اُس کو دے پھر زندگانی

کرم سے خلعتِ ہستی عطا کر — جِلا اُس کو قبول اسدم دعا کر

سبب جسکے کیا ہے تو نے ظاہر — زمین و آسمان اوّل و آخر

نہ در سے اپنے کر محروم مجھ کو — نہ کر مایوس اور مغموم مجھ کو

وہ بڑھیا سیّدِ عالم کی مقبول — دعا میں تھی اسی صورت سے مشغول

تب عزرائیل کو فرمان اس طور — ہوا ہے بارگاہِ حق سے فی الفور

کہ یہہ بڑھیا میرے محبوب پر خاص — نہایت صدق سے رکھتی ہے اخلاص

فدا اُس کے ہمیشہ نام پر ہے — تصدّق قامتِ گلفام پر ہے

وسیلہ اسکا لاکر درمیان اب — فضیلت کا بھی اسکے کر بیان اب

میرے سے التجا کرتی ہے اس روز — غمین ہوکر دعا کرتی ہے اس روز

ہے لازم اُس کو اب غم سے چھڑاؤں — میرے محبوب کی عزّت دکھاؤں

اُسے داغِ جگر سے کرکے آزاد — کروں رحمت سے اسدم خرّم و شاد

محبّت سے جو ہووے اسکے مخمور — رکھوں غم میں اُسے یہہ کب ہے منظور

محبّ الفت سے جو ہے اسکے سرشار — میرے افضال کا وہ ہے سزاوار

زمین پر اسگھڑی تو جلد جا اب — پسر کا روح اسکے لیجا اب

دوبارہ اسکے کر اب تن میں داخل — کہ تا اُس پیر زن کا ہووے خوشدل

میرے در سے ہو بیچار مغموم — رہے محبوب کی برکت سے محروم

یہہ سنکر قابض الارواح اُسدم — پسر کا اُس کے لے روح مکرّم

زمین پر آگئے ہیں تن میں داخل — ہوا ہے زندگی سے تن وہ کامل

تب اُس بڑھیا کے اُس نور البصر نے ۔ یقین آرام جان لختِ جگر نے
اُسی دم حق تعالیٰ کے کرم سے ۔ اُٹھایا سر وہ جیسے عدم سے
گویا تھا خواب کی حالت مین سر اُٹھا ۔ اُٹھا ہے خواب کے بستر سے بیمار
یہہ ساری خلق نے دیکھا تماشا ۔ ہوئے سب غرق حیرت بے تحاشا
اُسی دم وہ ضعیفہ جو تھی غمخوار ۔ پسر کو اپنے جیتا دیکھ یکبار
ہوئی ہے بس نہایت شاد و خرم ۔ ادا شکرِ الٰہی کر اُسی دم
لگے پڑھنے درود اُس شاہِ دین پر ۔ محمّد مصطفیٰ ماہِ یقین پر
پھر اُس میّت پہ جو تھے لوگ حاضر ۔ بٹھا سب کو لیکے ساتھ ظاہر
پکا اُس دم طعامِ فاخرانہ ۔ کِھلا سب کو گئی گھر سے روانہ
عجب تھا یہہ محبّت کا طریقہ ۔ نبیؐ پر جان نثاری کا سلیقہ
سنو باعث ضعیفہ وہ مقرّر ۔ ہوئی مطلب روا عالم مین تحریر
محبّت سے نبیؐ کے یہہ عجب نور ۔ دکھا اُس نے کیا ہے گھر کو معمور
چراغ اُسکے ہوا تھا گھر کا برباد ۔ کیا اُلفت نے حضرت کے پھر آباد
شگوفہ اُس کے ٹوٹا تھا چمن کا ۔ گرا تھا غنچۂ نو یاسمن کا
محبّت نے نبیؐ کے یہہ دکھا طور ۔ اُسے پھر شاخ سے جوڑا ہے فی الفور
ازین اُلفت مرادِ دل بر آید ۔ ز جوئے رفتہ آبے بس در آید
برو ایدل فدائے مصطفیٰ باش ۔ بعالم تا ابد حاجت روا باش
محبّت کا عجب ہے فیض یارو ۔ یہہ اُلفت ہے عجب اے فین دارو
محبّت جسمین ہووے اُس نبیؐ کی ۔ حبیب حق رسول ہاشمی کی

مقامِ قربت وہ حق سے پاوے
جلا مُردے کو یک پل مین اُٹھاوے

دعا اُسکی اجابت کا نشان ہو
رہے مقبولِ خالق بے گمان ہو

کرے منظور حق اُسکی مناجات
وہ بیشک پاوے اپنے دل کی حاجات

ولے کس مین محبت یہہ کہان ہی
کہان اس جان نثاری کا نشان ہی

محبت جس مین ہی اُس کیفیت کی
ہی حاصل اُسکو منزل قربت کی

محبت کا عجب ہی یہہ لطیفہ
کہ حضرت کی محبت سے ضعیفہ

ہوئی اس طور مقبولِ الٰہی
کئی مطلب کو حاصل پا کہا ہی

عجب اُسکی دعا مین یہہ اثر تھا
درخت فدویت کا یہہ ثمر تھا

کہ حق نے اُسکی مطلب کا کھلا باغ
کیا ہی دور اُسکے دلکا سب داغ

محبت کی اگرچہ ہی یہہ منزل
نہووے گر یہہ رُتبہ کس کو حاصل

ولے لازم ہی اپنے حسبِ مقدور
نہ ہرگز جان نثاری سے رہے دور

بھلائی اسمین ہی دونو جہان کی
ہی بہبودی یہانکی اور وہانکی

نہ رہوے کام کچھ اُسکا معطل
یقین حق اُسکی ہر مشکل کرے حل

وہ بے شک فایدہ بس اُسکا پاوے
ہر یک مشکل کو اپنی حل بناوے

درِ اُمید بس یہہ کلی ہی
میسر اس سے ہر دم خوش دلی ہی

جو چاہے سے خود رہے فرمان روا ہو
رہے ہر دم فدائے مصطفیٰ ہو

الٰہی مومنون کو دیجے اخلاص
محبت مصطفیٰ کی سب کو دے خاص

محبت سے نبی کے دلکو دے نور
ہر یک مومن کے کر باطن کو معمور

جو فدوی ہین نبی کے بس حضور
بھرے جو جان نثاری سے ہین [illegible]

بنا کتا علی کو اُن کے در کا
سِوا اُسکے نہین ہے اور مطلب
روایت کا دِگر یک چشمۂ نوش
کہ یکدن بارگاہِ مصطفیٰؐ مین
گئے جابر نے اِس صورت سے درخواست
کہ ہے فدوی کی اِس صورت سے اُمید
کرین فدوی کا گھر نورِ قدم سے
کہ تا نعلین حضرت کے نظر کر
کرے اُسدم ما حضر کچھ گھر مین تیار
یہ سُن حضرت نے اُسدم حسبِ مسئول
غرض اِک روز سالارِ مُکمّل
گئے اصحاب کو لے اپنے ہمراہ
خوشی اُسدم ہوئی جابر کو حاصل
مکان پر جبکے آوین شاہِ لولاک
بچھا جابر نے اُسدم فرش نادر
گئے ہین گھر کے بھیتر ہو کے خورم
پکڑ اُسکو سُلا اُسدم زمین پر
ذبح اُسکو کئے ہین ایکبارگی
تڑپنے کو لگی یکبار مذبوح

سدا بھوکھا کر اُن کی یک نظر کا
ہر یک مطلب کا منتک ہے مشتہر
محبّت سے عجب نکلا ہے کھا جوش
مُعلّا حضرتِ خیرالوریٰ مین
نہایت صدقِ دل سے بے کم و کاست
کہ حضرت مہرِ عالم نورِ خورشید
مُنوّر ایک دِن لطف و کرم سے
رکھ اُس کو دیدۂ عزّ و قدر پر
کرے حاصل سعادت اپنی یکبار
کئے ہین عرض کو تب اُنکے مقبول
شہنشاہِ دو عالم ختمِ مرسل
گئے جابر کے گھر با عزّت و جاہ
کھلا ہے انکا اُسدم غنچۂ دل
نہ تازہ ہووے کیون انکا دلِ پاک
بٹھا حضرت کو با تعظیم و فخر
تھی بکری ایک گھر مین انکے اُسدم
لے اپنے ہاتھ مین یکبار خنجر
ہوا خون حلق سے تب اسکے جاری
لگا پرواز کرنے اُس سے تب روح

تھے جابر کے وہان لڑکے دو حاضر
تھا عالم طفلیت کا انپہ ظاہر

تھے سن مین دو برس چھہ سات کے وہ
مہ و خورشید تھے دن رات کے وہ

تھے چہرے انکے مثل ماہ روشن
سیہ زلفِ معنبر رشک گلشن

ہر یک کا حسن تھا مشہور آفاق
جمال و حسن اور خوبی مین تھے طاق

غرض دونو نے یہہ دیکھا تماشا
ذبح کی دیکھہ حالت بے تحاشا

بڑے بھائی نے نادانی سے اسدم
کہا ہے دوسرے سے ہوکے خورم

کہ اے بھائی تماشا یہہ عجب ہے
نوادر کھیل راحت خیز سب ہے

چلو اب بام پر ہمین بس مل
کرین ہر ایک کی گردن کو بسمل

نوادر کھیل یہہ آیا نظر اب
اسیصورت سے کھیلین یکدگر اب

یہہ کہہ خنجر اٹھا تب غائبانہ
ہوئے ہین بام کے اوپر روانہ

بڑے بھائی نے تب اسکو سلاکر
پھرایا زور سے گردن پہ خنجر

کٹا حلقوم اسکا ایک باری
ہوا ہے بے تحاشا خون جاری

تڑپنے کو لگی ہے اسکی تب روح
پھرایا اسنے آنکھین مثل مذبوح

وہ حالت دیکھہ بھائی کی اسیدم
ہوا ہے بستہ ہیبت سے بے دم

اسی دہشت سے اسنے ہوکے مضطر
پھرایا ہے گلے پر اپنے خنجر

اسیصورت سے دو مذبوح نادان
گرے ہین خاک پر بس ہوکے بیجان

ہوا ہے بام اسدم رشکِ گلزار
تھا لالہ کا گویا تختہ نمودار

ہوا مثلِ فلک وہ بام گلگون
ہوئے ہین مہر و مہ سے غرق در خون

غرض جابر کی بی بی اور جابر
گئے کچھہ کام کو مالے پہ ظاہر

نظر

نظر کر بام پر دیکھے ہین ناگاہ
ہر یک مذبوح بے جان نازنین ہے
دیا غم نے اُسی ساعت جگر چیر
گریبان صبر نے اُسدم کیا چاک
وے دونو امام الانبیا سے
نہایت صدق سے رکھتے تھے اخلاص
سو اِس باعث وہ دونو غم رسیدے
محبت پر نبی کے کر نظر تب
لگے ہین مصلحت کرنے کو اِس طور
کیا ہے دِل ہمارا چیر صد لخت
وے گھر مین ہمارے آج مہمان
ہیں اوجِ ہدایت گھر کے باہر
سنین گر حال اِس درد و الم کا
نہایت ہووین محزون اَور غمناک
نکوئی شئے کرین اِسدم تناول
سو اِس باعث سے ہے لازم یقین اب
ہے لازم کر مہیا ماحضر کو
فراغت اُس سے پا سلطانِ فاخر
پھر اُسدم راز کھول اِس درد و غم کا

گرے ہین خاک پر دو مہر اور ماہ
ہر یک کے خون سے گلگون زمین ہے
لگا ہے دلمین کاری سخت یہ تیر
مصیبت نے اُڑایا سر پہ تب خاک
سہِ اوجِ ہدایت اور وفا سے
مقرر جان نثاری اُنکی تھی خاص
رکھے اپنے بار تب رونے سے دیدے
اُسے کر مرہم داغ جگر تب
کہ فرزندون کے غم نے گرچہ فی الفور
مصیبت ہے عجب جان سوز یہ سخت
ہین محبوبِ خدا دریائے عرفان
ہمارے آج آ بیٹھے ہین ظاہر
مقرر اِس مصیبت اور غم کا
مکدر ہووے غم سے خاطر پاک
گرسنہ اُٹھ کے جاوین سرورِ کل
رہین آہ و فغان سے باندھ کر لب
کھلاوین پیشوائے بحر و بر کو
لجاوین جس گھڑی تشریف طاہر
کرین موجود ہنگامہ الم کا

یہہ غم دل مین ہوا ہے ساکن انجام
ولے لازم ہے یک ساعت صبوری
غرض دونو نے کر یہہ مصلحت نیک
اٹھا تب خون چکان دونو پسر کون
رکھہ اس کملی ہین اور کملی کون کر بند
کر اس صورت سے یہہ خون جگر نوش
عجب تھا انکا یہہ حضرت سے اخلاص
پھر آخر اس گھڑی کر گھر مین تیار
بچھا سفرہ رکھے ہین اسپہ لا کر
بٹھا کر آپ کون با جاہ و اکرام
یہہ سنکر اس ذر دریائے دین نے
کئے ہین قصد اسدم با تفضل
کہے جبریل نے تب ہو کے نازل
کہا ہے حق نے اس صورت سے پیغام
کہو جابر سے فرزندون کون اپنے
تناول مت کرو انکے سوا اب
کہے حضرت نے تب جابر کون اسطور
کہ تا ان کون بٹھا اپنے مقابل
کئے جابر نے اسدم عذر ظاہر

سکونت اس مصیبت کی ہے مادام
کہ تا واقع ہووے بے حضوری
اٹھا کملی سیتی لائے ہین پھر ایک
دونو آرام جان نور البصر کون
رکھے ہین گھر کے تب کونے مین بخند
محبت سے رہے حضرت کے خاموش
محبت کا یہہ شیوہ تھا عجب خاص
طعام فاخرانہ اور مزیدار
ادب سے ہاتھہ دھو حضرت نے تکبیر
کہے اب نوش جان فرماؤ اطعام
یقین محبوب رب العالمین نے
اٹھا لقمے کو فرماوین تناول
کہ اے محبوب حق تعالی فضائل
کہ اے میرے مقرب رہبر عام
بٹھاوین ساتھہ دل بندون کون اپنے
ہے اس صورت سے بس حکم خدا اب
بلا کر لاؤ فرزندون کون فی الفور
کرون ساتھہ اپنے اس کھانے مین شامل
کہ وے گھر سے گئے ہین آج باہر

کہے حضرت نے باہر گھر سے جا کر
ادب سے عرض جابر نے کئے تب
گئے ہین گھر سے وے شاید کہین دور
کہے حضرت نے السلام حکم رب ہے
یہہ سن جابر کی بی بی اور جابر
رہا باقی نہ السلام صبر و آرام
لگے کرنے کو السلام آہ و زاری
گئے پھر ماجرا حضرت سے ظاہر
دئے ہین کھول دو مذبوح کو تب
پڑے تھے خاک مین دو سرد سیمین
سراپا تھا دونو کا غرق در خون
السلام بادشاہ انس و جان نے
نظر کر حالت اندوہ جان کاہ
ہوئے ہین درد و غم سے سخت غمناک
السلام خالق جن و بشر نے
کہا جبریل سے اب کر شتابی
تو جا خدمت مین اسکے اسگھڑی اب
نہ اس درد و الم سے تو حزین ہو
اگر ہووے تجھے ای میرے محبوب

کہین سے لاؤ ان کو اب بلا کر
کہ ای خورشید عالم دلبر رب
کرو خود نوش جان کر مجھکو مسرور
نہ کھانا ان سوا منظور اب ہے
ہوئے بیتاب و طاقت سخت ظاہر
گئے دونو نے آہ سرد ناکام
ہوئی ہے سخت وارد بے قراری
اٹھا لائے ہین تب کمل کو باہر
دکھائے ہین تن بے روح کو تب
گل باغ لطافت رشک نسرین
پریشان زلف اور چہرے تھے گلگون
حبیب کردگار دو جہان نے
وے لاشے دیکھ اس صورت سے ناگاہ
گئے ہین نرگس شہلا کو نمناک
مفخر صانع شمس و قمر نے
ترے محبوب پر ہے اضطرابی
اسے کہہ ای حبیب حضرت رب
نہ کر ماتم و اس دم مت غمین ہو
دوبارہ زندگی پھر ان کی مطلوب

اٹھا دستِ مبارک بس دعا کر — جنابِ پاک میں یک التجا کر
دعا سے تیری اے آدم آشکارہ — عطا کر خلعتِ ہستی دوبارہ
اٹھا کر موت کے بستر سے یکبار — کروں جامِ بقا سے انھ کو سرشار
نئے سر سے پھر ان کو زندگی دے — کروں خوش عالمِ پایندگی دے
ترا ہے پاس خاطر مجھ کو منظور — ہوا ہے برگزیدے سخت رنجور
یہ ہے سن جبریل سے ماہِ ہدا نے — حبیبِ حق رسولِ کبریا نے
ملا ہر ایک کا تن سر سے باہم — کئے حق میں دعا اُن کے اُس دم
برکت سے شہِ لولاک کے تب — بزرگی سے رسولِ پاک کے تب
ملا ہے سر دو نو کا تن سے یکبار — درستی کے نظر آئے ہیں آثار
گئے تھے روح جو تن سے گذر کر — پھر آئے روح وے تن میں مقرر
کئے دونو نے اے آدم چشم کو باز — اُٹھے ہیں خاک سے اے آدم بصد ناز
گویا حضرت کے اے آدم یک نگہ سے — اُٹھے دو نو برابر خوابگہ سے
بھری محفل تھی وہ ماتم سے اوّل — ہوا ماتم وہ عشرت سے مبدّل
مصیبت کا نمایان گرچہ تھا شور — خوشی کا پھر چلا آیا ہے بس دور
بشاشت سے کھلا غنچہ سبھوں کا — ہوا خوش روح سارے حاضروں کا
وہ رونا گرچہ تھا قہرِ قیامت — ہنسی اُس نے دکھایا باکرامت
بٹھا حضرت نے پھر دونو کو باہم — تناول کر طعامِ پاک اے آدم
گئے تشریف لے اپنے مکان پر — چراغِ بحر و بر سلطانِ کشور
ہوئی جابر کو حاصل شادکامی — ہوا آباد گھر اُن کا تمامی

سُناکر اب خوشی کی بات نادر | کرون اتمام اِس مجلس کو ظاہر
ہزارون بے بہا صلوات نامی | درودِ روح پرور بس گرامی
پڑھون ہر دم رسولِ انس و جان پر | حبیبِ کردگارِ دو جہان پر

پڑھو اے حاضرو مادام صلوات
بروح سیّدِ عظّام صلوات

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ و علیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ و بارِک وسلّم

## اگیارھوین مجلس

اگیارھوین مجلس

قلم پھر چشمۂ کوثر سے منہہ دھو | چلا ہے صفحۂ کاغذ پہ خوش ہو
کرے تا گیارھوین مجلس کو مرقوم | فضائل نامۂ سلطانِ معصوم
فضیلت کا عجب اسمین بیان ہے | بزرگی اور عظمت کا نشان ہے
ملک سُننے سے جسکے فیض پاوین | سماعت کے لئے مجلس مین آوین
سعادت اسکے ہے سُننے سے حاصل | بیان ہے صیقلِ آئینۂ دل
فضایل مین نبی کے بے نہایت | ہے قطرہ اسکا دریائے عنایت
ولے لکھتا ہون یک شمۂ نوادر | فضایل با مناقب اور مآثر
سخن از سطور سے ہے ناقلون کا | محدّث اور نامی فاضلون کا
کہ حق نے جو امام المرسلین کو | محمّد مصطفیٰ سلطانِ دین کو
فضیلت اور کمالت جو دیا ہے | عطا مختص جلالت جو کیا ہے
نہ وہ بخشا فضیلت کس نبی کو | نہ ممتازی دیا ہے یہہ کسی کو

عجب ہے ذاتِ احمد سب سے فائق — بزرگی اور عظمت کے ہے لائق
گرامی ہیں تمامی انس و جان سے — مکرم ہیں زمین و آسمان سے
عجب ہے شان انکا اور ماثر — زبان جسکے بیان سے بس ہے قاصر
بہی حق نے نورِ احمدؐ کو ہویدا — کیا ہے نور سے بس اپنے پیدا
کیا ہے نور سے پھر انکے سارا — یہہ قدرت کا تماشا آشکارا
ہوا اُس نور سے پیدا یقین سب — زمین تا قبۂ عرشِ برین سب
دگر ہے یہہ فضیلت بس نولوا — کہ حق نے آپ کے باعث سے ظاہر
بنایا ہے زمین کو اور زمان کو — کیا موجود ساتوں آسمان کو
کیا اُن کے سبب سے ارض و افلاک — کہا ہے شان میں بس اُنکے لولاک
بنایا اُن کے باعث عالمِ نور — معلا سب قصورِ جنّت و حور
کیا ایجاد عالم اُنکے باعث — ملک اور جنّ و آدم اُنکے باعث
کہا حق نے اگر جگ میں ہویدا — نہ کرتا ذات کو احمدؐ کے پیدا
نہ پھر موجود کرتا میں یہہ ہستی — زمین اور آسمان آفاق و پستی
کیا ہوں اُسکے باعث جزو و کل سب — کیا ایجاد بیشک خار و گل سب
لکھوں میثاق کا اب حال نادر — فضیلت سرورِ عالم کی ظاہر
کہ حق نے جسگھڑی ارواحِ مرسل — کیا پیدا ازل میں سب سے افضل
اُسی ساعت تمامی انبیا کو — مقرب بارگاہِ کبریا کو
کھڑا کر صف بصف باعزّت و شان — لیا یہہ اُن سبھوں سے عہد و پیمان
کہ حضرت مصطفیٰ سلطانِ عالم — حبیبِ حق امامِ جنّ و آدم

یہہ پیدا جس نبی کے ہو زمان مین / جلوس اپنا دکھاوے سب جہان مین

وہ حضرت کی رہے فرمان بری مین / کمر بستہ ہو دایم چاکری مین

کرے دل سے نبی کی وہ غلامی / کرے خدمت گذاری سب سے نامی

خبر قرآن مین یہہ حق نے دیا ہے / بزرگی آپ کی ظاہر کیا ہے

عجب رتبہ نبی کا ہے یہہ اعلی / ہین سارے انبیا کے آپ مولی

نبی سب آپکے خادم ہین ہر ایک / وہ ہین مخدوم نامی سب سے بس نیک

دگر ہے یہہ فضیلت آشکارا / گواہ قرآن بس اسپر ہے سارا

کہ نام اس سرور عالم کا نامی / خدا کے پاس تھا بیشک گرامی

مبارک آپ کا اسم معلّی / ہے پر عظمت مقرر اور اعلی

سو اس باعث خدائے دو جہان نے / خداوند زمین و آسمان نے

بزرگی آپکے اس نام کو دے / مراتب اسم با اکرام کو دے

یقین تعظیم اور اکرام کے ساتھ / لکھا ہے بیشک اپنے نام کے ساتھ

بھی قرآن مین مقرر سب نبی کو / پکارا نام سے بیشک سبھی کو

نظر قرآن مین دیکھو کر کے مفتوح / ندا ہے اسمین یا آدم و یا نوح

دلے رکھہ حق نے پاس نام احمد / خطاب ان کو کیا ہنہین یا محمدؐ

نبوت اور رسالت کی صفت سے / ندا ان کو کیا ہے منقبت سے

ہے قرآن مین نبیؐ کا اسم پر نور / ثنا اور مدح کی صفتون سے مذکور

تعالی اللہ یہہ کیا عظمت ہے ذی شان / بیان اس کو کرے کس مین ہے امکان

ثنا خوان جسکا بیشک کبریا ہے / یقین قرآن مین جسکی ثنا ہے

جناب حق مین جنھہ کی یہہ قدر ہو
بزرگی نام کی یہہ سربسر ہو

صفاتون سے پکارے جنھہ کو خالق
دکھاوے جنھہ کی عظمت سب سے فایق

کرے دنیا مین جنھہ کو حق تعالی
یہہ رتبہ دے گرامی سب سے اعلی

کہو عقبی مین ہووے انکی کیا شان
ہے شاہد عظمتون سے جنھہ کے قرآن

ہر یک امت سے بھی حضرت کی امت
گرامی تر ہے سب سے نے نہایت

کتابون مین ہے اِس صورت سے مذکور
کہ ہووے جگ مین ہی سب خلق محشور

پکارے حق تعالی پھر مقرر
ہر یک امت کا اُس دم نام لیکر

ولے رکھہ پاس خاطر مصطفی کا
امام الانبیا و الاصفیا کا

نگہ رکھہ عظمت و حرمت کو اُن کی
کہے ائے دوستو امت کو اُن کی

خطاب اُن سب کو بخشے دوستی کا
کرے رتبہ یہہ اعلی تر سبھی کا

دگر ہے اِس طرح سے یک روایت
کہ اصحاب نبی اہل ہدایت

نبی کا لے مبارک نام امجد
ندا کرتے تھے بعضے یا محمد

یہہ طور اُن کا جناب کبریا مین
پسند آیا نہ درگاہِ خدا مین

کہ حضرت کا مبارک لیکے سب نام
پکارین اُن کو بے تعظیم اکرام

موافق سب کے حضرت کو پکارین
ندا کر یا محمد صلعم نک مارین

سو اِس باعث سے بھیجا اُس نے آیت
کیا ہے اُن سبھون کو بس ہدایت

کہ ائے بندو رسولِ کبریا کو
جناب حضرت خیر الوری کو

نہ رکھہ پاس آپکے جاہ و ادب کا
یہہ عظمت اور بزرگی اور نسب کا

پکارو نام سے مت اُن کو ہرگز
نہ یہہ ترکِ ادب ہے تم کو جائز

کرومت نام سے اُن کو مخاطب
نبوّت اور رسالت کے لقب ہے
عجب ہے مصطفیٰ کا عظمت و شان
نہ چاہا حق نے لے نام گرامی
کرے ترک اِس طرح حرمت کو اُنگی
دِگر ہے یک فضیلت کا بیان اَور
کہ ہوتے تھے اگر حضرت مکان میں
سو آصحاب بعضے اُنکو ظاہر
خدا نے اُس گھڑی بھیجا یہہ آیت
نہ واقف وے مراتب سے ہیں تیرے
جو باہر آ تیرے حجرے کے کنار
ہے لازم اُن کو جو تیرے بڑا ہے
اگر تو سو ویگا حجرے کے بھیتر
کریں آنے کی تیرے انتظاری
تو جب تشریف لاؤ گھر سے باہر
وے پاویں فیض اس رسم ادب کا
ادب سے اُن کو حاصل برتری ہے
دِگر اصحاب کو حضرت کے یہ گن
کہ آ خدمت میں اس سوبارستے

بزرگی ہے نبی کی سب پہ غالب
پکارو آپ کو جاہ و ادب سے
جناب حق میں ہے حضرت کا یہہ مان
پکارے آپ کو عالم تمامی
بزرگی اور اسم عظمت کو اُنگی
بزرگی کا ہے شان اُسمیں ایسی جور
مُعلّی حجرہٗ عالی نشان میں
پکارے یا محمدؐ آؤ باہر
کہ ہین نادان وے سارے بہ نہایت
بزرگی اور مناقب سے ہیں تیرے
کریں تجھ کو ندا یوں بے ادب وا
مکان پہ جو تیرے آویں باداب
ادب سے وے گھر سے رہ جاویں ذرا
رہیں خاموش باصد انکساری
کریں تب عرض احوال اپنا ظاہر
طریقہ یہہ مناسب بس ہے تجھ کا
بیسر بکرمت اور سروری ہے
نہیں تھا اس طرح منتک یہہ جانا
عجیب حق تشہ عالی نسب سے

بلند آواز سے حضرت کے وے سات
کرین فوق آپکے آواز سے بات

تھا اس صورت سے انکو حکم رب کا
تھا واجب خاطر اس پاس ادب کا

سنو قرآن مین یہہ بس حکم ہے
یقین لا ترفعوا اصواتکم ہے

ہے معنی اسکی اس صورت سے تبیان
کہا ہے حق نے یون اے اہل ایمان

بلند آواز حضرت سے کرو مت
علا کر صوت اپنا کچھ کہو مت

کہ جس صورت سے تم آپسمین سارے
سخن اور گفت و گو کرتے ہو بارے

بلند آواز بس کرتے سے الحال
حبط ہوتے ہین بیشک نیک اعمال

ہنہین تم کو شعور اس بات سے ہے
حذر بیشک ضرور اس بات سے ہے

یقین راوی ہین اس صورت سے ناقل
کہ جسدم بس ہوئی آیت یہہ نازل

تھا ثابت قیس کا آواز سے
رفیع الشان اور ممتاز سب سے

یہہ سن آیت ہوئے مغموم تر وہ
نہایت غم سے بیدل سر بسر وہ

اسی غم سے ہو خستہ چند مدت
رہے ہین گھر مین بس کر ترک خدمت

گئے ہنہین بارگاہ مصطفی مین
جناب حضرت خیر الوری مین

سو پوچھا آپ نے یارون سے یکروز
کہان رہتا ہے ثابت مرد فیروز

نہ آیا پاس میرے کیا سبب ہے
کیا ترک خدمت یہہ عجب ہے

سعد آئے ہین اسدم انکے گھر کو
سو دیکھا ثابت مغموم تر کو

نہایت خستہ تر تھے انکا خاطر
سدا روتے ہین مشغول ظاہر

کہے کیون ہے تمھارا خستہ احوال
کہے میرے ہوئے ہین حبط اعمال

کئی دن تک نبی کے ساتھ مین نے
بلندی سے کیا ہون بات مین نے

نہ جانون کیا میرا احوال ہوگا
ہوئی ہے عقل میری اِسگھڑی گم
یہہ سُن کر سعد نے اُسدم نبیؐ سے
کہے حضرت نے ہین ہون اُس سے راضی
خُدا بیشک سعادت اُسکو بخشے
انُہی راوی سے ہے اِسطور منقول
شہادت کا مِلا ہے اُن کو نامہ
غرض جِسنے کیا حضرت کی تعظیم
گیا حضرت کے جو آداب سب بھول
نبیؐ کے رُتبہ عالی عجب ہین
کیا ہے حق نے عالی شان اُن کو
نہین رُتبے سے اُنکے کوئی آگاہ
بیان قرآن مین ہے اُنکے ادب کا
یقین جبریل اگر حکم رب سے
خُدا نے جسکو یہہ بخشا ہے عظمت
تو پھر کس کو کہان یہہ طاقت و تاب
اُنسی آداب کا ہے جو محل اب
کہ جسدم وُہ دو عالم کے شہنشاہ
گئے معراج کو بامِ فلک پر
قیامت مین میرا کیا حال ہوگا
نہ جانون کیا ہے پاداشِ تکلم
کہے ہین جا رسولِ ہاشمی سے
نہ نیکی کچھ ہوئی ہے اُسکی ناحق
عنایت سے شہادت اُسکو بخشے
ہوئی ہے یہہ دعا حضرت کی مقبول
ہوئے مقتول در حربِ یمامہ
وُہ پایا ہے مقامِ جاہ و تکریم
ہوا مردود وُہ رحمت سے معزول
یے بیشک سب یقین فضائل بیان ہین
کیا ہے صاحبِ برہان اُن کو
خُدا ہی جانتا ہے خوب واللہ
ہے شاہد بس کلام اللہ رب کا
سخن حضرت سے کرتے تھے ادب سے
بیان جسکا کیا ہے جاہ و حرمت
رکھے جو بس نگہ حضرت کے آداب
لکھون اِس باب مین نادر نقل آب
عروسِ بزمگاہِ لی مع اللہ
عنایت بخشش ہو فوج ملک پر

ہوئے افلاک کے در اسگھڑی باز / ہوا جب غیب سے اُسدم یہ آواز
کہ محبوب خدا سلطانِ لولاک / معلّی آفتابِ ارض و افلاک
یہان تشریف لا اپنے کرم سے / فلک کو زیب بخشیں اب قدم سے
بلاکر خلوتِ اعلی میں اُن کو / مقامِ قرب او ادنیٰ مین اُن کو
کرامت کی عطا کر آج دولت / سرفرازی کی بخشون انکو خلعت
ہوا فرمان حق کا پھر ملک کو / تمامی ساکنانِ نہ فلک کو
کہ جب آوین یہان محبوبِ اکمل / محمد مصطفیٰ سلطانِ افضل
نظر کرتب جمالِ مصطفیٰ کو / لقائے حضرتِ خیر الوریٰ کو
مکان سے اپنے اُٹھ باجاہ و تکریم / بجالاؤ تمامی رسمِ تعظیم
یہ سُن فرمانِ حق نیتک ملک سب / سواری مصطفیٰ کی دیکھ کرتب
اُٹھے اپنے مکان سے پھر وہ سارے / بجالا شیوۂ تعظیم بارے
ہوئے آنے سے حضرت کے شرفیاب / کئے تسلیم حضرت کو باداب
مگر ہفتم فلک پر تھا ملک ایک / جمال و حسن اور اجلال مین نیک
تھا بیٹھا نور کی کرسی پہ قایم / ہزارون تھے ملک اسکے ملازم
مکان اسکا تھا بالا سب ملک سے / بزرگی مین تھا اعلی سب ملک سے
عبادت مین تھا وہ مشغول مادام / نہ ذکرِ حق سوا رکھتا تھا کچھ کام
قریب اسکے جب آپہنچے ہین حضرت / امام الانبیا سلطانِ ملت
سو اس ساعت وہ تھا مشغول اذکار / تھا غافل آپکے آنے سے یکبار
مقرر اسگھڑی وہ اِس سبب سے / وہین بیٹھا رہا غافل ادب سے

اُٹھا اپنے مکان سے وہ نہ اُسدم — تھا مشغولِ خدائے ہر دو عالم
اُسی ساعت غضب سے حق کے فی الحال — ہوئے ہین سوختہ اُسکے پر و بال
گرا افلاک سے اُسدم زمین پر — پڑا ہے خاکِ ذلت مین مقرر
اُسی شامت سے بیشک سربسر تب — ہوا ہے کوہ قاف اُسکا مقرب تب
گئی اُسکی بزرگی خاک مین رل — ہوا مضطر مقرر اور بے دل
غرض وہ بےکسی پر اپنے ہردم — لگا کرنے کو زاری اور ماتم
نظر کر اپنی اس صورت سے خواری — ہوئی ہے اُسکو حاصل شرمساری
تھا دایم مبتلا وہ درد و غم مین — پڑا داغِ ندامت اور ندم مین
گئی مدت سے پھر جبریل آخر — تفرج کو گئے اُس طرف ظاہر
ہوا ہے اتفاقاً سربسر تب — قریب اُسکے ہوا اُنکا گذر تب
صدائے دردناک اُسکی وہ کر گوش — ہوئے جبریل کے تب باختہ ہوش
جب اُسکے پاس آپہنچے ہین اُسدم — سو دیکھا آپ نے با دیدۂ نم
زمین پر اِک ملک بے بال و پر ہے — نہایت بیکسی سے نوحہ گر ہے
نظر کر اُسکی حالت یہہ مقرر — ہو مضطر اُس گھڑی ناموسِ اکبر
لگے ہین پوچھنے احوال یکبار — کہ اے بے بال و پر بیکس دل افگار
ملک ہے تو یقین چرخ برین کا — ہے ساکن آسمانِ ہفتمین کا
پڑا ہے خاک پر تو سربسر کیون — ہوا ہے اسطرح بے بال و پر کیون
گناہ سخت تر صادر ترے سے — ہوئی ہے کونسی خطا ہر تیرے سے
تیری یہہ حالتِ خواری عجب ہے — بیان کر اِس الم کا کیا سبب ہے

یہہ سُن جبریل کی آوازِ ناگاہ ملک نے سر اُٹھا حسرت سے کر آہ

پھر اپنی انکھہ سے کر اشک جاری لگا کہنے بولنے با شرمساری

کہ ساکن مین مقرر تھا فلک پر تھا حاکم بے شبہ لاکھون ملک پر

ہوئی نہین کوئی خطا صادر میرے سے قصور و جرم کچھہ ظاہر میرے سے

مگر جس شب شہنشاہِ دو عالم مکرم اشرفِ اولادِ آدم

گئے معراج کو چرخِ علا پر لگے ہین سیر کرنے جب سما پر

سو اُس دم مین یقین اذکارِ حق مین تھا بیٹھا مشتغل انوارِ حق مین

رکھہ حرمت کا اُنکی پاسِ خاطر اُٹھا نہین اُس گھڑی کرنے کو ظاہر

سو اُس باعث جلالِ کبریا سے مقرر اُس گھڑی قہرِ خدا سے

ہوئے ہین سوختہ میرے پر و بال گرا ہون خاک پر ذلت کے فی الحال

رہا غفلت مین اُس محبوبِ رب سے مقصر خدمت و رسمِ ادب سے

سو اِس باعث گرا ہون خاک پر اب مصیبت ہے دلِ غمناک پر اب

میرے گر کاش ہوتے بخت منصور ہوتا خدمتِ عالی سے مقصور

تو اِس رنج و مصیبت اور الم مین نہ رہتا ایک ساعت درد و غم مین

مقامِ قرب سے ویران ہون آج پریشان خاطر و حیران ہون آج

پڑا ہون خاکِ ذلت پر یقین اب ہون بیکس اور محزون اور غمین اب

ہے وارد مجھہ پہ یہہ قہرِ الٰہی ہے ظاہر بس میری یہہ روسیاہی

نبی یہہ سُن مقرر ماجرا اب کرو مجھہ پر کرم بہرِ خدا اب

ہوا مین اِس گنہ سے سخت نادم غلامِ مصطفیٰ ہون اور خادم

میری اِس بیکسی پر یک نظر کر
جنابِ حق تعالی مین ادب سے
شفاعت سے میرے حق مین دُعا اب
میرے ہے دل مین یہہ اُمید کامل
شفاعت آپ کی مقبول کر اب
عطا کر اپنی رحمت سے پر و بال
کرے سب درد و غم یہہ دورِ اسدم
یہہ سُن جبریل نے اُسکی زبانی
گئے ہین اُسگھڑی افلاک پر تب
وسیلے سے شہِ عالی گہر کا
بیان کرنے لگے ہین اُسکا احوال
ہُوا آواز یہہ جبریل کو تب
میرے محبوب کا لے اُسگھڑی نام
سو اِس باعث دُعا مقبول کر اب
کہو جا اُس فرشتے سے یہہ ظاہر
اگر مطلوب ہے یہہ تجھہ کو فی الحال
تو پڑھہ محبوب پر میرے مقرر
عطا کر اُسکی حرمت سے قدر اب
دِکھا جاہِ شہِ لولاک تجھہ کو
مقامِ قربت مین اب گذر کر
کرو بخشش طلب افضالِ رب سے
کرو حق سے برائے مصطفی اب
وسیلے سے ہی جِسکے با فضائل
کرے حق اِس گنہ سے درگذر اب
مقامِ قرب بخشے مجھہ کو فی الحال
عنایت سے کرے سرورِ اسدم
کو اُسکی بیکسی پر مہربانی
سر اپنا رکھہ ادب سے خاک پر تب
حبیبِ حق رسولِ بحر و بر کا
اُسی ساعت جنابِ حق سے فی الحال
کہ اے دربارِ اعلی کے مقرب
دُعا کو تمنے بخشا ہے سرانجام
کیا اُسکے گنہ سے درگذر اب
کہ تو نے سب تیرا بخشا مقام
مقامِ قرب پاوے اور پر و بال
درودِ بے نہایت روح پرور
کرون تجھہ کو عنایت بال و پر اب
کرون پھر قابلِ افلاک تجھہ کو

LIBRARY
Anjuman Taraqqi Urdu

برکت سے پھر اُسکے بتری تقصیر — عفو کر تجھ کو بخشوں جاہ و توقیر
یہہ سُن جبریل نے جو سے بشارت — کئے اِس کام کی اُسکو اشارت
ملک یہہ سُن بشارت باعنایت — لگا پڑھنے درودیں بے نہایت
درودوں کی برکت سے اسیدم — ملے ہیں بال و پر پھر اُسکو محکم
بجالا شکر حق وہ بے کرانہ — ہوا اوج فلک پر تب روانہ
نبیؐ کی عظمت و حرمت سے فی الفور — ہوا ہے وہ مقرب حق کا اِس طور
عزیزو گوش کرنا دربیان یہہ — نبیؐ کی جاہ و عظمت کا نشان یہہ
کرو اب غور حضرت کے فضایل — بیانِ مکرمت اوصاف کامل
کہو رُتبہ یہہ کیا ہے شاہِ دین کا — حبیب حضرت جان آفرین کا
فرشتہ جو مقرب تھا فلک پر — تھا حاکم کارفرما سب ملک پر
وہ یکساعت ہو ذکرِ حق سے مشغول — رہا ہے آپ کی خدمت سے معزول
سو اس باعث سے کھو اپنے پر و بال — گرا ہے خاک میں ذلت کے فی الحال
ہوا قہرِ الٰہی اسپہ نازل — کمالت سب ہوئی ہے اُسکی زایل
پھر آخر جو بنی آدم ہیں ظاہر — سدا غرقِ گنہ ہیں اور قاصر
سیہ روئی سے جو اپنے کریکبار — کریں حضرت کی اِس عظمت سے انکار
وے ہیں مردود بے شک اور ملعون — ہیں بیشک مبتلائے قہر چون
جہنم کے ہیں قابل اور لائق — سزاوارِ عذابِ پر علایق
نہ ہے دوزخ سے اُنکے رستگاری — ہمیشہ دوزخی ہیں اور ناری
حقارت سے اگر جو لیوے یکدم — مبارک نام سلطانِ دو عالم

وہ ہووے خوار اِس دُنیا و دین مین
سزا التقصیر کی وہ اپنے پاوے
شفاعت سے نبی ؐ کے ہووے محروم
محبت اُس سے رکھنا معصیت ہے
الٰہی دور رکھ صحبت سے اُنکی
ہر یک مؤمن کون توفیقِ ادب دے
محبت کا خزانہ کھول ہر دم
عطا کر سب مسلمانون کون توفیق
مبارک نام حضرت مصطفیٰ ؐ کا
کرین جاری زبان پر اپنے ہر بار
سلام بے نہایت اور صلوات
علی کون خاک پائے مصطفیٰ ؐ کر
سنو حضرت کے اب دیگر فضائل
لکھا ہے راویون نے اِس طرح سے
کہ جتنے ہوگئے ہین مرسلِ رب
نہ کوئی پیدا ہوا روئے زمین کا
خُدا نے دی نبوّت سب کو لیکن
نبوت نہین دیا حق نے کسے عام
ہوا نہین کوئی نبی سارے جہان کا

خلل انداز ایمان اور یقین مین
سیہ رو قبر مین اپنا لجاوے
رہے دو نو جہان مین ہو کے مغموم
مُلاقات اُس سے کرنا شومیت ہے
پناہ مین اپنے رکھ اُلفت سے اُنکی
بجان حُبِّ نسبتِ عالی نسب دے
نبی ؐ کی پیروی سے کر مکرّم
کہ تا سب عزّت و حرمت سے تحقیق
امام الانبیا نور الہدیٰ کا
ہمیشہ ہو سعادت کے طلب کار
پڑھین حضرت پہ با رسم تحیّات
دو عالم مین فدائے مصطفیٰ ؐ کر
بزرگی کا بیان ہے جس مین کامل
بیان سلطانِ عالم کا صحیح ہے
پیمبر قوم کے اپنے تھے وے سب
نبی ؐ سارے جہان و آفرین کا
کیا تھا قوم کا اپنے پیمبر
ہر یک کو قوم سے تھا اپنے بس کام
مقرّر بس تمامی انس و جان کا

مگر حق نے شہ ہر دو جہان کو
خلایق پر کیا مبعوث یکسر
نبوت آپ کو بخشا جہان کی
نبی جو ہے تنک کیا ہے خاص سب کا
یقین سارے جہان کی سروری دے
کیا مبعوث ہے جنات پر سب
ہوا نہین کوئی نبی جنون کا انسان
فضیلت ہے دگر مخصوص افضل
نبی کو حق نے سب پر سروری دے
ہین ختم المرسلین سلطانِ مختار
نہ بخشا کس نبی کو حق نے یہہ طور
ہوا منسوخ بیشک دین سب کا
ہے دینِ مصطفیٰ ہر دین پہ غالب
یہہ دین ناسخ ہے بیشک تا قیامت
فضیلت ہے دگر مخصوص ایک
کہ حق نے اُس شہِ خیر البشر کو
گرامی اور اعلی کر سبھون سے
مدد کر ہر لڑائی مین مقدر
کسی مرسل کو یہہ رتبہ دیا نہین

حبیبِ حق رسول انس و جان کو
نبی سب کا کیا ہے لبس مقرر
رسالت سربسر سب انس و جان کی
نہ مختص کر رکھا اُن کو عرب کا
کیا سب کا نبی پیغمبری دے
نبی آئین سب کے اور پیغمبر سب
فقط مخصوص یہہ حصہ نبی ہے شان
کہ جو پیدا ہوئے دُنیا مین مرسل
کیا ختم النبی پیغمبری دے
رسولِ ہاشمی عالم کے سردار
نہ کہلایا ہے ختم المرسلین اور
نہ ناسخ ہے یقین آئین سب کا
قوی دُنیا مین اس دین کے طالب
ہو منسوخ یہہ پاوے بقامت
بزرگی کا بیان حضرت کے ہے نیک
حبیبِ حق رسولِ نامور کو
تمامی انبیا اور مرسلون سے
ملائک کا دیا ہے بھیج لشکر
ملائک سے مدد کسکی کیا نہین

عجب ہے مصطفیٰ ص کی ذات نامی
مددگاری کو آئے ہیں فلک سے
دِگر ہے یہہ فضیلت بس گرامی
لجا معراج کو عرش بریں پر
نہ یہہ رتبہ کسی مرسل نے پایا
یہہ رتبہ حق نے خاص انکو دیا ہے
دگر بھی ایک فضیلت بس عجب ہے
کہ حق نے اُس حبیب نامور کو
عطا کر سر بسر شانِ مقدس
کہ یعنے ذاتِ حضرت کو باکرام
ہیں داخل عالمین مین جن و انسان
نبی کی ذاتِ اشرف سے مقرر
اگر اس فیض کے حدّ و بیان مین
کرون لکھنے مین اسکے عمر سب صرف
ولے ہر یک بیان کو مختصر کر
لکھا ہے اس طرح علمائے دین نے
کہ حضرت کی مبارک ذات سے سب
کئے حاصل سبھون نے بہرہ مندی
ملائک جو فلک کے بام پر ہین

ملائک واسطے جنکے تمامی
کیا حق نے مدد انکی ملک سے
کہ حق نے کر نبی کو سب سے نامی
دیا ہے قاب قوسین اُن کو یکسر
نہیں کوئی عرش کا کر سیر آیا
مشرف نور سے اپنے کیا ہے
بزرگی کا بیان حضرت کے سب ہے
مُعلّیٰ آفتاب بحر و بر کو
کہا ہے رحمۃ للعالمین بس
کیا اپنے کرم سے رحمت عام
ملائک اور شیاطین اور حیوان
ملا ہے فیض ان ساروں کو یکسر
مقرر اعتقادے کے نشان مین
قیامت تک نہ پورا ہووے یکحرف
سناتا ہون اشارہ اسکا یکسر
ہریک کشاف الاسرار یقین نے
تمامی عالم آفاق و انفس
ہریک عالم نے پایا سربلندی
سو اس عالم مین داخل سر بسر ہین

خدا نے اُن کو ذاتِ مصطفیٰ سے
ملائک سب نبی سے بہرہ ور ہو
گئی اسرار سے جو سر بسر سب
سبھون نے مصطفیٰ سے فیض پا کر
یہ لکھتے ہین کہ جب سلطانِ ملت
گئے معراج کو چرخ برین پر
گئے سرور تشریفِ عطا سے
بھی اسرارِ الٰہی جو تھے مکتوم
وہان حضرت نے رمزِ معرفت سے
ہزارون بھید کے عقدے تھے مجمل
دئے ہین کھول سب دریائے اسرار
ملائک فیض پائے اُس سے کامل
غرض اُس شب ملائک عالم سارے
نظر کر آپ کا فیضِ گرامی
بھی درگاہِ الٰہی کے مقرب
خدا نے اُن سبھون کو ہر غزا مین
کمک حضرت کی کر سب نے مقرب
خدا نے اِس سبب کر اُن کو نامی
کیا ہے سب ملک پر انکو سردار

کیا سرور حضرت کی عطا سے
رہے ہین واقفِ سرِ قدر ہو
ملائک تھے مقرب بے خبر سب
ہوئے سب بھید سے واقف مقرر
حبیبِ حق درِ دریائے وحدت
ملائک کو وہان حضرت نے یکسر
مراتب انکو بخشے ہین دعا سے
نہین تھا بھید اسکا کس کو معلوم
گئے واقف سبھون کو کیفیت سے
کئے اُس رات کو حضرت نے سب حل
ہوئے ہین جلوہ گر سب اس سے انوار
گئے مطلوب کو سب اپنے حاصل
ہوئے ہین بہرہ ور حضرت سے بارے
ملائک فیض پائے ہین تمامی
ملائک جو گرامی خاص تھے سب
یقین بھیجا جنابِ مصطفیٰ مین
کئے کفار کو نابود یکسر
مراتب سب کو بخشا ہی گرامی
رکھا غازی سبھونکا نام یکبار

وسیلے سے نبی کے سرور وو
سبھوں سے خاص تر ہیں وے مقرب
بھی لکھتے ہیں کئی اہلِ ہدایت
کہے جبریل سے تب شاہِ دین نے
کہ اے جبریل رحمت سے میری اب
کہے جبریل نے اے شاہِ آفاق
کیا ہے حق نے جب شیطاں کو مردود
اُسی ساعت سے کر خوفِ الٰہی
میں اپنے خاتمے پر کر نظر تب
ہوئی ہے وحی جب حضرت پہ نازل
ہوا غمناک ہر خوف و خطر سے
کیا معلوم خوش ہے کام میرا
یہ ہے فیضِ الٰہی ذاتِ علا کا
ہوا محفوظ میں حضرت کے دم سے
عجب ہے ذات حضرت کی مکرم
ملائک جس سے پاوے بہرہ عام
یہ رتبہ آپ کا عالی عجب ہے
کرو ادراک ورنہ اس شانِ علا کو
مقصر عقل اور قاصر زبان ہے

ملائک میں ہوئے ہیں نامور وو
گنے جاتے ہیں اصحابِ نبی سب
کہ جب نازل ہوئی رحمت کی آیت
چراغِ خانۂ علم و یقین نے
ہوا کیا فائدہ تم کو کہو سب
معلّی آفتابِ بزمِ عشاق
ہوئے جب بابِ رحمت اُس پہ مسدود
یہ دیکھ اُسکے عواقب اور تباہی
تفکر میں پڑا تھا سر بسر تب
تبا قرآن میں دیکھ اپنی کامل
امورِ عاقبت دشوار تر سے
مقرر خیر ہے انجام میرا
مکرم خواجۂ ہر دو سرا کا
ملی ہے مخلصی مجھ کو الم سے
گرامی ہیں عجب سلطانِ عالم
کئے حاصل سبھوں نے فیضِ اتمام
فضیلت خاص یہ حضرت کی سب ہے
جلالِ خواجۂ ہر دو سرا کو
فضیلت یہ عجب عالی نشان ہے

بھی جنون کا تمامی قوم یکسر
خدا نے انکو ذاتِ مصطفیٰ ص کا
بھی جنون کا تمامی قوم بارے
ہوئے سب بہرہ ور حضرت کے دم سے
ہوئے ہین دولتِ ایمان سے محفوظ
یہہ لکھتے ہین کہ جب عالم مین دین کا
گئی جنون نے جب پائے یہہ اخبار
کر اپنے بازِ اسلام دیدۂ ہوش
کئے معلوم یہہ آخر زمان کے
وہان سے قوم مین جا اپنے اسلام
کہ آیا دور اب سلطانِ دین کا
جہان سب اُن سے یکسر فیض پاوے
جو رغبت دین کی اُنکے کریگا
چلو اب دیکھ سلطانِ زمان کو
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل
سعادت کی یہہ دولت بس عجب ہے
یہہ سن جنون کا سارا فوج و لشکر
جمالِ مصطفیٰ کے ہوکے مُشتاق
مہاجر ہو وطن سے اپنے وے تب

ہوئے مکے کی وادی مین جمع سب
قدم بوسی کا رکھ سب دلمین اشواق
سلاطین اور سب حکام یکسر
ہدایت کا یہی ہنگام اب ہے
کرین ایمان کی دولت کو حاصل
رسولِ حق شفیعِ انس و جان کو
وہ ہمین ہوکے دوزخ سے رہیگا
ہدایت کے سبھی رستے پہ آوے
محمد صلعم رحمۃ للعالمین کا
کئے اس عہد سے سارون کو محرم
نبی ہین رہنما سب انس و جان کے
کلام اللہ کی آیت کو کر گوش
سنو آخر مت مین سب حضرت کے یکبار
ہوا شہرہ امام المرسلین کا
رہے قہرِ خدا سے ہوکے محفوظ
مبارک سرورِ دین کے قدم سے
سلاطین اور جو تھے عام سارے
دکھایا فیض انوارِ ہدیٰ کا
ہین داخل عالمین مین سب مقرر

علم تھے تین لاکھ اُن سب مین نامی	جواہر سے مکلّل تھے تمامی
ہزارون ہر علم کے ساتھ تھی فوج	گویا دریا تھا لشکر موج در موج
خبر اُنکی اُسیدم شاہِ دین سے	کہے جبریل نے ماہِ یقین سے
اُسی ساعت شہنشاہِ دو عالم	حبیبِ حق رسولِ جن و آدم
گئے تشریف لے گھر سے باہر	ہوئے خدمت مین وے سب آکے حاضر
قدمبوسی سے پاکر فیض کامل	کیے ایمان کی دولت کو حاصل
تھے سلطان اُن مین بارا صاحبِ تخت	سو حضرت نے بٹھا اُن سب کو یک لخت
سکھا کر سب کو احکامِ شریعت	سبھی تعلیم کر ارکانِ ملّت
گئے تب اُن کو رخصت شاہِ دین نے	چراغِ معرفت شمعِ یقین نے
خبر قرآن مین یہہ حق نے دیا ہے	اُنھون کے راز سے واقف کیا ہے
غرض حضرت کے دم سے عالمِ جن	ہدایت پا ہوئے ہین پاک باطن
اُسیدن سے رسومِ دینداری	یقین جنون کے ہے عالم مین جاری
طوایف جنون کے بھی مقرّر	مسلمان اُمّتِ احمدؐ مین اکثر
سبھی فدوی ہین حضرت مصطفیٰ کے	ہین خادم خواجۂ ہر دوسرا کے
یہہ لکھہ جنون کا شمہ حال نادر	دکھایا فیض کے آثار ظاہر
خصوصًا جو بنی آدم ہین سارے	جو گذرے اور جو ہین ہونے ہمارے
سبھون پر خاص حضرت کا کرم ہے	مقرر عام یہہ خوانِ نعم ہے
ہوئے ہین مستفید اُس ذات سے سب	ہوئے ہین بہرہ ور برکات سے سب
ملی حضرت سے سب کو سربلندی	ہوئی ہے سب کو حاصل بہرہ مندی

ہدایت کا خزانہ کھول یکبار — کئے ایمان سے سب عالم کو سرشار

کئی ہو پیرو ہی سے اُن کے نامی — ولایت کا مکان پائے گرامی

ہوئے بدکار بھی ایمن بلا سے — بچے ہین ہر گھڑی قہر خدا سے

ہوئی حاصل سبھون کو رستگاری — قیامت تک ہی یہہ سب فیض جاری

کیا ہی حق نے اِس رحمت کو بس عام — بنی آدم پہ یہہ رحمت ہی مادام

ہین اِس رحمت مین داخل سارے ظاہر — جو ہین دنیا مین مومن اور کافر

خدا نے کافرون کو بس مقرر — نہ محرومی دیا ہی اُس سے یکسر

جو ہین کافر و مشرک سر بسر سب — نبی کی ذات سے ہین بہرہ ور سب

امان دنیا مین سب پائے بلا سے — ہوئے محفوظ قہر کبریا سے

زمانے مین ہر یک پیغمبرون کے — یقین ایام مین ہر رہبرون کے

اُترتی تھی بلا سب کافرون پر — سبھی نابود ہوتے تھے مقرر

بھی حضرت نوح کے طوفان مین تب — ہوئے ہین غرق کافر ایک دم سب

ہوا ہی بھی جہان مین باامارت — ثمود و عاد کا سب قوم غارت

کہین اُترے ہین آتش کے شرارے — ہوئے ہین اُس سے بس نابود سارے

ہوا ہی صاعقہ بعضون پہ نازل — ہوئے ہین اُس سے سب دوزخ مین داخل

کہین نازل ہوا ہی قہر کا باد — اُکھاڑا اُسنے سب کی بیخ و بنیاد

خبر قرآن مین حق نے دیا ہی — سبھون کے حال سے واقف کیا ہی

تواریخون مین بھی ہر قوم کا حال — لکھا ہی سب مفصل اور اجمال

وئے حضرت کا جب آیا زمانہ — یہہ رحمت کا سبھی تھا کارخانہ

ہنوز بھی کافرون پر اِس زمان مین — نہ نازل کب ہوئی آفت جہان مین

نبی کے ذات کی برکات سے سب — بچے ہین ہر گھڑی آفات سے سب

بھی حضرت کے سبب بیشک حشر تک — نہ اُتریگی بلا دُنیا مین بے شک

عجب اِس ذات کا ہے فیض بس عام — نزولِ فضل و رحمت کے ہین ایام

یہہ ہے دُنیا مین رحمت کافرون پر — سبھی بیدین و سارے مشرکون پر

قیامت مین بھی بعضے جو ہین کافر — عذاب سخت ہوگا اُن پہ ظاہر

شفاعت سے تب اُس عالی نشان کے — حبیبِ حق رسولِ دو جہان کے

عذاب سخت سب تخفیف اُن پر — کریگا حق تعالی بس مقرر

عجب ہے فیض یہہ حضرت کا نادر — ہین جس سے بہرہ ور مشرک و کافر

بیان اِس فیض کا کس سے ادا ہو — صفت اِس ذات کی مرقوم کیا ہو

وُہ ایسے ہی حبیب خاص ہین بس — عجب ذات انکی ہے اعلی و اقدس

گنہگارون پہ بھی انکا کرم ہے — نظر رحمت کی سب پر دمبدم ہے

زمانے مین مقرر سب نبی کے — جو آگے ہوگئے مرسل سبھی کے

گنہ اُمت سے گر ہوتا تھا صادر — کُئی گر امر مین رہتا تھا قاصر

اُسی دم اُس گنہ کے وہ سبب سے — خدائے پاک کے قہر و غضب سے

فضیحت اور رسوا ہوکے یکسر — بھی ہوتا مسخ صورت وہ مقرر

اُترتی منہہ پہ تھی اُسکے سیاہی — سزا پاتا تھا از قہرِ الہی

کئی قوم اُس گنہ اور معصیت سے — ہوا ہے مسخ صورت شومیت سے

کوئی مبروص اور مجذوم ہوکر — رہا ہے عقل اور ایمان کھوکر

ہوئے ہین بھی کئی ناپاک صورت
کئی باندر ہوئے اور گرگ خونخوار
اسیصورت سے امت انبیا کی
کیا ہے جس نے بدکاری مقرر
رکھا نہین کسی نبی کا پاس خاطر
کیا نہین درگذر کسکے گنہ سے
تواریخون مین احوال انکا سب ہے
جو گذرا واقعہ اُن پر مفصل
مگر جب سے خدائے انس و جان نے
کیا پیدا شفیع المذنبین کو
سو اُس ذات مقدس کے سبب سے
بلا اور قہر سب موقوف کر کر
رکھا ہے سب کتین امن و امان مین
گناہون سے نکر کسکو فضیحت
برکت اس نبی کی یہہ دکھا کر
گناہون کو سبھون کے ڈھانک عیب
عجب ہے ذات حضرت کی مکرم
وسیلے مین گنہگارون کو سارے
سبب سے اُن کے ہم قہر خدا سے

کئی خنزیر کی پائے ہین صورت
کئی خرس و شغال مردم آزار
جو تھی دنیا مین ہر یک رہنما کی
سزا اُنکو دیا ہے حق نے یکسر
نکر احسان کسی مرسل پہ ظاہر
سزا اینک لیا ہر روسیہ سے
بیان ہر قوم کا نادر عجب ہے
لکھا اینک ہے آخر تا بہ اول
خداوند زمین و آسمان نے
مکرم رحمۃ للعالمین کو
رکھا محفوظ سارون کو غضب سے
فضیحت اور رسوائی سے یکسر
کیا نہین مبتلا کسکو جہان مین
نہین کرتا ہے کسکی مسخ صورت
رکھا نہین کسکو اینک مبتلا کر
نظر رحمت کی کرتا ہے مقرر
مقرر فیض پایا اُن سے عالم
عجب حامی ہین بدکارون کے بارے
بچے ہین سب مصیبت اور بلا سے

ہوئی ہے جنکے کی آگے مسخ صورت
جو اُتری شومیت سے اُنپہ آفت

نہ بدکاری میں کچھ ہم اُن سے کم ہیں
زیادہ بلکہ اُن سب سے علم ہیں

ولیکن ہم طفیل اُس شاہِ دین کے
حبیبِ حق شفیع المذنبین کے

خدا کے قہر سے محفوظ سب ہیں
سدا دلشاد اور محظوظ سب ہیں

نہ رسوا اور فضیحت ہم ہوئے ہیں
نہ پامالِ مصیبت ہم ہوئے ہیں

محض یہہ خاص حضرت کا کرم ہے
یہہ اُنکا فیض جاری دمبدم ہے

قیامت میں بھی ہے اُمید محکم
عذابوں سے رہائی پاوینگے ہم

کریں حضرت شفاعت سب کو بارے
رہیں آزاد ہو دوزخ سے سارے

تصدق آپکے قدموں پہ جان ہے
یہہ کیا فیض آپ کا عالی نشان ہے

الٰہی اس نبی کے فیض سے اب
نہ کر محروم اِس عاصی کو تو کب

امان میں رکھہ ہر یک شر و بلا سے
فضیحت اور عذاب برملا سے

قیامت میں نہ کر حضرت سے محروم
شفاعت کی نہ کر دولت سے محروم

علی ہے یا رسول اللہ گنہگار
نظر رحمت کی رکھئے اُسپہ ہر بار

نہ اسکا کوئی جہان میں دادرس ہے
سوا اِک آپ کے فریادرس ہے

سو حضرت کے اُس فیض و کرم سے
مبارک سرورِ عالی کے دم سے

ہوئے ہیں بہرہ ور جن و ملک سب
مسلمان کافر و عاصی ہر یک سب

نہ شیطان بھی ہوا رحمت سے محروم
رہا نہیں فیض سے حضرت کے محروم

دلیل اس بات پر محکم ہے کامل
ہیں راوی اِسکے عارف اور عاقل

کہ جس دم اُس حکیم لم یزل نے
خدائے پاک بیچون بے مثل نے

در رحمت سے کر ابلیس کو دور ۔ کیا ملعون و مردود اور مقہور

فرشتہ ایک تھا جابر و قاہر ۔ ہوا ہے حکمِ حق تب اُسپہ صادر

کہ اسکو قہر کے ہاتھوں سے ہر روز ۔ طمانچے مار سو خونِ جگر سوز

فرشتہ وہ ہمیشہ حکم رب سے ۔ طمانچے مارتا تھا سو غضب سے

تھا ابلیس اُس بلا میں بس گرفتار ۔ سدا قہرِ خدا اُسے اُسپہ تھی مار

ہوئی حضرت پہ جب آیت یہہ نازل ۔ کہ رحمت جس میں ہے عالم کو حاصل

کہا ابلیس نے تب یا الٰہی ۔ عجب ہے یہہ میری بس روسیاہی

نبیؐ کی ذات سے ہیں بہرہ ور سب ۔ ملائک اور یہہ جنّ و بشر سب

کہا ہے اُن کو رحمت عالمین کا ۔ خلائق اور سارے آفرین کا

کیا تو نے سمجھے عالی عظمت اُن کی ۔ ہے جاری سب پہ بیشک رحمت انکی

سبھی کفّار و مشرک جو ہیں منحوس ۔ ہوا ہوں میں در سے کیوں حضرت کے مایوس

عجب عالی یہہ شانِ احمدیؐ ہے ۔ یہہ رحمت عام انکی سرمدی ہے

مجھے بھی فیض اور رحمت سے انکے ۔ مگر محروم ہوں نعمت سے انکے

درِ رحمت سے حضرت کے پھر امت ۔ مجھے مایوس اس در سے بنا مت

یہہ سن ابلیس کی زاری خدا نے ۔ جنابِ خالق ارض و سمانے

فرشتہ اسپہ تھا جو سخت قاہر ۔ کیا اس طور سے حکم اُسپہ صادر

کہ اِسکے سو طمانچے ہیں جو راتب ۔ یہہ ہوتا ہے سدا اُس سے معاتب

سو میں نے ذاتِ احمدؐ کے لئے اب ۔ طمانچے بس کیا موقوف وہ سب

نہ ہووے اِن طمانچوں سے وہ معذوب ۔ اُسے بھی ہووے حاصل فیض محبوب

میرے محبوب کے در سے بھی یہہ بس
نبیؐ کے ذات کی رحمت ہی کامل
غرض اُس پر جو پڑتی تھی سدا مار
اُسے بھی فیض حضرت سے ملا ہے
ہُوا نہیں آپ کے محروم در سے
عجب ذاتِ نبیؐ ہے رحمتِ عام
ہے شیطان جو خدا کے در سے مردود
وہ حضرت کے بھی اس رحمت سے الحق
نبیؐ کے فیض سے بس شاد ہو کر
نبیؐ کے ہیں عجب یہہ عظمت و جاہ
یہاں اُمید کا پایا ہوا سخت
نبیؐ کے جب درِ دولت سے یکبار
تو ہم کو کس طرح سے پھر الٰہی
شفاعت سے کرے حضرت کے محروم
الٰہی اب برکت سے نبیؐ کے
اُٹھا دنیا سے با ایمان سب کو
نکر ہم بیکسوں کو سخت مغموم
علی کو بھی جو ہے عاصی نہایت
بھی حیوان ہیں کئی اقسام ظاہر

نہ ہووے اس طرح محروم و بیکس
اِسے بھی ہووے بہرہ اُس سے حاصل
بلا ہیں تھا یہہ شیطان بس گرفتار
سدا کی مار سے وہ بچ رہا ہے
یہہ پایا فیض اس عالی قدر سے
نہ گئی اُن سے ہوا محروم و ناکام
شقاوت کے ہیں آثار اُسمیں موجود
نہ مایوس اور ہوا محروم مطلق
طمانچے سے رہا آزاد ہو کر
عجب یہہ شان ہے العظمۃ للہ
عجب ہیں یہہ ہمارے لبن خوان بخت
ہوا نہیں نا اُمید ابلیس بدکار
نبیؐ کے در سے ڈبوے روسیاہی
کرے کس طور نومیدی سے مغموم
اُسی شان و جلالت سے نبیؐ کے
یقین کر لایق غفران سب کو
نکر حضرت کے اِس رحمت سے محروم
یہہ دولت کر کرم سے تو عنایت
بہایم مرغ و ماہی اور طائر

غرض سب نے نبی سے فیض پاکر — کئے ہین امنیت حاصل مقرّر
سبھون کو حق نے بس قحط وبلا سے — رکھا محفوظ رنج بر ملا سے
ملا ہے فیض سب کو مصطفیٰ کا — حبیب حق رسولِ کبریا کا
لکھا ہین حال ہر یک کا مفصّل — کہ ہوتی ہے حقیقت یہہ مطوّل
شفاعت کا لکھون اب حال شمّہ — کرون ظاہر فضایل کا کرشمہ
کہ حق نے اُس شفیع المذنبین کو — مقرّر رحمۃ للعالمین کو
شفاعت کی اجازت دیجئے یکبار — کیا اس امر مین بس اُنکو مختار
کتابون سے بھی ظاہر یہہ خبر ہے — دلایل اِس سخن پر معتبر ہے
بھی ہے یہہ قول اُس محبوب رب کا — کہ مین شافع مشفّع بس ہون سب کا
شفاعت اِذن پر ہوتی یہہ موقوف — نہ کرتے اسطرح سے ذکر موصوف
نہ کہلاتے شفیع المذنبین وہ — نہوتے رحمۃ للعالمین وہ
قیامت مین یہہ ہوتی بات سب حل — یقین جھگڑا وہان ہوتا یہہ فیصل
ولے حق نے رضا دے خاص یکبار — شفاعت مین کیا حضرت کو مختار
رضا جو مرتبہ ہے بعد اُخریٰ — محض یہہ بس رسوخیت ہے اولیٰ
مقرّر شیوہ ممتاز ہے یہہ — عجب طورِ نیاز و ناز ہے یہہ
نہ واقف ہے کوئی اس کیفیت سے — نیازِ عاشق و معشوقیت سے
چہ آگاہی بود ہر مشت خس را — نیاید نغمہ پردازی جرس را
شفاعت سے جو ہے حضرت کے منکر — وہ بیشک ہے یقین مردود و کافر
نبی کی بات سے بیشک سند ہے — شفاعت آپ کی بے حصر و حد ہے

ہیں راوی سب اسی صورت سے ناقل
کہ جو اس بات سے واقف ہیں کامل

کہ حضرت سرور دین شاہ آفاق
شفیع المذنبین محبوب خلاق

گناہوں پر اس امت کے نظر کر
عواقب میں تفکر سے بسر کر

مقدس خاطر اشرف کو غم میں
سدا رکھتے تھے امت کے الم میں

تو اسدم اس خدائے جل و شان نے
حکیم پاک خلاق جہان نے

نہ چاہا غم میں بس محبوب اسکا
رہے وہ دلبر مطلوب اسکا

اسی ساعت بصد اعزاز و اکرام
رضامندی کا یہہ بھیجا ہے پیغام

کہ ای محبوب میرے دلبر خاص
حبیب کبریا معمور اخلاص

نہ رکھہ امت کا اپنے دل پہ کچھہ غم
سدا رکھہ دلکو اپنے شاد و خرم

تجھے بخشوں جو تو چاہے وہاں تک
کہ تا راضی تو ہووے اس سے بیشک

کہ یعنے ہو رضا کا تیرے طالب
کروں خوشنود تجھہ کو با مطالب

یہہ سن حضرت نے اسدم کبریا سے
کہے ہیں اسطرح بیشک خدا سے

کہ ای خالق میرے دانائے اسرار
خدائے پاک خلاق جہاندار

مجھے اپنا کیا ہے تو نے محبوب
رضامندی میری رکھتا ہے مطلوب

تو مجھہ کو تیرے عزت کی قسم ہے
تیری قدرت و صنعت کی قسم ہے

کہ دوزخ میں رکھے گر کوئی گنہگار
نہیں اس کام میں راضی ہوں یکبار

لکھا جو والضحی میں ہے قسم ضحی
دلیل اس قول پر دیکھو ہے برجا

غرض اس سرور دین کے مراتب
ہیں اعلی اور نامی با مناقب

خدا نے جو شہ اکمل کو بخشا
نہ یہہ رتبہ کسی مرسل کو بخشا

ہُوئے ہین برگزیدے جو خدا کے — فرستادے یقین اُس کبریا کے
رضائے حق طلب کرتے تھے سارے — تھی مرضی حق کی مطلوب انکو بارے
ولے حق خود رضا جوئے نبی ہے — رضا کا آپ طالب بس یہی ہے
خدا نے دے رضا سب عام یکبار — کیا ہے بے شبہ حضرت کو مختار
دلائل دے یہہ نادر آشکارا — شفاعت کا لکھون احوال سارا
روایت ہے یہہ سب علمائے دین سے — تمامی اہلِ دانش اور یقین سے
کہ حق نے اُس شفیع المذنبین کو — امام الاولین و الآخرین کو
عنایت سے عطا کر ملکِ محمود — شفاعت کا مکان بخشا ہے مسعود
سِوا یہہ آپکے کِس کو مکان ہے — نہ بخشیگا عطا کر عز و شان یہہ
محض یہہ خاص ملکِ سرمدی ہے — مقامِ عز و جاہِ احمدی ہے
بھی لکھتے ہین کہ حضرت کی شفاعت — ہے سات اقسام پر با صد عنایت
ہر یک اقسام کا احوال نادر — لکھون ہون مختصر کر سب کو ظاہر
قسم پہلی شفاعت کی یہہ ہے بس عام — ہے داخل اسمین سارا خلق ایام
یہہ لکھتے ہین کہ جد دم خاص اور عام — جو ہین اہلِ جفا اور اہلِ اسلام
کھڑے رہیجا وینگے سب عرصات مین آ — مقامِ شدت و آفات مین آ
وہان گم ہو وینگی بس عقل سب کی — جو دیکھینگے جلالت قہرِ رب کی
عجب ساعت ہے وہ خونِ جگر سون — قیامت کا ہے مشکل تر وہی روز
سنبھولن پر تشنگی بس ہووے غالب — کرین سختی سے آ قالب یہہ قالب
وہ شدت تشنگی کی اور تباہی — سو ہے ہنگامہ قہرِ الٰہی

تمامی انبیا وہ شور و شر دیکھ
کرینگی تاب و طاقت انکی پروانہ
ہنوگی اسطرح سے کسکی طاقت
مگر اسدم امامِ ہر دو عالم
شفیع المذنبین سالارِ امت
سراجِ بحر و بر خورشیدِ دارین
بلا مین دیکھ سب امت کو اپنے
کہینگے یا الٰہی امتی بس
شفاعت کے ہو پھر طالب خدا سے
یقین عرصات کے عالم کو سارے
یقین عظمی شفاعت اسکا ہے نام
دگر حضرت کی نادر ہے شفاعت
کہ جو ہین پاک مقبولِ الٰہی
ہوئی نہین کب گنہ کچھ انسے صادر
وے سب اہلِ ولا اور اہلِ طاعت
شفاعت سے شہِ خیر الوری کے
امان دے آتشِ دوزخ سے انکو
کرے جنت مین حق ان سبکو داخل
شفاعت ہے جو حضرت کی وہ تالث

یقین قہرِ الٰہی سر بسر دیکھ
کرینگے سب اسگھڑی نفسی کا آواز
کرے اسدم طلب حق سے شفاعت
حبیبِ حق رسولِ جن و آدم
امامِ المرسلین غمخوارِ امت
محمد مصطفی سلطانِ کونین
تمامی تابعِ ملت کو اپنے
یہہ حاصل انکو ہے شانِ مقدس
جنابِ مستطاب کبریا سے
چھڑا دینگے شفاعت کرکے بارے
شفاعت ہے گرامی تر یہہ بس عام
وہ ہے مخصوص بہر اہلِ طاعت
نہیں اعمال مین جنکے سیاہی
ہین طاعت سے منور جنکے خاطر
مجاہد اور متکل با عنایت
محمد مصطفی مشکل کشا کے
حساب اور پرسش برزخ سے انکو
کرے دیدار سے ان سب کو خوشدل
کئی تو لے یقین ہین اسکے وارث

کہ جو تھوڑے گنہ سے اپنے ہارے
شفاعت کر شہِ مختار اُن کوں
دُخولِ نار سے سب کوں بچاویں
لجاویں اُن کوں پھر جنت میں بکیر
شفاعت کے چہارم جو ہیں اقسام
کہ جو اپنے گناہوں کے سبب سے
رہیں جو آتشِ دوزخ میں جاکر
شفاعت اُنکو کر سلطانِ کونین
نکالیں آتشِ دوزخ سے باہر
رکھے اپنے سایۂ رافت میں اُنکو
شفاعت کے جو ہیں اقسام پنجم
سبھی اہلِ نبوت اور ولایت
کہ جنکا مرتبہ اعلیٰ ہے سب سے
کرے حق جنتوں میں اُن کوں داخل
شفاعت سے وے حضرت مصطفیٰ کے
کریں بس درجۂ اعلیٰ کوں حاصل
شفاعت جو ہے ششم بس گرامی
مدینے میں جو ہوویں فوت سارے
کئے حضرت نے اِس صورت سے مذکور

ہوئے ہیں مستحق دوزخ کے سارے
بکرم دلبرِ جبار اُن کوں
درِ دوزخ سے باز اُس دم پھراویں
سبھی مسرور ہو جاویں مقرر
محق اُسکے کئی ہیں صنفِ ناکام
مقرر اُس گھڑی جو قہرِ رب سے
پڑے گرزوں کی ہیبتک بار جنھہ پر
امام الانبیا شاہِ فریقین
کریں آزادیت سے شاد خاطر
لجاویں ساتھ پھر جنت میں اُنکو
ہیں حق دار اُسکے سارے نیک مردم
بھی مقتولان پیکارِ شہادت
مقامِ قربت اولیٰ ہے سب کے
قصورِ خلد میں بخشے منازل
امام الانبیا والاولیا کے
علیین اعلاتر اُن کوں سب منازل
وے معبورانِ یثرب میں تمامی
وے قابل اِس شفاعت کے ہیں سارے
مدینے میں مقرر جو ہیں مقبول

خصوص انکے لیئے مین با عنایت
کرون حق سے طلب بیشک شفاعت
جسے ہو استطاعت وہ کرے سیر
یہان اگر مرے یہہ کام تجہ خیر
کہ تا تیری شفاعت سے بلندی
کرے حاصل بمقام بہرہ مندی
علی کو یا الہی سوئے یثرب
لجا اور دے سلا در کوئے یثرب
کہ تا حضرت سے وہ بھی فیض پاوے
بھی مقبوران یثرب سے کہاوے
ہے ہفتم بس شفاعت بہر کفار
کہ جو ہووین بشدائد مین گرفتار
مقیم درکِ اسفل در جہنم
عذاب سخت ہووین انپہ ہر دم
شفاعت سے نبی کے ان کو جبار
کرے آسان عذاب سخت و دشوار
رہے تخفیف کا حکم ان پہ جاری
رہے آسانیت سے بیش کاری
غرض حضرت کی رافت یہہ عجب ہے
تفضل اور فیض انکا یہہ سب ہے
شفاعت انکی ہے مقبول بحیر
ہے فیض انکا عجب معقول بحیر
ہین محتاج انکے بیشک عام اور خاص
سبھی اہل جفا اور اہل اخلاص
جسے چاہین وہ شدت سے بچاوین
مصیبت اور محنت سے بچاوین
قیامت کرین کرین جنکی حمایت
خدا کی اسپہ ہے بیشک عنایت
کرین جس سے وہ نفرت اور بہانہ
کہو اسکا کہان ہے پھر ٹھکانہ
شفیع ایسا کہان سے پھر وہ پاوے
جو اسکو اس عذابون سے بچاوے
الہی تو کرم سے اپنے بحیر
شفاعت سب کو کر انکی میسر
علی کا بھی نصیبہ کر یہہ اکمل
کہ ہووین اسکے شافع ختم مرسل
غرض لکھنے مین یون اہل کرامت
کہ ہووے جس گھڑی قایم قیامت

نبیؐ ہوویں وہاں اُمت کے حامی
نہ لیوویں ایک دم آسودگی وو
ہیں عالی اُنکے سب شانِ جلالت
کرامت کے دکھاویں سب مقامات
گرامی تر سبھی اعزاز اُن کے
روایت یک سند ہے اِس مکان میں
کہ ہوویگی جب گھڑی قایم قیامت
سنو اُس دم کھول دروازے قہر کے
نکل کر آگ تب دوزخ سے باہر
غضب میں دیکھ اُس آتش کو بارے
متفرق ہوویگا گم ہوش سب کا
تپش سے اُسکے بے آرام ہو کل
اُسی ساعت وہ محبوبِ الٰہی
محمد مصطفی شاہِ کرامت
بلا میں اپنی اُمت سر بسر دیکھ
نہایت ہو کے مضطر بس کریں آہ
مصیبت اور شدت بس یہ کیا ہے
کہیں جبریل اے سالارِ ابرار
جہاں موجود یہ حضرت کی ہے ذات

تفضل اپنا رکھہ اُن پر گرامی
طلب سبکی کریں بہبودگی وو
معزز اور مکرم ہیں کمالات
کریں جاری وہاں بھی خرقِ عادات
نشر ہوویں وہاں اعجاز اُن کے
نبیؐ کے جاہ و عزت کے بیان میں
کرے عرصات میں خلق اِستقامت
کریں مفتوح ساتوں در سقر کے
یکایک گھیر لیوے سب کو ظاہر
کریں فریاد اہلِ حشر سارے
یہہ عالم دیکھ سب قہر و غضب کا
کرینگے عرصۂ محشر میں سب غل
شفاعت کی ہے جنکو بادشاہی
حبیبِ کبریا ماہِ امامت
یہہ شدت اور مقامِ پُرخطر دیکھ
کہیں جبریل سے العظمة لله
میری اُمت گرفتارِ بلا ہے
حبیبِ کبریا محبوبِ مختار
کہو اُمت کو کیا ہے خوفِ آفات

تمھار

تمھاری پشتائی بس عجب ہے
یہہ یک بیت کافی ہے نوادر
اسی ساعت مبارک بال اپنے
کرو بس کھول کر عنبر فشانی
نکل آوے سحابِ نور اُس سے
وہ ہووے آتشِ دوزخ کے حایل
تپش آتش کی ہووے اُس سے مستول
محاسن کو بھی کر گوہر فشان آب
یہہ سن حضرت کرین زلفِ معنبر
محاسن کو بھی ہاتھون سے ہلاوین
محاسن اور اُن زلفون سے یکبار
سبھی اُمّت پہ کر ظلِ کرامت
تپش آتشکی ہووے اُس سے مفقود
چھڑاوین اپنی اُمّت کو تمامی
کہواب جس کے ایسے پشتبان ہون
اُس اُمّت کو کہو پھر کیا خطر ہے
ہمارے بخت کیا عالی ہین ظاہر
علی کچھ غم نہ کھا ادوزخ کا تواب
وسیلہ حق نے یہہ تجھ کو دیا ہے
نہ اُمّت کو خطر واللہ اب ہے
کہ اب محبوبِ حق سلطانِ فاخر
تمامی زلف پُر اجلال اپنے
ہلاؤ اُسکو با صد شادمانی
غبارِ عنبرین مجمور اُس سے
حجابِ بے بہا اور سترِ کامل
یقین اُمّت تمھاری ہووے منصور
کرشمہ اپنا دکھلاؤ یہان اب
پریشان لے لے رخسارون پہ یکجا
گہر افشان مقرّر کر دکھاوین
سحابِ نور ہووین دو نمودار
حجابِ نار ہووین با جلالت
عذابِ حشر ہووین سارے مسدود
کرین دلشاد با فیضِ گرامی
قوی حامی امام دو جہان ہون
عذابِ نار سے کیا خوف و ڈر ہے
ملے جو اُس سے حامی ہمکو نادر
تکر شدّت کی اُسکے گفت و گو اب
نبی کی ذات سے فایز کیا ہے

ہے بہبودی بتیری دونو جہاں میں
فضیلت کا دگر نا دربیان ہے
کہ حق اُس سرورِ عالی گہر کو
قیامت میں کرے سلطان سب کا
لوائے حمد بخشے اُن کو نامی
رہیں پس انبیا اور مرسلین سب
یقین ظلِّ حمایت میں انھیں کے
لوائے حمد کے سایئے میں سارے
لواء الحمد کی تعریف کِس سے
نشان ہے وہ جلالِ احمدی کا
بلندی میں ہے دس سو سال کی راہ
علم وہ نور کا پُرنور تر ہے
سِنان اُسکے ہیں سب یاقوت احمر
فرارے اُسمیں ہیں سب تین روشن
رہیگا ایک وہ مشرق کی جانب
رہے ثالث وہ پس کعبے پہ پُرنور
سطر ہیں اس علم میں تین ہو سوم
خدا کی حمد ہے دویم سطر میں
صفِ ثالث میں ہے مرقوم نامی

فراخی ہے تجھے ہر یک مکاں میں
جلالِ سرمدی کا یہہ نشان ہے
حبیب خود شفیع نامور کو
مقرر باعثِ غفران سب کا
نشان ہے یہہ شفاعت کا گرامی
ز آدم تا بعیسیٰ حق گزین سب
چراگاہِ عنایت میں انھیں کے
رہیں زیرِ علم حضرت کے بارے
ادا ہووے کہو توصیف کِس سے
علم ہے بادشاہِ سرمدی کا
مقابل اُسکے پس رفعت میں کوتاہ
کہ ذرّہ اُسکا یہہ شمس و قمر ہے
زمرّد کے ہیں زنجے اُس کے اور
کہ ہووے حشر جس سے رشک گلشن
دگر مغرب کی جانب پس عجائب
کہ ہووے دشت محشر جس سے معمور
سطر پہلی میں بسم اللہ ہے مرقوم
مقرر اُس لوائے پُر قدر میں
شہادت کا یہہ کلمہ پس گرامی

فرشتے اُس علم کو تب اُٹھا کر
بذاتِ غیب سے ہووے یہہ صادر
کہاں محبوب ہیں وہ کبریا کے
کہاں وہ شافعِ جن و بشر ہیں
نبیِ ابطحی اُمّی گرامی
محمدؐ ختمِ مرسل شافعِ عام
یہہ سُن بہت بھری نادرِ ندا تب
نہایت عظمت و جاہ و حشم سے
وہاں اُس عرصۂ محشر میں آکر
نظر کر وہ لوائے پُر کرامت
مُبارک آپکے سائے میں اُس دم
یقیں حاضر وہاں ہوویںگے یکبار
بھی صدیقوں کا اک ٹولا جمع ہو
بھی شہداؤں کا اک مجمع بُراو صاف
بھی قومِ عارفین اور صالحین سب
بھی اُمّت آپ کی سب عام یکسر
ملیگا تاج اور بُراق سب کو
خصوصاً اک لوا در افسرِ نور
بہت تعظیم اور عزت سے لا کر
رکھیں عرصات کے میدان میں لاکر
نہایت شان اور عزت سے ظاہر
حبیبِ خاص تر نامی خدا کے
رسولِ حق امامِ بحر و بر ہیں
قریشی یثربی مکّی تہامی
امام الانبیا محبوبِ علّام
رسولِ خاص محبوبِ خدا تب
بزرگی اور عزت کے قدم سے
جمالِ دلربا سب کو دکھا کر
کریں سائے میں اُسکے استقامت
سبھی مُرسل زعیسیٰ تا بہ آدم
کرینگے نعت سے لب کو گہر بار
رہیگا آپ کے سائے میں آ وہ
کھڑا ہو جاویگا حضرت کے اطراف
ہر اک حاضر وہاں ہوویں یقیں سب
رہے سائے میں حضرت کے مقرب
عوام الناس اور عالی نسب کو
ہُو لامع جس سے ظاہر پیکرِ نور
رکھینگے سرورِ عالی کے سر پر

حریری لا لباس نور سارا
بٹھا براق پر تکریم سے تب
علم چالیس ہزار اور لاکھ سارے
لواء الحمد کے سائے مین آ تب
اُسے دم بادشاہِ جن و آدم
کہین بیشک علیِ مرتضیٰؑ کو
کہ تو کاندھے پہ یہ اعظم لوا اب
ہین اپنے اُمتون کو کر شفاعت
علیؑ ہو اُسگھڑی حضرت سے مامور
کرینگی کوچ حضرت کی سواری
کرین جبریل آگے ہو ادب سے
کہ یعنے اہلِ محشر دور ہو اب
کہ آتی ہے سواری شاہِ دین کی
شفاعت کرکے سب اُمت کو یکبار
اُسی عظمت سے وہ سالارِ کامل
بھی ہوگا ایک ذرہ جسمین ایمان
نہ لیوین جب تلک اُمت کو زنہار
عجب اُمت پہ حضرت کا کرم ہے
نہ جاوے جب تلک اُمت نبی کی

سو پہناوین نبی کو آشکارا
کھڑے رہوین ملک تعظیم سے تب
کہ جسمین نور کے ہووین فرارے
ملک رہوین کھڑے ہاتھون مین لا تب
سو انور شفیع ہر دو عالم
امیر المومنین شیرِ خدا کو
چلو لبس سوئے جنات العلا اب
چلا ہون لیکے بیشک سوئے جنت
اُٹھا وینگے لوائے حمد پر نور
رہینگی ہمقدم یہ فوج ساری
ندائے طرقوا الجبار رب سے
گرو رستا تی ہو ایک سو اب
حبیبِ حق شفیع المذنبین کو
چلے ہین ساتھ لے سلطانِ ابرار
کرین اُمت کو سب جنت مین داخل
سو جاوے ساتھ حضرت کے یقین جان
نہ جاوین آپ جنت مین وہ مختار
نہایت لطف و احسان دمبدم ہے
نہ جنت پاوینگی اُمت کسی کی

عجب حضرت کا شانِ مکرمت ہے
عجب عالی یہہ سب ہے منزلت ہے

جلین جنکے جلومین انبیا سب
مقرب سب ملک اور اولیا سب

کہان یہہ شان ہے عالی کسی کا
یہہ رتبہ ہے مکرم کس نبی ص کا

یہہ رفعت کسکی اور حشمت ہے کسکی
جلیل القدر یہہ عظمت ہے کسکی

تعالی اللہ عجب یہہ جاہ ہے سب
یہہ فضل رحمتِ اللہ ہے سب

خدا نے کر عنایت اور افضال
محض حضرت کو یہہ بخشا ہے اجلال

غرض سلطانِ دین سالار کونین
عروس بزمگاہِ قابِ قوسین

لجا جنت مین سب امت کو اپنے
تمامی بندۂ الفت کو اپنے

لجا کر چشمۂ کوثر پہ پہلے
پلا وین جامِ کوثر ہاتھ مین لے

عجب شربت گوارا مایۂ ہوش
نبی ص کے ہاتھ سے امت کرے نوش

پھر آخر شربتِ دیدار ہو لی
کہ جو ہے نعمتِ عظمی و اعلی

میسر ہووے سب کو باکرامت
رہین جنت مین دایم سب سلامت

قلم رکھ ہاتھ سے اور بس ادب سات
جنابِ حق مین کرتا ہون مناجات

اٹھا کر ہاتھ بھی تم اپنے یکبار
کہو آمین ای مجلس کے حضار

الہی خاص تو اپنے کرم سے
عنایت اور عطائے محترم سے

ہمارے دل کو ایمان سے قوی کر
میسر مصطفی ص کی پیروی کر

لجا دنیا سے با ایمان سب کو
یقین کر لائق غفران سب کو

قیامت مین بھی اپنے تو کرم سے
عطا کر بعث حضرت کے قدم سے

شفاعت کی نکر روزی سے محروم
نکر اس فتح و فیروزی سے محروم

اٹھانے مصطفیٰ جس سے کہ مشرف
بھی کہ تحت اللوا بس داخل صف
نبیؐ کے گروہان تو لے مین شامل
نبیؐ کے ساتھ کہ جنت مین داخل
انھین کے ہاتھ سے با شادمانی
پلا اُس چشمۂ کوثر کا پانی
ہمارے کھول اِس دم دیدہ نور
نہ کر دیدار سے تو اپنے مہجور
طفیلِ سرورِ عالم دعا ہے
کرم سے کہ اجابت التجا ہے
علی کہ ختم مجلس کو یہان اب
زبان کھول دینی کہ گوہر فشان لب
بروح پر فتوحِ شاہِ عالم
درودین اور تحیت پڑھہ دمادم

پڑھو مجلس کے ای حضار صلوات
بروح سید الابرار صلوات

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ و علیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ و بارک و سلّم

## بارھوین مجلس

قلم کے لفظ ضوراب دے زبان ہین
کرون یک حشر برپا اب جہان مین
اٹھی ہے اب گھٹا سوز و الم کی
یہہ بارش ہے عجب اِن چشم نم کی
یہہ بے تابی کی دیکھہ اِس دم علامت
کہا ہے عقل نے آئی قیامت
غمِ سلطانِ دین ہر غم سے ہے سخت
کیا جس نے جگر کو چیر صد لخت
لکھے یہہ غم کہان ہے کس مین یہہ ہوش
ملک بیتاب ہین اور چرخ مدہوش
کرین جبریل جسکے غم مین صد آہ
یہہ کیا غم ہے عجب اللہ اللہ
نہین غم ہے یہہ بس خونِ جگر ہے
یہان عقل و خرد مایوس تر ہے
گذرنا اِس سے بھی ہے ناروائی
قیامت مین ہے اِس غم سے رہائی

لکھون اب بارھوین مجلس یہہ غم کی
کرون تحریر یہہ سوزِ دلِ عام
کیا راوی نے اِس صورت سے مسطور
کہ جب عمر اُس شہِ فریادرس کی
تب آئے لیکے یہہ جبریل پیغام
کہ ای مقبولِ خلوت گاہ معراج
تیرے باعث کیا پیدا جہان کو
ہدایت کے لئے تجھکو جہان مین
تیرے باعث زمین نے نور پایا
کیا ہے تونے سب کی رہنمائی
جہان سے رخ تو اپنا اب اِدھر کر
مین ہون مشتاق تیرے اِس لقا کا
تیری ہے اب یہان آنے کی باری
میری درگاہ کے سارے مقرب
میرا دیدار کر مطلوب تر ہے
اِدھر آنے مین پھر وقفہ نکر تو
وگر دنیا مین رہنے کی ہوس ہے
تو دے تجھکو حیات جاودانی
جہان کا سربسر سارا خزانہ

قیامت کی مصیبت کی الم کی
سیاہی اپنے خونِ دل سے لے وام
تھا سینہ جس کا اُس ماتم سے معمور
ہوئی ہے جس گھڑی تریسٹھ برس کی
جنابِ حق سے با اعزاز و اکرام
تمامی مرسلوں کے درة التاج
بنایا ہون سبھی کون و مکان کو
دیا ہون بھیج سارے انس و جان مین
منور سب جہان نے فیض اُٹھایا
ملی ہے سب کو تجسے آشنائی
میرے درگاہ کی جانب سفر کر
جمالِ پاک و حسنِ دلربا کا
مقامِ قدس مین ہے انتظاری
تیری دیدار کے طالب ہین سب آج
محبت اِس طرف غالب اگر ہے
رضامندی سے کرلینے سفر تو
اُدھر کا شوق غالب دلمین گر ہے
یقین بخشون ابد تک زندگانی
تمامی سلطنت کا کارخانہ

قیامت تک حوالے کر تیرے سب — یقین کرتا ہون تجھ کو کامران اب
حشر مین بھی کرون جنت مین داخل — نعیم خلد مین بخشون منازل
مگر محروم کر اپنے لقا سے — کرون غافل جمال کبریا سے
میرا ہے دیکھنا محبوب تجھ کو — و یا دنیا ہے بس مطلوب تجھ کو
تیری اب کیا ہے خواہش کر تو اظہار — کیا اس امر مین بس تجھ کو مختار
تیری خواہش مین بس میری رضا ہے — بیان کر اسگھڑی مطلوب کیا ہے
یہہ سن اس محرم اسرار حق نے — مگر ہم طالب دیدار حق ہے
لقائے کبریا کے ہوگئے مشتاق — مقام قدس کا رکھہ دل مین اشتیاق
کئے ہین میل اور خواہش ادھر کی — سو ٹھہری بات عقبی کے سفر کی
یہہ سن کر عالم بالا مین سارے — خوشی کا بس اٹھا ہے شور بارے
گیا افلاک کا شادی سے دل پھول — ہوئے ہین سب ملک راحت سے مشغول
ملائک اسگھڑی پھر حکم رب سے — زمین پر آئے ہین سارے ادب سے
لئے تھے ساتھ اپنے ایک تابوت — لگے تھے اسکو سب الماس و یاقوت
کہے دنیا کو جب دکھلا قیامت — رہے پنہان ہو یہہ سرو قامت
تو حضرت کا مبارک پیکر نور — کہ رحمت کا خزانہ ہے یہہ معمور
کہان رکھنے کی خواہش اسکو بس ہے — کہان کے سیر کی دلمین ہوس ہے
کہا حق نے ہو خواہش ہر کہین کی — فلک یا عرش یا خلد برین کی
تو اس تابوت مین رکھہ عنصر پاک — مبارک پیکر سلطان لولاک
لیجاوین ہم جہان ہووے اجازت — ملک سارے کرین اسکی زیارت

دیا ہو آرزوئے عالم خاک
رہیگا خاک مین یہہ عنصر پاک

کیا ہے حق نے حضرت کو مخیر
ہین مختار آپ اسمین جو ہے بہتر

یہہ ہے تابوت حاضر کیا رضا ہے
کہان رکھنا کہو کیا مدعا ہے

یہہ سن حضرت نے تب امت کے غم سے
کیئے گوہر فشانی چشم نم سے

کہے امت کے غم سے دل ہے بیتاب
ہوئے ہین چشم میرے چشمۂ آب

نہ خواہش مجھہ کو ہے عرش علا کی
نہین ہے آرزو دار البقا کی

میری یہو د پر اُنکے نظر ہے
بھلائی اُنکی بس منظور تر ہے

مجھے اُنکے سبب سے عالم خاک
ہے بس منظور تر از عرش و افلاک

رہے گر جسم میرا اس زمین مین
مثال نقش خاتم اس نگین مین

تو حق میرے سبب سے اُن کو ہر بار
کریگا اپنے بس رحمت سے سرشار

نہ اُتریگی بلا اُن پر فلک سے
بچین سب قہر خلاق الملک سے

نہ آوے کچھہ مصیبت اُنکے درپیش
نہ ہووین محنت و سختی سے دلریش

میرے باعث میری اُمت جہانتین
رہیگی ہر گھڑی امن و امان مین

رہیگی شادمان اُمت ہمیشہ
کرے نازل خدا رحمت ہمیشہ

نہ یہہ خواہش ہے اُمت ہووے مغموم
زیارت کے شرف سے ہووے محروم

زیارت کا میرے ہے فیض معمور
مقرر ہین میرے زوار مغفور

کرون محروم کیون مرقد سے اُن کو
عجب اس دولت سرمد سے اُن کو

نہین تابوت کی مجھہ کو ہوس ہے
رفاقت اُن کی یہہ منظور بس ہے

بلکہ یہہ سن سخن حضرت کا سارے
گئے پھر لیکے وہ تابوت بارے

مجبو کھول اسدم دیدۂ غور
محبت کا کرو معلوم یہ طور

کہو حضرت کا اس امت پہ اپنے
سراپا بندۂ الفت پہ اپنے

شفقت کی یہ دیکھو کیا نظر تھی
نگاہِ فضل و رحمت کسقدر تھی

تھا دل حضرت کا کیا رحمت سے معمور
یہ کیا تھی خیر خواہی سب کی منظور

ہوئے ہین انبیا دنیا مین سارے
ولے ہرگز نہ اس صورت سے بارے

گئی امت پہ اپنے مہربان تھا
رحیم و خیر خواہِ دو جہان تھا

سوائے آپ کے ایسا گرامی
ہوا کوئی نہین امت کا حامی

عجب امت کے حضرت پشتبان تھے
نہایت سب سے بیشک مہربان تھے

کرے گر امت اپنی جان نثاری
تو لازم انکی فدویت ہی ساری

غرض اس روز سے شاہِ جہان نے
تمامی عاصیون کے پشتبان نے

کئے ہین سب کو اس رحلت سے واقف
حصولِ دولت و نعمت سے واقف

یہان راوی نے اپنے چشم تر سے
روایت یہ لکھی خونِ جگر سے

کہ حضرت سرورِ آفاق یک روز
تھے گھر مین عایشہؓ کے جلوہ افروز

گئی اصحاب آئے ہین وہان تب
قدم بوسی کا دل مین شوق رکھ سب

نبی نے دیدۂ لطف و عطا سے
نگاہِ الفت و چشمِ وفا سے

نظر کر ان کی جانب سر بسر تب
لگے رونے گویا خونِ جگر تب

سنو دیکھ حضرت کی یہ گوہر فشانی
درِ الطاف و لعل مہربانی

کئے ہین عرض ہو بیتاب سب نے
باشکِ دیدۂ خونِ ناب سب نے

کہ صد افسوس دل جلنے لگا ہے
سبب اس گوہر فشانی کا کیا ہے

دیا ہے آپکے رونے نے دل چیر
ہوا در ترحم اس رونے کی تاثیر

یہہ سنکر اُس سحابِ مکرمت نے
مکرم سلسبیلِ مغفرت نے

کہے رونا یہہ ہے سوزِ جگر کا
قیامت کا مصیبت کا خطر کا

یہہ رونا دیکھ رو دیگی جہان سب
کریگا چشم تر کون و مکان سب

یہہ رونا فرقتِ اصحاب کا ہے
یہہ رونا الفتِ احباب کا ہے

اسی رونے سے ہووین خاص اور عام
ملائک مرغ و ماہی اور انعام

سنو احوال اس رونیکا ظاہر
مجھے ہوتا ہے دنیا سے مسافر

محبت اور وفاداری تمھاری
یہی ہے باعث فریاد و زاری

یہہ رونا ہے جدائی کا تمھارے
فراقِ آشنائی کا تمھارے

رہو گے ہو کے بیغم خوار سارے
گرفتارِ غم خونخوار سارے

میری صحبت سے حق تم کو کرے دور
میرے دیدار سے محروم و مہجور

جدائی کے یہہ دن آئے ہین ہیہات
قیامت پر ہے موقوف اب ملاقات

خدا دیوے جزائے خیر تم کو
کرے آسان تمھارے اس الم کو

رہو راضی خدا کی اب رضا پر
کیا تفویض تم کو اب خدا پر

یہہ سنکر اُس گھڑی اصحاب سارے
لگے رونے کو کر ہیہات بارے

اُٹھے ہین سب کے دل مین غم کے شعلے
جگر پر آئے ماتم کے پھپھولے

نہ وہ غم تھا وہ عالم تھا حشر کا
تھا رونا سیلِ دریا بر بشر کا

پھر حضرت نے طرف انکے نظر کر
شفقت سے توجہہ سر بسر کر

کئے ہین لا بجا رسمِ نصیحت
کئی اقسام سے اُن کو وصیت

روایت دوسری ہے اِس الم کی ‏— یقین اِس ماجرائے درد و غم کی
کہ جس ساعت معاذ پاک تن کو ‏— لگے ہین بھیجنے حضرت یمن کو
اُسی دم اُس رسول کبریائی ‏— محمّد مصطفیٰ و المجتبیٰ نے
عمامہ اپنا منگوا کر مقرر ‏— مبارک ہاتھ سے رکھ اُنکے سر پر
وصیت کر کہے ہین اُنکو اُس دم ‏— کہ اِسکو بس رکھو تم یاد محکم
وصیت یہہ میری بس آخری ہے ‏— یہی ملنا تمھارا اِس گھڑی ہے
یہی ہے واپسین دیدار میرا ‏— یہہ آخر ہے یقین دیدار میرا
نہ اب دنیا مین پھر ہوگی ملاقات ‏— قیامت پر رہی موقوف یہہ بات
معاذ اِس بات کو پھر سن کے یکبار ‏— لگے رونے کو ہو غمناک بس زار
کہے دل مین سخن یہہ بس یقین ہے ‏— یہہ حضرت کا جمالِ واپسین ہے
پھر حضرت کے جمالِ دلربا پر ‏— منوّر اُس لقائے پر ضیا پر
لگے حسرت سے کرنے کو نظر تب ‏— نگاہِ واپسین با چشم تر تب
اُٹھایا دل نے مایوسی کا پھر داغ ‏— ہوا سینہ مثالِ لالۂ باغ
گریبان بس کیا ہے دل نے صد چاک ‏— کیا ہے گم وہان حیرت نے ادراک
پھر آخر چھوڑ اُس دل کے چمن کو ‏— گئے ہین داغ دلپر لے یمن کو
ولے غم سے نہ فارغ اکدم تھا ‏— جدائی کا نہایت دل پہ غم تھا
یہی کہتے تھے باحسرت و افسوس ‏— ہوا دیدار سے حضرت کے مایوس
رہا محروم نورِ سرمدی سے ‏— جمالِ باکمالِ احمدی سے
غنیمت وہ لقائے واپسین ہے ‏— نہ یہہ دولت میسر پھر یقین ہے

ولے اس دیکھنے سے دل بھرا کب — جگر سیراب و سینہ خوش ہوا کب
نہ یہہ دیدار کافی حشر تک ہے — گویا یہہ زخم ہے اور وہ نمک ہے
غرض وہ لب سخن حضرت کا رکھہ یاد — سدا رہتے تھے غمگین اور ناشاد
نہین تھی ایک ساعت چین انکھون — ہوئی تھی زندگی وہ بن اُن کون
غرض یکشب وہ فدوی مصطفی کے — پتنگے چہرۂ بدر الدجی کے
نہ واقف ہو قیامت سے جہان کے — مصیبت سے تمامی انس و جان کے
ہو خواب استراحت سے ہم آغوش — پڑے راحت سے تھے بستر پہ بیہوش
یکایک غیب سے آواز جان سوز — پڑی جب کان مین اُنکے جگر دوز
کہ ای پروانۂ روئے محمدؐ — دل و جان دادۂ کوئے محمدؐ
قیامت سے جہان کے بیخبر ہے — پڑا راحت مین بس مخمور تر ہے
نہ واقف ہے مگر اس درد و غم سے — قیامت سے مصیبت سے الم سے
کہ اس شب وہ نبی آخر زمان کے — محمدؐ رہنما سب انس و جان کے
یقین سکرات کی حالت مین ہین اب — مصیبت کش تن گلفام ہے سب
تجھے بس خواب غفلت کب روا ہے — یہی ہنگامۂ شور و عزا ہے
معاذ اُسدم یہہ سن آواز بیحال — ہوئے ہین خواب سے غفلت کے بیدار
اُسیدم گھر سے تب نکلے ہین باہر — نہین تھا ہوش قایم عقل حاضر
عجب عالم تھا اُن پر بے دلی کا — تھا وارد درد سارا بیکلی کا
کہے دل مین یہہ کیا سوز جگر ہے — گویا قایم قیامت یہہ مگر ہے
یہہ بیتابی کہان سے دل نے پائی — خبر یہہ کان مین کس نے سنائی

غرض دیکھا انھون نے تب نظر کر — نہ کوئی آیا نظر اُن کے مُکرّر
ولے باقی وہ شب درد و الم مین — ہوئی آخر اسی حسرت و غم مین
دگر شب غیب سے آئی ندا اب — کہ ای غافل پڑا ہی خواب مین اب
نہ واقف ہی کہ وہ خورشید ہستی — یہہ اوج جلال و حق پرستی
ہوا ہی اسگھڑی دنیا سے غائب — مدینے مین قیامت ہی عجائب
پڑا غم مین ہر یک جن و بشر ہی — ہر یک ذرات عالم مین حشر ہی
معاذ اُسدم یہہ سن آواز ہاتف — نہایت ہوکے مضطر اور خائف
بآہِ سینۂ ناشاد اُس دم — لگے رونے کو کر فریاد اُسدم
کہ یارب وہ شہ عالم کہان ہین — چراغ روضۂ آدم کہان ہین
ہوئی ہی کسطرح ویران جہان اب — ہوا خورشید عالم کیون نہان اب
زمین اور اسمان بے نور ہی آج — یہہ شب کیون اس طرح دیجور ہی آج
کہان سے آئی اس شب یہہ سیاہی — شب محشر مگر ہی یا الٰہی
شب دیجور شاید ہی یہہ غم کی — سیاہی ہی نمایان سب الم کی
فلک سے کیون یہہ گرتے ہین ستارے — مگر آنسو ملائک کے ہین بارے
بیابان مین بھی ہی ہر جانور کی — یہہ آواز حزین کیون اس قدر کی
مدینے مین ہوئی اسدم قیامت — ہی بیشک اسکی یہہ ساری علامت
دلِ نالان ہی مخبر اس خبر کا — یہہ ہی سامان سب سوز جگر کا
یہہ فریاد معاذ یکبار سن کر — ہوئے اہل یمن بیدار یکسر
ہوئی ہی سب کے دل پر بے قراری — لگے کرنے کو سارے آہ و زاری

صبح ہوئے معاذِ پاک سینہ
سو ویران دیکھہ اسکو سر بہ تابا
رہا ہے شوق پابوسی کا دلمین
وہ غم اُن کے رہا ہمراہ دم سے
یہان سے پھر قلم بادیدۂ نم
عجب ہے حادثہ دلسوز سارا
و لے خونِ جگر کھا اور دل چیر
کیا راوی نے اس صورت سے مرقوم
کہ تھے ماہِ صفر کے روز آخر
سو اُس شب پیشوا سب انبیا کے
تھا دل بیدار جنکہ کا اور حاضر
تھے لیتے خوابگہ مین ایک ساعت
ہوا تب حکم حق حضرت کو اسطور
کرین اہل بقیع کی زیارت
سو حضرت شاہِ دین سلطان ابرار
پھر آ حجرے مین اپنے ایک ساعت
زیارت کا ہوا پھر حکم صادر
وہان سے آئے ہین پھر گھر مین حضرت
اُسی صورت سے اُٹھہ کر تین نوبت

چلے بیتاب ہو سوئے مدینہ
لگے کھانے وہان خونِ جگر تب
عجب تھا داغ پابوسی کا دلمین
میرے آخر اسی حسرت و غم سے
ہوا ہے شہسوار عرصۂ غم
کہان لکھنے کو ہے طاقت و یارا
کرون اس نامۂ ماتم کو تحریر
بیانِ رحلتِ سلطانِ معصوم
تھی شنبے کی وہ شب دلسوز ظاہر
شفیعِ دو جہان دل بر خدا کے
عجب تھا خواب کا یہہ طور نادر
حضور دل سے تھے مشغول راحت
کہ اُٹھہ کر خوابگہ سے اپنے فی الفور
دعا مانگے جنہین سے بخشین سعادت
زیارت کر وہان سے آئے یکبار
گئے ہین خوابگہ مین استراحت
زیارت کو گئے ہین اُٹھہ کے باہر
گئے ہین خواب جا بستر مین حضرت
گئے ہین جا بقیع کی زیارت

کہا پھر حق نے ای محبوب اقدس — چراغ خانۂ آفاق و انفس
نہ یہہ وقت آپکے آرام کا ہی — یہہ وقت آخر بھون کے کام کا ہی
ہی شہدائے اُحد کو انتظاری — دُعائے خیر کی امیدواری
زیارت سے شرف انکو عطا کر — کرو ناچار اُن سب کو دُعا کر
یہہ سن فرمان رب العالمین تب — گئے ہین اسطرف سلطان دین تب
وہان سے گھر مین جب آئے ہین مختار — ہوئے آثار تپ کے تب نمودار
اُسی ساعت سے پھر ساعت بساعت — لگا ہونے مرض افزون نہایت
تپ محرق سے وہ پیکر نور — ہوا ہی سخت کاہل اور رنجور
تن گلفام کی حالت عجب تھی — بخار گرم کی شدت عجب تھی
ہوا ہی سروقد حضرت کا سارا — مثال قرص خورشید آشکارا
نہایت تپ تھی وہ محرق و جان سوز — نہ تپ تھی بلکہ تھی برق جہان سوز
رہے اُس تپ سے ہر دم مضطرب ہو — ہر یک پہلو بہ پہلو منقلب ہو
اُسی حالت مین بس بھرتے تھے ہر بار — محمد مصطفی سلطان مختار
ہر یک ساعت منگا پانی خنک تر — یقین ہین مشکون سے تن کرتے تھے سب تر
ولے پانی خنک وہ بے اثر تھا — حرارت پر نہ اُسکے کارگر تھا
تھی حکمت اسمین اس صورت سے مکتوم — کہ حضرت سرور دین شاہ معصوم
تمامی انبیا کے تاج سر تھے — گرامی سب سے اور اعلی بشر تھے
سو اس باعث خدائے جل و شان — خداوند زمین و آسمان نے
موافق آپ کے رتبے کے یکسر — دیا ہی بھیج شدت بس قوی تر

کہتا تبی

کہ تا بس رتبۂ عالی موافق
شکیبائی سے اسکے فیض پاوین
مراتب جنکے عالی قرب مین ہین
ہوئے جو انبیا اور مرسلین سب
ہوئے ہین محنت و سختی سے رنجور
مراتب جنکے ہین سب سے زیادہ
مصیبت جسپہ وارد دمبدم ہے
غرض ظاہر وہ سب محنت کشی ہے
سو اس باعث سے اس محنت مین حضرت
تھے راضی حق تعالیٰ کے رضا پر
وہ محنت اور بیماری عجب تھی
تھی بیدا اتسے سب تن مین حرارت
تھے اس دم گھر مین میمونہ کے مختار
وہان سے آئے گھر مین عائشہ کے
وہ درد اپنا گئین یکبار سب بھول
بھی حضرت کے دگر ازواج طاہر
بھی حضرت فاطمہ خاتون جنت
سو اس ایام مین اس شاہ دین کا
مرض تھا ہر گھڑی افزودگی پر

رہین محنت کشی مین سب سے فائق
بزرگی اپنی اعلا کر دکھاوین
زیادہ دے سبھون کے کرب مین ہین
موافق اپنے رتبے کے یقین سب
یہی ہے رتبۂ عالی کا دستور
مصایب جنکے ہین سب سے زیادہ
جناب حق کا عین اکبر کرم ہے
ولے عین اسمین حاصل سب خوشی ہے
تب محروق کے شدت مین حضرت
تھے وہ صابر اس مصیبت اور بلا پر
مصیبت اور خونخواری عجب تھی
مرض تھا سخت مہلک بے نہایت
امام دو جہان سلطان ابرار
تھا درد اسوقت سر مین عائشہ کے
ہوئی ہین اس قدر خدمت مین مشغول
سبھی خدمت گذاری مین تھین حاضر
بجا لاتی تھین ہر دم رسم خدمت
حبیب حق امام المرسلین کا
تھا صحت کا نشان فرسودگی پر

تب آئے ہیں وہاں صدیق اکبر — نظر حضرت کا کر احوال مضطر

سو رو رو کر گئے ہیں عرض اطہر — کہ اے سردار عالم صاحب عز

نظر یہہ آپ کی آتی ہے حالت — ہے اس حالت سے جان غرق ملالت

اگر فدوی کو ہووے حکم صادر — رہیگا آپ کی خدمت میں حاضر

بجا خدمت کے لا آداب سارے — کرے حاصل سعادت ایسی بارے

کہے حضرت نے تب اے یار جانی — تمھاری صدق ہے سب جانفشانی

یہہ ہے کامی تمھاری صاف نیت — ہے اس نیت سے حاصل اجر خدمت

ولے ازواج طاہر سب ہیں مغموم — اگر ہو جاوین اس خدمت سے محروم

رہیگا داغ حسرت ان پہ مدام — سو اس باعث یہہ خدمت کا بھی کام

کیا ہے ان کے حوالے میں نے یکسر — نہ مخصوص اب کیا کس کو مقرر

یہہ سن صدیق آئے گھر سے باہر — تھا غم حضرت کا دل میں انکے وافر

پھر اس ساعت سے افزون ہر گھڑی اور — مرض دکھلانے اپنا سب لگا طور

تب حارق تن گلفام میں تب — ہوئی ہے سخت ہفت اندام میں تب

تھی بیتابی جگرسوزی سے اسکے — نہایت شعلہ افروزی سے اسکے

جناب حق سے تب جبریل آئے — خدا کا اسطرح پیغام لائے

کہ اے میرے مقرب خاص محبوب — شفا گر آپ کو اس دم ہے مطلوب

تو حضرت کی مکرم یک دعا سے — کرون میں سرور حضرت کو شفا سے

دفع تپ تن سے ہو جاویگی یکبار — نظر صحت کے سب آجاوین آثار

حرارت کی نہ رہویگی نشانی — سلامت خوش رہو با شادمانی

وگر خواہش تماشا ہے یہان کا
تو حضرت کے ہین سارے منتظر اب
کہے حضرت نے جو حکمِ خدا ہے
نہ خواہش ہے جہانکی زندگی اب
غرض اُس روز پھر شاہِ جہانکی
تغیر ہو گئی حالت زیادہ
وُہ حالت دیکھ سب حضرت کی یکبار
ہوئے یکبارگی سارون کے گم ہوش
گئے ہین بھول سب کھانا و پانی
رہے حجرے کے باہر تک کے سارے
تھے غافل اُس گھڑی حضرت جہان سے
یہہ زاری سُن کے آئے ہوش مین تب
کہے تب فاطمہ نے دلکو کر آب
یہہ حالت دیکھ حضرت کی جگر سوز
ہے وارد سب پہ اسدم بیقراری
یہہ سُن پانی منگا حضرت نے منہہ دھو
علی اور فضل کے کاندھے پہ رکھہ ہاتھ
سُو چڑھے منبر پہ تب حمد و ثنا کا
کہے مین اُس گھڑی یا معشر الناس
تفرج سب مکان و لامکان کا
ملائک اور روح انبیا سب
میری اُس بات مین کامل رضا ہے
ہے مطلب عالمِ پایندگی اب
حبیبِ حق امامِ انس و جان کی
ہوئی ہے مرض کی شدت زیادہ
لگے رونے مہاجر اور انصار
گئے ہین سب کے راحت کو فراموش
ہوئی ہے تلخ سب کی زندگانی
لگے فریاد سے رونے وُہ سارے
وے مشغول تھے حق جل و شان سے
کہے روتے یہہ دربیر کون مین سب
ہے سب روتے ہین بس حضرت کے اصحاب
ہے غم سارون کے دلپر شعلہ افروز
سبھی کرتے ہین فریاد اور زاری
گئے نہین ہفت مشکون سے بدن تر
گئے مسجد مین سلطان کرامات
پڑھے خطبہ وہان شکرِ خدا کا
رکھو حق کی رضا کا اسگھڑی پاس

میرے آگے ہوئے جو مرسلین سب — گئے دنیا سے رحلت کر یقین سب
مجھے بھی موت کا پہنچا ہے پیغام — میں رحلت تم سے کرتا ہوں سرانجام
ہے فانی اس جہاں کی زندگانی — سراے آخرت ہے جاودانی
رہو راضی خدا کی سب رضا پر — میں سونپا تم کو اسلام بس خدا پر
میری ہے تم کو اسلام یہہ وصیت — رہو سب متفق رکھ صاف نیت
مہاجر سے رہیں انصار سب مل — رہیں انصار بھی ان سے یکدل
محبت کا طریقہ کب نہ چھوڑو — سبھی یکدل ہو باہم دل کو جوڑو
کرو ہر کام میں مت اضطرابی — شتابی میں ہے ظاہر بس خرابی
خدا کے حکم پر قایم رہو سب — میرے بھی امر میں دایم رہو سب
کرو کوشش ہمیشہ راہ دین پر — میرے اس ملت و شرع مبین پر
میرے اس دین کا رتبہ بس علا ہے — مقرر یہہ یقین راہ خدا ہے
رہے ثابت جو اس دین قوی پر — رہے اسکی ہمیشہ پیروی پر
یقین مقبول وہ ہووے خدا کا — حشر میں مستحق دار البقا کا
میرے جو بعد آوین دین میں سب — سکھاؤ انکو سب ارکان مذہب
نہ دیکھو دیدہ خفت سے ان کو — رکھو بس عزت و حرمت سے ان کو
مہاجر کو ہے لازم بس یہہ ہر بار — رکھیں ثابت رضا جوئی انصار
کہ ہیں انصار سب مشفق تمھارے — کئے نیکی سبھوں نے تم سے بارے
کرو تم بھی نکو کاری انھوں سے — رضا مندی طلب کرنا سبھوں سے
رضامندی ہے انکی سبکو مطلوب — وے ہیں محبوب میں ہوں انکا محبوب

بھی کر انصار کو السلام وصیت ۔ کیئے اتمام خطبہ پڑھ تحیت
بہت اقسام سے ہیں یے روایات ۔ کیا نہیں طول میں نے بس حکایات
غرض حضرت وہاں سے گھر میں آئے ۔ مرض سے خستگی افزود پائے
بلا پھر پاس اہل البیت کو سب ۔ کہے ہوتا ہوں تم سے الوداع اب
چلا ہوں اسگھڑی ہو کر فراقی ۔ قیامت پر رہا ملنا یہہ باقی
یہہ سن کس میں رہی نہیں استقامت ۔ ہوئی رونے سے برپا تب قیامت
بھی حضرت نے سبھو کی خستگی دیکھ ۔ نہایت سر بسر آشفتگی دیکھ
محبت اور عشق الفت سے یکبار ۔ کیئے ہیں چشم کو اپنے گہربار
تھا حضرت فاطمہ پر سخت تر غم ۔ تھے دیدے سیل دریا انکے اسدم
بشارت دولت عقبیٰ کی دیکر ۔ کیئے حضرت نے دلشاد انکا یکسر
بلا پھر اپنے دو لخت جگر کو ۔ دو نو حسنین ان نور البصر کو
لگا چھاتی سے باجوش محبت ۔ کیئے ہیں صبر پر ان کو وصیت
ہو فارغ سے پھر ذکر خدا میں ۔ رہے مشغول امت کی دعا میں
لگے کرنے جناب حق میں زاری ۔ بدل امت کے حق سے خاکساری
سو دیکھ حضرت کو اسدم غم سے شاغل ۔ ہوئے ہیں اسگھڑی جبریل نازل
کہے حق نے کہا حضرت کو پیغام ۔ کہ اے محبوب میرے رحمت عام
کہو امت کا غم کیوں اس قدر ہے ۔ سبھوں پر فضل میرا سر بسر ہے
تمہارے جو ہیں امت کے جفاکیش ۔ اگر مرنے سے یکسال اپنے وہ پیش
کریں توبہ گناہوں سے وے یکسر ۔ تو بخشوں سب گنہ ان کے مقرر

LIBRARY
Anjuman Taraqqi

کروںگا اُن کوں داخل جنتوں میں
یہہ سُن اُس حامیِ جن و بشر نے
کہے جبریل سے یکسال گریش
تو پھر شیطان سے اُنکو خطر ہے
بچا تو ہووے احوال اُنکا کس طور
یہہ سُن جبریل پھر پیغام لائے
کہے حضرت نے ہے یک ماہ بھی طول
پھر آئے لیکے اک ہفتے کا پیغام
اگر ہفتے ہیں وے ہوویں گنہگار
یہہ سُن جبریل پھر پیغام لائے
کہ گر مرنے سے بس یکروز ہے بیچ
تو توبہ اُنکی وہ مقبول تر ہے
کہے حضرت نے گر یک روز آگے
کریں توبہ کے بس کرنے میں تاخیر
کہا پھر حق نے تک ساعت اجل سے
تو میں اُنکے سب عصیاں کرکے زائل
کہے حضرت نے یکساعت اگر وہ
تو ہوگی کس طرح اُنکی رہائی
سو اِسمیں باعث ہیں ہے مجھکو کچھ چین

کروں معمور ساری نعمتوں میں
مکرم شافعِ روزِ حشر نے
کریں توبہ گنہگاران دلریش
تمامی امر میں ہردم ضرر ہے
مجھے ہے کام میں اُنکے بہت غور
سُخن یک ماہ کا اگر سنائے
ہے اُنکی عاقبت میں خوف معقول
کہے حضرت نے دل ہے اُس سے ناکام
مجھے اُن کا خطر ہے سخت ہر بار
یہہ مژدہ لے کے حضرت کوں سنائے
کریں توبہ اجل سے کرکے اندیش
نہ اُن کوں اُس گنہ سے کچھ خطر ہے
نہ فرصت پاویں وے اپنے گنہ سے
تو ہوں اِس بات سے میں غرق تشویر
کریں آگے وے توبہ بدعمل سے
کروں جنت میں اُن ساروں کو داخل
کریں آگے نہ توبہ حق سے ڈر وہ
مجھے ہے خوف اُسمیں یا الٰہی
مِرے اِس غم سے اُنکے تن میں ضعف ہیں

ہوئے ہیں اس گھڑی جبریل حاضر — کہے حضرت سے تب ای شاہ فاخر
کہا ہے حق نے اس صورت سے اسلام — نہ رکھو مت اپنے دل میں یک ذرہ غم
اگر امت تمھاری ہووے عاصی — کرے گر عمر مصروف معاصی
نہ توبہ کی اگر پاویں وو توفیق — مریں گر حالت عصیان میں تحقیق
سو میں تیری اسی الفت کے باعث — یقین اس مثل اور رغبت سے باعث
عفو کر ان کے سب یکبار عصیان — دکھاؤں سب کو جنت کا گلستان
نہ رکھ تشویش تو اب دل میں یکدم — تیرے دل کا یہہ دھویا میں سب غم
ہوئے حضرت اس دم شاد خاطر — ہوا ہے غم سے بس آزاد خاطر
روایت اس طرح سے یہہ دگر ہے — حدیث راویان معتبر ہے
کہ حضرت نے کہے جبریل سے تب — کہ ای دربار اعلی کے مقرب
میری ہیں حق سے اسلام تین حاجت — کرو خوشنود لا کر اب اجازت
ہے پہلی اس طرح حاجت تو اول — کہ حق مجھ کو کرم سے اپنے ظاہر
کرے شافع میری امت کا سب عام — کہ تا ان کو نہ رہوے کس سے پھر کام
شفاعت سے میں اپنے سب گنہگار — چھترا جنت میں جاؤں لیکے یکبار
دگر ہے حق تعالی سے یہہ پیغام — کہ میرے بعد حق امت کو اتمام
رکھے محفوظ سارے شور و شر سے — امان بخشے سدا اپنے قہر سے
گنہ کی شامتوں سے کرکے مغضوب — نہ دنیا میں کرے کب انکو منکوب
نہ دیکھیں کچھ عذاب آسمانی — گرفتاری نہ پاویں ناگہانی
سیوم میں اس طرح سے ہے مطالب — کہ ہر ہفتے میں مجھ کو دو مراتب

عمل نامے دکھاویں سب کے یکسر
دکھاویں سب جو ہووے خیر یا شر

عمل گر نیک ہووے اُن کا سارا
کروں شکرِ الٰہی آشکارا

و یا دیکھوں کسی کا بد عمل سب
دعا سے بس کروں اسکی مدد تب

کہ تا میری دعا حق کر کے منظور
کرے نامے سے اُس کے وہ عمل دور

رہیں خالی گنہ سے سب کے اعمال
بچیں قہرِ الٰہی سے وہ ہر حال

قیامت میں نہ پاویں کچھ اذیت
نہ واقع اُن پہ ہووے کچھ مصیبت

لجا جبریل نے پیغام یکبار
کہے ہیں جا جنابِ حق میں اظہار

یہ سن حق نے نبی کے تین مسئول
کیا ہے اپنی بس رحمت سے مقبول

خوشی کی یہ خبر جبریل لائے
قبولیت کا لا مژدہ سنائے

ہوئے حضرت نہایت شاد و مسرور
ہوئی تشویش لگنے دل سے سب دور

تب عزرائیل حکمِ حق سے ناگاہ
ملک اسّی ہزار اپنے لے ہمراہ

بعین اسپانِ ابلق پر ہو اسوار
جواہر سے مکلل ہو کے یکبار

فلک سے آئے بیچ اسدم زمین پر
اُتر اسپانِ ابلق سے مقرر

درِ دولت پہ آ تعظیم سے تب
کیے رخصت طلب تکریم سے تب

ملی پروانگی تب ہو کے داخل
کہے تسلیم کر ای شاہِ کامل

ہوا حکمِ الٰہی مجھکو اِس طور
کہ جا خدمت میں حضرت کے تو فی الفور

رضا گر دیویں تجھکو آپ اسدم
ادب سے قبض کر روحِ مکرم

نہ دیویں گر اجازت تجھکو مختار
خلافِ حکم مت کر کام زنہار

نہ کر اس باب میں ہرگز شتابی
تجھے حاصل ہے اِسمیں بہرہ یابی

سوائے آپ کے کس سے رضا کا
ہوا ہین حکم کب مجھ کو خدا کا

مگر ہین خاص حضرت رب کے محبوب
سو اس باعث رضا مندی ہے مطلوب

یہہ سن تقریر عزرائیل کی تب
کہے حضرت نے اے حق کے مقرب

ہین راضی حق کے ہون اسدم رضا پر
یہہ حاضر روح ہے حکم خدا پر

ولیکن اب کرو اسدم صبوری
ذرا تاخیر ہے مجھ کو ضروری

جناب حق سے تا جبریل آوین
بشارت کی خبر مجھ کو سناوین

اسے دیکھا ہے تم نے کس مکان پر
کہان چھوڑا ہے تمنے آسمان پر

سن عزرائیل نے حضرت سے یہہ بات
کئے تب عرض اے شاہ کمالات

کہ دیکھا مین نے اب چرخ برین پر
کھڑے تھے آسمان اولین پر

فرشتے ان سے تھے سب گفتگو مین
تھے حضرت کے خبر کی جستجو مین

سخن یہہ کرکے عزرائیل یکبار
رہے خاموش ہو کر تب ادب وار

پھر اسماعیل نامے یک فلک پر
ملک سردار تھا سارے ملک پر

ملائک لاکھ تابع اسکے تھے سب
تھے سارے وے ملک بیشک مقرب

تھے اسماعیل کے تابع وے سارے
کیا تھا حق نے بھی ہر یک کو بارے

ملائک لاکھ کا حاکم مقرر
اسی صورت سے سب حاکم تھے یکسر

اسیدم ان سبھون کو بس خدا نے
کیا ہے حکم یون رب العلا نے

کہ اترو یک گھڑی سارے زمین پر
سو جاکر باب ختم المرسلین پر

رہو قایم اسی ساعت ادب سے
بلواس سرور عالی نسب سے

عبادت کے بجا لا سب مراسم
پھر اس روح نبی کو با مکارم

کہو آئے ہیں استقبال کو ہم
یہہ سن سارے ملائک ہوگئے تیار
طبق لے ہاتھ مین پھر نور کے سب
یہہ سب سامان رحلت کا عجب تھا
ولے جبریل کی تھی انتظاری
اسی دم بارگاہِ حق سے جبریل
کہے حضرت نے اُن سے کیا خبر ہے
کہے جبریل نے یہہ ہے بشارت
جہنم کے کئے ہین بند در سب
ہوئے ہین حلہ پوش اب حور و غلمان
رسولون کے بھی سب ارواح بچھینہ
کہے جبریل سے تب شاہِ دین نے
کہ مجھ کو اِس خبر سے کچھ نہین کام
کہے جبریل نے حق کی طرف سے
کہا ہے حق نے اے عالی فضایل
تمامی انبیا پر نہین ہے جایز
کہ جبتک آپ لے اُمت کو سارے
لے اُمت آپ آگے سب سے جاوین
کہے حضرت نے اُس سے خوش خبر اور

چلو اب انتظاری بس ہے ہردم
اُسی دم ابلقون پر ہو کے اسوار
درِ دولت پہ آ حاضر ہوئے تب
ملائک کا ہجوم اِس طور سب تھا
تھی باقی اُنکی بس آنیکی باری
ہوئے خدمت مین آ حاضر بہ تعجیل
بشارت اب سناؤ کیا تشریح
کہ حکم حق سے اِس دم آشکارہ
کھلے ہین باب جنت سر بسر سب
ہے سب آراستہ جنت کا سامان
قدم بوسی کے ہیں سب آرزومند
حبیبِ خالق جان آفرین نے
خوشی کا اب کہو کیا لائے پیغام
یہہ ہے پیغام بس عزو شرف سے
دخولِ جنت و سیرِ منازل
کہ ہووے کوئی اِس دولت سے قایل
نہووین داخلِ فردوس بارے
پھر اسکے بعد سب جنت کو پاوین
زیادہ کچھ سناؤ سر بسر اور

کہے جبریل نے دیگر بشارت
کہ حق نے آپ کو ای شاہ کونین
عطا رحمت سے کر اب ملک محمود
شفاعت کی اجازت دیکے یکبار
یقین کس بات کا اب خوف و ڈر نہ
یہہ سن اُمّت کی تب بہبود حضرت
پھر عزرائیل کی جانب نظر کر
تب آئی رو برو حالت نزع کی
پھر حضرت نے مبارک کھول کر لب
اُٹھا مسواک کر اپنا دہن صاف
تبسم کر اُٹھا دست شہادت
گئے ہین چھوڑ تب دُنیائے فانی
کیا جب روح نے تن سے جُدائی
معطر دیکھ گھر خوشبو سے ناگاہ
لگے رونے کو اہل البیت یکسر
عجب عالم تھا فریاد و فغان کا
سب اہل البیت پر تھی بیقراری
بتول اُسدم لگے حسرت سے رونے
کہ ای بابا مجھے دُنیا مین اب چھوڑ

طرب انگیز تھی یہہ آشکارہ
شفیع انس و جان سلطان دارین
کہا محشر مین حضرت ہووین خوشنود
کیا سب کام مین حضرت کو مختار
خوشی حضرت کی منظور نظر تھی
ہوئے ہین اُسگھڑی خوشنود حضرت
دئے ہین قبض کا تب حکم یکسر
ہوئی موجود سب صورت نزع کی
کہے ہین الوداع ای اہل بیت اب
کھلے دانت مثل برق شفاف
کئے ہین پانون لمبے باعنایت
گئے ہین سیر ملک جاودانی
مہک خوشبو کی اُسدم تن سے آئی
ہوئے رحلت سے سب حضرت کے آگاہ
ہوا برپا تمامی شور محشر
عجب عالم تھا حسرت کے نشان کا
سبھی کرتے تھے بس فریاد و زاری
نہایت سخت تر شدت سے رونے
گئے کیون رشتۂ اُمید کو توڑ

نہ یاد آیا جب اس دم فاطمہ کا — گئے کیوں بھول سب غم فاطمہ کا
کہو جبریل کس کے پاس آویں — فلک کی آخبر کس کو سناویں
ہوئے غائب نظر سے مہر انور — نبوت کا ہوا تاریک اب گھر
الٰہی فاطمہؑ کی روح یکسر — ہلا در حشر بار روح پیمبر
شفاعت سے نکر حضرت کے محروم — عنایت کر بقائے شاہِ معصوم
کہے ہیں عائشہ رضی نے آہ صد آہ — ہوا برباد تختِ لی مع اللہ
ہوئے غائب جہاں سے سرورِ دین — امامِ ہر دو عالم رہبرِ دین
فقیروں کو دیا جس نے شاہی — کیا اوروں کی ہر دم خیر خواہی
سدا رکھا اپنا درویشی سے خوشدل — قناعت سے رہے ہیں آپ بسمل
دریغا وہ کہاں ہیں صاحب تاج — فلک پر حق نے بخشا جن کو معراج
دریغا وہ سرو سالارِ امت — کہاں ہیں حامی و غمخوارِ امت
سدا امت کے غم سے چھوڑ راحت — گئے نہیں ایکشب خوش استراحت
دریغا وہ کہاں ختمِ رسل ہیں — چراغ بحر و بر ہادی کل ہیں
جو راہِ حق میں بس ثابت قدم تھے — رضا جوئی میں حق کے دم بدم تھے
دریغا وہ کہاں ہیں گوہرِ جود — ہوا جنھ سے ظلامِ کفر مفقود
کھلے جنھ کے سبب رحمت کے ابواب — ہوئے تاباں مساجد اور محراب
دریغا وہ کہاں ہیں شاہ غازی — نبوت جنھ سے پائی سرفرازی
ہوا معمور جنھ سے کشورِ دین — ہوا منصور جنھ سے لشکرِ دین
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز — رسولِ ہاشمی سلطانِ حجاز

اِشارہ جبھہ کے دیکھہ انگلی کا یکسر
ہوا جب شق فلک پر بدر انور

تھے اصحاب نبی مسجد مین حاضر
پریشان حال اور مغموم خاطر

سُن اہل البیت کی اُسدم فغان سب
یہہ واویلاہ کا سُنکر بیان سب

گئے معلوم رحلت شاہِ دین کی
امام الانبیا والمرسلین کی

سراسیمہ ہوئے یکبار سارے
سبھی حجرے کے پاس آئے ہین بارے

گرے بعضے زمین پر ہوکے بیہوش
تکلم سے رہے ساقط و خاموش

ہوا تھا حضرت عثمان کا یہہ حال
کہ تھے جیون نقش قالین سربسر لال

ہوئے سودائی بعضے یا وہ گو بخت
جنون غالب ہوا تھا اُنپہ یک لخت

عمر رضی نے اُسدم کیا زور
سونتگی سیف لے کرتے تھے یہہ شور

کہ جو مجھہ سے کہے حضرت ہوئے فوت
دکھاؤن اُسکو اِس تلوار سے موت

نہین حضرتکا جب قالب ہے بے روح
ہوا جب باب بیہوشی یہہ مفتوح

نبی ہین وہ ہوویں فوت ہرگز
نبی کا فوت ہونا کب ہے جایز

عمر کی سُن یہہ بات اصحاب سارے
لگی آنے شبہہ مین سخت بارے

ہوا تھا یک عجب عالم وہان کا
تھا ہر ذی روح گویا بے نشان کا

نبی کے پاس تب آئے ہین صدیق رض
کرین تا حالتِ رحلت کو تحقیق

ردا حضرت کے کر چہرے سے تب دور
نظر سے دیکھہ اُسدم حسن پُر نور

لئے بوسے ادب سے تب جبین پر
گل رخسار رشکِ یاسمین پر

معطر تھا بدن حضرت کا اُسدم
نہین خوشبو مین تھا او سے کچھہ کم

گئے مُہر نبوت پر نظر تب
تھی گم مُہرِ نبوت سربسر تب

ہوا تحقیق اُنکے دِل مین اِسدم | کہ رحلت کر چکے سلطانِ عالم
سو روتے آئے اُسدم گھر سے باہر | ہوئے اصحاب سب گرد اُنکے حاضر
کہے سب سے ہوئے ہین فوت حضرت | نہین شک اُسمین پائے موت حضرت
عمر سے پھر لگے کہنے کو اِس طور | کرو تم آیت قرآن مین اب غور
لکھی ہی میّت کی جو یہہ آیت | یہہ آیت رہنما ہی باہدایت
ہوئے جو انبیا اور مرسلین سب | ہوئے ہین فوت دُنیا سے یقین سب
مگر ذاتِ الٰہی کو بقا ہی | سوا یہہ اُسکے سب عالم فنا ہی
محمد مصطفیٰ بھی یک بشر ہین | اِسی عالم مین داخل سربسر ہین
سو حضرت اِسگھری دار الفنا سے | ہوئے واصل یقین مُلکِ بقا سے
ہی حکمِ کُلّ نفسٍ اُنپہ جاری | رضائے حق مین ہی بے اختیاری
یہہ سُن فاروق کا قائم ہوا ہوش | ہوئی تھی اُن سے یہہ آیت فراموش

قال اللہ تعالیٰ وما محمدٌ الّا رسولٌ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم وقال اللہ تعالیٰ انک میتٌ وانہم میتون

یہہ سُن اُسدم صحابون نے یقین سب | کہے انّا الیہ راجعون تب
غرض حضرت کا یہہ ماتم عجب ہی | یہہ بیتابی کا سب عالم عجب ہی
کرے عقل و خرد کو گم اگر یہہ | کرے مجنون سب کو سربسر یہہ
عجب کیا ہی یہہ ماتم ہی خرد سوز | ہی بیشک درجہان سودائی آموز
سو اِس باعث تھے سب اصحاب بیتاب | مہیا تھا یہہ بیتابی کا اسباب
پھر اُسدم غیب سے آواز نادر | پڑا ہی گوش مین آ سب کے ظاہر

کہ ای غمناک اہل البیت سارے
کرے رحمت الٰہی سب پہ بارے

سبھون پر حکم جاری ہے فنا کا
نہین چارہ ہے کچھ دفع قضا کا

رہو راضی خدا کی سب رضا پر
رہو صابر و شاکر سب قضا پر

نہ یہہ ہنگام فریاد و فغان ہے
یہہ وقت چارہ سازی خوش عیان ہے

صبوری سے دلون کو دیجے تسکین
کرو سب فکر تجہیز اور تکفین

پڑا جب سب کے یہہ آواز در گوش
رہے فریاد سے سب ہو کے خاموش

نہ ہو اس دولت سرمد سے معزول
ہوئے حضرت کی تیاری مین مشغول

علی ہوئے کمر خدمت کی محکم
مہیا غسل کا کر ساز اُس دم

اُسی دم پیکر سلطان دین کو
مبارک عنصر ماہ یقین کو

اُٹھا آداب سے مغسل مین لائے
ادب سے تخت پر لا کر سلائے

تھے ساتھ اُنکے اُسامہ اور عباس
بھی فضل و قثم تھے شغل مین دو پاس

سوا اُنکے نہین تھا کوئی حاضر
کئے ہین بند در کر سب کو باہر

لگے پھر غسل دینے شاہ دین کو
امام الانبیا ماہ یقین کو

ہر یکدم غیب سے آتی تھی آواز
کہ ای ممتاز غسالان جان باز

یہہ لبس ہے جسم حضرت کا گرامی
وجود پاک ہے حضرت کا نامی

اِسے تعظیم اور توقیر کے ساتھ
کرو طاہر ادب سے سب لگا ہاتھ

مُدارے کی یہہ ساعت سر بسر ہے
سعادت کا نمود اُسمین اثر ہے

یہہ سُن ہر بار آواز حزین سب
یقین ہوتے تھے رو رو کر غمین سب

بھی جسدم قصد سب کرتے تھے ظاہر
کہ حضرت کا مبارک جسم طاہر

پھرا پہلو سے ہر نوبت بہ پہلو
اُسیدم غیب سے ہوتے تھے ہر بار
اِشارے پر یقین پھرتے تھے حضرت
مددگاری ہر یکساعت یہہ نادر
بھی حضرت کا مُبارک جسم پُرنور
نکلتی تھی عجب خوشبو بدن تے
غرض وے تین نوبت غسل بکر
پھر حضرت کے مُبارک جسم کو تب
عبیر و مشک اور کافور دیکر
سبھی آئے ہین تب حجرے سے باہر
ملائک پڑھ نماز اوّل سدھارے
کہے ہین تب علیؑ نے سب سے اس طور
جنازے پر نبیؐ کے باکرامت
مُقرر بے جماعت ہر زن و مرد
یقین حضرت امامِ دو جہان ہین
حیات اور موت مین ہین نت برابر
نہ کوئی اُس پیشوا کا پیشوا ہے
یہہ سُن ہر فرد نے تب باسعادت
اِسی صورت سے پڑھ ہر ایک نے تب

کرین پانی سے سب طاہر ہر یکسو
مددگاری کے ظاہر تر سب آثار
یہہ ظاہر غیب کی بس تھی اعانت
عجب تھا معجزہ اُس تن کا ظاہر
تھا عطر و مشک کی خوشبو سے معمور
مہک ہوتی تھی ظاہر پاک تن سے
بجا رسمِ ادب لائے مقرر
اُٹھا اُسدم کفن مین لائے ہین سب
کئے ہین پاک تن معمور یکسر
ملائک سب ہوئے ہین آکے حاضر
ملے ہین بعد زان اصحاب سارے
وصیت ہے نبی کی بس یہہ فی الفور
نہ جایز ہے کرے کوئی امامت
پڑھین تنہا نماز اِسدم ہر یک فرد
مُقرر پیشوائے اِنس و جان ہین
سبھون کے پیشوا ہین وہ مُقرر
یہان حکمِ امامت ناروا ہے
پڑھی اُسدم نمازِ بے جماعت
ادا تکبیر کر فارغ ہوئے سب

پڑھا

نہ چرچا پھر وہان کس بات کا تھا ۔ پڑا غل سر بسر صلوات کا تھا
پھر اکر عورتون نے بھی اسی طور ۔ بجا رسم جنازہ لائین فی الفور
پھر الڑکون نے اُن بعد از پڑھے ہین ۔ اسی صورت سے سب فارغ ہوئے ہین
جہان رحلت کئے محبوب رب نے ۔ حبیب کبریا عالی نسب نے
وہ کر مخصوص جائے دفن یکبار ۔ کئے ہین لحد پُر نور اسمین تیار
ردا تھی ایک مخمل کی نوادر ۔ بچھائے قبر مین تب لا کے ظاہر
عجب پُر نور تھا مخمل کا وہ فرش ۔ سلائے جس پہ لا کر گوہر عرش
ردا حضرت کی تھی وہ بس گرامی ۔ ہوا ہے لحد مین فرش اسکا نامی
وصیت تھی پیمبر کی یہہ سب کو ۔ سلاوین فرش پر محبوب رب کو
لکھا بعضون نے قبل از دفن جاہر ۔ نکالے ہین لحد سے فرش باہر
ولے سابق روایت ہے وہ محکم ۔ اصح مشہور ہے واللہ اعلم
کئے ہین خشت سے پھر لحد کو بند ۔ ہوئے ہین لحد کے نہ خشت پیوند
نبی کی قبر مین اُترے تھے اقربا ۔ علی فضل و قثم عباس یہہ سب
علی اُترے لحد مین سب سے اوّل ۔ بھی نکلے بعد سب کے قثم اکمل
قثم عباس کے لڑکے ہین مشہور ۔ روایت ہے یہہ نامی ان سے مذکور
کہ مین نے جب کیا یہہ قصد ظاہر ۔ کہ نکلون تربت عالی سے باہر
سو دیکھا چہرۂ انور کو یکبار ۔ تو جنبش لب کی ہوتی تھی نمودار
یقین جنبش ہین السلام دیکھ کر لب ۔ کیا ہون گوش مین نزدیک تربت
مبارک لب سے یہہ آتی تھی آواز ۔ کہ یارب اُمتی با حشمت و ناز
محبت تھی عجب اُمت کی کامل ۔ کہ حضرت شاہ دین جہر منازل

نہ بھولے اپنے اُمت کو وہ زنہار
طفولیت مین تھے جب عہد مین تب
لحد مین بھی یہی تھا ذکر نامی
غرض جب شاہِ دین کو کر کے مدفون
کیا ہے غم نے السّلام استقامت
ہوئی ہے سب کے دل کو بیقراری
ہوا تھا عائشہ کا سینہ صد چاک
کہ یارب وہ کہان ہین سرورِ دین
کہان مجھ کو گئے ہین چھوڑ السّلام
تھے جس در کے سدا جبریل دربان
زیادہ غم تھا سب سے فاطمہ کو
یتیمی دیکھ کر حسنین کی وہ
سدا روتی تھین ہو کر غم سے بیتاب
جدائی سے پدر کے ہو کے مضطر
نہ غافل ہو رہین اس غم سے وہ کب
بھی ازواجِ مطہر سر بسر سب
صحابون مین بھی قایم یک حشر تھا
دے خالی دیکھ سب مسجد و محراب
گئی اس غم سے حضرت کے ہو ناکام

عجب تھے خیر خواہی کے یہہ آثار
ہمیشہ اُمتی کہتے تھے یارب
تھی اُمت آپ کو سب سے گرامی
پھرے ہین جس گھڑی اصحاب محزون
مدینہ ہو گیا رشکِ قیامت
ہوا در تھی ہر یک کی آہ و زاری
یہی کہتی تھین ہو کر سخت غمناک
سعلی آفتابِ اوجِ تمکین
یہہ رشتہ وصل کا سب توڑ السّلام
ہوا ہے آج وہ گھر سخت ویران
بتولِ پاک زہرا رشکِ مہ کو
غریبی دیکھ نور العین کی وہ
ہوئے تھے اُنکے دیدے چشمۂ آب
رہے دنیا مین پھر شش ماہ اکثر
تبسم سے نہ کھولے غنچۂ لب
سدا پیتی تھین بس خونِ جگر سب
ہر یک دل مین مصیبت کو گذر تھا
ہر یک کی آنکھ سے جاری تھا خوناب
گئے دنیا سے پیکر موت کا جام

رہے بیمار بعضے ہو کے دایم ہمیشہ غم ہی تھا ان کا ملازم
کیا بعضوں کا گم اس غم نے بس ہوش رہے دیوانگی سے ہو ہم آغوش
بھی بعضوں نے اٹھا داغ جدائی کئے ہیں ترک سب سے آشنائی
مدینے سے گئے ہیں خانمان چھوڑ مہاجر بس ہوئے اپنا مکان چھوڑ
بھی عبد اللہ بن زید نکوکار دعا تھی جنھ کی بس مقبول جبار
انھوں نے اس فراق مصطفیٰ کا نہ لائے تاب اس درد و بلا کا
دعا حق سے کئے ہیں یا الٰہی نبی سے تھی جہان مین روشنائی
لقائے مصطفیٰ سے دل تھا معمور میرے اس دیدۂ بینا کو تھا نور
ہوا وہ نور بس آنکھوں سے غائب مدینے مین اندھیرا ہے عجائب
مجھے آنکھوں سے اپنے اب نہیں کام مین چہرہ کسکا دیکھوں اس سے مادام
لجا آنکھیں و مجھ کو بے بصر کر مجھے اس فکر سے آزاد تر کر
دعا انکی کیا تب حق نے منظور ہوئیں آنکھیں اسیدم انکی بے نور
رہے غمناک وہ بس اسقدر ہو فراق مصطفیٰ میں بے بصر ہو
بھی حضرت کے وہ خادم پاک جوہر بلال باوفا منظور داور
وہ حضرت کے ہوا اس فرقت سے بیتاب نظر بے نور کر مسجد و محراب
مثال حلقۂ خاتم مدینہ ہے بے رونق نظر کر بے نگینہ
وہاں رہنے سے ہو بیتاب اسدم گئے با دیدۂ پرآب اسدم
سو آخر جا کے پہنچے جانب شام رہے اس غم سے ہو کر سخت ناکام
وہاں یکشب نہایت کرکے زاری زمین پر سو رہے با خاکساری

تب آئے خواب میں سلطان عالم ۔ رسول حق امام جن و آدم
سو حضرت نے طرف انکے نظر کر ۔ کہے ہیں ای بلال پاک جوہر
میرے تو قرب کو یکبارگی بھول ۔ زیارت سے ہوا کیوں سخت معزول
زیارت سے میرے مہجور مت ہو ۔ جوار و قرب سے اب دور مت ہو
میرے روضے میں آ اس گھر شتابی ۔ نہ کر ماتم سے اب دل کی خرابی
کہہ سن اس دم بلال نیک کردار ۔ ہوئے ہیں کھول دیدے اپنے بیدار
مدینے کی طرف تب ہو گئے مائل ۔ گئے ہیں اس گھڑی قطع منازل
سو آ روضے میں حضرت کے شتابی ۔ کئے حاصل مقام بہرہ یابی
غبار غم کو دھو خون جگر سے ۔ کئے سیلاب جاری چشم تر سے
نماز ظہر کی جب آئی ساعت ۔ تب اصحاب نبی سب اہل طاعت
ہوئے ہیں ملتجی از صدق جان سب ۔ اکہ تا انکے سنیں لب سے اذان سب
اسی ساعت بلال نیک کردار ۔ مکرم فدوی سلطان مختار
لگے کہنے کو ای اصحاب معصوم ۔ ندیم فرقت سالار معصوم
میں ہوں حضرت کے غم سے سخت بیتاب ۔ اذان کہنے کی اب طاقت ہے نایاب
ولے حضار سب مشتاق تر تھے ۔ اذان سننے کے عاشق سر بسر تھے
غرض شوق انکا دیکھ اس طور غالب ۔ بلال پاک باطن با مطالب
اذان کا قصد کر با دیدۂ تر ۔ اکا اک بول اٹھے اللہ اکبر
محمد کا جب آیا نام اکرام ۔ اشارت کر طرف روضے کے اس دم
گرے ہیں خاک پر تب ہو گئے بیہوش ۔ گئے ہیں عقل کو اس دم فراموش

سُن آواں اصحاب یکبار ہوئے گریاں حضرت کا دِل افگار
نکل کر آئی سب اپنے گھر سے لگے رونے کو تب سوزِ جگر سے
زن و فرزند بھی باکرہ سب لگے رستے میں رونے آہ و ہاں تب
سُن آواں ازواج طاہر بھی بیتابی سے نکلے گھر سے باہر
گویا دِن تھا فوتِ مصطفیٰ کا قیامت یا مصیبت یا عزا کا
رہی نہیں سو میں تاب و طاقت ہوئی تھی تازہ تر زخمِ فراقت
لگے رو رو سُدم آہ کر کر نہایت سخت واویلاہ کر کر
کہ ہیہات کہاں ہیں ختمِ مرسل امام دو جہاں سلطان اکمل
دریغا لبر یہ ہے یہہ خالی مدینے کے کہاں غائب ہیں والی
دریغا وہ کہاں ہیں ماہ پُرنور تھی جنھ سے مسجد و محراب معمور
دریغا وہ کہاں ہیں سرورِ دین پڑا ہے کیوں یہہ بے سر لشکرِ دین
دریغا وہ کہاں ہیں شاہِ اعجاز نبوت کی تھی ہے مسندِ ناز
دریغا وہ کہاں ہیں شاہ لولاک پکڑتا جنھ کی تھا جبریل فتراک
دریغا وہ کہاں ہیں شاہ شاہان ملایک تھے فلک کے جنھ کے درباں
دریغا ملکِ ماتم یہہ مدینہ تھی حلقہ پڑا ہے بے نگینہ
دریغا ماہِ لم نور انجم ہوا ہے حلقۂ اصحاب سے گم
دریغا وہ کہاں بدرِ علا ہے جمالِ باکمالِ مصطفیٰ ہے
دریغا دیدۂ اصحاب کا نور رہا ہے کس ٹھکانے ہو گئے مستور
غرض عالم اُسی دن اب حشر تھا گھر اماتم میں روتا ہر بشر تھا

بلال آخر ہوا اُس ہستی سے ہشیار — سبھون کے دیکھ تب گھر بار
لگے کہنے کو ای اصحاب مغموم — گرفتار رے فراقِ معصوم
نبی کے غم مین جو انکھون سے یکسر — کریگا چہرۂ اشک کو تر
نہ اسکو حشر مین دوزخ سے ڈر ہے — حرام آگ اُسپہ سر بسر ہے
جہان تک ہو سکے اب اشکباری — غنیمت ہے کرو غم مین زاری
یہہ کہہ فرقت سے ہو حضرت کے ناکام — گئے ہین کرکے رحلت جانب شام
غرض ہر سال وہ آتے تھے یکبار — سو روضہ دیکھتے کا پُر انوار
روان کرتے سیل با خونِ جگر تب — زمین روضے کی کرتے تھے تر سب
وہ رونا دیکھ انکا سارے اصحاب — نہایت سخت روتے تھے بیتاب
اُسی غم مین بلال پاک آخر — گئے دُنیا سے رحلت کرکے ظاہر
غرض حضرت کا یہہ غم بس عجب ہے — یہہ رونا تو توسل رب ہے
عزیزو بس رونا ہے غنیمت — گنہ ہر بار دھوؤ غنیمت
کرو اس غم مین رو رو چشم کو تر — خلاصی تا ملے در روز محشر
کہان کس مین ہے تاب ای اہل توقیر — کرے نوکِ قلم سے غم یہہ تحریر
علی اس باب مین معذور تر ہے — یہہ ماتم دیکھ خون اُسکا جگر ہے
سو رکھہ اب خامۂ دلسوز سے ہات — خدا سے مانگنا اب یہہ حاجات
الٰہی کر میری عالی یہہ قسمت — نبی کی جا کرون ہر دم زیارت
غبار غم سبھی اُس غم سے دھو کر — رہون قربان اُس روضے پہ ہو کر
علی کے دلمین بس یہہ ہی ہے اُمید — تو بر لا اُسکی یہ اُمید جاوید

سوا اُسکے نہین کچھ آرزو ہے | محبت کی بھری سب دلمین بو ہے
محبت پر کرون نامے کو آخر | پڑھون صلوات نامی اور طاہر
بروح آفتاب ارض و افلاک | محمد مصطفیٰ سلطان لولاک

پڑھو اے حاضرو صلوات آخر
بروح سرورِ باطن و ظاہر

## خاتمہ

کرون شکرِ الٰہی کس زبان سے | ادا ہووے سپاس اُسکا کہان سے
کہ جس نے دے مجھے توفیق یکبار | عطا کر قوت ترتیب اشعار
کیا ہے ناظم اِس سلک گہر کا | ثناخوان بادشاہ بحر و بر کا
کرم سے اُسکے یہہ ذکرِ گرامی | عجب خوبی سے پایا انصرامی
محض اسکی عنایت تھی یہہ نادر | یقین تھا کام یہہ دشوار ظاہر
لیاقت تھی سخن کی صرف معدوم | نہ شیوہ تھا سخن کا مجھ کو معلوم
غرض اسکے کرم سے سرسبز یہہ | ہُوا تیار نامہ پُر قدر یہہ
نہ نامہ بلکہ یہہ گلزار دین ہے | گرامی ذکر ختم المرسلین ہے
عجب گلشن ہے یہہ مدح و ثنا کا | گلستان ہے یہہ مدحِ مصطفیٰ کا
نئی ہے طرز اور سامان نیا ہے | نوادر قیل و قال اسمین بھرا ہے
عجب عالم ہے اسکی کیفیت کا | بیان حضرت کے ہے محبوبیت کا
ہر یک جا ہے نوادر جلوۂ نور | لطیفہ ہے ہر یک خوبی سے معمور

جمع کر معجزات باہرہ سب ۔ نبوت کے دلایل قاہرہ سب
بیان مولود کا بھی لا گرامی ۔ بھی لکھہ رحلت کا سب احوال نامی
شمایل اور فضایل کرکے منظوم ۔ کیا بارہ مجالس سب یہہ مرقوم
دے مصباح المجالس نام اسکو ۔ کیا باشوق دل اتمام اسکو
غرض جسدم ہوا گلشن یہہ تیار ۔ عجب گلزار مدح شاہ ابرار
یہہ چاہا مین نے تب تاریخ کر غور ۔ لکھون اس خاتمے مین لاکے فی الفور

سو یہہ تاریخ خوش دل نے کہی ہے
کہ احسن روضۂ مدح نبی ہے

## خاتمہ ۱۲

نوادر دیکھہ یہہ تاریخ ظاہر ۔ ہوا ہون بس نہایت شاد خاطر
عجب مدح نبی ہے یہہ گرامی ۔ لکھا اخلاص دل سے یہہ تمامی
نہین رکھتا ہون کس سے چشم انعام ۔ نہین ہے نامداری سے بھی کچھہ کام
نہ خواہش ہے مجھے کس سے زر و مال ۔ نہ مطلب مجھکو ہے جاگیر اور شال
لکھا اخلاص دل سے مین نے یہہ سب ۔ ہے خوشنودی نبی کی خاص مطلب
خدا واقف میرے اخلاص سے ہے ۔ محبت اور خلوص خاص سے ہے
غرض مین اسکے یہہ چہتا ہون ہر دم ۔ کہ حضرت مصطفی سلطان عالم
کرین دنیا مین عاصی کی حمایت ۔ قیامت مین شفاعت باعنایت
محض یہہ آرزو رکھہ دل مین مادام ۔ کیا ہون شوق دل سے اسکو اتمام
عجب مدح نبی یہہ شال ہے بس ۔ ردائے تارک اقبال ہے بس

...ہے جاگیر میرے آخرت کی — یہہ ہے تنخواہ میرے عاقبت کی
...گر ضایع اسے تو یا الہی — مطالب یہہ میرے بر لا کماہی
...سے مقبول کر دارین مین تو — جناب سید الکونین مین تو
...ب دا یا یونکی خدمت مین یہہ درخواست — نہایت عاجزی سے بے کم و کاست
...ہ دنیا مین بنی آدم ہین جو سب — سبھی سہو و خطا سے ہین مرکب
...و باعث کہین انکی نظر کچھہ — قصور آ جاوے میرا سر بسر کچھہ
...ا مضمون پاوین نا خجستہ — دیا ابیات وے دیکھین شکستہ
...ہر کے علم سے گر ہووین عارف — تو لازم سے سخن کے ہووین واقف
...فدوی پر اگر سید مہربان ہو — صلاح خیر سے گوہر فشان ہو
...کہین ابیات کو تب لکھے برجست — گذرنا نا صواب اس سے ہے بہوست
...دگر نہ پاس رکھہ ذکر نبی کا — تعلی مدح شاہ یثربی کا
...جہالت کو نہ فرما کام یکبار — رہین مدح نبی سے ہو ادب وار
...وگر نہ ہووین خذلان سربسر وے — سزا پاوین مقرر بے حصر وے
...نبی کی اس مدح سے ہووین جو شاد — الہی ان کو رکھہ دایم تو آباد
سعادت ان کو دے دو نو جہان مین — ہدایت خیر دے کون و مکان مین
نبی کی روح کو کر ان سے خوشنود — مطالب انکے بر لا ہر گھڑی زود
...ہی لازم ہے ... مدح مصطفی دیکھہ — بیان حضرت کا سارا دار بار دیکھہ
...مقرر جس گھڑی ہووین و دلشاد — دعائے خیر سے میرا کرین یاد
دعا گو ان کا مین بیشک ہون دایم — دعا گوئی بھی ہے ان سب کو لازم

یہہ اس باعث لکھا ہوں میں نے یکبار | کہ میں ہوں سخت عاصی اور گنہگار
دعا سے اُنکے ہے امید کامل | کہ ہوویں سب مطالب میرے حاصل
یہہ گستاخی میری ہے گرچہ ظاہر | ولے مقبول فرماویں یہہ آخر
الٰہی کر میرے ہر دم یہہ اشعار | قبول بارگاہ شاہ ابرار
طفیل اُس شاہ دیں کے سب مطالب | میرے برلا ہمیشہ با مناسب
دکھا فیض اُنکا بس دونو جہان میں | مجھے دلشاد رکھہ ہر یک مکان میں
ہے فیض اُس مصطفیٰ کا بس نوادر | سخن فیض نبی پر کر یہہ آخر
پڑھوں صلوات ہر دم پر کرامت | درود روح پرور تا قیامت
بروح شب چراغ بزم کونین | بہ اوج شفاعت نور عینین
پڑھو اے حاضرو صلوات ہر بار | بروح مصطفیٰ سلطان مختار

اللہم صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

تمت بالخیر